رسائلِ حج کا مجموعہ



- حج کے فضائل
- حج فرض میں جلدی کیجئے
- حج کی تیاری
- عُمرہ کا آسان طریقہ
- حج و عُمرہ
- خواتین کا حج
- حج کا طریقہ قدم بقدم
- دُعائے عرفات
- سلام کا طریقہ
- حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم

مکتبۃ الاسلام کراچی

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا

اور لوگوں میں سے جو لوگ
اس (گھر) تک پہنچنے کی استطاعت
رکھتے ہوں ان پر اللہ کے لئے اس گھر کا حج کرنا فرض ہے۔

رسائلِ حج کا مجموعہ

- حج کے فضائل
- حج فرض میں جلدی کیجئے
- حج کی تیاری
- عمرہ کا آسان طریقہ
- حج اور عمرہ
- خواتین کا حج
- حج کا طریقہ قدم بقدم
- دعائے عرفات
- سلام کا طریقہ
- حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

باہتمام : شاہد محمود
مطبع : القادر پرنٹنگ پریس، کراچی
ناشر : مکتبۃ الاسلام کراچی
کورنگی انڈسٹریل ایریا، کراچی
فون : 021-35016664-65
موبائل : 0300-8245793

ملنے کے پتے

- ادارۃ المعارف، دارالعلوم کراچی
- دارالاشاعت، اردو بازار، کراچی
- ایچ ایم سعید، پاکستان چوک، کراچی
- مکتبہ زکریا، بنوری ٹاؤن، کراچی

پیش لفظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ و کفیٰ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

اما بعد!

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے ناچیز کو حج وعمرہ کے لئے حرمین شریفین کی کئی بار حاضری نصیب ہوئی، اور حج وعمرہ کے موضوع پر بہت سی کتابیں نظر سے گزریں، جن میں بعض غیر معتبر تھیں، بعض بہت مختصر اور بعض بہت مفصل تھیں، بعض احباب نے حج وعمرہ کے لئے ایسی کتاب مرتب کرنے کی فرمائش کی جس میں حج وعمرہ کا آسان طریقہ، ضروری مسائل اور ہدایات درج ہوں، چنانچہ سب سے پہلے "حج وعُمرہ" کے نام سے احقر نے مختصر کتاب تحریر کی جو بہت مقبول ہوئی، پھر "خواتین کا حج" خواتین کے ضروری مسائل کے ساتھ ترتیب دی، اور مقبول ہوئی، پھر ان کا خلاصہ "حج کا طریقہ قدم بقدم" لکھی جو بیحد پسند کی گئی، اس کے بعد "عُمرہ کا آسان طریقہ" تحریر کی، اس طرح حسبِ ضرورت حج کے بارے میں مختلف رسائل تیار ہوتے رہے، جو تقریباً دس ہوگئے، اس کے بعد احباب کا مشورہ ہوا کہ ان کو یکجا کیا جائے

تا کہ یہ تمام رسائل جمع ہو جائیں اور محفوظ ہو جائیں، کیونکہ متفرق رسائل بر وقت دستیاب نہیں ہوتے، اگر ہو بھی جائیں تو محفوظ نہیں رہتے، اور یکجا رسائل کا حسبِ ضرورت مطالعہ بھی آسان ہوتا ہے، اس لئے اب ان سب کو یکجا کر دیا ہے۔

اللہ تعالیٰ اس ''رسائلِ حج کے مجموعہ'' کو قبول فرمائے اور مسلمانوں کے لئے نافع اور مفید بنائے۔ آمین

بندہ عبدالرؤف سکھروی

اجمالی فہرست

برائے

رسائلِ حج کا مجموعہ

نمبر شمار | عنوانات | صفحات

نمبر شمار	عنوانات	صفحات
۱	حج کے فضائل	۲۹
۲	حج فرض میں جلدی کیجئے	۶۵
۳	حج کی تیاری	۱۱۱
۴	عمرہ کا آسان طریقہ	۱۵۱
۵	حج و عمرہ	۲۰۷
۶	خواتین کا حج	۲۹۹
۷	حج کا طریقہ قدم بقدم	۳۸۵
۸	دعائے عرفات	۴۰۵
۹	سلام کا طریقہ	۴۶۵
۱۰	حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں	۴۷۳

مکتبۃ الاسلام کراچی

فہرستِ عنوانات

حج کے فضائل

١ ہدیۂ تبریک ٣٢
٢ مدینہ طیبہ کے متعلق چند اشعار ٣٢
٣ حج سنتِ انبیاء ہے ٣٣
٤ دورانِ طواف فرشتوں کی تسبیح ٣٤
٥ حضرت آدم علیہ السلام کے ستر حج ٣٥
٦ جبرئیل امین کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسکِ حج کی تعلیم ٣٥
٧ ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے تمام انسانوں میں اعلانِ حج ٣٦
٨ بنی اسرائیل کے ایک ہزار پیغمبروں کا حج ٣٩
٩ بیت اللہ کے قریب ستتر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں ٤٠
١٠ حاجی کے ساتھ دائیں بائیں کی چیزوں کا تلبیہ پڑھنا ٤٠
١١ احرام باندھنے کے بعد ایک مستحب عمل ٤٢
١٢ تلبیہ کے متعلق ہماری ایک کوتاہی ٤٢

۱۳ تلبیہ کے متعلق ہماری دوسری کوتاہی ۴۳
۱۴ تلبیہ کی ایک اور فضیلت ۴۴
۱۵ حاجی اور عمرہ کرنے والا اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے ۴۴
۱۶ جس پر حج فرض ہوگیا اس پر حج کے ضروری مسائل سیکھنا فرض ہے. ۴۶
۱۷ مطالعہ صرف معتبر علماء کی کتابوں کا کیا جائے ۴۶
۱۸ حج وعمرہ کے لئے چند رہنما کتابوں کا تعارف ۴۷
۱۹ معتبر عالم اور مفتی کی ضرورت ۴۸
۲۰ حدودِ حرم میں ہر نیکی ایک لاکھ گنا ہو جاتی ہے ۵۰
۲۱ خواتین کیلئے اپنی رہائش گاہ پر نماز پڑھنا افضل ہے ۵۳
۲۲ پیدل حج کرنے کا ثواب ۵۴
۲۳ روضۂ اقدس پر حاضری ۵۵
۲۴ روضۂ اقدس پر حضور ﷺ درود سنتے ہیں ۵۶
۲۵ روضۂ اقدس پر بآسانی سلام پیش کرنے کے اوقات ۵۸
۲۶ مختصر درود وسلام پیش کرنا بھی ثابت ہے ۵۹
۲۷ ایک بدو کا واقعہ جس کی بخشش حضور ﷺ کی دعا سے ہوئی ۶۱

حج فرض میں جلدی کیجئے

۲۸ حج فرض ہے ۶۷

۲۹ استطاعت کا مطلب ۶۹
۳۰ حج نہ کرنے پر سخت وعید ۶۹
۳۱ حج نہ کرنے کے بہانے ۷۲
۳۲ ماحول نہیں ۷۲
۳۳ پہلے نماز روزہ تو کر لیں ۷۲
۳۴ دیگر فرائض ۷۳
۳۵ حج کے بعد گناہ نہ کرنا ۷۴
۳۶ بچیوں کی شادی کا مسئلہ ۷۵
۳۷ کاروباری عذر ۷۵
۳۸ والدین کو حج کرانا ۷۵
۳۹ کچھ کھا کما لیں ۷۶
۴۰ بغیر بیوی کے حج نہ کرنا ۷۶
۴۱ ابھی بچے چھوٹے ہیں ۷۷
۴۲ حج نہ کرنے کے حیلوں کا جواب ۷۷
۴۳ حج کے فضائل و برکات ۷۸
۴۴ تلبیہ کی فضیلت ۷۸
۴۵ اللہ تعالیٰ کے مہمان ۷۹
۴۶ چار سو گھرانے میں سفارش قبول ۸۰
۴۷ حرم شریف کے ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ۸۱
۴۸ مسجد الحرام کا ثواب ۸۴
۴۹ بیت اللہ کی فضیلت ۸۵

۵۰ زم زم کے پانی کی فضیلت ۸۷
۵۱ آبِ زم زم پینے کی دعاء ۸۷
۵۲ طواف میں قدم قدم پر نیکیاں ۸۸
۵۳ حج کا ثوابِ عظیم ۸۹
۵۴ پیدل حج کرنے کا ثواب ۹۲
۵۵ ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں ۹۳
۵۶ دس ارب نیکیاں ۹۳
۵۷ عمرہ کا ثواب ۹۴
۵۸ رمضان المبارک کا عمرہ ۹۶
۵۹ مدینہ منورہ طیبہ کے فضائل ۹۶
۶۰ شفاعت اور سفارش ۹۷
۶۱ طاعون اور دجّال سے حفاظت ۹۷
۶۲ مسجدِ نبوی ﷺ کی عظمت ۹۷
۶۳ دو مقبول حج کا ثواب ۹۸
۶۴ نفاق اور دوزخ سے برأت ۹۸
۶۵ جنت کا باغیچہ ۹۹
۶۶ روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت ۱۰۰
۶۷ فضائل زیارت مزارِ اقدس ﷺ ۱۰۱
۶۸ درود و سلام کا ثواب ۱۰۲
۶۹ قرب کا ذریعہ ۱۰۳
۷۰ تفکّرات سے نجات اور گناہوں کی معافی ۱۰۳

۷۱ دس رحمتیں اور دس نیکیاں ۱۰۴
۷۲ ۷۰ رحمتیں اور ۷۰ دعائیں ۱۰۴
۷۳ عرش کا سایہ ۱۰۴
۷۴ اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف ۱۰۴
۷۵ سو حاجتیں پوری ۱۰۵
۷۶ ہزار مرتبہ درود پڑھنے والے کے لئے بشارت ۱۰۵
۷۷ قیامت کی ہولناکی سے نجات ۱۰۵
۷۸ مدینہ منورہ کی موت ۱۰۶
۷۹ جنت البقیع میں دفن ہونا ۱۰۶

حج کی تیاری

۸۰ مسجد کی حاضری بڑا انعام ہے ۱۱۴
۸۱ غلام کا مسجد میں جانا ۱۱۵
۸۲ ذکر و دعا میں دل لگنا ۱۱۶
۸۳ غلام کا جواب ۱۱۷
۸۴ عازمینِ حج کو مبارک باد ۱۱۸
۸۵ اداءِ شکر کے تین طریقے ۱۱۹
۸۶ سہولتِ حج کی دعا ۱۲۰
۸۷ تین باتیں ۱۲۱
۸۸ حج کا ثواب ۱۲۲

۸۹ گناہوں کی مغفرت........................ ۱۲۳
۹۰ ستر ہزار نیکیاں........................ ۱۲۳
۹۱ گناہوں کی مغفرت........................ ۱۲۵
۹۲ ہر نیکی پر ایک لاکھ گنا ثواب ۱۲۵
۹۳ عذابِ قبر سے نجات........................ ۱۲۸
۹۴ حج کی صحیح تیاری ۱۳۰
۹۵ نیت درست کرلیں........................ ۱۳۱
۹۶ حجِ مبرور کی تعریف........................ ۱۳۴
۹۷ حجِ مبرور کی دعا........................ ۱۳۵
۹۸ حجِ مبرور حاصل کرنے کا طریقہ........................ ۱۳۵
۹۹ مقبول حج کی نورانیت ۱۴۰
۱۰۰ مدینہ منورہ حاضری........................ ۱۴۱
۱۰۱ دو کاموں کا اہتمام........................ ۱۴۴

عُمرہ کا آسان طریقہ

۱۰۲ تلبیہ........................ ۱۵۲
۱۰۳ حروفِ آغاز........................ ۱۵۴
۱۰۴ ارادۂ عمرہ........................ ۱۵۵

۱۰۵ مکان سے روانگی ۱۵۶
۱۰۶ سفرِ عمرہ کا آغاز ۱۵۷
۱۰۷ کراچی سے جدہ ۱۵۸
۱۰۸ عمرہ کا اجر و ثواب ۱۶۰
۱۰۹ رمضان میں عمرہ ۱۶۰
۱۱۰ احرام کا طریقہ و آداب ۱۶۰
۱۱۱ مفید مشورہ ۱۶۱
۱۱۲ عمرہ کی نیت ۱۶۲
۱۱۳ خواتین کا اِحرام ۱۶۳
۱۱۴ اِحرام کی پابندیاں ۱۶۴
۱۱۵ اِحرام کی ممنوع باتیں ۱۶۵
۱۱۶ خوشبودار صابن ۱۶۶
۱۱۷ حجرِ اسود کی خوشبو ۱۶۶
۱۱۸ مکروہ باتیں ۱۶۸
۱۱۹ جائز باتیں ۱۶۹
۱۲۰ اِحرام میں ٹشو پیپر کا استعمال ۱۷۰
۱۲۱ بال ٹوٹنے کا مسئلہ ۱۷۱
۱۲۲ خود بخود بال ٹوٹنا ۱۷۱
۱۲۳ وضو سے بال گرنا ۱۷۱
۱۲۴ کھجانے سے بال ٹوٹنا ۱۷۲
۱۲۵ مونچھ کا مسئلہ ۱۷۲

۱۲۶	دورانِ سفر کیا عمل کریں؟	۱۷۲
۱۲۷	مکہ مکرمہ پہنچنا	۱۷۳
۱۲۸	مسجدِ حرام میں حاضری	۱۷۳
۱۲۹	پہلی نظر	۱۷۴
۱۳۰	عمرہ ادا کرنے کا طریقہ	۱۷۵
۱۳۱	طواف	۱۷۵
۱۳۲	طواف کی نیت	۱۷۵
۱۳۳	استلام یا اشارہ	۱۷۶
۱۳۴	ضروری احتیاط	۱۷۷
۱۳۵	ملتزم	۱۷۹
۱۳۶	نماز واجب طواف	۱۷۹
۱۳۷	زمزم کے کنویں پر	۱۸۰
۱۳۸	آبِ زمزم سے وضو	۱۸۰
۱۳۹	سَعی کا طریقہ	۱۸۱
۱۴۰	سر منڈانا یا قصر کرنا	۱۸۳
۱۴۱	عمرہ کامکمل ہوا	۱۸۴
۱۴۲	نفلی طواف کا طریقہ	۱۸۴
۱۴۳	طواف کی عظیم فضیلت	۱۸۴
۱۴۴	دوسروں کے لئے طواف یا عمرہ کرنا	۱۸۵
۱۴۵	متعدد عمرہ کرنا	۱۸۶
۱۴۶	عمرہ افضل ہے یا طواف؟	۱۸۷
☆	بڑا عمرہ	۱۸۷

۱۴۷ مختصر معمولات برائے مکہ مکرمہ ۱۸۸
۱۴۸ یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں ۱۹۰
۱۴۹ چند زیارات ۱۹۰
۱۵۰ طواف اور سعی کے لئے خاص دعائیں ۱۹۲
۱۵۱ ملتزم اور مقامِ ابراہیم کے لئے دعا ۱۹۲
۱۵۲ روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت ۱۹۵
۱۵۳ عظیم سعادت ۱۹۶
۱۵۴ مسجدِ نبوی میں حاضری ۱۹۷
۱۵۵ روضۂ اقدس ﷺ پر سلام ۱۹۸
۱۵۶ خواتین کا سلام ۲۰۱
۱۵۷ چالیس نمازیں ۲۰۲
☆ مسجدِ قباء میں دو رکعت سے عمرہ کا اجر و ثواب ۲۰۳
۱۵۸ مختصر دستور العمل ۲۰۳
۱۵۹ مدینہ منورہ سے واپسی ۲۰۴
۱۶۰ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا ۲۰۵
۱۶۱ وطن واپس آنا ۲۰۵

حج و عُمرہ

۱۶۲ تلبیہ ۲۰۸
۱۶۳ ارادۂ حج ۲۱۰

۱۶۴ مکان سے روانگی........................ ۲۱۱
۱۶۵ سفرِ حج کا آغاز........................ ۲۱۲
۱۶۶ کراچی سے جدہ روانگی........................ ۲۱۳
۱۶۷ حج کی قسمیں........................ ۲۱۴
۱۶۸ اِفراد........................ ۲۱۴
۱۶۹ قِران........................ ۲۱۴
۱۷۰ تمتع........................ ۲۱۵
۱۷۱ عمرہ کا طریقہ........................ ۲۱۷
۱۷۲ عمرہ کا اجروثواب........................ ۲۱۸
۱۷۳ رمضان میں عمرہ........................ ۲۱۸
۱۷۴ احرام کا طریقہ وآداب........................ ۲۱۸
۱۷۵ مفید مشورہ........................ ۲۱۹
۱۷۶ عمرہ کی نیت........................ ۲۲۰
۱۷۷ خواتین کا اِحرام........................ ۲۲۱
۱۷۸ اِحرام کی پابندیاں........................ ۲۲۲
۱۷۹ اِحرام کی ممنوع باتیں........................ ۲۲۳
۱۸۰ مکروہ باتیں........................ ۲۲۵
۱۸۱ جائز باتیں........................ ۲۲۶
۱۸۲ بال ٹوٹنے کا مسئلہ........................ ۲۲۷
۱۸۳ خودبخود بال ٹوٹنا........................ ۲۲۸

۱۸۴ وضو سے بال گرنا ۲۲۸
۱۸۵ کھجانے سے بال ٹوٹنا ۲۲۸
۱۸۶ مونچھ کا مسئلہ ۲۲۹
۱۸۷ خوشبودار صابن ۲۲۹
۱۸۸ احرام میں ٹیشو پیپر کا استعمال ۲۳۰
۱۸۹ حجرِ اسود کی خوشبو ۲۳۰
۱۹۰ دورانِ سفر کیا عمل کریں؟ ۲۳۰
۱۹۱ مکہ معظمہ پہنچنا ۲۳۱
۱۹۲ مسجدِ حرام میں حاضری ۲۳۲
۱۹۳ پہلی نظر ۲۳۲
۱۹۴ عمرہ ادا کرنے کا طریقہ ۲۳۳
۱۹۵ طواف ۲۳۳
۱۹۶ طواف کی نیت ۲۳۳
۱۹۷ استلام یا اشارہ ۲۳۴
۱۹۸ ضروری احتیاط ۲۳۵
۱۹۹ ملتزم ۲۳۷
۲۰۰ نماز واجب طواف ۲۳۷
۲۰۱ زمزم کے کنویں پر ۲۳۸
۲۰۲ آبِ زمزم سے وضو ۲۳۹

۲۰۳ سَعی کا طریقہ ۲۳۹
۲۰۴ سر منڈانا یا قصر کرنا ۲۴۱
۲۰۵ چند بال کترنے کا حکم ۲۴۲
۲۰۶ عمرہ کامکمل ہوا ۲۴۳
۲۰۷ نفلی طواف کا طریقہ ۲۴۳
۲۰۸ طواف کی عظیم فضیلت ۲۴۴
۲۰۹ دوسروں کے لئے طواف یا عمرہ کرنا ۲۴۵
۲۱۰ متعدد عمرہ کرنا ۲۴۶
۲۱۱ عمرہ افضل ہے یا طواف؟ ۲۴۶
۲۱۲ مختصر معمولات برائے مکہ مکرمہ ۲۴۷
۲۱۳ یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں ۲۴۸
۲۱۴ چند زیارات ۲۴۹
۲۱۵ حج کا طریقہ ۲۵۱
۲۱۶ حج کا ثواب اور مغفرت ۲۵۲
۲۱۷ حج کا پہلا دن ۸ر ذی الحجہ ۲۵۳
۲۱۸ حج کا اِحرام ۲۵۳
۲۱۹ حج کی نیت اور تلبیہ ۲۵۴
۲۲۰ مِنٰی روانگی ۲۵۵
۲۲۱ ضروری مسئلہ ۲۵۶

۲۲۲ مزدلفہ میں قیام ۲۵۷
۲۲۳ حج کا دوسرا دن ۹ر ذی الحجہ ۲۵۷
۲۲۴ عرفات روانگی ۲۵۷
۲۲۵ ضروری مسئلہ ۲۵۸
۲۲۶ مسجد نمرہ جانے کا حکم ۲۵۹
۲۲۷ وقوف عرفات کا طریقہ ۲۶۰
۲۲۸ مزدلفہ روانگی ۲۶۱
۲۲۹ مغرب اور عشاء کی نماز ملانا ۲۶۱
۲۳۰ شب میں ذکر و عبادت ۲۶۳
۲۳۱ کنکریاں چُننا ۲۶۳
۲۳۲ وقوف مزدلفہ ۲۶۳
۲۳۳ طریقہ وقوف ۲۶۴
۲۳۴ منٰی واپسی ۲۶۵
۲۳۵ حج کا تیسرا دن ۱۰ر ذی الحجہ ۲۶۵
۲۳۶ جمرہ عقبہ کی رمی ۲۶۵
۲۳۷ رمی کے اوقات ۲۶۷
۲۳۸ رمی خود کریں ۲۶۸
۲۳۹ دوبارہ تاکید ۲۶۹
۲۴۰ ضروری مسئلہ ۲۶۹

۲۴۱ قربانی ۲۶۹

۲۴۲ توجہ دیں ۲۷۰

۲۴۳ مالی قربانی کا حکم ۲۷۱

۲۴۴ حج کی قربانی مکہ میں ۲۷۱

۲۴۵ حلق وقصر ۲۷۱

۲۴۶ اہم ہدایت ۲۷۲

۲۴۷ طوافِ زیارت ۲۷۲

۲۴۸ طوافِ زیارت کا وقت ۲۷۳

۲۴۹ طوافِ زیارت کی اہمیت ۲۷۴

۲۵۰ حج کا چوتھا دن ۱۱/ ذی الحجہ ۲۷۵

۲۵۱ رَمی کے اوقات ۲۷۶

۲۵۲ زوال سے پہلے رمی کرنا ۲۷۶

۲۵۳ حج کا پانچواں دن ۱۲/ ذی الحجہ ۲۷۷

۲۵۴ حج پورا ہوا ۲۷۸

۲۵۵ حج سے واپسی اور طوافِ وداع ۲۷۹

۲۵۶ خواتین کے لئے ۲۸۰

۲۵۷ مدینہ منورہ ۲۸۳

۲۵۸ روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت ۲۸۴

۲۵۹ عظیم سعادت ۲۸۵

۲۶۰ مسجدِ نبوی میں حاضری ۲۸۶
۲۶۱ روضۂ اقدس ﷺ پر سلام ۲۸۷
۲۶۲ خواتین کا سلام ۲۹۰
۲۶۳ چالیس نمازیں ۲۹۰
☆ مسجدِ قباء میں دو رکعت سے عمرہ کا اجر وثواب ۲۹۲
۲۶۴ مختصر دستور العمل ۲۹۲
۲۶۵ مدینہ منورہ سے واپسی ۲۹۳
۲۶۶ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا ۲۹۳
۲۶۷ وطن واپس آنا ۲۹۴

خواتین کا حج

۲۶۸ تصدیق حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم ۳۰۱
۲۶۹ عرضِ مؤلف حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم .. ۳۰۳
۲۷۰ حج کی تیاری ۳۰۵
۲۷۱ ارادۂ حج ۳۰۶
۲۷۲ مکان سے روانگی ۳۰۷
۲۷۳ سفرِ حج کا آغاز ۳۰۷
۲۷۴ کراچی سے جدہ روانگی ۳۰۸
۲۷۵ حج کی قسمیں ۳۰۸

۲۷۶ اِفراد ۳۰۸
۲۷۷ قِران ۳۰۹
۲۷۸ تَمتع ۳۰۹
۲۷۹ عمرہ کا طریقہ ۳۱۱
۲۸۰ تلبیہ ۳۱۲
۲۸۱ احرام کا طریقہ وآداب ۳۱۳
۲۸۲ عمرہ کی نیت ۳۱۳
۲۸۳ اِحرام کا پردہ ۳۱۴
۲۸۴ اِحرام میں پردہ کا طریقہ ۳۱۵
۲۸۵ ایک غلط فہمی ۳۱۷
۲۸۶ اِحرام کی ممنوع باتیں ۳۱۸
۲۸۷ مکروہ باتیں ۳۲۰
۲۸۸ جائز باتیں ۳۲۱
۲۸۹ مفید مشورہ ۳۲۱
۲۹۰ بال ٹوٹنے کا مسئلہ ۳۲۲
۲۹۱ خود بخود بال ٹوٹنا ۳۲۳
۲۹۲ وضو سے بال گرنا ۳۲۳
۲۹۳ کھجانے سے بال ٹوٹنا ۳۲۳

۲۹۴ خوشبودار صابن ۳۲۴

۲۹۵ حجرِاسود کی خوشبو ۳۲۴

۲۹۶ اِحرام میں ٹشو پیپر کا استعمال ۳۲۵

۲۹۷ دورانِ سفر کیا عمل کریں ۳۲۵

۲۹۸ مکہ معظمہ پہنچنا ۳۲۵

۲۹۹ مسجدِ حرام میں داخلہ ۳۲۶

۳۰۰ عمرہ ادا کرنے کا طریقہ ۳۲۷

۳۰۱ طواف کا طریقہ ۳۲۷

۳۰۲ خواتین کے مسائل طواف ۳۳۱

۳۰۳ سعی کا طریقہ ۳۳۱

۳۰۴ خواتین کے مسائل قصر و سعی ۳۳۳

۳۰۵ دوسروں کی طرف سے طواف یا عمرہ کرنا ۳۳۴

۳۰۶ متعدد عمرہ کرنا ۳۳۵

۳۰۷ طواف کی کثرت ۳۳۶

۳۰۸ حرم شریف کی جماعت اور خواتین ۳۳۶

۳۰۹ مختصر معمولات ۳۳۷

۳۱۰ یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں ۳۳۸

۳۱۱ چند زیارات ۳۳۹

۳۱۲ حج کا طریقہ ۳۴۱
۳۱۳ ۸/ذی الحجہ، حج کا پہلا دن ۳۴۲
۳۱۴ حج کا احرام ۳۴۲
۳۱۵ احرام کا طریقہ ۳۴۳
۳۱۶ منیٰ کو روانگی ۳۴۳
۳۱۷ ۹/ذی الحجہ، حج کا دوسرا دن ۳۴۴
۳۱۸ عرفات کو روانگی ۳۴۴
۳۱۹ خواتین کے چند مسائل ۳۴۷
۳۲۰ مزدلفہ کو روانگی ۳۴۷
۳۲۱ خواتین کے لئے سہولت ۳۴۹
۳۲۲ منیٰ واپسی ۳۴۹
۳۲۳ ۱۰/ذی الحجہ، حج کا تیسرا دن ۳۵۰
۳۲۴ جمرہ عقبہ کی رمی ۳۵۰
۳۲۵ رمی کے اوقات ۳۵۱
۳۲۶ خواتین خود رمی کریں ۳۵۲
۳۲۷ قربانی ۳۵۳
۳۲۸ حج کی قربانی مکہ مکرمہ میں ۳۵۵
۳۲۹ قصر (بال کترنا) ۳۵۵

۳۳۰ اہم ہدایت ۳۵۶

۳۳۱ طوافِ زیارت ۳۵۷

۳۳۲ خواتین کے خاص مسائل ۳۵۸

۳۳۳ حج کی سعی ۳۵۹

۳۳۴ ۱۱/ذی الحجہ، حج کا چوتھا دن ۳۵۹

۳۳۵ رمی کے اوقات ۳۶۰

۳۳۶ ۱۲/ذی الحجہ، حج کا پانچواں دن ۳۶۱

۳۳۷ حج پورا ہوا ۳۶۲

۳۳۸ حج سے واپسی اور طوافِ وداع ۳۶۴

۳۳۹ خواتین کے خاص مسائل ۳۶۵

۳۴۰ مدینہ منورہ ۳۶۷

۳۴۱ عظیم سعادت ۳۶۸

۳۴۲ مسجدِ نبوی ﷺ میں حاضری ۳۶۹

۳۴۳ روضۂ اقدس ﷺ پر حاضری اور سلام ۳۷۰

۳۴۴ خواتین کے خاص مسائل ۳۷۳

۳۴۵ چالیس نمازیں ۳۷۴

☆ مسجدِ قباء میں دو رکعت سے عمرہ کا اجر وثواب ۳۷۵

۳۴۶ مختصر دستور العمل ۳۷۵

۳۴۷ مدینہ منورہ سے واپسی ۳۷۶

۳۴۸ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا ۳۷۷

۳۴۹ وطن واپس آنا ۳۷۸

۳۵۰ طواف اور سعی کے لئے خاص دعائیں ۳۷۹
۳۵۱ ملتزم اور مقام ابراہیم کے لئے دعا ۳۷۹
۳۵۲ سفرِ حج کا ضروری سامان ۳۸۰
۳۵۳ ضروری ہدایات ۳۸۱
۳۵۴ روزانہ کے معمولات ۳۸۳

حج کا طریقہ قدم بقدم

۳۵۵ حج کا طریقہ قدم بقدم ۳۸۵
۳۵۶ عمرہ کا طریقہ ۳۸۷
۳۵۷ عمرہ کا احرام ۳۸۸
۳۵۸ مکہ معظمہ کا سفر ۳۸۹
۳۵۹ طواف ۳۹۰
۳۶۰ سعی ۳۹۳
۳۶۱ حج کا طریقہ ۔۸/ذی الحجہ، حج کا پہلا دن ۳۹۵
۳۶۲ ۹/ذی الحجہ، حج کا دوسرا دن ۳۹۶
۳۶۳ ۱۰/ذی الحجہ، حج کا تیسرا دن ۳۹۷
۳۶۴ ۱۱/ذی الحجہ، حج کا چوتھا دن ۳۹۸
۳۶۵ ۱۲/ذی الحجہ، حج کا پانچواں دن ۳۹۹

۳۶۶ مدینہ طیبہ کی حاضری ۴۰۰

دُعائے عرفات

۳۶۷ عرضِ مُرتب ۴۰۶
۳۶۸ عرفات ۴۰۷
۳۶۹ بے انتہا بخشش ۴۰۷
۳۷۰ اجتماع پر فخر ۴۰۷
۳۷۱ دعاء قبول ہونا ۴۰۸
۳۷۲ کامل مغفرت ۴۰۸
۳۷۳ دوزخ سے آزادی ۴۰۹
۳۷۴ حاجی کی سفارش ۴۱۰
۳۷۵ بڑا گناہ گار ۴۱۱
۳۷۶ عمل باعثِ مغفرت ۴۱۱
۳۷۷ عرفات میں انبیاء علیہم السلام کی دعا ۴۱۲
۳۷۸ عرفات میں حضور ﷺ کی دعائیں ۴۱۲
۳۷۹ میدان عرفات کے مسنون اعمال ۴۱۴
۳۸۰ دعاءِ عرفات ۴۱۵
۳۸۱ دعاءِ والہانہ ۴۱۸
۳۸۲ استغفار باعثِ نجات ۴۳۴
۳۸۳ دعاء ۴۶۱

سلام کا طریقہ

حج کے بعد زندگی کیسے گزاریں؟

۳۸۴ حج سے گذشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں.............. ۴۷۴
۳۸۵ دنیا کی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے.............. ۴۷۵
۳۸۶ حج سے ملنے والا درس.............. ۴۷۶
۳۸۷ عبادات میں سب سے اہم فریضہ.............. ۴۷۷
۳۸۸ سب سے زیادہ نماز کی اہمیت.............. ۴۷۸
۳۸۹ نماز کے بارے میں کچھ غفلتیں.............. ۴۷۹
۳۹۰ زکوۃ میں پائی پائی کا حساب ضروری ہے.............. ۴۸۰
۳۹۱ زکوۃ مستحق تک پہنچانا ضروری ہے.............. ۴۸۰
۳۹۲ فرائض کی کمی نوافل سے پوری ہوگی.............. ۴۸۰
۳۹۳ اشراق، چاشت، سنن اور نوافل.............. ۴۸۱
۳۹۴ نماز اوابین کی فضیلت.............. ۴۸۲
۳۹۵ قیام اللیل کی چار رکعت.............. ۴۸۲
۳۹۶ قیام اللیل کا ثواب شب قدر کے برابر.............. ۴۸۲
۳۹۷ نوافل اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذریعہ ہیں.............. ۴۸۳

۳۹۸ قرآن سے تعلق جوڑنا چاہئے ۴۸۳
۳۹۹ ذکر اللہ سے پریشانی کم ہوجاتی ہے ۴۸۵
۴۰۰ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی امت محمدیہ کو وصیت ۴۸۶
۴۰۱ دین کے پانچ شعبہ جات ۴۸۷
۴۰۲ علمائے حق سے وابستہ رہنا چاہیے ۴۸۷
۴۰۳ حلال طریقے سے روزی کمانا فرض ہے ۴۸۹
۴۰۴ رزقِ حلال کی برکت کا ایک واقعہ ۴۹۰
۴۰۵ رزقِ حلال کے بے شمار فوائد ۴۹۲
۴۰۶ نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں ۴۹۲
۴۰۷ نیک صحبت اور بری صحبت کی مثال ۴۹۴
۴۰۸ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا ایک واقعہ ۴۹۵
۴۰۹ تبلیغی جماعت میں وقت لگائیں ۴۹۶

حج کے فضائل

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ضبط و ترتیب
مولانا محمد قاسم امیر ملتانی
استاذ جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

حج اور عمرہ

کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں

آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الحاج و العمار وفد اللہ، ان دعوہ أجابھم و ان استغفروہ غفرلھم. (مشکوۃ المصابیح: ۲۲۳)

''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا کریں تو اللہ پاک قبول فرماتے ہیں، اور اگر وہ بخشش چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دیتے ہیں۔''

مکتبۃ الاسلام کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ نحمدہٗ ونستعینہٗ ونستغفرہٗ ونؤمِنُ بہٖ ونتوکل علیہ ونعوذ باللّٰہِ من شرورِ أنفسنا ومن سیئاتِ أعمالنا مَن یھدہِ اللّٰہ فلامُضِلَّ لہٗ وَمَنْ یُضللہٗ فلاھَادِیَ لہٗ وَاشھد أن لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ وحدہٗ لاشریک لہٗ واشھد أنّ سیدنا ونَبینَا ومولانَا محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ صلی اللّٰہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہٖ واَصْحَابِہٖ وبارک وسلَّمَ تسلیماً کثیراً کثیرا.

اما بعد!

فأعوذ باللّٰہ من الشیطان الرجیم. بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم وَلِلّٰہِ عَلَی النَّاسِ حِجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْہِ سَبِیْلاً وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعَالَمِیْن. (آل عمران: ۹۷)

صدق اللّٰہ العظیم

ہدیۂ تبریک

میرے قابلِ احترام بزرگو اور محترم خواتین! میں سب سے پہلے آپ سب کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ امسال آپ نے حج بیت اللہ کا ارادہ کیا ہے اور قرعہ اندازی میں آپ کا نام نکل آیا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھے بھی اور آپ کو بھی اس سال عمرۂ مبرورہ اور حجِ مبرور نصیب فرمائیں اور اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حرمین شریفین میں وہاں کا آداب ملحوظ رکھتے ہوئے سنّت کے مطابق اور احکام شرع کی تابعداری کرتے ہوئے حاضری کی توفیق عطا فرمائیں اور اللہ جل شانہ اس مبارک گھر کا صحیح صحیح حق ادا کرنے والوں کا ہمیں ثواب عطا فرمائیں اور جس طرح انہیں اپنی رحمتوں، برکتوں سے مالا مال فرماتے ہیں ہمیں بھی مالا مال فرمائیں، اللہ جل شانہ ہماری حاضری بھی قبول فرمائیں اور اپنی رضا و خوشنودی کا ذریعہ بنائیں اور اس حاضری کو ہم سب کے لئے آخری حاضری نہ بنائیں بلکہ تا زندگی بار بار حاضریوں کا ذریعہ بنائیں۔

مدینہ طیبہ کے متعلق چند اشعار

مدینہ طیبہ کے سلسلے میں حضرت والد صاحب رحمہ اللہ اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے:ے

مدینہ جاؤں پھر آؤں مدینے پھر جاؤں
الٰہی! عمر اس میں تمام ہو جائے

اور یہ شعر بھی پڑھا کرتے تھے: ے

یہی ہے تمنا یہی ہے آرزو
یہی تو سنانے کو جی چاہتا ہے
مدینہ کو جاؤں پلٹ کر نہ آؤں
وہیں گھر بنانے کو جی چاہتا ہے
سلامٌ علیک نبی مکرم
سلام علیک نبی معظم
خدا کی قسم تیرے روضے پہ آکر یہ ہر دم
یہی سنانے کو جی چاہتا ہے
سیاہ کاریوں کی فراوانیاں ہیں
پریشانیاں ہیں پریشانیاں ہیں
جبیں تیرے قدموں میں ایک روز رکھ کر
گناہ بخشوانے کو جی چاہتا ہے

اللہ جل شانہ اپنے فضل سے یہ حاضری بھی عطا فرمائیں اوراس کے بعد بھی مزید بار بار حاضریاں عافیت اور قبولیت کے ساتھ عطا فرمائیں۔

حج سنتِ انبیاء ہے

حج کرنا جس طرح حضور ﷺ کی سنت ہے اس طرح حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر سرکارِ دو عالم ﷺ تک آنے والے انبیاء علیہم السلام کی بھی سنت ہے جب جنت سے حضرت آدم علیہ السلام کو دنیا میں اتارا گیا تو ایک روایت کے مطابق وہ ہندوستان میں اترے اور وہاں سے آپ نے پیدل حج فرمایا۔

دورانِ طواف فرشتوں کی تسبیح

جب آپ مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے بلکہ خانہ کعبہ کے نزدیک پہنچے تو ملائکہ نے آپ کا استقبال کیا انہوں نے آپ کی خدمت میں عرض کیا کہ آپ کا یہ آنا مقبول ہے اور آپ کا حج مبرور ہے، حضرت آدم علیہ السلام نے ان سے پوچھا: ”کیا تم نے بھی اس خانہ کعبہ کا حج کیا ہے؟“ انہوں نے جواب دیا: ”ہاں ہم نے آپ کے آنے سے دو ہزار سال پہلے اس کا حج کیا ہے“، آپ نے ان سے پوچھا تم طواف کے دوران کیا پڑھا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا:

سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، لَااِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پڑھا کرتے تھے، حضرت آدم علیہ السلام نے بھی دورانِ طواف یہی کلمات ادا کئے اور آج بھی افضل یہی ہے کہ جب آدمی طواف شروع کرے تو

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ، وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

کہنے کے بعد

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ .

پڑھے، رکنِ یمانی تک یہی پڑھتا چلائے اور رکنِ یمانی پر جا کر پھر جو دعا منقول اور مسنون ہے وہ پڑھے یعنی یہ دعا پڑھے:

رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِی الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ .

اور حجرِ اسود تک اسی طرح دعا کرتا چلا جائے اور پھر حجر اسود کا استلام یا اس کا اشارہ کرنے کے بعد پھر

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ وَلاَ حَوْلَ وَلاَ قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ.

پڑھے، یہ وہ کلمات ہیں جو حضرت آدم علیہ السلام سے دو ہزار سال پہلے ملائکہ نے خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے پڑھے تھے اور آج سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ ﷺ کے ارشادات سے بھی یہ کلمات ثابت ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کے ستر حج

لکھا ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام نے ستر حج پیدل کئے اور آپ کے بعد حضرت نوح علی نبینا وعلیہ السلام نے ان کی قوم کے طوفان میں غرق ہونے سے پہلے حج کیا ہے۔

جبرئیل امین کی حضرت ابراہیم علیہ السلام کو مناسکِ حج کی تعلیم

اس کے بعد حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کو دوبارہ تعمیر کیا اور تعمیر کرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ ہم نے آپ کے اس گھر کو آپ کے حکم کے مطابق تعمیر کر دیا ہے، اب ہمیں حج کا طریقہ بتا دیجئے تا کہ ہم اس کا حج کریں، حضرت جبرئیل امین تشریف لائے اور انہوں نے مناسک حج بتلائے اور ساتھ چل کر اور ایک ایک جگہ لے جا کر ان سے وہ مناسک ادا کروائے، اس طرح حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے حج ادا فرمایا اور حج کا رکنِ اعظم وقوف عرفہ ہے جو میدانِ عرفات میں ادا ہوتا ہے حضرت جبرئیل امین نے وہ ادا

کروایا، منیٰ، عرفات، مزدلفہ لے گئے وہاں پہنچ کر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے عرض کیا کہ مناسک حج آپ کو اچھی طرح معلوم ہو گئے؟ انہوں نے جواب دیا ہاں معلوم ہو گئے، اس لئے میدان عرفات کو عرفات کہتے ہیں کہ عرفات کے معنی جاننے، پہچاننے اور معلوم کرنے کے ہیں۔

ابراہیم علیہ السلام کے ذریعے تمام انسانوں میں اعلانِ حج

اس کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا کہ:

وَأَذِّنْ فِي النَّاسِ بِالْحَجِّ يَأْتُوكَ رِجَالًا وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ وَيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ فِي أَيَّامٍ مَعْلُومَاتٍ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ مِنْ بَهِيمَةِ الْأَنْعَامِ. (الأنبياء: ۲۷)

ترجمہ

''اور لوگوں میں حج (کے فرض ہونے) کا اعلان کردو، (اس اعلان سے) لوگ تمہارے پاس (یعنی تمہاری اس عمارت مقدسہ کے پاس حج کو) چلے آئیں گے، پیادہ بھی اور (جو اونٹنیاں سفر کے مارے) دبلی (ہوگئی ہوں گی ان) اونٹنیوں پر (سوار ہوکر) بھی جو کہ دور دراز راستوں سے پہنچی ہوں گی، تاکہ اپنے فوائد کے لئے آموجود ہوں، اور تاکہ ایامِ مقررہ (یعنی ایام قربانی) میں ان مخصوص چوپاؤں پر اللہ کا نام لیں جو خدا تعالیٰ نے ان کو عطا کئے۔''

مطلب یہ کہ اب لوگوں کو اس گھر کا حج کرنے کے لئے بلاؤ، لوگوں کو دعوت دو تا کہ وہ حج کے لئے آئیں اور میرے اس گھر کا طواف کریں اور مناسک حج ادا کریں، حضرت ابراہیم علیہ السلام نے عرض کیا کہ میں کیا اور میری آواز کیا، میں آواز دوں گا تو کون میری آواز سنے گا اور کہاں تک میری آواز جائے گی؟ حق تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ اعلان کرنا تمہارا کام ہے اور آواز پہنچانا ہمارا کام ہے، چنانچہ اللہ پاک نے آواز پہنچائی اور اسی ''ندائے ابراہیمی'' کے نتیجے میں آج تک لوگ ہزاروں میل کا سفر طے کر کے اور حیرتناک حد تک سفر کی صعوبتیں برداشت کر کے بیت اللہ شریف تک پہنچتے ہیں، اس آیت کے تحت تفسیر جلالین کے حاشیہ میں یہ قصہ درج ہے کہ محمد بن یاسینؒ کہتے ہیں کہ دورانِ طواف ایک شیخ نے مجھ سے کہا کہ: ''من أين أنت؟'' (کہاں سے آئے ہو؟) میں نے کہا: ''خراسان سے''، اس نے پوچھا کہ خراسان اور بیت اللہ کے درمیان کتنا فاصلہ ہے؟ میں نے کہا: ''یہی کوئی دو تین مہینے کا'' اس نے کہا:

فأنتم جيران البيت.

ترجمہ

''تو تم بیت اللہ کے پڑوسی ہوئے، (یعنی یہیں قریب سے آئے ہو)۔''

میں نے پوچھا: ''آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں؟'' انہوں نے جواب دیا: ''میں برسوں کی مسافت طے کر کے آیا ہوں، میرے سفر کا اندازہ تم اس سے لگاؤ کہ میں گھر سے نکلا تھا تو جوان تھا اور یہاں پہنچا ہوں تو بوڑھا ہو چکا ہوں'' میں نے کہا:

واللّٰه هذه الطاعة الجميلة و المحبة الصادقة

''بخدا! اچھی فرمانبرداری اور سچی محبت یہی ہے''

اس نے مسکرا کر یہ اشعار کہے:

زر من هويت و ان شطت بك الدار
و حال من دونه حجب و أستار
لا يمنعنك بعد عن زيارته
ان المحب لمن يهواه زوار

(۱)......جس سے تمہیں محبت ہو، اس کا گھر اگر چہ تم سے کتنا ہی دور ہو اور تمہارے اور اس کے بیچ کتنے ہی پردے حائل ہوں اس سے ملاقات کے لئے ضرور جاؤ۔

(۲)......محبوب کے گھر کی دوری تمہارے لئے ملاقات کے سلسلہ میں ہرگز رکاوٹ نہ بنے، کیوں کہ دستور زمانہ یہ ہے کہ عاشق محبوب کی ملاقات کے لئے سفر کیا ہی کرتا ہے۔

بہر حال! حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر بیٹھ گئے جو جنت کا ایک پتھر ہے جس پر بیٹھ کر آپ نے خانۂ کعبہ کی تعمیر کی تھی اور جب آپ اس پر بیٹھے تو ایک قول کے مطابق وہ اتنا بلند ہوا کہ پہاڑوں سے بھی اونچا ہو گیا اور تمام زمین کو سمیٹ کر ان کے قریب کر دیا گیا، وہاں آپ نے کھڑے ہو کر دائیں بائیں آگے پیچھے، مشرق، مغرب، شمال وجنوب ہر جانب اعلان کیا کہ اے لوگو! اللہ کے گھر کا حج کرو، آؤ اللہ کے گھر کا حج کرو اور مناسک حج انجام دو، چنانچہ آپ کی آواز پر ہر جانب سے لبیک اللهم لبیک کی صدائیں بلند ہوئیں، اور جس جس نے ان کے اس اعلان پر لبیک کہی ان

سب کو حج کی توفیق ہوگی اور وہ سب اپنے اپنے زمانے میں اور اپنے اپنے وقت پر بیت اللہ کے حج کے لئے رواں دواں ہوں گے، اس لئے ہمارے لئے اور آپ کے لئے بڑی سعادت کی بات ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے اس راہ میں ہمارا قدم رکھوادیا ہے، اب اللہ پاک حج وعمرہ کا احرام بندھوا کر لبیک بھی کہلوادیں اور لبیک کہتے ہوئے حاضری بھی عطا فرمادیں اور قبولیت بھی عطا فرمادیں، آمین۔ تو میں یہ عرض کر رہا تھا کہ حج کرنا انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کی سنّت ہے۔

بنی اسرائیل کے ایک ہزار پیغمبروں کا حج

ایک روایت میں ہے کہ:

بنی اسرائیل کے ایک ہزار پیغمبر ایسے ہیں کہ جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو انہوں نے پیروں سے جوتے نکال دیئے، ننگے پیر حدودِ حرم میں داخل ہوئے۔

یعنی انہوں نے اللہ کے گھر کا اتنا ادب کیا کہ خانۂ کعبہ اور مسجد حرام میں تو سب جوتے اتار کر ہی داخل ہوتے ہیں لیکن مسجد حرام سے پہلے ایک مقام حدِ حرم کہلاتی ہے، اس میں داخل ہوتے ہی ہر نیکی ایک لاکھ گنا ہوجاتی ہے، جب وہ اس حد کے قریب پہنچے تو خانہ کعبہ کے احترام میں جوتے بھی اتار دیئے اور پچھلی امتوں میں یہ بھی ہوتا تھا کہ جب کسی نبی کی امت پر عذاب آجاتا اور ان کی قوم اس عذاب میں ہلاک کر دی جاتی تو وہ اس علاقے سے ہجرت کر کے مکہ مکرمہ تشریف لے آتے تھے اور باقی زندگی مکہ مکرمہ میں اللہ تعالیٰ کی یاد میں گزار دیتے تھے اور پھر وہیں ان کا انتقال ہوجاتا تھا۔

بیت اللہ کے قریب ستتر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں

چنانچہ لکھا ہے کہ خانہ کعبہ اور حجر اسود، مقام ابراہیم اور زمزم یہ تینوں چیزیں قریب قریب ہیں، تینوں میں معمولی فاصلہ ہے، حجر اسود تو خانہ کعبہ کے ایک کونے میں ہے جہاں سے طواف شروع ہوتا ہے اور مقام ابراہیم یہ حطیم سے ذرا سا فاصلے پر ہے اور زمزم کا کنواں اس سے کافی فاصلے پر ہے ان تینوں کے درمیان ستتر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں جو اپنے اپنے زمانے میں یہاں پر دفن کئے گئے، اسی طرح حطیم جو حقیقت میں خانۂ کعبہ کا حصہ ہے اور اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے ہمارے لئے یہ آسان ہوگیا کہ ہم خانہ کعبہ کے اندر جانے کی فضیلت حاصل کر سکتے ہیں، حطیم میں حضرت اسماعیل علیہم السلام مدفون ہیں اور اس میں ان کی والدہ حضرت ہاجرہ علیہا الصلوٰۃ والسلام کا مزار ہے اور اس میں وہ ایک خاص الخاص جگہ بھی ہے جہاں خود سرکارِ دوعالم جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھی ہے، وہ جگہ میزابِ رحمت کے نیچے ہے، میزابِ رحمت خانہ کعبہ کے پرنالے کو کہتے ہیں جہاں سے پانی گرتا ہے، اس کے نیچے اس طرح کھڑے ہوں کہ پرنالے کے شروع کا حصہ ہمارے سر پر ہو اور ہم اس کے بالکل نیچے ہوں، یہ وہ جگہ ہے جہاں سرکارِ دوعالم جناب رسول اللہ ﷺ نے نماز ادا فرمائی ہے۔

حاجی کے ساتھ دائیں بائیں کی چیزوں کا تلبیہ پڑھنا

حج کی سعادت بہت بڑی سعادت ہے، حرمین شریفین کی حاضری اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، اس نعمت کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے، اس نعمت کی فضیلت

حدیث شریف میں یہ آئی ہے کہ:

ما من مسلم يلبي الا لبي من عن يمينه و شماله من

حجر أو شجر أو مدر حتى تنقطع الأرض من ههنا و ههنا.

(مشکوٰۃ المصابیح)

ترجمہ

''جب کوئی مسلمان تلبیہ پڑھتا ہے تو مشرق و مغرب میں زمین کے آخری کنارے تک تمام پتھر، درخت اور مٹی کے ڈھیلے اس کے ساتھ تلبیہ پڑھتے ہیں''

مطلب یہ کہ جب کوئی شخص احرام باندھ کر تلبیہ پڑھتا ہے اور لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں جانب زمین کے آخری کنارے تک اور بائیں جانب زمین کے آخری کنارے تک جتنی بے جان چیزیں ہیں چاہے وہ درخت ہوں چاہے وہ پتھر ہوں چاہے وہ ٹیلے ہوں وہ بھی اس کے ساتھ لبیک کہتے ہیں، ان کی لبیک اگرچہ ہمیں سنائی نہیں دیتی لیکن سرکارِ دو عالم جناب رسول اللہ ﷺ کا ارشاد برحق ہے اس لئے یہ ایک حقیقت ہے کہ یہ تمام چیزیں آنحضرت ﷺ کے ارشاد کے مطابق لبیک کہتی ہیں۔

اس طرح حاجی لبیک کی صداؤں میں خانۂ کعبہ کی طرف رواں دواں ہوتا ہے چاہے وہ پیدل چل رہا ہو یا سواری پر ہو لیکن جیسے جیسے وہ لبیک کہتا ہے اس کے ساتھ دوسری چیزیں بھی لبیک کہتی ہیں۔

احرام باندھنے کے بعد ایک مستحب عمل

احرام باندھنے کے بعد مستحب یہ ہے کہ محرم کثرت سے لبیک پڑھے، مرد حضرات درمیانی آواز سے لبیک کہیں اور خواتین آہستہ آہستہ آواز سے لبیک کہیں لیکن بکثرت لبیک کہیں اور جب لبیک کہیں تو کم از کم تین دفعہ کہیں اور تین دفعہ کہنے کے بعد کم از کم ایک دفعہ درود شریف پڑھیں اس کے بعد یہ دعا پڑھیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَأَعُوْذُ بِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارِ.

ترجمہ

''اے اللہ میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔''

یہ جامع ترین دعا ہے، کوئی اور دعا بھی آپ مانگ سکتے ہیں لیکن یہ دعا منقول ہے تو جب لبیک کہیں تو تین دفعہ کہیں اور درمیانی آواز سے کہیں اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور اس کے بعد یہ دعا مانگیں۔

تلبیہ کے متعلق ہماری ایک کوتاہی

ہمارے اندر یہ بڑی کوتاہی آ گئی ہے کہ لبیک بہت کم کہی جاتی ہے حالانکہ احرام باندھنے کے بعد بہترین ذکر تلبیہ ہے، جتنے بھی اذکار ہیں ان میں سب سے افضل ذکر تلبیہ ہے جو سب سے ثواب کے اعتبار سے افضل ہے اور بڑا عظیم ہے کہ ہمارے دائیں بائیں کی ساری چیزیں بھی تلبیہ پڑھتی ہیں پھر ہم اس سے اپنے آپ کو محروم کریں تو بڑی محرومی کی بات ہے اس لئے اس بات کی نیت کر لینی چاہئے کہ انشاء اللہ

تعالیٰ احرام باندھنے کے بعد خوب تلبیہ پڑھیں گے۔

تلبیہ کے متعلق ہماری دوسری کوتاہی

تلبیہ کے متعلق ہماری دوسری کوتاہی اجتماعی شکل میں تلبیہ پڑھنا ہے، عام طور پر یہ دیکھا گیا ہے کہ بس میں کوئی ایک آدمی بلند آواز سے تلبیہ پڑھے گا اور پھر اس کے ساتھ ساتھ باقی لوگ بھی تلبیہ پڑھیں گے، یہ حج میں آپ کو بکثرت نظر آئیگا اور جو پہلے جا چکے ہیں انہوں نے دیکھا بھی ہوگا یہ بھی کوتاہی ہے، یہ طریقہ صحیح نہیں ہے، اس میں دو پہلو ہیں، ایک تو یہ ہے کہ اس کا مقصد صرف دوسروں کو یاد کرانا ہو، معلّم یا بس کا امیر لوگوں کو تلبیہ سکھانے کے لئے اس طرح پڑھے تو اس کی گنجائش ہے لیکن یہ سمجھنا کہ تلبیہ پڑھنے کا یہی طریقہ ہے یہ صحیح نہیں، اس سے بچنا چاہئے، تلبیہ کا عمل انفرادی عمل ہے جیسا کہ احرام ہر آدمی الگ الگ باندھتا ہے، طواف ہر آدمی کا ذاتی عمل ہے، سعی انفرادی عمل ہے، سارے مناسک محرم کو اپنے طور پر ادا کرنے ہوتے ہیں، یہ اجتماعی طریقہ لوگوں نے اپنی طرف سے ایجاد کیا ہے جو کہ ثابت نہیں اور جو خود ثابت نہ ہو اسے چھوڑ دینا چاہئے کیونکہ یہ مناسک حج ہمارے بنائے ہوئے نہیں، سرکارِ دوعالم جناب رسول اللہ ﷺ کے بتائے ہوئے ہیں، جو کچھ آپ نے بتایا ہے اس طرح کرنا چاہئے، آپ ﷺ کے ارشاد کے مطابق کیا گیا عمل انشاء اللہ مقبول ہوگا اور ہمارا طریقہ خواہ کتنا ہی خوبصورت ہو اور نیک نیتی پر مبنی ہو اگر وہ سنت اور شریعت کی تعلیمات کے خلاف ہے تو وہ اللہ کے ہاں مقبول نہیں۔

تلبیہ کی ایک اور فضیلت

ایک حدیث میں ہے کہ جب آدمی احرام باندھنے کے بعد تلبیہ پڑھ کر ایک دن گذارتا ہے اور جب یہاں سے کوئی عمرے کے لئے جاتا ہے تو ایک دن تو عام طور پر لگ جاتا ہے، حج میں بھی ایک دو دن تو لگ ہی جاتے ہیں جس کے اندر وہ برابر تلبیہ پڑھ سکتا ہے اور پڑھنے والے پڑھتے بھی ہیں، حدیث میں اس کی یہ فضیلت آئی ہے کہ جس دن اس نے تلبیہ پڑھا ہے اس دن جب سورج غروب ہوتا ہے تو وہ اس کے سارے گناہ لے کر ڈوبتا ہے اور یہ محرم گناہوں سے اس طرح پاک ہوجائیگا جیسا اس دن تھا جب اسے اس کی ماں نے جنا تھا، اتنا اس کا ثواب اور اجر ہے، رہے گناہ کبیرہ تو وہ توبہ سے معاف ہوجاتے ہیں، جب چاہو سچی توبہ کرلو اور اپنے سارے گناہ معاف کرالو اس لئے احرام باندھنے کے بعد عمرہ کا احرام ہو یا حج کا بکثرت تلبیہ پڑھنے کا اہتمام کرنا چاہیئے تاکہ تلبیہ کی یہ سنت بھی ادا ہو اور یہ ثواب عظیم بھی حاصل ہو۔

حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں

ایک حدیث میں ہے کہ:

الحاج و العمار وفد الله، ان دعوه أجابهم و ان استغفروه غفرلهم. (مشکوٰۃ المصابیح: ۲۲۳)

”حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا کریں تو اللہ پاک قبول فرماتے ہیں، اور اگر وہ بخشش چاہیں تو اللہ تعالیٰ ان کے گناہ بخش دیتے ہیں۔“

حج وعمرہ کی کیسی عظیم فضیلت حدیث میں وارد ہوئی ہے کہ حج کرنے والے اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اللہ تعالیٰ سے مغفرت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ بخشش فرمائیں اور اگر وہ دعا مانگیں تو اللہ تعالیٰ قبول فرمائیں، کتنی ان کی رحمت ہے، عنایت ہے اور توجہ ہے اور کس طرح وہ اپنے بندوں کو نوازنا چاہتے ہیں، میزبان کے ذمہ مہمان کا اکرام ضروری ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے مہمانوں کا ایسا اکرام کرتے ہیں کہ دنیا اس کی مثال نہیں دکھا سکتی، جیسے حاجی کا اکرام ہوتا ہے دنیا میں کہیں کسی کا ایسا اکرام ہوتا نہیں دیکھا گیا ہے ظاہراً بھی اکرام ہوتا ہے اور باطناً بھی اکرام ہوتا ہے، باطنی اکرام یہ ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی دعائیں قبول فرماتے ہیں اور اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور بخشش فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے اکرام کا ایک بہت بڑا پہلو یہ بھی ہے کہ حدیث میں سرکارِ دوعالم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

''اللہ تعالیٰ حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں کے بارے میں اور ایک روایت میں ہے کہ اس کے گھر والوں کے چار سو افراد کے حق میں قبول فرماتے ہیں''۔

اگر کوئی حاجی دعا کرے کہ یا اللہ ہمارے فلاں بھائی کو یا بہن کو آپ معاف فرمادیجئے گو وہ قابلِ گرفت ہیں مگر عرض کرتا ہوں کہ آپ میری درخواست ان کے حق میں قبول فرما کر ان کے ساتھ درگذر کا معاملہ فرمائیں تو اللہ تعالیٰ اس کی دعا اور درخواست قبول فرماتے ہیں۔ یہ کتنا بڑا اکرام ہے اور حج کرنا کتنی بڑی دولت ہے، اس کی قدر کریں، اس کے لئے ضروری ہے کہ ہم اس کے فضائل جانیں اس کے لئے فضائلِ حج کتاب کافی ہے، حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ کی ہے

اسی کا نچوڑ اور خلاصہ وہ کتاب ہے جو آپ کی خدمت میں پیش کی گئی ہے کہ ’’حج فرض میں جلدی کیجئے‘‘ یہ اس کا خلاصہ ہے ہم اسے پڑھیں تا کہ ہمیں حج وعمرہ کا ثواب، مسجدِ حرام، منیٰ، مزدلفہ آنے کا ثواب، مسجدِ نبوی کا ثواب، روضۂ اقدس پر حاضری کی سعادت اور اس کا اجر وثواب معلوم ہو، جب معلوم ہوگا تو قدر ہوگی، فضائل سے شوق پیدا ہوگا اور جی چاہے گا کہ یہ نعمت ہم بھی حاصل کریں، پہلے خلاصہ کا مطالعہ کر لیجئے، پھر تفصیل کے لئے ’’فضائلِ حج‘‘ کا مطالعہ کر لیجئے ایک دو دفعہ فضائلِ حج کا مطالعہ ہو جائے تو اس نعمت کی قدر دل میں اچھی طرح پیدا ہو جائیگی انشاءاللہ تعالیٰ۔

جس پر حج فرض ہو گیا اس پر حج کے ضروری مسائل سیکھنا فرض ہے

جس پر حج فرض ہو جائے اس پر حج کے مسائل کو بقدر ضرورت جاننا بھی فرض ہو جاتا ہے اس سلسلے میں بھی ہمارے اندر بہت کوتاہی پائی جاتی ہے، نماز فرض ہے مگر نماز کے ضروری مسائل سے بے خبر ہیں، یاد رکھئے جس طرح حج فرض ہے اس طرح حج کے ضروری مسائل کا جاننا بھی ضروری ہے، اس سلسلے میں دو باتوں کا جاننا بے حد ضروری ہے، حج وعمرہ کا طریقہ کیا ہے؟ دوسرے ضروری ضروری مسائل کیا ہیں؟

مطالعہ صرف معتبر علماء کی کتابوں کا کیا جائے

حج وعمرہ کے مسائل کا الحمدللہ اردو میں اتنا مواد ہے اور اتنی کتابیں موجود ہیں کہ آسان بھی، مختصر بھی، ہر آدمی کے مزاج کے مطابق کتابیں موجود ہیں ان سے استفادہ کرنا چاہئے، تاہم ایک شرط کی پاسداری بے حد ضروری ہے، وہ یہ کہ معتبر علماء

کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے، کیونکہ حج کے بارے میں ہمارے اندر دو طرح کی کتابیں پائی جاتی ہیں، ایک معتبر علماء کی کتابیں، دوسرے ان حاجیوں کی جنہوں نے بار بار حج کر کے کتابیں لکھی ہیں جس میں سرکاری کتابیں بھی ہیں اور غیر سرکاری بھی، ایسی کتابیں اکثر غلط ہوتی ہیں اور ایسی کتابیں اکثر تقسیم ہوتی ہیں اور مفت ملتی ہیں، ان میں اکثر مسائل غلط ہوتے ہیں، ایسی کتابوں کے مطالعہ سے مکمل اجتناب ضروری ہے۔

حج وعمرہ کے لئے چند رہنما کتابوں کا تعارف

صرف معتبر علماء کی کتابیں جیسے مفتیٔ اعظم پاکستان حضرت مولانا مفتی محمد شفیع صاحب کی کتاب ''احکام حج'' ہے، ان کے صاحبزادے حضرت مولانا مفتی محمد رفیع عثمانی صاحب دامت برکاتہم کی کتاب ''رفیقِ حج'' ہے، ایسے ہی حضرت مولانا مفتی سعید احمد صاحب ؒ نے ''معلم الحجاج'' لکھی ہے، اسی طرح ناچیز کا بھی پورا ایک سیٹ ہے، خواتین کے لئے ''خواتین کا حج''، مردوں کے لئے ''حج وعمرہ''، اور دونوں کے لئے ''دعاءِ عرفات''، اور دونوں کے لئے ''حج کا طریقہ قدم بقدم'' تحریر کیا گیا ہے، یہ کتابیں بہت ہی مختصر ہیں، اس میں سنت کے مطابق حج وعمرہ کا طریقہ، آداب، مدینہ منورہ کی حاضری، مسجدِ نبوی میں روضۂ اقدس پر ادب کے ساتھ سلام پیش کرنے کا طریقہ بتایا گیا ہے اور عام طور پر پیش آنے والے ضروری ضروری مسائل بھی لکھے گئے ہیں، اور ایک دعاءِ عرفات ہے جس کا نام تو دعاءِ عرفات ہے، مگر دعائیں اس کے اندر عام ہیں جو عمرے والے بھی مانگ سکتے

ہیں حج والے بھی مانگ سکتے ہیں، عرفات کے میدان میں بھی مانگ سکتے ہیں عرفات کے علاوہ دوسری جگہوں پر بھی وہ دعائیں مانگی جاتی ہیں اس لئے یہ کتاب ہر حاجی کے پاس ہونا ضروری ہے تاکہ وہ ابھی سے دعائیں مانگنا شروع کردے، مانگتا ہوا جائے اور لیتا ہوا آئے، سبحان اللہ۔

اوپر ذکر کی گئی کتابوں کے علاوہ احقر کا مرتب کردہ ایک خاص کتابچہ ہے مدینہ منورہ کے لئے ''درود وسلام کا حسین مجموعہ'' اس میں خاص خاص درود لکھے گئے ہیں جو چھوٹے چھوٹے اور آسان ہیں اور بڑے ہی فضیلت والے ہیں، یہ بھی ہر حاجی کے پاس ہو تو اچھا ہے ابھی سے پڑھنا شروع کردیں اور پڑھتے ہوئے جائیں اور روضۂ اقدس پر جاکر پیش کریں اور وہاں سے سعادت عظمیٰ حاصل کر کے لوٹیں، بہرحال حج وعمرہ کرنے کا طریقہ جاننا اور اس کے ساتھ ساتھ ضروری مسائل کا جاننا بے حد ضروری ہے، ہمارے اندر اس سلسلہ میں کوتاہی بہت زیادہ پائی جاتی ہے جسے دور کرنے کی ضرورت ہے۔

معتبر عالم اور مفتی کی ضرورت

یہاں آدمی کتنا ہی مطالعہ کرلے سیکھ لے مگر وہاں جاکر کہیں نہ کہیں کوئی ایسی صورت پیش آہی جاتی ہے کہ اس کے لئے کسی سے دریافت کرنا ہی پڑتا ہے اس لئے وہاں کسی معتبر عالم ومفتی سے پوچھ لینا چاہئے اور حج کے گروپوں میں بھی کسی معتبر عالم ومفتی کو ساتھ رکھنے کا اہتمام کیا جائے، تاکہ وہ لوگوں کو صحیح مسائل بتاسکے اگر مفتی نہ بھی ہوں تو آج کل اللہ تعالیٰ نے موبائل کی ایسی نعمت عطا فرمادی ہے کہ اس سے

رابطہ آسانی سے ہوسکتا ہے اور موبائل بھی عام ہوتے جارہے ہیں جس طرح آپ یہاں کسی مستند دینی ادارے یا معتبر مفتی سے رابطہ کر سکتے ہیں اسی طرح آپ مکہ مکرمہ میں رہ کر بھی بآسانی ان سے رابطہ کر سکتے ہیں، منیٰ، عرفات سے بھی کر سکتے ہیں، اب تو کوئی مسئلہ ہی نہیں لہٰذا اہل فتویٰ علماءِ کرام سے وہاں سے رابطہ رکھیں، کوئی مسئلہ پیش آجائے، رابطہ کریں، پوچھیں اور عمل کریں ایک دوسرے سے ہرگز نہ پوچھیں، دوسرا کوئی غیر عالم اور غیر مفتی مسئلہ بتاتا ہے تو اکثر غلط بتلاتا ہے کیوں کہ عموماً وہ ایک مسئلہ کو دوسرے مسئلے پر قیاس کر کے بتلاتا ہے اس لئے ایسے لوگوں سے ہرگز نہ پوچھیں، اسی طرح مقامی علماء سے بھی ہرگز نہ پوچھیں کیونکہ وہاں کے مقامی علماء اکثر غیر مقلد اور سلفی ہیں اور غیر مقلد اور سلفیوں سے جیسے یہاں مسئلہ پوچھنا درست نہیں اسی طرح وہاں بھی پوچھنا درست نہیں، ان کا مسلک الگ ہے ہمارا مسلک الگ ہے، کیونکہ وہ اپنے مسلک کے مطابق بتائیں گے ہمارے مسلک کے مطابق نہیں بتائیں گے اور ہمارے اور ان کے مسلک میں بڑا فرق ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ وہ اپنے مسلک کے مطابق درست بتائیں اور وہ ہمارے مسلک کے مطابق درست نہ ہو، اس میں بھی لوگوں سے بہت کوتاہی ہوجاتی ہے، مطاف میں جگہ جگہ حلقے بنے ہوتے ہیں اور وہاں کے عالم ان کے سوالات کے جوابات دیتے رہتے ہیں اور اردو میں بھی جوابات دیئے جاتے ہیں اور ہمارے ناواقف حاجی انہیں سے پوچھ کر عمل کرتے ہیں اور جو علماء حنبلی ہیں ان کا مسلک الگ ہے اور حنفیہ کا مسلک الگ ہے، اس لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے اہلِ فتویٰ علماءِ کرام سے مسئلہ پوچھیں بلکہ

ان علماء کے موبائل نمبر اپنے ساتھ لے کر جائیں اور ضرورت کے وقت ان سے رابطہ کر لیں اور مکہ مکرمہ میں مدرسہ صولتیہ بھی حنفی علماء کا معروف مدرسہ ہے اور وہ بھی حج کے زمانے میں مسائل بتانے میں اپنے ہاں اہل فتویٰ علماء کرام کو جمع کرنے کا اہتمام کرتے ہیں، وہاں سے آپ پوچھ سکتے ہیں اور وہاں کا نمبر بھی آپ اپنے پاس رکھ لیں اور بوقت ضرورت ان سے رابطہ کریں، البتہ مدینہ منورہ میں ایسا کوئی ادارہ ہمارے علم میں نہیں ہے کہ ان سے آپ رجوع کر سکیں اور مدینہ میں اتنے مسائل پیش بھی نہیں آتے اس لئے کہ وہاں حج نہیں ہوتا۔

حدودِ حرم میں ہر نیکی ایک لاکھ گنا ہو جاتی ہے

جب حاجی یا عمرہ کرنے والا حدود حرم میں قدم رکھتا ہے تو قدم رکھتے ہی ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے، حدودِ حرم سے باہر ایک دفعہ سبحان اللہ کہو تو ایک دفعہ سبحان اللہ کہنے کا ثواب ہے اور حدودِ حرم میں داخل ہوتے ہی سبحان اللہ کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے، ایک روپیہ خیرات کریں تو ایک لاکھ روپے خیرات کرنے کے ثواب کے برابر ہے اور مدینہ منورہ میں ہر نیکی کا ثواب پچاس ہزار گنا بڑھا ہوا ہے، اس طرح اللہ تعالیٰ اپنے گھر کی زیارت کرنے والوں کا اکرام کرتا ہے اور ان پر اپنا فضل وانعام فرماتا ہے اور خاص مسجد نبوی اور مسجد الحرام کے ثواب کا تو کہنا ہی کیا ہے۔ حضرت انس ﷜ سے مروی ہے کہ:

سرکارِ دوعالم ﷺ نے فرمایا کہ گھر میں نماز پڑھنے کا ثواب ایک گنا ہے (کوئی شخص اپنے گھر میں نماز پڑھے گا تو ایک گنا ثواب ملے گا) اور محلّہ کی مسجد میں نماز

پڑھے گا تو پچیس گنا ثواب ملے گا اور جامع مسجد میں اگر نماز پڑھے گا تو پانچ سو گنا نماز کا ثواب ہوگا اور بیت المقدس میں نماز پڑھے گا تو (ایک روایت کے مطابق) پچاس گنا ثواب ملے گا، عام روایات میں پچیس ہزار گنا ثواب ملنے کا ذکر ہے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھے گا تو اسے پچاس ہزار گنا ثواب ملے گا اور مسجد نبوی میں بھی پچاس ہزار گنا ثواب ملے گا اور مسجد الحرام میں نماز پڑھے گا تو ایک لاکھ نماز پڑھنے کے برابر اسے ثواب ہوگا، تو اس حدیث میں مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ کے ثواب کو برابر بتایا گیا ہے اکثر حدیثوں میں فرق ہے کہ مسجد اقصیٰ کی نماز کا ثواب پچیس ہزار گنا ہے اور مسجد نبوی کا ثواب پچاس ہزار گنا ہے۔

اس حدیث کی شرح میں شیخ الحدیث مولانا زکریا رحمہ اللہ نے بعض علماء کے حوالے سے ایک عجیب وغریب توجیہ فرمائی ہے اور فرمایا کہ محلّہ کی مسجد کے مقابلے میں جامع مسجد میں پانچ سو گنا ثواب ہے اور جامع مسجد سے پچاس ہزار گنا ثواب ہے مسجد الاقصیٰ اور مسجدِ نبوی میں اور پچاس ہزار سے زیادہ ایک لاکھ گنا ثواب ہے، مسجد الحرام میں، اس کا مطلب یہ ہے کہ محلّہ کی پچیس نمازوں کو جامع مسجد کی پانچ سو نمازوں سے ضرب دیا جائے تو وہ اس کا ثواب ہوگا، جامع مسجد کی جو پانچ سو گنا نمازیں ہیں اس کو پچاس ہزار سے ضرب دو تو وہ مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ میں ادا کی گئی نماز کا ثواب ہوگا اور پچاس ہزار مرتبہ کو ایک لاکھ مرتبہ سے ضرب دو تو وہ مسجد الحرام کا ثواب ہوگا، اس حساب سے حضرت شیخؒ نے فضائلِ نماز میں فرمایا ہے کہ مسجد نبوی کا ثواب تین نیل بارہ کھرب پچاس ارب نمازوں کا ثواب ہے اور مسجد الحرام کی نماز کا ثواب اکتیس سنگھ اور پچیس پدم نمازوں کا ثواب ہے۔

اللہ کی رحمت لامحدود ہے اس لئے آپ اس ثواب پر حیران نہ ہوں، ان کی عطا میں کوئی کمی نہیں، ہاں ہمارے مانگنے میں کوتاہی ہے دلیل یہ ہے کہ ایک مرتبہ سرکار دو عالم جناب رسول اللہ ﷺ نے سورۂ اخلاص کی فضیلت ارشاد فرمائی کہ جو آدمی دس مرتبہ قل ھو اللہ پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں، صرف دس دفعہ پڑھنے سے محل بنا دیتے ہیں کہاں دس دفعہ قل ھو اللہ اور کہاں جنت کا محل تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جب یہ عظیم فضیلت سنی تو عرض کیا کہ حضور! پھر تو ہم جنت میں بہت سے محل بنالیں گے اسلئے کہ دس دفعہ پڑھنا کیا مشکل ہے، ہزار دفعہ پڑھنا بھی کوئی مشکل نہیں، سو دفعہ پڑھا تو دس محل ہو گئے اور ہزار دفعہ پڑھو تو سو محل بن گئے، آپ ﷺ نے جواباً ارشاد فرمایا کہ حق تعالیٰ اس سے زیادہ دینے پر قادر ہے، ہم پڑھ پڑھ کر تھک جائیں گے اور اللہ تعالیٰ کی عطا ختم نہیں ہوگی، عطاء غیر محدود ہے، ان کی عطا غیر منقطع ہے، ہماری مانگ منقطع ہے، ہمارا مانگنا محدود ہے اور ان کی عطاء غیر محدود ہے۔

اس لئے میری گزارش ہے کہ وہاں جانے کے بعد ہر حاجی اس بات کا اہتمام کرے کہ اس کی کوئی نماز حرم شریف کی جماعت کے بغیر ادا نہ ہو اس لئے علماء نے لکھا ہے کہ زیارات کے لئے بھی جائیں تو فجر کی نماز کے بعد جائیں ظہر سے پہلے واپس آجائیں تاکہ فجر کی نماز جس طرح حرم میں پڑھی تھی ظہر کی نماز بھی واپس آکر حرم میں پڑھی جائے، کہیں اور پڑھیں گے تب بھی فضیلت ان کو ملے گی لیکن ایسی نہیں ملے گی جو حرم میں ملے گی، اس میں ان کو نقصان ہوجائیگا، زیارتوں کو جانا مستحب ہے اور جماعت سے نماز پڑھنا واجب ہے اور مسجد الحرام میں جماعت کے ساتھ نماز

پڑھنے کا جو ثوابِ عظیم ہے وہ باہر کیسے مل سکتا ہے۔

خواتین کیلئے اپنی رہائش گاہ پر نماز پڑھنا افضل ہے

خواتین اپنا مسئلہ اچھی طرح سمجھ لیں، خواتین سمجھتی ہیں کہ ہمارا بھی وہاں جا کر یہ حکم ہے کہ ہر نماز مسجد میں جا کر با جماعت ادا کریں، یاد رکھو خواتین کے لئے وہاں بھی اور یہاں بھی، گھر میں نماز پڑھنا مسجد میں نماز پڑھنے کے مقابلے میں افضل ہے اور افضل تبھی ہوگا جب انکو یہ ثواب بھی گھر میں ملے اس لئے خواتین کو یہاں بھی یہی حکم ہے کہ اپنے گھر کے اندر نماز پڑھیں جتنا وہ گھر کے اندر نماز پڑھیں گی اتنا انکے لئے بہتر ہوگا اس لئے انکو نماز کے لئے مسجد میں آکر جماعت میں شامل ہونا مکروہ ہے چاہے تراویح کی جماعت ہو، یاد رکھئے جو حکم فرض نماز کا ہے وہی تراویح کا بھی ہے، حدیث شریف میں نبیٔ اکرم ﷺ کا ارشاد ہے:

صلوٰة المرأة فی بیتها أفضل من صلوتها فی حجرتها و صلوتها فی مخدعها أفضل من صلوتها فی بیتها.

(أبو داؤد)

ترجمہ

''عورت کا گھر کے اندر (یعنی دالان میں) نماز پڑھنا صحن میں نماز پڑھنے سے بہتر ہے، اور کوٹھڑی میں نماز پڑھنا کھلے ہوئے مکان میں نماز پڑھنے سے افضل ہے۔''

البتہ اتفاقاً اگر خواتین مسجد حرام و مسجد نبوی میں چلی گئیں اور پھر وہیں نماز کا وقت ہو گیا اور واپس آنا آسان نہ ہو تو وہیں نماز پڑھ لیں، کوئی حرج نہیں لیکن یہ جو طریقہ

ہے کہ مردوں کی طرح پانچوں نمازیں خواتین بھی وہاں مسجد میں ادا کرنے کا اہتمام کرتی ہیں یہ درست نہیں اس سے بچنا چاہئے۔

پیدل حج کرنے کا ثواب

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ ''جو آدمی پیدل حج کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر حرم کی نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں عطا فرماتے ہیں، صاحبزادگان نے پوچھا کہ حضرت! حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے فرمایا کہ ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے تو سات سو نیکیوں کا مطلب ہوا سات کروڑ نیکیاں، ایک قدم پر سات کروڑ نیکیاں پیدل حج کرنے والے کو ملتی ہیں، حج میں ہر ایک کو کچھ نہ کچھ پیدل تو چلنا ہی پڑتا ہے اس لئے پیدل کی نیت تو رکھے جب نیت کریں گے تو آپ زیادہ پیدل چل سکیں گے اتنا پیدل نہ چلیں کہ بیمار پڑ جائیں، لیٹ جائیں اور جن میں ہمت وطاقت ہو وہ بلاشبہ پیدل حج کریں۔

دوسری روایت میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ:

''مجھے سب سے زیادہ اس بات کا غم ہے کہ میں پیدل حج نہیں کر سکا،''
اپنے بیٹوں کو وصیت کی کہ تم پیدل حج کرنا تو انہوں نے پوچھا کہ کہاں
سے حج کریں تو انہوں نے فرمایا'' مکہ مکرمہ سے کرلیں،''

ہندوستان پاکستان سے پیدل حج کرنا ضروری نہیں، گو یہ بھی باعثِ فضیلت ہے اور پیدل حج کرنے میں داخل ہے۔

پیدل حج کرنے کی اتنی بڑی فضیلت ہے کم از کم اتنا تو ضرور کرلیں کہ مکہ

مکرمہ تک تو سوار ہوجائیں، آگے مکہ مکرمہ سے عرفات، منیٰ اور وہاں سے واپس مکہ مکرمہ تک کا سفر پیدل کرلیں تو بھی انشاء اللہ یہ فضیلت حاصل ہوجائے گی۔

روضۂ اقدس پر حاضری

حج کے بعد جو حاجی کو فضیلت حاصل ہوتی ہے وہ آقائے نامدار سرکارِ دوعالم ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضری کی سعادت ہے۔

علماءِ کرام نے لکھا ہے کہ فرائض وواجبات کے بعد نفلی عبادتوں میں جو سب سے بڑی عبادت ہے اور سب سے بڑی نعمت ودولت ہے وہ یہ ہے کہ امتی خود جناب رسول اللہ ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر سلام پیش کرے، اس لئے افضل بھی یہ ہے کہ یہاں سے جب نیت کرے تو یہ نیت کرے کہ میں حضور اقدس ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت کی نیت کرتا ہوں، حج کرنے جارہا ہوں اور اپنے آقا حضور اقدس ﷺ کے روضۂ مبارک کی زیارت کرنے کے لئے جارہا ہوں، آپ کا ارشاد ہے کہ جس نے میرے مرنے کے بعد میرے روضہ کی زیارت کی وہ ایسا ہے جیسا اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی، اور ایک حدیث میں ہے:

من زار قبری وجبت له شفاعتی (او کما قال)

''جس نے میری قبر کی زیارت کی، میری شفاعت اس کے لئے واجب ہوگئی۔''

اور آپ ﷺ کا اپنی امت سے اتنا گہرا تعلق ہے کہ کسی ماں باپ کا اپنی اولاد کے ساتھ اتنا گہرا تعلق نہیں ہوسکتا، سارے ماں باپ کی اولاد سے محبت آپ کی محبت پر

قربان، آپ کی محبت کا وہ دسواں حصہ بھی نہیں اس لئے آپ ﷺ نے فرمایا:

من حج فلم یزرنی فقد جفانی.

ترجمہ

''جس نے حج کیا اور اس نے میری زیارت نہیں کی اس نے میرے
ساتھ بے وفائی کی۔''

باقی یہ شعر پڑھنے کو دوبارہ جی چاہتا ہے:

مدینہ جاؤں پھر آؤں مدینے پھر جاؤں
الٰہی! عمر اسی میں تمام ہو جائے

روضۂ اقدس پر حضور ﷺ درود سنتے ہیں

سب سے بڑی دولت سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ مدینہ منورہ آدمی جائے حضور ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہو اور آقائے دوجہاں سرکار دوعالم ﷺ کی خدمت میں ہدیہ صلوٰۃ وسلام پیش کرے،

چنانچہ ایک حدیث شریف میں ہے کہ:

مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ عِنْدَ قَبْرِیْ سَمِعْتُهٗ وَمَنْ صَلّٰی عَلَیَّ مِنْ
بَعِیْدٍ أُعْلِمْتُهٗ. (القول البدیع المسخاویؒ)

ترجمہ

''جو آدمی میری قبر کے پاس مجھ پر دُرود پڑھتا ہے تو میں اسے خود سن
لیتا ہوں، اور جو دور سے دُرود وسلام پیش کرتا ہے تو مجھے اُس کی
اطلاع دیدی جاتی ہے۔''

اب رہی یہ بات کہ آنحضرت ﷺ کو دُرود و سلام پیش کرنے والے کے دُرود و سلام کی اطلاع کیسے دی جاتی ہے؟ اس کی وضاحت خود آنحضرت ﷺ نے ایک حدیث میں حضرت عمار رضی اللہ عنہ کو خطاب کر کے یوں ارشاد فرمائی کہ:

يَا عَمَّارُ! أَنَّ لِلّٰهِ مَلَكًا أَعْطَاه أَسْمَاعَ الْخَلَائِقِ كُلِّهَا، وَهُوَ قَائِمٌ عَلٰى قَبْرِيْ إِذَا مِتُّ إِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلَيْسَ أَحَدٌ مِنْ أُمَّتِيْ يُصَلِّيْ عَلَيَّ صَلَاةً أَلَّا سَمَّاهُ بِاسْمِهٖ وَاسْمِ أَبِيْهِ، قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! صَلّٰى عَلَيْكَ فُلَانُ بن فلان كَذَا وَكَذَا، فَيُصَلِّيْ الرَّبُّ عَزَّوَجَلَّ عَلٰى ذٰلِكَ الرَّجُلِ بِكُلِّ وَاحِدَةٍ عَشْرًا. (مجمع الزوائد: ۱۰/۱۶۲)

ترجمہ

''اے عمار! اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے تمام مخلوقات کی ہر پست و بلند آواز سننے کی طاقت عطا فرمائی ہے، وہ دنیا سے میرے رخصت ہونے کے بعد تا قیامت میری قبر پر کھڑا رہے گا، پس میری اُمت میں سے جو کوئی بھی درود و سلام پڑھے گا تو وہ فرشتہ اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر کہے گا کہ ''اے محمد! فلاں بن فلاں نے اتنی بار آپ پر دُرود پڑھا ہے''، پھر اللہ تبارک و تعالیٰ اس کے ہر درود کے بدلے اس آدمی پر دس رحمتیں نازل فرمائیں گے۔''

نیز ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ:

مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ عِنْدَ قَبْرِيْ سَمِعْتُهُ وَ مَنْ صَلّٰى عَلَيَّ نَائِيًا وُكِّلَ بِهَا مَلَكٌ يُبَلِّغُنِيْ وَكُفِيَ أَمْرَ دُنْيَاهُ وَآخِرَتِهٖ وَكُنْتُ

لَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَهِيْدًا أَوْ شَفِيْعًا. (کنز العمال: ج ۱، ص ۴۹۸)

''جو شخص میری قبر مبارک کے پاس سے مجھ پر درُود شریف پڑھتا ہے تو میں اسے از خود سنتا ہوں، اور جو شخص دور سے مجھ پر درود وسلام پیش کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ نے اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمایا ہے جو اس کا درود مجھ تک پہنچا دیتا ہے اور اس کی دنیا وآخرت کی تمام حاجتیں پوری ہوتی ہیں اور روز قیامت میں اس کے حق میں گواہ ہوں گا یا آپ ﷺ نے گواہ کی جگہ ارشاد فرمایا کہ میں اس کے حق میں سفارش کروں گا۔''

اور ایک روایت میں ہے کہ

''میں جواب بھی دیتا ہوں''

اس سے بڑی کیا سعادت ہے، اسی لئے مدینہ منورہ کے اندر حاجی کی یہ بہت بڑی سعادت ہے کہ وہ خود حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام پیش کرے اس لئے اس کا اہتمام کرنا چاہئے۔

روضۂ اقدس پر بآسانی سلام پیش کرنے کے اوقات

روضۂ اقدس پر حاضری کے سلسلہ میں ہم سے یہ کوتاہی ہوتی ہے کہ شروع شروع میں تو ایک دو دفعہ حاضری دے دیتے ہیں لیکن عام طور پر وہاں رش بہت ہوتا ہے جس کی وجہ سے لوگ گھبراتے ہیں اور پھر جانا چھوڑ دیتے ہیں اور پھر کبھی کبھار چلے گئے ورنہ نماز پڑھی اور اپنے ہوٹل میں آگئے، یہ بڑی کوتاہی ہے، اس کے دور کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یہ خیال ہر وقت آپ کے ذہن میں مستحضر ہونا چاہئے کہ آپ وہاں کس لئے گئے ہیں؟ ظاہر ہے کہ آپ آرام کرنے، راحت

حاصل کرنے اور ستانے کے لئے نہیں گئے، وہاں اسی مقصد اور اسی کام کے لئے گئے ہیں تو اس میں سستی اور غفلت کیسی؟ اس کے علاوہ میں آپ کو کچھ اوقات بتائے دیتا ہوں جن میں انشاء اللہ آپ بآسانی درود وسلام پیش کرسکیں گے، آپ ہر نماز کے ایک گھنٹے کے بعد سلام پیش کرنے کے لئے جائیں انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی، اب ایک گھنٹہ کیسے انتظار کریں؟ آپ نماز سے فارغ ہونے کے بعد صلوٰۃ التسبیح پڑھیں، جتنی تسبیحات ہیں وہ سوسو دفعہ پڑھ لیں ایک گھنٹہ گزرنے میں دیر بھی نہیں لگے گی اور حرم کی انتظامیہ ماشاء اللہ بہت اچھا انتظام کرتی ہے تاکہ حاجی کو کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہو اور وہ اپنا سلام بآسانی پیش کرسکے، آپ نماز کے فوراً بعد نہ جائیں دوسرے نیک کاموں مثلاً تلاوت، ذکر اور تسبیحات وغیرہ میں مصروف رہیں اور ایک گھنٹہ کے بعد جائیں پھر دیکھیں آپ کو کوئی تکلیف نہیں ہوگی اور آپ کو مختصر سلام پیش کرنے کا موقع ملے گا، اور مختصر سلام پیش کرنا بھی صحابہ ﷺ وتابعینؒ سے ثابت ہے۔

مختصر درودوسلام پیش کرنا بھی ثابت ہے

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا عمل عام طور پر کتابوں میں لکھا ہے کہ وہ جب حضور پاک ﷺ کے روضہ پر جاتے تھے تو کہتے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَارَسُوۡلَ اللہِ

اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں سلام کہتے:

اَلسَّلَامُ عَلَیۡکَ یَا اَبَا بَکۡرِ نِ الصِّدِّیۡقِ

اور حضرت عمر فاروق ﷛ کی خدمت میں

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا أَبِیُ

اے اباجان آپ پر سلام کیونکہ فاروق اعظم ﷛ ان کے والد تھے تو کم از کم اتنا بھی ہو جائے تو کافی ہے کہ حضور ﷺ سن رہے ہیں اور جواب دے رہے ہیں اور اگر آپ چاہتے ہیں کہ تھوڑا سا زیادہ آپ کو موقع ملے تو اسکے لئے بھی دوسرے اوقات ہیں، اس کے اوقات یہ ہیں کہ آپ اشراق پڑھ کر، ناشتہ کر کے آٹھ سے دس بجے کے درمیان مسجد نبوی میں آجائیں، کچھ دیر آپ دوستونوں کے درمیان جو آپ کے مواجہ شریف میں ہے ان کے درمیان کھڑے ہوں، اس طرح طویل سلام پیش کرنے کا موقع انشاء اللہ تعالیٰ آپ کو مل جائیگا، یا پھر رات کو بارہ بجے کے بعد جائیں حج میں تو شاید مسجد بند ہوتی ہے تو عشاء کے بعد آپ قریب رہیں آخر وقت ہوتا ہے اور وہ لوگوں کو مسجد سے نکال رہے ہوتے ہیں تو جو آخر میں جاتے ہیں ان کو الحمدللہ صلوٰۃ وسلام آرام سے پیش کرنے کا موقعہ مل جاتا ہے، اس طرح آپ وہاں توجہ اور دھیان، ادب اور احترام کے ساتھ طویل سلام پیش کر سکتے ہیں مثلاً:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیُ حَبِیْبَ اللہِ، اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدِیُ نَبِیَّ اللہِ

چند مرتبہ یہ الفاظ کہہ کر کہیں:

اَشْهَدُ اَنْ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا اللہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

اس کے بعد کہیں یا رسول اللہ آپ میرے لئے اور میرے اہل وعیال واحباب

کیلئے شفاعت فرمائیں، میرے لئے، میرے والدین، اہل وعیال واحباب کیلئے استغفار فرمائیں۔

ایک بدو کا واقعہ جس کی بخشش حضور ﷺ کی دعا سے ہوئی

عمرو بن العتبی ایک بزرگ ہیں ان کا واقعہ ائمہ اربعہ کے علماء نے حج کی کتابوں میں لکھا ہے، شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحبؒ نے بھی ''فضائل حج'' میں تحریر فرمایا ہے جو نہایت معتبر اور مستند واقعہ ہے، حضرت محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں حج کرنے کے بعد مدینہ منورہ گیا اور سرکارِ دوعالم جنابِ رسول اللہ ﷺ کے روضۂ مبارک پر صلوٰۃ وسلام پیش کیا اور پھر ایک طرف کونے میں حضور ﷺ کے روضۂ مبارک کے پاس ہی بیٹھ گیا، تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ عرب کا ایک دیہاتی اپنی اونٹنی پر سوار ہوکر آیا اور اس نے روضۂ مبارک سے تھوڑے فاصلے پر اپنی اونٹنی کو باندھا اور سیدھا جنابِ رسول اللہ ﷺ کے روضۂ مبارک پر آیا اور اس نے اس طرح خطاب کیا:

يَا خَيْرَ الرُّسُلِ! اے سارے نبیوں میں سب سے بہتر نبی!

يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ! اے سارے جہانوں کے لئے رحمت!

پھر اس نے صلوٰۃ وسلام پیش کیا اور اس کے بعد اس نے یوں عرض کیا:

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ، سَمِعْتُ اللّٰهَ يَقُوْلُ: وَلَوْ أَنَّهُمْ إِذْ ظَّلَمُوْا أَنْفُسَهُمْ جَآءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوْا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوْا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا. (النساء: ۶۴)

ترجمہ

''اے اللہ کے رسول! میں نے اللہ پاک کا یہ ارشاد مبارک سنا ہے:

''اور اگر وہ لوگ جس وقت اپنا نقصان کر بیٹھے تھے اس وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو جاتے پھر اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے اور رسول بھی ان کے لئے اللہ تعالیٰ سے معافی چاہتے تو ضرور اللہ تعالیٰ کو توبہ قبول کرنے والا رحمت کرنے والا پاتے۔''

اس نے یہ آیت آپ ﷺ کے روضۂ مبارک کے سامنے تلاوت کی اور پھر عرض کیا: یا رسول اللہ! میں اپنے گناہوں کو لے کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں اور آپ کے سامنے اللہ تعالیٰ سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں اور آپ کو اپنے پروردگار کی بارگاہ میں سفارشی بناتا ہوں، آپ میرے لئے استغفار فرما دیجئے، یہ کہہ کر وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا اور دیر تک روتا رہا، اس کے بعد پھر صلوٰۃ وسلام عرض کرکے اس نے درج ذیل اشعار پڑھے:

ؐ يَا خَيْرَ مَنْ دُفِنَتْ بِالْقَاعِ أَعْظُمُهُ

فَطَابَ مِنْ طِيْبِهِنَّ الْقَاعُ وَالْأَكَمُ

ؐ نَفْسِي الْفِدَاءُ لِقَبْرٍ أَنْتَ سَاكِنُهُ

فِيْهِ الْعَفَافُ وَفِيْهِ الْجُوْدُ وَالْكَرَمُ

ؐ أَنْتَ الشَّفِيْعُ الَّذِىْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهُ

عَلَى الصِّرَاطِ إِذَا مَا زَلَّتِ الْقَدَمُ

فَصَاحِبَاکَ فَلاَ اَنْسٰهُمَا اَبَدًا

مِنِّی السَّلاَمُ عَلَیْکُمْ مَاجَرَی الْقَلَمْ

(۱)...... ''اے وہ بہترین ذات کہ جس کا وجودِ مسعود قبر میں آرام فرما ہے، اس کی خوشبو سے تمام میدانی و پہاڑی علاقے مہک اُٹھے۔''

(۲)...... ''میری جان فدا ہو اس قبر پر جس میں آپ آرام فرما ہیں، جس میں (آپ کے ساتھ آپ کی) عفت و پاکدامنی اور جود و سخا بھی ہے۔''

(۳)...... ''پُلصراط پر جب قدم لرز کر پھسل رہے ہوں گے تو اس وقت تنہا آپ ہی وہ سفارشی ہوں گے جن کی سفارش (سے کام بننے) کی اُمید رکھی جاسکتی ہے۔''

(۴)...... ''آپ کے دونوں ساتھیوں (ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے احسانات) ہم کبھی نہیں بھول سکتے، لہٰذا جب تک قلم چلتے رہیں (یعنی قیامت تک) تب تک آپ سب کو ہمارا سلام بھی پہنچتا رہے۔''

یہ اشعار پڑھ کر وہ روتی ہوئی آنکھوں کے ساتھ سیدھا اپنی اونٹنی کی طرف پلٹا اور اس پر سوار ہو کر روانہ ہو گیا۔

محمد بن عبید اللہ بن عمرو العتبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں اس کے بے ساختہ صلوٰۃ و سلام پیش کرنے سے متعجب ہوا اور اس کے اس والہانہ انداز میں استغفار کرنے سے حیران رہ گیا کہ کس والہانہ انداز میں اس نے حضور ﷺ کے سامنے اپنے گناہوں کی معافی مانگی ہے، پھر اس کے جانے کے بعد مجھے اونگھ آئی تو

مجھے سرکارِ دوعالم نبی اکرم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمرو العتبی! تم جاؤ اور اس بدو سے کہہ دو کہ میرے استغفار کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کی مغفرت فرمادی۔ اللہ اکبر! (تفسیر ابن کثیر)

بہرحال! حج وعمرہ اور مدینہ منورہ اور روضۂ اقدس کی حاضری بہت بڑی سعادت ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو مقبول حاضری عطا فرمائے، آمین۔

وصلی اللہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد و آلہ و اصحابہ اجمعین.

تمت بالخیر

حج فرض میں جلدی کیجئے

اور

بہانے نہ بنائیے

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

حج نہ کرنے پر سخت وعید

''حضرت علی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص کے پاس سفرحج کا ضروری سامان ہو اوراس کوسواری میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے، اور پھر وہ حج نہ کرے، تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہوکر مرے یا نصرانی ہوکر۔ اور یہ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ کے لئے بیت اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں''۔'' (جامع ترمذی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ و سلامٌ علی عبادہ الذین اصطفیٰ. امّا بعد!

حج فرض ہے

ہر مسلمان صاحبِ استطاعت پر حج کرنا فرض ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيْلًا
وَمَنْ كَفَرَ فَإِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ عَنِ الْعَالَمِيْنَ. (آل عمران)

''اللہ تعالیٰ کی (رضا) کے واسطے بیت اللہ کا حج کرنا فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت رکھتے ہوں اور جو شخص (اللہ تعالیٰ کا حکم) نہ مانے تو (اللہ تعالیٰ کا اس میں کیا نقصان ہے؟) اللہ تعالیٰ تو تمام جہاں والوں سے بے نیاز ہے۔''

حج کی فرضیت کا حکم راجح قول کے مطابق سن ۹ ہجری میں آیا ہے اور اس کے اگلے سال سن ۱۰ ہجری میں اپنی وفات سے صرف تین ماہ پہلے رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی بہت بڑی جماعت کے ساتھ حج فرمایا جو ''حجۃ الوداع'' کے نام سے مشہور ہے۔ اس سے پہلے ایک موقعہ پر آپ نے خود بھی حج فرض ہونے کا اعلان فرمایا، چنانچہ:

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن خُطبہ دیا اور اس میں فرمایا: کہ اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے لہٰذا اس کو ادا کرنے کی فکر کرو۔'' (صحیح مسلم)

حج کب اور کس چیز سے فرض ہوتا ہے، اس کی وضاحت اس حدیث میں ہے:

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، اور اس نے پوچھا کہ: کیا چیز حج کو واجب کرتی ہے؟ آپ نے فرمایا: ''سامانِ سفر اور سواری''۔'' (جامع ترمذی)

قرآنِ کریم کی آیتِ بالا میں حج فرض ہونے کی شرط

مَنِ اسۡتَطَاعَ اِلَيۡهِ سَبِيۡلًا

بتائی گئی ہے کہ حج ان لوگوں پر فرض ہے جو سفر کر کے مکہ معظّمہ تک پہنچنے کی استطاعت رکھتے ہوں، سوال کرنے والے صحابی نے اس استطاعت کی وضاحت چاہی تو آپ نے مختصراً اس کے بارے میں فرمایا کہ ایک تو سواری کا انتظام ہو جس پر مکہ معظّمہ تک سفر کیا جاسکے (خواہ اپنی ہو یا کرایہ کی) اور اس کے علاوہ کھانے پینے جیسی ضروریات کے لئے اتنا سرمایہ ہو جو اس زمانہ سفر کے گزارے کے لئے کافی ہو۔

حضرات فقہاء کرام رحمہم اللہ نے احادیث و آیت میں غور فرما کر استطاعت کی ایسی وضاحت فرما دی کہ اس کی روشنی میں ہر شخص اپنے اوپر حج فرض ہونے کا

فیصلہ آسانی سے کرسکتا ہے، آپ بھی اس میں غور کر کے اپنے اوپر حج فرض ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ کر لیجئے۔

استطاعت کا مطلب

حج فرض ہونے میں جو قدرت اور استطاعت شرط ہے اس کی تفصیل یہ ہے کہ:

''جس مسلمان، عاقل، بالغ، صحت مند غیر معذور کے پاس اس کی اصلی اور بنیادی ضروریات سے زائد اور فاضل مال اتنا ہو جس سے وہ بیت اللہ تک آنے جانے اور وہاں کے قیام وطعام کا خرچ برداشت کر سکے اور اپنی واپسی تک اِن اہل وعیال کے خرچ کا انتظام بھی کر سکے جن کا نان ونفقہ اس کے ذمہ واجب ہے اور راستہ بھی مامون ہو تو ایسے ہر مسلمان پر حج فرض ہے۔

عورت کے لئے چونکہ بغیر محرم کے سفر کرنا شرعاً جائز نہیں اس لئے وہ حج پر اس وقت قادر سمجھی جائے گی جب اس کے ساتھ کوئی مَحرم حج کرنے والا ہو، خواہ محرم اپنے خرچ سے حج کر رہا ہو یا یہ عورت اس کا سفر خرچ بھی برداشت کرے۔''

(ماخذہ معارف القرآن: ج۲، ص۱۲۲)

حج نہ کرنے پر سخت وعید

حج کرنے کی قدرت اور استطاعت رکھنے کے باوجود جو لوگ حج نہ کریں ان کے لئے حدیث میں بڑی سخت وعید ہے، حدیث ملاحظہ ہو:

''حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ

جس شخص کے پاس سفر حج کا ضروری سامان ہو اور اس کو سواری
میسر ہو جو بیت اللہ تک اس کو پہنچا سکے، اور پھر وہ حج نہ کرے،
تو کوئی فرق نہیں کہ وہ یہودی ہو کر مرے یا نصرانی ہو کر۔ اور یہ
اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ کے لئے بیت
اللہ کا حج فرض ہے ان لوگوں پر جو اس تک جانے کی استطاعت
رکھتے ہوں''۔'' (جامع ترمذی)

مطلب یہ ہے کہ حج کرنے کی استطاعت رکھنے کے باوجود جو لوگ حج نہ کریں ان کا اس حالت میں مرنا اور یہودی یا عیسائی ہو کر مرنا گویا برابر ہے (معاذ اللہ)۔ یہ بالکل ایسی وعید ہے کہ جیسے نمازی کو نماز نہ پڑھنے کی وجہ سے کفر و شرک کے قریب کہا گیا ہے، قرآن مجید میں حق تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ أَقِيمُوا الصَّلاةَ وَلَاتَكُونُوا مِنَ الْمُشْرِكِينَ.

(الروم: آیت ۳۱)

''نماز کی پابندی کرو اور شرک کرنے والوں میں سے مت رہو۔''

جس سے معلوم ہوا کہ نماز نہ پڑھنا مشرکوں والا عمل ہے، اس طرح حج نہ کرنے والوں کو یہود و نصاریٰ کے مشابہ بتایا گیا ہے اور نماز نہ پڑھنے والوں کو مشرکوں کے، اس کا راز یہ ہے کہ عیسائی اور یہودی حج نہیں کرتے، لہٰذا باوجود قدرت کے حج نہ کرنا ان کے ساتھ مشابہت ہے۔ اور عرب کے مشرکین حج کرتے تھے لیکن وہ نماز نہیں پڑھتے تھے اس لئے نماز نہ پڑھنے کو مشرکوں والا عمل بتایا۔

بہر حال آیت اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ بغیر حج کئے مرنے والے

ناشکرے اور نافرمان بندے کی اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ نہیں۔

پیشانی پر کافر لکھا ہوگا

آیتِ مذکورہ میں حج نہ کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ نے جس بیزاری کا اظہار فرمایا ہے اس کے بارے میں حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا یہ ارشاد ہلا دینے والا ہے جو تفسیر در منثور میں ہے:

''حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا ارشاد ہے: کہ جو شخص تندرست ہو اور پیسہ والا ہو کہ حج کے لئے جانے کی اس میں استطاعت ہو اور پھر بغیر حج کئے وہ مرجائے تو قیامت کے دن اس کی پیشانی پر ''کافر'' کا لفظ لکھا ہوا ہوگا اس کے بعد انہوں نے یہی آیت: وَمَنْ كَفَرَ آخر تک پڑھی۔''

ایک اور روایت میں:

''حضرت عمر ﷺ سے منقول ہے کہ جو شخص حج کی استطاعت رکھتا ہو اور حج نہ کرے (اور بغیر حج کئے مرجائے) تو قسم کھا کر کہدو کہ وہ عیسائی مرا ہے یا یہودی مرا ہے۔'' (فضائل حج)

حج کی استطاعت کے باوجود بغیر حج کئے مرنے والے کے بارے میں حضرت عمر ﷺ کا مذکورہ ارشاد ممکن ہے کہ ان کی یہی تحقیق ہو، ورنہ حضرات علماء کرام رحمہم اللہ کے نزدیک حج نہ کرنے سے کوئی شخص کافر نہیں ہوتا بلکہ انکار کرنے سے کافر ہوتا ہے۔ (فضائل حج)

بہرحال حج کی استطاعت رکھتے ہوئے حج نہ کرنا کافرانہ طرزِ عمل

ہے جو سخت گناہ ہے جس سے توبہ واجب ہے اور حجِ فرض ادا کرنے کی فکر کرنا لازم ہے۔

حج نہ کرنے کے بہانے

بعض لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج ادا کرنے سے بڑی غفلت برتتے ہیں اور مختلف قسم کی تاویلیں اور بہانے پیش کرتے ہیں، ذیل میں ایسے لوگوں کی کچھ تاویلیں پیش کی جارہی ہیں، جو احادیث بالا میں بیان کردہ وعیدوں کی روشنی میں بالکل باطل ہیں۔

ماحول نہیں

اگر کسی کو یہ یاد دلائیں کہ بھائی! آپ صاحبِ مال ہیں، آپ کے اوپر حج فرض ہے اس کو ادا کیجئے! تو جواب یہ دیا جاتا ہے کہ ہمارے گھر میں ماحول نہیں ہے، اس قسم کی ہمارے یہاں باتیں نہیں ہوتیں، اور جب تک ماحول نہ ہو ایسا کرنے کا فائدہ کیا؟ حالانکہ وہ ہر سال تمام بچوں اور گھر والوں کے ساتھ بمع ملازمین مری، سوات گھومنے جائیں گے۔ سنگاپور، پیرس اور لندن جائیں گے، لیکن نہیں جائیں گے تو حج کے لئے نہیں جائیں گے۔ حج کے لئے ماحول نہ ہونے کا بہانہ کریں گے، مگر یہ بہانہ آخرت میں نہ چل سکے گا اور خدا کے عذاب سے نہ بَچا سکے گا۔ سوچ لیں!

پہلے نماز روزہ تو کرلیں

کچھ لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ حج پر تو بعد میں جائیں گے، پہلے نماز،

روزہ کے تو پابند ہو جائیں۔ انہیں سمجھاؤ کہ بھائی! جب تم حج پر جاؤ گے تو ایک طرح سے تمہاری تربیت ہوگی اور جب ۴۰ سے ۵۰ روز تک گھر سے باہر رہ کر صرف حرم پاک اور مسجد نبوی میں یہ سارا وقت لگے گا اور ایک خاص عبادت والا ماحول ہوگا تو تم تمام دوسری عبادتوں کے بھی عادی ہو جاؤ گے اور تمہارے اندر بڑی تبدیلی ہو جائے گی، لیکن پھر بھی نہیں سمجھتے۔

اصل بات یہی ہے کہ حج کرنا نہیں چاہتے، کیونکہ اول تو حج کا فرض ہونا نماز روزہ کی پابندی پر موقوف نہیں، دوسرے نماز، روزہ کی پابندی بھی تو اپنے اختیار میں ہے، جب چاہے پابند ہو جاؤ، کیا مشکل ہے؟

دیگر فرائض

کچھ لوگ اس طرح تاویلیں پیش کرتے ہیں کہ ایک حج ہی ادا کرنے کے لئے رہ گیا ہے! اور بھی تو دوسرے فرائض ہیں۔ رشتہ داروں کے حقوق ہیں، بچوں کی تعلیم ہے اور نہ جانے کیا کیا بہانے تراشتے ہیں کہ پہلے ان کو پورا کرلیں پھر حج بھی کرلیں گے۔ اتنی جلدی کیا ہے؟

ایسے لوگ درج ذیل احادیث میں غور کریں!

☆ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو حج کا ارادہ کرے اس کو جلدی کرنا چاہئے۔

☆ دوسری حدیث میں یہ ارشاد ہے کہ فرض حج میں جلدی کرو، نہ معلوم کیا بات پیش آجائے۔ (ترغیب)

☆ ایک اور حدیث میں ارشاد ہے کہ حج میں جلدی کرو، کسی کو بعد

کی کیا خبر ہے کہ کوئی مرض پیش آجائے یا اور کوئی ضرورت درمیان میں لاحق ہو جائے۔ (کنز)

☆ایک اور حدیث میں ہے کہ حج نکاح سے مقدم ہے۔ (کنز)

☆ایک حدیث میں ہے کہ جس کو حج کرنا ہے جلدی کرنا چاہئے۔ کبھی آدمی بیمار ہو جاتا ہے، کبھی سواری کا انتظام نہیں رہتا، کبھی اور کوئی ضرورت لاحق ہو جاتی ہے۔ (کنز)

☆ایک حدیث میں ہے کہ حج کرنے میں جلدی کرو، نہ معلوم کیا عذر پیش آجائے۔ (کنز)

ان احادیث کی بناء پر ائمہ میں سے ایک بڑی جماعت کا مذہب یہ ہے کہ جب کسی شخص پر حج فرض ہو جائے تو اس کو فوراً ادا کرنا واجب ہے تاخیر کرنے سے گناہگار رہتا ہے۔

حج کے بعد گناہ نہ کرنا

کچھ لوگ حج پر اس لئے نہیں جاتے کہ بھائی! بس حج کے بعد گناہ نہیں کرنا، اس لئے بس زندگی کے آخری ایام میں حج کریں گے تاکہ بعد میں پھر کوئی گناہ نہ کریں۔ یہ بھی محض ایک بہانہ ہے کیونکہ یہ تو معلوم نہیں کہ زندگی کتنی ہے اور وہ کب پوری ہو جائے، اگر زندگی کے آخری ایام کے انتظار میں موت آگئی تو پھر کیا ہوگا۔ اس لئے زندگی کے آخری حصہ میں حج کرنے کا انتظار کئے بغیر جتنی جلدی ممکن ہو سکے حج کر لینا چاہئے۔

بچیوں کی شادی کا مسئلہ

کچھ لوگ یہ تاویل پیش کرتے ہیں کہ بھائی! پہلے ہی بچیاں سیانی گھر بیٹھی ہیں، پہلے ان کی شادی کے فرض سے سبکدوش ہو جائیں، باقی چیزیں بعد کی ہیں۔ بچیوں کی شادی سے فراغت کے بعد حج کا پروگرام بنائیں گے۔ جبکہ بچیوں کی ابھی نہ منگنی ہوئی ہے نہ سامنے کوئی رشتہ ہے اور کچھ معلوم نہیں کب ان کی شادی ہوگی۔ اس لئے ان کے نکاح کے انتظار میں حج فرض کو مؤخر کرنا درست نہیں، ان کی حفاظت کا تسلی بخش انتظام کر کے حج کے لئے جانا چاہئے۔

کاروباری عذر

کچھ لوگ یہ عذر پیش کرتے ہیں کہ چونکہ بچے ابھی چھوٹے ہیں اور کاروبار کی دیکھ بھال کرنے والا کوئی نہیں ہے۔ اس لئے بچے جب بڑے ہو جائیں گے اور کاروبار سنبھال لیں گے تو پھر حج پر جائیں گے۔ یہ بھی محض نفس کا بہانہ اور حج کرنے سے جی چرانا ہے۔ نہ معلوم کب بچے بڑے ہوں اور کب وہ کاروبار سنبھالیں! اگر بچوں کا پہلے ہی انتقال ہوگیا یا بڑے میاں کا وقت پہلے ہی آ گیا تو پھر حج کا کیا ہوگا؟

بہر حال کسی قابل اعتماد شخص کو کاروبار سپرد کر کے حج کے لئے جائیں اور اگر کوئی بھروسہ کا آدمی نہ ملے تو دکان بند کر کے حج کے لئے جائیں۔

والدین کو حج کرانا

بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جب تک اولاد اپنے ماں باپ کو حج نہ کرائیں اور

ماں باپ حج نہ کرلیں اس وقت تک اولاد حج نہیں کرسکتی، اس لئے پہلے وہ والدین کو حج کرانے کی فکر کرتے ہیں، جبکہ والدین پر حج فرض نہیں ہوتا، اس طرح اولاد اپنا حجِ فرض ادا نہیں کرتی یہ بھی سراسر غلط ہے۔ اولاد پر ماں باپ کو حج کرانا ہرگز فرض نہیں۔ اگر اولاد پر حج فرض ہو جائے تو پہلے وہ اپنا حج کریں پھر اگر اللہ پاک مزید استطاعت دیں تو والدین کو بھی حج کرادیں۔

کچھ کھا کمالیں

بعض لوگ حج کے بارے میں یہ بہانہ کرتے ہیں کہ یہ وقت کھانے کمانے کا ہے، پہلے کچھ کھا کمالیں پھر حج کریں گے۔ یہ بھی نفس وشیطان کا دھوکہ ہے۔ ایسے لوگ اصل میں یہ سمجھتے ہیں کہ حج سے پہلے کاروبار میں دھوکہ، فریب، جھوٹ، سُود، رشوت، کم تولنا، کم ناپنا، نقلی کو اصلی بتا کر بیچنا سب چلتا ہے، حج سے آنے کے بعد اگر یہ گناہ کیے تو بڑی بدنامی ہوگی، لوگ کہیں گے حاجی صاحب ہوکر ایسا کام کرتے ہیں اس لئے وہ جوانی میں حج نہیں کرتے۔ اور جب بوڑھے ہو جائیں گے اور کسی قابل نہ رہیں گے تو حج کرنے جائیں گے تاکہ واپس آنے کے بعد حج کی نیک نامی باقی رہے۔ ایسے لوگوں کو چاہئے کہ وہ اس دھوکہ سے بچیں اور مذکورہ گناہوں سے توبہ کریں اور صحت وجوانی میں حج کریں۔

بغیر بیوی کے حج نہ کرنا

بعض لوگ وہ ہیں جن پر حج فرض ہے اور ان کے پاس اس قدر پیسے ہیں جن سے وہ خود تو حج کر سکتے ہیں، البتہ اپنی بیوی کو حج پر لے جانے کی استطاعت

نہیں رکھتے، لیکن وہ بیوی کے اصرار کی وجہ سے یا اپنی مرضی سے اس انتظار میں رہتے ہیں کہ جب بیوی کو ساتھ لے جانے کے قابل ہوں گے اس وقت میاں بیوی دونوں ساتھ حج کرنے جائیں گے۔

واضح رہے کہ بیوی کو ساتھ لے جانے کے انتظار میں حج کو مؤخر کرنا درست نہیں اور بیوی کو بھی اپنی وجہ سے خاوند کو حج فرض ادا کرنے سے روکنا درست نہیں، خاوند کو چاہئے کہ اس وقت وہ خود حج ادا کرے پھر بعد میں اللہ تعالیٰ توفیق دیں تو بیوی کو بھی حج کرادے۔

ابھی بچے چھوٹے ہیں

بعض لوگ خصوصاً عورتیں یہ بہانہ بناتی ہیں کہ ابھی بچے چھوٹے ہیں اور ہم نے کبھی بچوں کو اکیلا نہیں چھوڑا، انہیں اکیلا چھوڑ کر کیسے جائیں؟ یہ بھی محض ایک بہانہ ہے۔ اِن کو اگر کسی دوسری جگہ کا سفر پیش آجائے یا کسی مرض کی وجہ سے ہسپتال جانا پڑے تو اس وقت چھوٹے بچوں کا سب انتظام ہو جاتا ہے، جب وہاں انتظام ہوسکتا ہے تو حج کے لئے جانے پر بھی انتظام ہوسکتا ہے۔ اس لئے بچوں کی حفاظت کا مناسب بندوبست کر کے حج ادا کرنے کی فکر کرنی چاہئے۔

حج نہ کرنے کے حیلوں کا جواب

حج نہ کرنے کے مذکورہ تمام حیلے اور بہانوں کا ایک ہی جواب ہے کہ!

رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا:

”جس شخص کے لئے واقعۃً کوئی مجبوری حج کرنے میں حائل نہ ہو یا ظالم بادشاہ کی طرف سے کوئی رکاوٹ نہ ہو یا ایسی شدید

بیماری لاحق نہ ہو جو حج کرنے سے روک دے پھر وہ بغیر حج کئے
مرجائے تو اس کو اختیار ہے کہ چاہے یہودی ہو کر مرے یا
عیسائی ہو کر مرے۔'' (مشکوٰۃ)

اس لئے مرنے سے پہلے جتنی جلدی ممکن ہو، حجِ فرض ادا کرنے کی فکر کریں۔

جو لوگ حج فرض ہونے کے باوجود اس کو ادا نہیں کرتے اِن کے واسطے جہاں حدیث بالا میں سخت ترین وعید ہے وہاں ان کا ایک زبردست خسارہ اور نقصان یہ ہے کہ حج کرنے پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو زبردست مغفرت، دوزخ سے آزادی، رضائے الٰہی کا حصول، درجات کی بلندی اور بے شمار اجر وثواب ملتا ہے، حج نہ کرنے والے ان سے بھی محروم ہو جاتے ہیں۔ اب ان کی ترغیب کے لئے طواف وسعی اور حج کا کچھ ثواب لکھا جاتا ہے۔

حج کے فضائل وبرکات

احادیث طیبہ میں حج، عمرہ، طواف اور سعی کا بڑا ہی اجر وثواب ہے ان میں سے چند خاص خاص احادیث ملاحظہ ہوں:

تلبیہ کی فضیلت

حضرت سہل بن سَعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا مومن ومسلم بندہ جب حج یا عمرہ کا تلبیہ پکارتا ہے
(اور کہتا ہے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ الخ) تو اُس کے داہنے
طرف اور بائیں طرف اللہ تعالیٰ کی جو بھی مخلوق ہوتی ہے، خواہ وہ
بے جان پتھر اور درخت یا ڈھیلے ہوں وہ بھی اُس بندے کے

ساتھ لَبَّیْکَ کہتی ہیں، یہاں تک کہ زمین اس طرف اور اس طرف سے ختم ہو جاتی ہے۔'' (جامع ترمذی)

حضرت جابر بن عبداللہ ﷛ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''جس شخص نے ایک دن حالتِ احرام میں تلبیہ کہتے ہوئے گزارا یہاں تک کہ (اس دن کا) سورج غروب ہو گیا تو وہ سورج اس کے گناہ لے کر غروب ہوگا اور وہ مُحرم ایسا (گناہوں سے پاک) ہو جائے گا جیسے (اس وقت تھا جب) اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔'' (ابن ماجہ)

فائدہ

حج کا ثواب تو آگے آئے گا، صرف حج کا احرام باندھ کر لَبَّیْکَ کہتے ہی حاجی کے ساتھ خدا کی مخلوق لَبَّیْکَ کہنے میں شریک ہو جاتی ہے، جس کی آواز انسان نہیں سنتے لیکن یہ پُر کیف سماں ضرور قائم ہو جاتا ہے اور کس شان کے ساتھ لَبَّیْکَ کی صداؤں میں حاجی حج کے لئے پہنچتا ہے، اور اس کا ایک دن بھی اس حالت میں نہیں گزرتا مگر اس کی مغفرت ہو جاتی ہے، لہٰذا اس سعادت کو حاصل کرنے کے لئے حجِ فرض ضرور ادا کرنا چاہئے۔

اللہ تعالیٰ کے مہمان

حضرت ابو ہریرہ ﷛ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں تو وہ ان کی دعاء قبول فرمائے، اور اگر وہ

اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔''

(سنن ابن ماجہ)

چار سو گھرانوں میں سفارش قبول

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

''حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں کے بارے میں مقبول ہوتی ہے یا یہ فرمایا: کہ چار سو آدمیوں کے بارے میں مقبول ہوتی ہے (یہ راوی کو شک ہے) اور حضور اکرم ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ حاجی اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔'' (الترغیب)

فائدہ

حج کرنے والے کتنے خوش نصیب ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنا مہمان بناتے ہیں، ان کی دعائیں قبول فرماتے ہیں اور مغفرت طلب کرنے پر بخشش فرماتے ہیں، اور نہ صرف حج کرنے والوں کی بلکہ اگر وہ اپنے متعلقین میں سے سو دو سو نہیں، چار سو افراد کی مغفرت کی درخواست کریں تو ان کی درخواست منظور فرماتے ہیں، اور اتنے لوگوں کی مغفرت کا تو حق تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہے ہی، اس سے زیادہ افراد کے لئے بھی اگر حاجی مغفرت کی دعا کرے تو وہ بھی قبول ہوسکتی ہے۔ یہ نعمت تو ایسی ہے کہ حج فرض ہو یا نہ ہو، یا حجِ فرض پہلے کرلیا ہو تو بھی حج کریں اور یہ فضیلت حاصل کریں اور بار بار حاصل کریں۔

حرم شریف کی ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر

حج یا عمرہ کرنے والا جب حدود حرم میں داخل ہوتا ہے تو اس کے ہر نیک عمل کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہو جاتا ہے چند احادیث ملاحظہ ہوں:

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنی اولاد کو جمع کیا اور فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص مکہ مکرمہ سے پیدل حج کرے تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے ہر قدم پر سات سو نیکیاں درج فرمائیں گے اور اِن میں سے ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوگی، عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا کہ حرم کی ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔'' (مستدرک)

''حضرت سعید بن جُبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اس مرض میں حاضر ہوا جس میں اُن کا انتقال ہوا، تو میں نے انہیں اپنے بیٹوں سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اے میرے بیٹو! پیدل حج کرنا؟ کیونکہ مجھے اتنا کسی چیز کا غم نہیں جتنا پیدل حج نہ کرنے کا ہے، صاحبزادگان نے عرض کیا: کہاں سے پیدل حج کیا جائے؟ فرمایا کہ مکہ مکرمہ سے، پھر فرمایا کہ سواری پر حج کرنے والے کو ہر قدم پر ستر نیکیاں ملتی ہیں اور پیدل حج کرنے والے کو ہر قدم پر مکہ مکرمہ کی نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں ملتی ہیں۔ صاحبزادگان نے عرض کیا: مکہ

مکرمہ کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کہ مکہ مکرمہ کی ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔'' (القریٰ لقاصد ام القریٰ)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے مکہ مکرمہ میں رمضان المبارک کا مہینہ پایا اور اس نے روزے رکھے اور حسب سہولت (رات میں) اس نے عبادت کی تو اس کے لئے ایک لاکھ رمضان کے مہینوں کا ثواب لکھا جائے گا۔'' (ابن ماجہ)

''حضرت حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: کہ حرم کا ایک روزہ ثواب میں ایک لاکھ روزوں کے برابر ہے اور ایک درہم کا صدقہ ایک لاکھ درہم صدقہ کرنے کا ثواب رکھتا ہے اور (حرم کی) ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔'' (القریٰ)

فائدہ

لہٰذا حدود حرم میں داخل ہوتے ہی تمام نیک کاموں کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے، چنانچہ حرم میں داخل ہو کر ایک مرتبہ سبحان اللہ کہیں، تو ایک لاکھ سبحان اللہ کہنے کا ثواب ملے گا۔ ایک مرتبہ اللہ اکبر کہیں تو ایک لاکھ مرتبہ اللہ اکبر کہنے کا ثواب ملے گا، حج یا عمرہ کرنے پر جتنا بھی خرچ ہو وہ سب حرم میں داخل ہو کر ایک مرتبہ سبحان اللہ یا الحمد للہ یا اللہ اکبر کہتے ہی وصول ہو جاتا ہے، اس لئے حج کرنے میں کوتاہی نہیں کرنی چاہئے اور اتنے عظیم ثواب سے اپنے آپ کو محروم نہ کرنا چاہئے۔

بہرحال:

☆ حرم میں ایک قرآن کریم ختم کریں تو ایک لاکھ قرآنِ کریم ختم کرنے کا ثواب ملے۔

☆ ایک روپیہ خیرات کریں تو ایک لاکھ روپے خیرات کرنے کا ثواب ملے۔

ایک مرتبہ **لا الٰہ اِلَّا اللّٰہ** پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملے، اس میں سے ستّر ہزار کسی کو بخش دیں تو امید ہے کہ اس کو دوزخ سے نجات مِل جائے۔

☆ **سبحان اللّٰہ ، الحمد للّٰہ ، اللّٰہ اکبر ، لا الٰہ الا اللّٰہ ،** استغفار، درود شریف، ایک بار پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملے۔

☆ دو رکعت نفل پڑھیں تو دو لاکھ رکعت کا ثواب ملے۔

☆ اِشراق، چاشت، اوّابین، سُنن زوال، قیام اللّیل، تہجد، تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد اور دیگر نوافل پڑھیں تو ایک لاکھ کے برابر ثواب ملے۔

☆ ایک مرتبہ یٰسین شریف پڑھیں یا صلوٰۃ التسبیح پڑھیں تو ایک لاکھ کے برابر ثواب پائیں۔

☆ ایک روزہ رکھیں تو ایک لاکھ روزوں کا ثواب پائیں۔

☆ ایک فقیر کو کھانا کھلائیں تو یہ ایسا ہے کہ جیسے ایک لاکھ فقیروں کو کھانا کھلایا ہو۔

☆ ایک مرتبہ **قُل ھو اللّٰہ احد** پڑھیں یا ایک عمرہ کریں یا ایک طواف کریں تو ہر چیز پر ایک لاکھ کے برابر ثواب ملے۔

اس لئے خوب نیک کام کریں اور گناہوں سے بے حد بچیں، ہو جائے تو فوراً توبہ کریں اور اس حاضری کو بے حد غنیمت سمجھیں اور اس کی دل و جان سے

قدر کریں۔ کچھ معلوم نہیں پھر یہ موقع ملے یا نہ ملے۔ بہر حال حج نہ کرنے والے بھی حج کر کے یہ سعادت حاصل کر سکتے ہیں۔

مسجد الحرام کا ثواب

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ:

''رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر آدمی اپنے گھر میں نماز پڑھے تو اس کو صرف ایک نماز کا ثواب ملتا ہے، اور محلّہ کی مسجد میں پچیس گُنا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں پانچ سو گُنا ثواب زیادہ ملتا ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور میری مسجد یعنی مسجد نبوی ﷺ میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجدِ الحرام میں (جو مکہ مکرمہ میں ہے) ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

فائدہ

بہت سی احادیث میں مسجدِ نبوی ﷺ کا ثواب مسجد اقصیٰ سے زیادہ آیا ہے، لیکن اس حدیث میں دونوں مسجدوں کا ثواب پچاس ہزار بیان کیا گیا ہے، اور بعض علماء کرام نے اس حدیث میں یہ توجیہ بیان فرمائی ہے کہ یہاں ہر مسجد کا ثواب اس سے پہلی مسجد کے اعتبار سے ہے یعنی جامع مسجد کا ثواب محلّہ کی مسجد کے ثواب سے پانچ سو (۵۰۰) مرتبہ دوگُنا ہے، اس حساب سے جامع مسجد کا ثواب بارہ ہزار پانچ سو (۱۲۵۰۰) ہوگیا اور مسجدِ اقصیٰ کا ثواب ۶۲ کروڑ ۵۰ لاکھ (۶۲۵۰۰۰۰۰۰) ہوگیا، اور مسجدِ نبوی کا ثواب ۳ نیل بارہ کھرب پچاس ارب (۳۱۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰)

ہوا اور مسجدِ حرام کا ثواب ۳۱ سنگھ پچیس پدم (۳۱۲۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) ہوا اس طرح عام روایات میں مسجدِ حرام کا ثواب جو ایک لاکھ ہے یہ اس سے بہت زیادہ ہوگیا۔ (ماخذہ فضائل حج)

مگر اللہ پاک کی رحمت کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں ہے، وہ اس سے بھی زیادہ دینے پر قادر ہے، ان کی رحمت پر کسی کا اجارہ نہیں، اس لئے مسجدِ حرام میں ایک نماز با جماعت ادا کرنے پر مذکورہ ثواب ملنے کو مشکل نہ سمجھا جائے۔ جو لوگ حج فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتے، وہ کتنے بڑے ثواب سے محروم ہیں، سوچیں اور غور کریں! اور جلد حج کرنے کا فیصلہ کر کے مسجدِ حرام کا ثوابِ عظیم حاصل کرنے کی فکر کریں۔

بیت اللہ کی فضیلت

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> ''اللہ جل شانہ کی ایک سو بیس (۱۲۰) رحمتیں روزانہ اس گھر (یعنی بیت اللہ) پر نازل ہوتی ہیں جن میں سے ساٹھ (۶۰) طواف کرنے والوں پر، چالیس (۴۰) وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس (۲۰) بیت اللہ کو دیکھنے والوں پر ہوتی ہیں۔ (بیہقی)

فائدہ

بیت اللہ شریف کو صرف دیکھنا بھی عبادت اور باعثِ رحمت ہے چنانچہ بہت سے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین سے اس کے فضائل منقول ہیں، ان میں سے چند یہ ہیں۔

☆ حضرت سعید بن المسیب تابعیؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص ایمان وتصدیق کے ساتھ کعبہ کو دیکھے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے آج ہی پیدا ہوا۔

☆ حضرت ابوالسائب مدنیؒ کہتے ہیں کہ جو شخص ایمان وتصدیق کے ساتھ کعبہ کو دیکھے اس کے گناہ ایسے جھڑتے ہیں جیسے پتے درخت سے جھڑ جاتے ہیں۔ اور جو شخص مسجد میں بیٹھ کر بیت اللہ کو صرف دیکھتا رہے، چاہے طواف ونفل نماز نہ پڑھتا ہو وہ افضل ہے اس شخص سے جو اپنے گھر میں نفلیں پڑھے اور بیت اللہ کو نہ دیکھے۔

☆ حضرت عطاءؒ فرماتے ہیں کہ بیت اللہ کو دیکھنا بھی عبادت ہے اور بیت اللہ کو دیکھنے والا ایسا ہے جیسے رات کو جاگنے والا، دن میں روزہ رکھنے والا اور اللہ کے راستے میں جہاد کرنے والا اور اللہ کی طرف رجوع کرنے والا۔

☆ حضرت عطاءؒ ہی سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ ایک مرتبہ بیت اللہ کو دیکھنا ایک سال کی نفل عبادت کے برابر ہے۔

☆ حضرت طاؤسؒ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کا دیکھنا افضل ہے اس شخص کی عبادت سے جو روزہ دار، شب بیدار اور مجاہد فی سبیل اللہ ہو۔

☆ حضرت ابراہیم نخعیؒ کہتے ہیں کہ بیت اللہ کا دیکھنے والا مکہ سے باہر عبادت میں کوشش سے لگے رہنے کے برابر ہے۔ (درمنثور) (فضائل حج)

فائدہ

جو لوگ فرض ہونے کے باوجود حج نہیں کرتے، اوّل تو وہ سخت گناہ گار ہیں، دوسرے پھر وہ بیت اللہ کی زیارت سے اور اس کی زیارت کے عظیم ثواب سے محروم ہیں، کیا انہیں اس اجر وثواب سے محروم رہنا گوارا ہے؟

زم زم کے پانی کی فضیلت

''حضرت جابر ؓ سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جائے اس سے وہی فائدہ حاصل ہوتا ہے۔'' (ابن ماجہ)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے: وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ زم زم کا پانی جس نیت سے پیا جائے اس سے وہی فائدہ ہوتا ہے، اگر آپ نے کسی بیماری سے صحت کے لئے پیا تو اللہ پاک شفا عطا فرمائیں گے اور اگر (کھانے کی جگہ) پیٹ بھرنے کے لئے پیا تو اللہ تعالیٰ پیٹ بھر دیں گے اور اگر پیاس بجھانے کے لئے اِس کو پیا تو اللہ پاک پیاس دور فرمائیں گے۔ یہ حضرت جبرئیل علیہ السلام کی خدمت ہے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی سبیل ہے۔'' (دارقطنی)

آب زم زم پینے کی دعا

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب وہ زم زم کا پانی نوش فرماتے تو یہ دعا مانگا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ عِلْمًا نَافِعًا وَرِزْقًا وَاسِعًا وَشِفَاءً مِنْ کُلِّ دَاءٍ. (دارقطنی)

''اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفاء مانگتا ہوں۔''

فائدہ

حج یا عمرہ کرنے والوں کو جس قدر زم زم کا پانی پینے کا موقع ملتا ہے، دوسروں کونہیں ملتا۔اس لئے حج کے واسطے جانے میں دیگر اعمال کے ثواب کے ساتھ ساتھ کثرت سے زم زم کا پانی پینے کی سعادت ملنا بڑی نعمت ہے۔ کاش! بلاعذر حج نہ کرنے والے غور کرتے۔

طواف میں قدم قدم پر نیکیاں

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، آپ ﷺ نے فرمایا:

> ''جو شخص (سنت کے مطابق) کامل وضو کرے اور (طواف کے لئے) حجرِ اسود کے پاس آئے تا کہ اس کا استلام کرے تو وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں داخل ہوجاتا ہے، پھر (جب حجرِ اسود کا) استلام کرکے وہ یہ کلمات کہتا ہے:۔
>
> **بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ أَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ.**
>
> تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے، اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں، ستّر ہزار گناہ (صغیرہ) معاف کرتے ہیں اور اس کے ستّر ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہیں اور (قیامت کے دن) اس کے اہلِ خانہ کے ستّر افراد کے حق میں اس کی

سفارش قبول کی جائے گی۔

اس کے بعد جب وہ مقام ابراہیم کے پاس آکر دو رکعتیں بحالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے ادا کرتا ہے تو اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے اور وہ گناہ سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اُس روز تھا جس روز اُس کو اُس کی ماں نے جنا تھا۔'' (اخرج الأصبھانی فی الترغیب)

فائدہ

حاجی یا عمرہ کرنے والا یا نفلی طواف کرنے والا جب اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے باوضو ہو کر طواف شروع کرتا ہے تو ہر قدم پر ستّر ہزار نیکیاں، ستر ہزار گناہوں کی معافی اور ستّر ہزار درجات کی بلندی کیا معمولی بات ہے، اور ستّر اہلِ خانہ کے حق میں سفارش قبول ہونا اور چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملنا اور گناہوں سے پاک ہو جانا یہ وہ سعادتیں ہیں جو بڑے ہی خوش نصیبوں کو ملتی ہیں، حج کر کے آپ کو بھی یہ ثواب مل سکتا ہے۔ لہٰذا حج جلدی کریں۔

حج کا ثوابِ عظیم

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجدِ خیف میں (جو منیٰ میں ہے) رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا، آپ کی خدمت میں دو شخص آئے ایک انصاری دوسرا ثقفی، دونوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا اور دُعا دی۔ اور عرض کیا اے اللہ کے رسول! ہم آپ سے کچھ باتیں پوچھنے آئے ہیں،

آنحضرت ﷺ نے فرمایا جو کچھ تم پوچھنے آئے ہو اگر تمہارا دل چاہے تو میں بتاؤں کہ تم کیا دریافت کرنے آئے ہو؟ اور اگر تم چاہو تو میں خاموش رہتا ہوں تم خود دریافت کرلو! ان دونوں نے عرض کیا، اے اللہ کے رسول! آپ ہی ہمارے حالات بھی بتادیجئے تاکہ ہمارے ایمان ویقین میں اضافہ ہو۔ اس کے بعد انصاری صحابی نے ثقفی صحابی سے عرض کیا اللہ کے رسول سے پہلے آپ اپنا سوال پوچھ لیں، ثقفی صحابی نے عرض کیا نہیں! پہلے آپ معلوم کرلیں آپ ہی کا حق پہلے ہے۔ اُس پر اُنہوں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا اے اللہ کے رسول جو کچھ میں دریافت کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں، ارشاد فرمائیے وہ کیا ہے؟

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: تم میرے پاس یہ دریافت کرنے آئے ہو کہ بیت اللہ کے ارادے سے گھر سے نکلنے کا کیا ثواب ہے؟ بیت اللہ کا طواف کرنے میں کیا اجر ہے؟ طواف کے بعد دو رکعت پڑھنے میں کیا فائدہ ہے؟ صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا کتنا ثواب ہے؟ میدان عرفات میں عرفہ کے دن ٹھہرنے کا کتنا اجر ہے؟ جمرات کی رمی کرنے اور قربانی کرنے پر کیا ثواب ہے؟ سر منڈانے پر کیا اجر ہے؟ اس کے بعد بیت اللہ کے طواف کرنے کا کیا ثواب ہے؟ یہ سن کر انصاری صحابی نے عرض کیا قسم ہے اس ذات کی جس نے آپ کو حق دے کر بھیجا، میں یہی باتیں پوچھنے کے لئے حاضر ہوا تھا۔ (اس کے بعد) آنحضرت ﷺ نے انصاری صحابی کے مذکورہ سوالات کا جواب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

جب تم بیت اللہ کی (زیارت کی) نیت سے اپنے گھر سے چلو گے تو راستے میں تمہاری اونٹنی کے ہر قدم رکھنے اور اٹھانے پر تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جائے

گی اور ایک گناہ مٹایا جائے گا، اور بیت اللہ کا طواف کرنے میں ایک قدم رکھنے اور اٹھانے میں تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی، ایک گناہ مٹایا جائے گا اور ایک درجہ بلند کیا جائے گا اور طواف کے بعد تمہارا دو رکعتیں ادا کرنا (ثواب میں) بنو اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔ اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کا ثواب ستر (۷۰) غلام آزاد کرنے کے مساوی ہے۔

عرفہ کے دن شام کو تمہارا میدان عرفات میں وقوف کرنا (ایسا مبارک ہے کہ) اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) آسمان دنیا پر نزول فرماتے ہیں اور فرشتوں کے سامنے تم پر فخر فرماتے ہیں، چنانچہ فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے ہیں جو غبار آلود، پراگندہ بال، ہر گہری اور کشادہ وادی سے (نکل کر) میرے پاس آئے ہیں، میری مغفرت اور رحمت کی امید رکھتے ہیں۔ (لو! میرے ان بندوں کے بارے میں سنو!) اگر ان کے گناہ ریت کے ذرات کے برابر ہوں یا بارش کے قطروں کے مساوی ہوں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو بھی میں نے انہیں معاف کر دیئے۔ میرے بندو! (اب) تم واپس چلے جاؤ، تمہاری بخشش ہوگئی اور جن کے بارے میں تم سفارش کرو (ان کو بھی بخش دوں گا)۔

جمرات کی رمی میں ہر کنکری کے بدلہ جس سے تم رمی کرو گے، ہلاک کرنے والے اور جہنم واجب کرنے والے کبیرہ گناہوں میں سے ایک گناہ کبیرہ معاف ہوگا۔ اور تمہاری (حج کی) قربانی تمہارے رب کے پاس ذخیرہ ہے (جس کا ثواب آخرت میں ملے گا) اور سر منڈانے میں تمہارے ہر بال کے بدلے ایک نیکی عطا ہوگی اور ایک گناہ مٹایا جائے گا۔ سائل نے عرض کیا اے اللہ کے رسول!

اگر اس کے گناہ کم ہوئے تو پھر کیا ہوگا؟ آپ نے فرمایا اس کو تمہاری نیکیوں میں جمع کر دیا جائے گا (اس کے بعد آخر میں) تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا ایسی حالت میں ہوگا کہ تمہارا کوئی گناہ باقی نہ ہوگا اور ایک فرشتہ آئے گا جو تمہارے دونوں شانوں کے درمیان ہاتھ رکھ کر کہے گا (آئندہ نئے سرے سے) عمل کرو! تمہارے پچھلے سارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں۔ (القریٰ لقاصدام القریٰ)

فائدہ

سبحان اللہ! حج کرنے کا کتنا عظیم اجر وثواب ہے، قدم قدم پر نیکیاں، گناہوں کی معافی، درجات کی بلندی، غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب، میدانِ عرفات میں قیام کرنے پر بے شمار گناہوں سے درگذر، جمرات کی رمی میں ہر کنکری کے بدلہ گناہ کبیرہ کی معافی، قربانی کا ثواب محفوظ، سر مُنڈانے میں ہر بال کے بدلہ ایک نیکی اور ایک گُناہ کی معافی، یہ فضائل ایسے ہیں کہ اگر حج فرض نہ ہو تب بھی ان کو حاصل کرنے کے لئے حج کیا جائے اور بار بار کیا جائے، اس لئے جن پر حج فرض ہو، اُنہیں مذکورہ ثواب حاصل کرنے کے لئے ضرور حج کرنا چاہئے۔

پیدل حج کرنے کا ثواب

ہر سال ہزاروں مسلمان حج کرتے ہیں جن میں بہت سے حاجی سواری پر حج کرتے ہیں اور بہت سے پیدل کرتے ہیں اور سواری پر حج کرنے والوں کو بھی کچھ نہ کچھ پیدل چلنا ہی پڑتا ہے بلکہ آجکل حج کی مُشقت سفر کے بجائے حج ادا کرنے میں ہو رہی ہے، کیونکہ حاجیوں کی اس قدر کثرت ہے کہ اب سواری پر حج

کرنا پیدل حج کرنے کے مقابلے میں زیادہ دشوار ہے، کوئی بہت ہی کمزور، بیمار اور معذور ہو تو الگ بات ہے ورنہ پیدل حج کرنا کافی آسان ہے اور احادیثِ طیبہ میں اس کے فضائل بھی بہت آئے ہیں۔ یہاں ان کا مختصر انتخاب پیش کیا جاتا ہے تاکہ اگر کسی میں پیدل حج کرنے کی قوت ہو تو وہ یہ ثواب حاصل کر سکے اور جو شخص پورا حج پیدل نہ کر سکے تو جتنا کر سکے کر لے اور کچھ نہ کچھ پیدل حج کا ثواب حاصل کر لے۔

ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما ایک مرتبہ سخت بیمار ہوئے تو انہوں نے اپنی اولاد کو بُلا کر جمع کیا اور فرمایا: کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے یہ فرماتے ہوئے سُنا ہے کہ جو شخص (حج کے لئے) مکہ مکرمہ سے پیدل چلے اور واپس مکہ مکرمہ آجائے تو اللہ تعالیٰ ہر قدم پر سات سو نیکیاں (اس کے نامۂ اعمال میں) لکھیں گے، ان میں سے ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہے، عرض کیا گیا، حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: ہر نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔ (مستدرک)

فائدہ

مکہ مکرمہ سے پیدل حج کرنے کا یہ ثواب ہے کہ ہر قدم پر سات کروڑ نیکیاں عطا ہوں گی، جب ایک قدم پر یہ ثواب ہے تو سارے راستے کا کتنا زیادہ ثواب ہوگا۔

دس ارب نیکیاں

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ

نے فرمایا:

''جو شخص منیٰ سے عرفات تک پیدل حج کرے، اس کے لئے حرم کی نیکیوں میں سے ایک لاکھ نیکیاں درج کی جائیں گی، عرض کیا گیا اے اللہ کے رسول! حرم کی نیکیوں سے کیا مراد ہے؟ آپ نے فرمایا: ایک نیکی ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہے۔''

فائدہ

ایک لاکھ کو ایک لاکھ میں ضرب دینے سے دس ارب کی تعداد بن جاتی ہے (۱۰۰۰۰۰×۱۰۰۰۰۰=۱۰۰۰۰۰۰۰۰۰۰) جس کا حاصل یہ ہوا کہ صرف منیٰ سے عرفات تک پیدل جانے والے حاجی کو دس ارب نیکیاں ملیں گی، سبحان اللہ! کتنا عظیم ثواب ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کی ہمت وقوّت عطا فرمائیں۔ آمین

جو لوگ حج نہیں کرتے، وہ غور کریں کہ حج نہ کرنے کی بناء پر گناہگار ہونے کے علاوہ وہ کتنی لاکھوں کروڑوں بلکہ اربوں نیکیوں سے محروم ہیں، کیا انہیں مرنا نہیں ہے؟ اور حقیر دنیا چھوڑنی نہیں ہے؟ اور جب مرنا بھی یقینی ہے اور دنیا کو چھوڑنا بھی ضرور ہے تو پھر حج کر کے آخرت کے لئے نیکیوں کے ذخائر جمع کریں تاکہ آخرت میں کام آئیں۔

عمرہ کا ثواب

حج سے پہلے یا حج کے بعد اکثر عمرہ کیا جاتا ہے اور عمرہ کا بڑا ثواب ہے۔ چنانچہ حدیث میں عمرہ کو چھوٹا حج بتایا گیا ہے اس کے چند فضائل ہیں۔

''حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

کہ ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے ان کے درمیان کے گناہوں کا۔اور حج مبرور کا بدلہ تو بس جنت ہے۔'' (بخاری ومسلم)

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ پے در پے حج اور عمرہ کیا کرو، کیونکہ حج اور عمرہ دونوں فقر وفاقہ، محتاجگی اور گناہوں کو اس طرح دور کرتے ہیں جس طرح لوہار اور سنار کی بھٹی لوہے اور سونے وچاندی کا میل کچیل دور کردیتی ہے اور حج مبرور کا صلہ اور ثواب تو بس جنت ہی ہے۔'' (ترمذی)

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں تو اللہ ان کی دعاء قبول فرمائے اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔'' (ابن ماجہ)

فائدہ

اخلاص کے ساتھ حج یا عمرہ کرنا گویا اللہ تعالیٰ کے دریائے رحمت میں غوطہ لگانا ہے جس سے اس کے گناہوں کا کفارہ بھی ہوجاتا ہے، دُعاء بھی قبول ہوتی ہے، فقر وفاقہ بھی ختم ہوتا ہے اور خوش حالی اور اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے اور نیز حج مبرور کے بدلے میں جنت عطا ہونا اللہ تعالیٰ کا قطعی فیصلہ ہے۔ جو لوگ استطاعت کے باوجود حج نہیں کرتے وہ کہاں ہیں؟ کیا وہ گناہوں سے پاک نہیں ہونا چاہتے؟ کیا انہیں جنت درکار نہیں؟ اگر درکار ہے تو پہلے

حج کا فریضہ انجام دیں۔

رمضان المبارک کا عمرہ

''حضرت اُمّ سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ (میرے خاوند) ابوطلحہ اور ان کے بیٹے حج کے لئے چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کہ اے اُمّ سلیم! رمضان المبارک میں عمرہ کرنا (ثواب میں) میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔'' (ابن حبان)

فائدہ

رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد ہے کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا حج کے برابر ثواب رکھتا ہے اور بھی احادیث میں مذکور ہے، لیکن مذکورہ حدیث میں ہے کہ رمضان المبارک میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (ابوداؤد)

اللہ پاک بار بار رمضان المبارک کا عمرہ مقبول نصیب فرمائے۔ (آمین)

مدینہ طیبہ کے فضائل

حج اور عمرہ کرنے والے کو حج وعمرہ کرنے کے بعد دوسری سب سے بڑی دولت ونعمت مدینہ منورہ کی حاضری، مسجد نبوی ﷺ کی زیارت اور دونوں جہاں کے سردار اور آقا ومولیٰ جناب رسول کریم ﷺ کی خدمت میں بلا واسطہ حضوری اور براہِ راست سلام پیش کرنے کی وہ سعادت ہے جو بہت ہی بلند نصیبہ کی بات ہے۔ جو لوگ حج کی استطاعت ہوتے ہوئے حج نہیں کرتے وہ اس عظیم سعادت سے

بھی محروم رہتے ہیں۔ جس سے بڑھ کر کوئی محرومی نہیں۔

اب کچھ فضائل اور برکات مدینہ منورہ کے پیش کئے جاتے ہیں۔

شفاعت اور سفارش

''حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ میرا جو امتی مدینہ کی تکلیفوں اور سختیوں پر صبر کر کے وہاں رہے گا، میں قیامت کے دن اس کی شفاعت اور سفارش کروں گا۔'' (صحیح مسلم)

طاعون اور دجّال سے حفاظت

''حضرت ابو ہریرہ ﷜ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ مدینہ کے راستوں پر فرشتے مقرر ہیں، اس میں طاعون اور دجّال داخل نہیں ہوسکتا۔'' (صحیح بخاری ومسلم)

فائدہ

دعاء کرنا ہر مومن کے اختیار میں ہے، اس لئے مدینہ طیبہ میں رہنے کی دعا خود بھی کرنی چاہئے اور دوسروں سے بھی کرانی چاہئے۔

مسجدِ نبوی ﷺ کی عظمت

''حضرت انس ﷜ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ آدمی اگر اپنے گھر پر نماز پڑھے تو صرف ایک نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے، اور محلّہ کی مسجد میں پچیس گُنا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں پانچ سو گُنا ثواب ہوتا ہے اور

بیت المقدس کی مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہوتا ہے اور میری مسجد یعنی مسجدِ نبوی ﷺ میں بھی پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ملتا ہے اور مسجدِ الحرام میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ملتا ہے۔''

(ابن ماجہ)

فائدہ

مسجدِ نبوی ﷺ میں ایک نماز ادا کرنے کا ثواب ایسا ہے جیسے کوئی شخص پچاس ہزار نمازیں ادا کرے، اللہ اکبر! کتنا عظیم ثواب ہے، اس لئے مدینہ جانے والوں کو ہر نماز مسجدِ نبوی ﷺ میں ادا کرنے کا اہتمام کرنا چاہئے۔

دو مقبول حج کا ثواب

''حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص حج کے لئے مکہ مکرمہ جائے اور پھر میرا ارادہ کر کے میری مسجد میں آئے تو اس کے لئے دو مقبول حج لکھے جاتے ہیں۔'' (دیلمی)

نفاق اور دوزخ سے براءت

''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے میری اس مسجد میں ۴۰ نمازیں ادا کیں، ایک نماز بھی فوت نہیں ہوئی تو اس کے لئے دوزخ سے اور ہر قسم کے عذاب سے نجات لکھ دی جائے گی (اسی طرح) نفاق سے براءت بھی لکھ دی جائے گی۔'' (طبرانی)

فائدہ

مسجدِ نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں باجماعت مسلسل ادا کرنے پر یہ بشارت ہے کہ اللہ تعالیٰ ایسے بندے کو نفاق کی نجاست سے پاک فرمادیں گے، اور دوزخ اور ہر قسم کے عذاب سے اس کو نجات دے دیں گے۔ اس لئے مسجد نبوی ﷺ میں مسلسل چالیس نمازیں ادا کر کے یہ عظیم فضیلت حاصل کرنی چاہئے۔ حج کرنے کی استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والے اس سعادت سے بھی محروم ہیں، وہ غور کرلیں۔

جنت کا باغیچہ

''حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
کہ میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کی جگہ جنت کے باغوں
میں ایک باغیچہ ہے اور میرا منبر حوض کوثر پر ہے۔'' (بخاری ومسلم)

فائدہ

رسول اکرم ﷺ کے منبر کی جگہ اور آپ کا حجرۂ مبارک جس میں آپ آرام فرما ہیں، ان کے درمیان جو زمین کا حصہ ہے وہ اللہ تعالیٰ کی رحمتوں اور عنایتوں کا خاص محل ہے جس کی بناء پر گویا وہ جنت کے باغوں میں سے ایک باغیچہ ہے جو بندہ ایمان اور اخلاص کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت کا طالب بن کر اس میں آیا تو گویا وہ جنت کے ایک باغیچہ میں آگیا اور انشاء اللہ آخرت میں بھی وہ اپنے آپ کو جنت کے ایک باغیچہ میں پائے گا۔ (معارف الحدیث)

روضۂ اقدس کی زیارت

آہستہ قدم ، نیچی نگاہ ، پست صدا ہو
خوابیدہ یہاں روح رسول عربی ہے
اے زائرِ بیتِ نبوی یاد رہے یہ
بے قاعدہ یہاں جنبش لِب بے ادبی ہے
بچھاؤ پلکیں ، جھکاؤ آنکھیں
ادب کا اعلیٰ مقام آیا

حج کے بعد سب سے افضل، سب سے بہتر اور سب سے بڑی سعادت دونوں جہاں کے سردار جناب رسول کریم ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت ہے، رسول اللہ ﷺ کی محبت وعظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا، لہٰذا دیارِ مقدس میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہوکر درود وسلام پیش کرنے کی سعادت حاصل کریں اور اس پر ملنے والے بے شمار فضائل و برکات حاصل کریں جو دور سے درود وسلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

رسول اللہ ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور آپ کا زندہ ہونا جمہور اُمّت کے نزدیک طے شدہ بات ہے، جو شخص اس کو نہ مانے وہ جاہل ہے اور نالائق ہے، بہرحال آپ کا جو اُمّتی مزار مبارک پر حاضر ہوکر سلام عرض کرے، آپ خود اس کا کلام سنتے ہیں اور جواب دیتے ہیں، ایسی صورت میں وفات کے بعد آپ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح بالمشافہ سلام پیش کرنے کے برابر ہے جو بلاشبہ ایک عظیم ترین سعادت ہے جو ہر زیارت کرنے والے کو

تمام آداب کے ساتھ ضرور حاصل کرنی چاہئے بلکہ حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس کی زیارت کرنا ایسا ہے جیسے اس نے حضور ﷺ کی زندگی میں آپ ﷺ کی زیارت کی۔ جو لوگ حج نہیں کرتے وہ اس دولتِ عظمیٰ سے بھی محروم رہتے ہیں جو حقیقت میں بڑی محرومی ہے۔

فضائل زیارت مزار اقدس

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو وہ میری وفات کے بعد (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہی لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (رواہ البیہقی)

☆ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جس نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (ابن خزیمہ)

☆ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: کہ جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (رواہ ابن عدی بسند حسن)

☆ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ پر درود پڑھتا ہے میں خود اس کو اس سنتا ہوں۔ (رواہ البیہقی)

☆ رسو اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص میری قبر کے پاس کھڑے ہو کر مجھ پر درود شریف پڑھتا ہے تو اس کی دنیا و آخرت کی

ضرورتیں پوری کی جاتی ہیں، اور میں قیامت کے دن اس کا گواہ
اور سفارشی ہوں گا۔ (رواہ البیہقی)

فائدہ

یہ کتنی بڑی فضیلت ہے کہ روضۂ اقدس ﷺ پر کھڑے ہوکر درود وسلام پڑھنے کو سرکار دو عالم ﷺ خود بنفس نفیس سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں، اس لئے ادب واحترام سے نظر جھکا کر بڑے ہی خلوص سے سلام پیش کرنا چاہئے۔ اور مدینہ منورہ کے قیام کے دوران زیادہ سے زیادہ یہ سعادت حاصل کرنی چاہئے۔

درود وسلام کا ثواب

"ایک حدیث میں ہے کہ جو شخص رسول کریم ﷺ کی قبر مبارک
کے پاس کھڑے ہوکر یہ آیت پڑھے۔

إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ.

اس کے بعد ستّر مرتبہ

صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ

کہے تو ایک فرشتہ کہتا ہے، اے شخص! اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت نازل فرماتے ہیں اور اس کی ہر حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔　　(فضائل حج)

فائدہ

روضۂ اقدس ﷺ پر دستور کے مطابق درود وسلام پیش کرنے کے بعد مذکورہ فضیلت حاصل کرنے کے لئے ستّر مرتبہ ذکر کردہ درود شریف بھی پڑھ لیا کریں۔ اور مذکورہ الفاظ کی جگہ اگر ستر مرتبہ یہ کلمات کہے جائیں تو شاید زیادہ بہتر ہے۔

الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ (حوالہ بالا)

عام حالات میں درود وسلام پڑھنے کی احادیث میں بڑے عجیب وغریب فضائل منقول ہیں، ان میں سے چند خاص خاص فضائل یہاں لکھے جاتے ہیں، تاکہ زیادہ سے زیادہ درود شریف پڑھنے کا اہتمام کیا جائے بلکہ مدینہ منورہ کے قیام کے دوران تو خاص طور پر درود شریف کی کثرت کرنی چاہئے اور درود ابراہیمی سب درودں کا سردار ہے اس لئے اسی کو زیادہ پڑھنا چاہئے۔

قرب کا ذریعہ

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قیامت کے روز میرے سب سے زیادہ قریب وہ شخص ہوگا جو مجھ پر کثرت سے درود پڑھتا ہوگا۔ (ت،حب)

تفکرات سے نجات اور گناہوں کی معافی

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ (ﷺ)! میں آپ پر درود شریف کثرت سے پڑھتا ہوں تو کتنا دورد اپنے معمول میں رکھوں؟ فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے، میں نے کہا ایک چوتھائی، یعنی باقی تین چوتھائی دوسرے معمولات رہیں، فرمایا جس قدر تمہارا دل چاہے اور اگر بڑھا دو تو تمہارے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا آدھا، فرمایا جتنا چاہو، اور اگر زیادہ کردو تو اور بہتر ہے، میں نے کہا تو پھر سب درود ہی درود رکھوں گا، فرمایا تو اب تمہاری سب فکروں کی بھی کفایت ہو جائے گی اور تمہارے گناہ بھی معاف ہو جائیں گے۔ (ت،مس)

دس رحمتیں اور دس نیکیاں

فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور اس کے دس گناہ معاف فرماتے ہیں اور اس کے دس درجہ بڑھاتے ہیں اور دس نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھتے ہیں۔ (س،ط)

۷۰ رحمتیں اور ۷۰ دعائیں

ایک روایت میں ارشاد ہے کہ: درود شریف پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ ستّر ۷۰ رحمتیں نازل فرماتے ہیں اور فرشتے اس کے لئے ستّر ۷۰ مرتبہ دعاء کرتے ہیں۔ (زادالسعید)

عرش کا سایہ

''حضرت انس ؓ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے:
کہ جو شخص مجھ پر درود کی کثرت کرے گا تو وہ عرش کے سایہ
میں ہوگا۔'' (حاشیۃ الجذب)

اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف

درمختار میں اصبہانی سے نقل کیا ہے کہ ارشاد فرمایا:
''رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص مجھ پر درود شریف پڑھے اور وہ
قبول ہوجائے تو اس کے اسی ۸۰ سال کے گناہ معاف
ہوجاتے ہیں۔'' (زادالسعید)

سو حاجتیں پوری

امام مستغفری رحمۃ اللہ علیہ نے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے: کہ جو کوئی ہر روز سو بار درود پڑھے، اس کی سو (۱۰۰) حاجتیں پوری کی جائیں گی تیں (۳۰) دنیا کی اور باقی آخرت کی۔ (فض)

ہزار مرتبہ پڑھنے والے کے لئے بشارت

ابو حفص ابن شاہینؒ نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ جو شخص مجھ پر ہزار (۱۰۰۰) مرتبہ درود پڑھے تو وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ اپنا ٹھکانہ جنت میں نہیں دیکھ لے گا۔ (مع)

قیامت کی ہولناکی سے نجات

دیلمیؒ نے حضرت انس ؓ سے روایت کیا ہے ارشاد فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ قیامت کے ہول اور خطرات سے وہ شخص زیادہ نجات حاصل کرے گا جو دنیا میں مجھ پر زیادہ درود بھیجتا ہوگا۔ (مع)

فائدہ

کثرت سے درود شریف پڑھنا، مدینہ طیبہ میں خاص معمول ہونا چاہئے۔ اور پھر زندگی بھر یہ معمول جاری رہنا چاہئے، جس سے دنیا و آخرت میں مذکورہ بالا فضائل و برکات حاصل ہوں گے۔ حج کی استطاعت کے باوجود حج نہ کرنے والے نہ جانے دین و دنیا کے کتنے ہی فوائد و ثمرات اور اجر و برکات سے محروم ہیں۔

مدینہ منورہ کی موت

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ جو شخص اس کی کوشش کر سکے کہ مدینہ منورہ میں اس کی موت آئے تو اس کو چاہئے کہ وہ (اس کی کوشش کرے اور) مدینہ منورہ میں مرے (کیونکہ) میں ان لوگوں کی ضرور شفاعت کروں گا جو مدینہ طیبہ میں مریں گے) اور وہاں دفن ہوں گے)۔'' (جامع ترمذی)

فائدہ

مدینہ طیبہ میں موت آنا گو اپنے اختیار میں نہیں لیکن بندہ اس کی آرزو اور دعاء تو کرسکتا ہے اور اخلاص کے ساتھ کسی قدر کوشش بھی کرسکتا ہے اور اخلاص کے ساتھ کوشش کرنے والوں کی اللہ تعالیٰ مدد بھی فرماتے ہیں، حدیثِ بالا کا یہی مدعا ہے۔ اس بارے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دعا مانگنے کے لائق ہے!

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً فِی سَبِیْلِکَ وَاجْعَلْ مَوْتِی فِی بَلَدِ رَسُوْلِکَ.

''اے اللہ! مجھے اپنی راہ میں شہادت عطا فرما، اور اپنے محبوب رسول اکرم ﷺ کے پاک شہر (مدینہ منورہ) میں مرنا (اور دفن ہونا) نصیب فرما۔'' (بخاری)

جنت البقیع میں دفن ہونا

مدینہ منورہ میں ایمان کے ساتھ مرنے کے بعد، جنت البقیع میں دفن ہونا

بہت بڑی نعمت ہے، جہاں حضور اقدس ﷺ کے اہلِ بیت مدفون ہیں یعنی حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت حسن رضی اللہ عنہ، حضور ﷺ کی صاحبزادیاں حضرت زینب، حضرت اُمّ کلثوم، حضرت رقیہ اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور دو کے سوا باقی نو ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن اور حضور ﷺ کی تین پھوپھیاں اور حضور ﷺ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم آرام فرما ہیں، اور تیسرے خلیفہ ارشد حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ، دس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم، بے شمار تابعین، تبع تابعین اور لاتعداد علماء، صلحاء، شہداء اور اولیاء کرام رحمہم اللہ مدفون ہیں، احادیث میں جنت البقیع کے خاص فضائل ہیں۔ چند یہ ہیں:

☆ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ آسمان والوں کے لئے دو قبرستان زمین پر ایسے چمکتے ہیں جیسے زمین والوں کے لئے آسمان پر چاند اور سورج چمکتے ہیں ایک بقیع کا قبرستان دوسرے مقبرۂ عسقلان۔ (فضائل حج)

☆ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی، میں اس میں سے نکلوں گا، پھر ابوبکر اپنی قبر سے نکلیں گے پھر عمر، پھر میں جنت البقیع میں جاؤں گا، وہاں جتنے مدفون ہیں ان کو اپنے ساتھ لوں گا، پھر مکہ مکرمہ کے قبرستان والوں کا انتظار کروں گا، وہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان آکر مجھ سے ملیں گے۔

(ترمذی شریف)

☆ حضرت امّ قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کہ اے امّ قیس! کیا تم نے یہ مقبرہ (یعنی جنت البقیع) دیکھا

ہے؟ میں نے عرض کیا! ہاں یارسول اللہ ﷺ دیکھا ہے! (اس کے بعد) آپ نے فرمایا: کہ قیامت کے دن اس قبرستان سے ستر ہزار آدمی اس طرح اٹھائے جائیں گے کہ ان کے چہرے چودھویں رات کے چاند کی طرح چمکدار ہوں گے، یہ لوگ بغیر حساب وکتاب کے جنت میں داخل ہوں گے، (حضور سے یہ فضیلت سُن کر) ایک صاحب اُٹھے اور عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! کیا میں ان میں سے ہوں؟ آپ نے فرمایا ہاں تم ان میں سے ہو، پھر ایک صاحب اور اُٹھے اور اُنہوں نے بھی یہی عرض کیا، آپ نے فرمایا کہ عکّاشہ تم سے بازی لے گئے۔

(القریٰ)

فائدہ

مدینہ منورہ کی موت کے ساتھ جنت البقیع میں دفن ہونے کی تمنا بھی ہونی چاہئے اور دعاء بھی کرنی چاہئے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ سعادت خاص اپنے فضل وکرم سے ضرور عنایت فرمائیں۔ آمین

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی النبی الکریم محمد وآلہٖ

واصحابہ اجمعین.

۱۱/۷/۱۴۱۶ھ

اہلِ نصاب سے خطاب

حضرت ہما صاحب للتپوری

اب ذرا اُن دوستوں سے بھی کروں گا میں خطاب
جن کو مالک نے بنایا ہے یہاں اہلِ نصاب
باوجود اس کے نہیں کرتے وہ حج کا اہتمام
ڈر خدا کا ہے نہ کچھ حکمِ نبی ﷺ کا احترام
دوستو! کئے دن ہے جینا دارِ فانی میں تمہیں
کیا کوئی شک ہے اجل کی جاں ستانی میں تمہیں
بند جس دن آنکھ ہوگی گھر پڑا رہ جائے گا
کل اثاثہ سب زرد زیور پڑا رہ جائے گا
یہ زمین و مال و دولت یہ محل اور یہ مکاں
چھوڑ کر اِک دن انہیں جانا پڑے گا مہرباں
جیتے جی فرصت نہ ہوگی کام دھندوں سے کبھی
نفس و شیطان تم کو چھوڑیں گے نہ پھندوں سے کبھی
روز نکلے گا نیا سورج نئی مشغولیت
ہر مہینے چاند لائے گا نئی مصروفیت
آج تک دُنیا کے سارے کام کس نے کر لئے
گوہرِ مقصود سے کتنوں نے دامن بھر لئے
مرتے مرتے آرزوئے کامرانی رہ گئی

رات دن کٹتے رہے باقی کہانی رہ گئی

مال اندوزی کے منصوبوں کے ساماں رہ گئے
موت آئی ، دل کے اندر دل کے ارماں رہ گئے

بے تمہارے کارِ دُنیا کون سا رُک جائے گا
کیا قیامت آئے گی یا آسمان جُھک جائے گا

پستیٔ ہمت سے حج کی بات مشکل ہوگئی
دھجیوں کو سانپ سمجھے عقل زائل ہوگئی

بعد حج بھی زندگی قائم ہے جینے کے لئے
چھوڑنا ہے گھر مہینے دو مہینے کے لئے

کیا جھمیلے زیست کے ٹالے سے ٹل سکتے نہیں
تم اگر چاہو تو کیا خود کو بدل سکتے نہیں

دوستو! اب کوئی معنے ہی نہیں تاخیر کے
راستے سارے کُھلے ہیں کوشش و تدبیر کے

تیز کرلو تشنگی زمزم کے پینے کے لئے
چل پڑو اب کے برس مکّے مدینے کے لئے

چل کر خود ہی دیکھ لو آنکھوں سے جنت کی بہار
گھر خدا کا اور نبی ﷺ کا آستانِ پُر وقار

دوستو! تم کو ہما کا مخلصانہ پَیام
عزم و ہمت چاہئے مشکل نہیں پھر کوئی کام

(ہما صدیقی)

حج کی تیاری

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ضبط و ترتیب
مولانا محمد قاسم امیر ملتانی
استاذ جامعہ مجاہدیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

اللہ تعالیٰ کے مہمان

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
''حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ اللہ تعالیٰ سے دعاء کریں تو وہ ان کی دعاء قبول فرمائے، اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔''

(سنن ابن ماجہ)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنُؤْمِنُ بِہٖ وَنَتَوَکَّلُ عَلَیْہِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلْہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَنَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارَکَ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا کثیراً کثیراً. اَمَّا بَعْدُ!

فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَجُّ اَشْھُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ فَمَنْ فَرَضَ فِیْھِنَّ الْحَجَّ فَلَا رَفَثَ وَلَا فُسُوْقَ وَلَا جِدَالَ فِی الْحَجِّ وَمَاتَفْعَلُوْا مِنْ خَیْرٍ یَّعْلَمْہُ اللّٰہُ وَتَزَوَّدُوْا فَاِنَّ خَیْرَ الزَّادِ التَّقْوٰی وَاتَّقُوْنِ یٰاُولِی الْاَلْبَابِ ○ (الحج:۱۹۷)

’’حج کے چند مہینے ہیں جو معلوم ہیں، لہٰذا جو شخص ان میں حج مقرر کرلے تو پھر نہ کوئی فحش بات ہے اور نہ کوئی بے حکمی ہے اور نہ کسی قسم کا نزاع زیبا ہے، اور جو نیک کام کرو گے خدا تعالیٰ کو اس کی

اطلاع ہوتی ہے اور خرچ ضرور لے لیا کرو، سب سے بڑی بات
خرچ میں (گناہوں سے) بچا رہنا ہے اور اے عقل والو! مجھ
سے ڈرتے رہو۔''

میرے قابلِ احترام بزرگو اور معزز خواتین! اللہ جل شانہ کا ہم سب پر یہ فضل ہے کہ اس نے ہمیں یہاں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی اور حج کے سلسلہ میں یہاں حاضر ہونے کی سعادت نصیب فرمائی. ایک تو خود اللہ جل شانہ کے گھر میں حاضری کی توفیق ہونا بڑی نعمت ہے اس لئے کہ جس سے اللہ پاک خوش ہوتے ہیں اس کو اپنے گھر میں آنے کی توفیق عطا فرماتے ہیں اور نیک کاموں کی توفیق دیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس سے ناراض ہو جاتے ہیں اس کو اپنے گھر پر آنے کی توفیق بھی نہیں دیتے۔

مسجد کی حاضری بڑا انعام ہے

اس پر مجھے حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ کی ایک حکایت یاد آئی جو انہوں نے مثنوی شریف میں بیان فرمائی ہے، وہ حکایت یہ ہے کہ کسی زمانے میں جب غلام باندیوں کا دور تھا۔ ایک کافر آقا تھا، اس کا ایک مسلمان غلام ''خنسر'' تھا، تو غلام مسلمان تھا اور اس کا آقا اور مالک غیر مسلم تھا لیکن اس کافر آقا کو اپنے مسلمان غلام پر بہت اعتماد اور بھروسہ تھا اور وجہ اس کی یہ تھی کہ وہ مسلمان غلام اپنے آقا کے حقوق بھی ٹھیک ٹھیک ادا کرتا تھا اور اپنے اصلی اور بڑے آقا اللہ جل شانہ کے فرائض بھی ٹھیک ٹھیک ادا کرتا تھا، اس غلام کا معمول یہ تھا کہ جب وہ

اپنے آقا کے ساتھ بازار جاتا اور بازار میں خریداری کے دوران اذان ہو جاتی تو یہ اپنے آقا سے کہتا کہ حضور میرے بڑے آقا مجھے یاد فرما رہے ہیں، اگر اجازت ہو تو میں ان کو سلام کر آؤں یعنی نماز پڑھ آؤں، تو وہ خوشی سے اجازت دے دیتا، اس وجہ سے کہ اس کے دل میں اپنے مسلمان غلام کی بڑی عزت تھی اور وہ اس کا بڑا احترام کرتا تھا اس لئے وہ جب کبھی خریداری کیلئے بازار جاتا تو وہ بجائے کسی اور غلام کو لیجانے کے اس مسلمان غلام کو ساتھ لیکر جاتا، کیونکہ اس کے ایماندار ہونے کی وجہ سے اس پر اس کو زیادہ بھروسہ تھا۔

غلام کا مسجد میں جانا

ایک مرتبہ وہ کافر آقا اپنے مسلمان غلام کو لیکر خریداری کیلئے بازار گیا ہوا تھا کہ خریداری کے دوران اذان ہوگئی، معمول کے مطابق اس کے غلام نے کہا حضور! مجھے میرے آقا یاد فرما رہے ہیں، اگر اجازت ہو تو میں نماز پڑھ کر آجاؤں؟ اس نے کہا خوشی سے جاؤ اور جب تم واپس آؤ گے تب ہی میں باقی خریداری کرونگا اور میں مسجد کے باہر تمہارا انتظار کر رہا ہوں، تم جلدی سے نماز پڑھ کر آجاؤ، چنانچہ وہ مسلمان غلام مسجد میں گیا اور جماعت میں شامل ہو گیا اور جماعت سے فارغ ہونے کے بعد باقی سنتوں اور نفلوں کے پڑھنے میں مشغول ہو گیا، لوگ سنتیں اور نفلیں پڑھ کر نکلنے لگے، لیکن اس کا مسلمان غلام باہر نہیں آیا، اس نے سوچا کہ وہ نماز میں مشغول ہوگا، اس لئے تھوڑی دیر میں آجائیگا، لیکن دیکھتے ہی دیکھتے مسجد خالی ہوگئی لیکن اس کا غلام مسجد سے باہر نہیں آیا، اس نے آواز دی ''ارے خنسر! بہت دیر ہوگئی، سب

لوگ نماز پڑھ کر آ گئے اور تم ابھی تک نہیں آئے کیا بات ہے؟'' اس نے اپنے آقا کی آواز سنکر جواب دیا حضور! میں ابھی آیا، اور ہوا یہ کہ جب وہ نماز سے فارغ ہوکر دعا مانگنے لگا تو اس کا دل دعا میں اتنا کھنچنے لگا کہ بس اس کا اٹھنے کو جی ہی نہ چاہا۔

ذکرو دعا میں دل لگنا

یہ نعمت تقریباً ہم مسلمانوں کو ملتی ہے، کہ بعض دفعہ دعا میں اسکا ایسا دل لگتا ہے جیسے بعض دفعہ ذکر میں لگتا ہے، جی چاہتا ہے کہ کئے جائیں اور کبھی تلاوت میں اتنا دل لگتا ہے جی چاہتا ہے کہ کئے جائیں اور کبھی نماز میں اتنا دل لگتا ہے جی چاہتا ہے کہ پڑھتے جائیں۔

لہٰذا جب کسی کو یہ موقع ملے تو یہ سمجھ لیجئے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی خاص رحمت متوجہ ہے اور اللہ پاک اس کو نوازنا چاہتے ہیں اور اسے اپنی نعمتوں سے سرفراز فرمانا چاہتے ہیں، اس لئے اس کے دل کو اپنی طرف کھینچ لیا ہے لہٰذا اس موقع سے فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس وقت جتنے غیر ضروری کام ہیں انہیں چھوڑ دینا چاہئے، ذکر میں دل لگ رہا ہے تو ذکر کرتے رہئے، دعا میں دل لگ رہا ہے تو دعا مانگتے رہئے اور دنیا و آخرت کی جتنی بھلائیاں مانگ سکتے ہیں مانگ لیں اور اگر کچھ سمجھ نہ آئے تو یہ دعا مانگتے رہیں یا اللہ! سرکارِ دو عالم ﷺ نے آپ سے دنیا و آخرت کی جو جو بھلائیاں مانگی ہیں وہ سب مجھے، میرے والدین، میرے اہل و عیال، میرے عزیز و اقارب اور تمام مسلمانوں کو عطا فرما دیجئے اور جن چیزوں سے آپ ﷺ نے پناہ مانگی ہے مجھے، میرے

والدین، میرے اہل وعیال، میرے عزیز واقارب اور تمام مسلمانوں کو ان سے پناہ کامل عطا فرما دیجئے، آمین۔

اس غلام کے ساتھ بھی یہی معاملہ ہوا۔ جب وہ دعا کرنے لگا تو دعا میں اس کا اتنا دل لگا کہ وہ اپنے آقا کے انتظار کو بھول گیا اور مغلوب الحال ہو گیا جو شرعی لحاظ سے بندوں کے اداءِ حقوق میں معذور ہوتا ہے اور دعا کے اندر مشغول ہو گیا، کچھ دیر کے بعد آقا نے پھر اس کا نام لیکر آواز دی ''ارے سُنقر! بہت دیر ہوگئی سب لوگ نکل گئے تم کیوں نہیں آرہے ہو، میں تمہارا باہر انتظار کر رہا ہوں'' کچھ دیر انتظار کرنے کے بعد تیسری دفعہ اس نے پھر آواز دی کہ کیا بات ہے، تمہیں کس نے اندر روکا ہوا ہے، کون ہے جس نے تمہیں اندر پکڑا ہوا ہے اور باہر نہیں آتے، میں تمہارا انتظار کرتے کرتے تھک گیا ہوں۔

غلام کا جواب

اس کے جواب میں غلام نے کہا ''حضور! جو آپ کو اندر نہیں آنے دیتا وہ مجھے باہر نہیں آنے دیتا'' یعنی جس نے تمہیں باہر بٹھایا ہوا ہے تمہاری مجال نہیں کہ تم اندر آؤ اسی نے مجھے اندر روکا ہوا ہے کہ میں باہر آنے سے قاصر ہوں سبحان اللہ۔

اس لئے میں نے عرض کیا کہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے اپنے گھر میں جمع ہونے کی توفیق عطا فرمائی، یہ محض اس کا فضل ہے کہ اس نے ہمارے دل میں یہ بات ڈال دی کہ مسجد میں جا کر بیٹھ جائیں، ورنہ اس واقعہ میں دیکھو کہ جوان کا دشمن ہے وہ باہر بیٹھا ہوا ہے اس کو اندر آنے کی توفیق نہیں دی

اور جوان کا نام لیوا ہے وہ اندر بیٹھا ہوا ہے، ایسے ہی نہ جانے کس کس کو خانہ کعبہ کے سامنے حاضری نصیب ہونے والی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار عافیت کے ساتھ حاضری نصیب فرمائے، آسانی کے ساتھ نصیب فرمائے، قبولیت کے ساتھ نصیب فرمائے، آمین۔ جس کو وہاں کی سعادت نصیب ہونے والی ہے اس پر اس سے بھی بڑھ کر اللہ تعالیٰ کا احسان ہونے والا ہے اور اس کو انعام ملنے والا ہے، خاص عنایت اس پر ہونے والی ہے، خاص الخاص کرم اس پر ہونے والا ہے، چند اشعار یاد آئے، ؎

میری طلب بھی انہی کے کرم کا صدقہ ہے
قدم یہ اٹھتے نہیں اٹھائے جاتے ہیں

؎

ان کے الطاف تو عام ہیں شہیدی سب
تجھ سے کیا ضد تھی اگر تو کسی قابل ہوتا،

عازمینِ حج کو مبارک باد!

بہر حال! ان کی کچھ عنایت ہم پر ہوگئی اور انہوں نے اپنی رحمت سے اپنے گھر میں بلا لیا، ہمارے دل میں خواہش پیدا فرمادی، درخواست دلوادی، منظور کروادی، اور یہاں بھیج دیا، انشاء اللہ آگے کے مراحل کا انتظام بھی وہی فرمائیں گے، لہٰذا یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام ہے کہ انہوں نے حج وعمرہ کا ارادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائی، جن خواتین حضرات نے اس سال حج وعمرہ کا ارادہ کیا ہے وہ سب قابلِ مبارکباد ہیں۔

اداءِ شکر کے تین طریقے

ہم سب کو چاہئے کہ اس انعام پر اللہ تعالیٰ کا دل و جان سے شکر ادا کریں اور برابر کرتے رہیں اس لئے کہ جتنی بڑی نعمت ہوتی ہے اتنا ہی بڑا اس کا شکر بھی ہوتا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا انعام بہت بڑا فضل اور بہت بڑا کرم ہے اس لئے اس کا شکر بھی اتنا ہی بڑا ہونا چاہئے اور دل و جان سے ہونا چاہئے۔

اور شکر تین طرح سے ادا ہوتا ہے۔

(۱) دل سے (۲) زبان سے (۳) اعضاء و جوارح سے

دل کا شکر یہ ہے کہ آدمی کا دل اللہ تعالیٰ کے سامنے جھک جائے اور دل میں یہ سمجھے کہ یا اللہ! کہ میں ہرگز اس نعمت کے لائق نہیں تھا، آپ نے محض اپنے فضل و کرم سے میری نالائقی اور کسی قابلیت اور استحقاق کے نہ ہونے کے باوجود مجھے اس نعمت سے سرفراز فرمایا اور اس کے اسباب مجھے عنایت فرمائے۔

اور زبان کا شکر یہ کہ زبان سے **الحمدللّٰه ، الحمدللّٰه** کہے

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ وَلَکَ الشُّکْرُ

کہے اور جب بھی اس نعمت کا خیال آئے تو یہ کہے الحمد للہ، یا اللہ! آپ کا شکر ہے، یا اللہ! آپ کا فضل ہے، آپ کا کرم و احسان ہے کہ آپ نے مجھے اپنے گھر کی حاضری کی توفیق عطا فرمائی، اور اس حاضری کا ذریعہ مجھے عطا فرمایا، اس طرح برابر شکر ادا کرتے رہیں اور اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی کہیں کہ یا اللہ! آپ کا کرم بے پایاں ہے اور میں بالکل نالائق ہوں، آپ میری نالائقی پر نظر نہ فرمایئے بلکہ

آپ نے اپنی جس رحمت کے صدقے مجھے اس نعمت سے بہرہ ور فرمایا ہے اسی رحمت کے صدقے اس کو انجام دینا بھی میرے لئے بے حد آسان فرما دیجئے۔

سہولتِ حج کی دعا

یہ آسانی اور سہولت کی دعا اس لئے ہے کہ حج وعمرہ جہاں بہت بڑی عبادت اور بڑے اجر وثواب کا ذریعہ ہیں وہاں جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہ ہو ان کی ادائیگی آسان نہیں ہے، حالانکہ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کی ادائیگی کی اتنی سہولتیں عطا فرما دی ہیں کہ پچھلے لوگوں کے وہم وگمان میں نہیں ہوں گی، لیکن اس کے باوجود جب تک اللہ تعالیٰ کی مدد شاملِ حال نہ ہو بندہ ان کو بآسانی انجام نہیں دے سکتا، چنانچہ اگر ذرا سی دیر کے لئے ان کی مدد اور رحمت ہٹ جائے تو آسان بھی مشکل ہو جاتا ہے اور حقیقت یہی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ آسان بنا دیتے ہیں تو ان کے ادا کرنے میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے، لہذا اس دعا کو یاد رکھیں کہ یا اللہ! آپ اگر مشکل کو بھی آسان فرما دیں تو وہ آسان ہے اور اگر آسان کو آپ آسان نہ کریں تو وہ بھی مشکل ہے، لہٰذا ہمارے لئے اس کو آسان فرما دیجئے، خواہ عمرہ کرنے کیلئے جارہے ہوں (جیسا کہ بعض حضرات رمضان شریف میں جاتے ہیں) یا حج کرنے کیلئے جارہے ہوں۔

بہرحال! جس نے حج کا ارادہ کرلیا ہے وہ حج یا عمرہ کا احرام باندھنے سے پہلے اگر مکروہ وممنوع وقت نہ ہو تو دو رکعت نماز نفل ادا کریں اور پھر یہ دعا کریں یا

اللہ! مجھے سنت کے مطابق، شریعت کے مطابق سہولت، آسانی، عافیت اور صحت کے ساتھ اس عبادت کو ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔

شکر کی تیسری قسم اعضاء و جوارح کا شکر ہے اور اعضاء و جوارح کا شکر یہ ہے کہ جب ہم اللہ تعالیٰ کے گھر آ گئے اور اللہ تعالیٰ کے گھر جانے والے ہیں تو بھئی! یہ جو ہمارا چھ فٹ کا وجود ہے سر سے پیر تک، ظاہر و باطن، اعضاء و جوارح ان سب سے بھی شکر ادا کرنا چاہئے، ان کے ذریعے شکر کی ادائیگی یہ ہے کہ ہم انکو اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری میں لگائیں، مسجد میں آنا فرمانبرداری ہے، بیت اللہ کے اندر جانا فرمانبرداری ہے، مسجد نبوی علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے اندر حاضری بھی تابعداری ہے، ہم اس نعمت کے شکرانے میں اپنے وجود کو اللہ تعالیٰ کے احکام کا پابند بنائیں، جو آدمی اس طرح سے شکر ادا کرے گا وہ جونہی اپنے گھر سے باہر نکلے گا اور جونہی لبیک کہے گا انشاء اللہ اس کی مغفرت کا پروانا جاری ہو جائیگا، اور وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت کے آغوش میں چلا جائیگا، اور قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کی نوازشوں کا مستحق ہوگا۔

تین باتیں

اس نعمت کا شکر ادا کرنے میں مختصراً تین باتیں آپکی خدمت پیش کرونگا، اللہ تعالیٰ ہم سب کو ان کے سننے اور سنانے، سمجھنے اور سمجھانے اور ان پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

۱......ایک یہ ہے کہ حج کی نعمت کتنی بڑی ہے، مختصراً اس کے بارے میں عرض کرونگا۔

۲......دوسرے حج کے متعلق آداب

۳......تیسرے سرکار دو عالم ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضری اور اس کے آداب۔

حج کا ثواب

پہلی بات کے بارے میں عرض ہے کہ حج اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے اللہ تعالیٰ یہ نعمت ہمیں بار بار نصیب فرمائیں اور عافیت وکامرانی کے ساتھ نصیب فرمائیں، جب کوئی آدمی حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر لبیک کہتا ہے تو اس کے لبیک کہنے کے ساتھ ساتھ اس کے دائیں طرف جتنی بھی مخلوقات ہیں خواہ وہ پہاڑ ہوں یا ٹیلے، پتھر ہوں یا درخت، خواہ ان کے علاوہ کوئی اور مخلوق ہو، غرض کہ اس کے دائیں طرف جتنی مخلوقات ہیں یہاں تک کہ دنیا کے آخری کنارے تک اسی طرح بائیں طرف بھی دنیا کے آخری کنارے تک جتنی مخلوقات ہیں سب اس حج یا عمرہ کرنے والے کے ساتھ لبیک کہتی ہیں۔　　(ترمذی)

اسی طرح یہ حج یا عمرہ پر جانے والا تنہا لبیک نہیں کہتا بلکہ اس کے دائیں بائیں طرف کی ساری مخلوقات بھی اس کے ساتھ لبیک کہتی ہیں، اس طرح یہ لبیک کی صداؤں میں لبیک کہتا ہوا اللہ تعالیٰ کی طرف روانہ ہوتا ہے اور یہ کوئی معمولی اعزاز واکرام نہیں، یہ اللہ تعالیٰ کی اپنے بندے کی لبیک کی بے انتہا قدردانی ہے اور احرام باندھنے کے بعد وہ اللہ تعالیٰ کے وفد میں شامل ہو جاتا

ہے جس میں منجانب اللہ یہ انعام ملتا ہے کہ اگر کسی کیلئے مغفرت کی دعا کرے تو اللہ اس کی مغفرت فرما دیتے ہیں اور اگر دنیا و آخرت کی کوئی جائز مراد مانگے تو اس کو عطا فرماتے ہیں اور یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس حاجی کے گھر یا اس کے خاندان میں سے چار سو افراد کے متعلق اس کی سفارش قبول فرمائیں گے (یہ راوی کو شک ہے الترغیب) یعنی اس کی سفارش پر اللہ تعالیٰ نے اس کے خاندان والوں میں سے یا اس کے گھر والوں میں سے چار سو افراد کو بخشنے کا وعدہ فرمایا ہے، اور وہ سفارش کرے گا کہ یا اللہ! میرے گھر کے فلاں آدمی کو بخش دیجئے، میرے خاندان کے فلاں آدمی کو بخش دیجئے، اللہ تعالیٰ اس کی سفارش کو قبول فرماتے ہوئے انکی مغفرت کا فیصلہ فرمائیں گے، یہ کتنی بڑی سعادت ہے جو ایک حاجی کو اللہ تعالیٰ حج کرنے کی وجہ سے عطا فرمائیں گے۔

گناہوں کی مغفرت

ایک روایت میں ہے کہ جب حج کرنے والا یا عمرہ کرنے والا حج یا عمرہ کا احرام باندھ کر لبیک کہنا شروع کرتا ہے تو جب اس دن کا سورج غروب ہوگا تو وہ سورج اس کے تمام صغیرہ گناہوں کو لیکر غروب ہوگا اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جائے گا جیسا اس روز تھا کہ جس روز اس کی ماں نے اس کو جنا تھا۔ (ابن ماجہ)

اندازہ لگائے کہ کتنی بڑی نعمت ہے اور کتنی بڑی دولت ہے یہ حج وعمرہ۔

ستر ہزار نیکیاں

ایک حدیث میں ہے کہ جب کوئی شخص کامل وضو کر کے (کامل وضو وہ ہوتا

ہے جو سنت کے مطابق ہو) یعنی سنت کے مطابق وضو کر کے طواف کرنے حجر اسود کے قریب آئے تا کہ اس کا استلام کرے تو وہ اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہو جاتا ہے اور جب حجر اسود کا استلام کر کے وہ یہ کلمہ پڑھتا ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَه، لَا شَرِيْکَ لَه، وَاَشْهَدُاَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُه، وَ رَسُوْلُه،

اور اسے پڑھ کر طواف شروع کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے اور اللہ تعالیٰ کی رحمت اس پر چھا جاتی ہے اور اس کے بعد جب وہ طواف کرتا ہے تو ہر ہر قدم پر اللہ تعالیٰ اس کو ستر ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کے گھر کے سترّ افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول فرمائیں گے، ستر ہزار گناہ معاف فرماتے ہیں اور ستر ہزار درجات بلند فرماتے ہیں اور جب وہ طواف کے سات چکر پورے کر کے مقام ابراہیم کے پاس دو رکعت نماز ادا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو حضرت اسمٰعیل علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔ (الترغیب)

اگر کوئی آدمی ایک غلام آزاد کردے (جو آج کل ناممکن ہے کیونکہ اب غلام باندی کا دور نہیں) تو اللہ تعالیٰ اس غلام کے ایک ایک عضو کے بدلے میں اس آزاد کرنے والے کے ایک ایک عضو کو دوزخ سے آزاد فرماتے ہیں، یہ اللہ تعالیٰ کا بہت بڑا احسان ہے کہ ہر مسلمان کسی غلام کو آزاد نہیں کرسکتا لیکن طواف ہر حج و عمرہ کرنے والا مسلمان کرسکتا ہے اور طواف کے بعد دوگانہ طواف کر کے اس

فضیلت کو حاصل کرسکتا ہے اور ایک نہیں بلکہ چار غلاموں کو آزاد کرنے کا ثواب اس کو حاصل ہوتا ہے، اب ایک غلام کے بدلے میں اس کی بخشش ہوگئی اور باقی تین غلاموں کے بدلے میں انشاء اللہ العزیز اس کو بلند درجات نصیب ہونگے اور اسی اوپر والی حدیث کے آخر میں ہے کہ جس وقت آدمی دوگانہ ادا کر کے فارغ ہوگا تو وہ گناہوں سے ایسا پاک صاف ہو چکا ہوگا جیسا کہ وہ اپنی ولادت کے وقت گناہوں سے پاک وصاف تھا۔

گناہوں کی مغفرت

بہرحال! حج اور عمرے کی بدولت اللہ پاک حج اور عمرہ کرنے والے کے تمام صغیرہ گناہ معاف فرمادیتے ہیں اور اگر آدمی توبہ کرلے تو بڑے سے بڑا کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتا ہے اور صغیرہ گناہوں کو تو اللہ تعالیٰ بہانے بہانے سے معاف فرماتے ہیں حج کرنے کی بدولت، عمرہ کرنیکی بدولت، طواف کرنے کی بدولت، دوگانہ طواف ادا کرنے کی بدولت وغیرہ۔

بہرحال! حاجی کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے قدم قدم پر مغفرت کا تحفہ ملتا ہے اور اس کی دعا بھی کرنی چاہئے کہ ہمیں ایسی مغفرت ملے جو ہمیشہ ہمارے لئے نجات کا ذریعہ ہو۔

ہر نیکی پر ایک لاکھ گنا ثواب

ایک اور بہت بڑا فضل اللہ تعالیٰ کا حاجی پر یہ ہوتا ہے کہ جونہی وہ حدودِ حرم میں داخل ہوتا ہے تو حدودِ حرم میں قدم رکھتے ہی اس کے ہر نیک عمل کا ثواب ایک

لاکھ گنا ہو جاتا ہے، جدہ سے مکہ مکرمہ جاتے ہوئے راستہ میں مکہ میں داخل ہونے سے پہلے ایک عظیم الشان رحل آتی ہے جس پر قرآن شریف بنا ہوا ہے اس کے قریب سعودی حکومت نے حدودِ حرم شروع ہونے کی علامت بنادی ہے، جونہی اس کے قریب جائیں سب خواتین وحضرات سے درخواست کرونگا کہ اس وقت کو غفلت میں نہ گزاریں اور بلا وجہ اس کے اندر داخل ہونے میں تاخیر نہ کریں اور اس وقت دل سے اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوں، اللہ تعالیٰ سے لو لگائیں اور دل کا کانٹا اللہ تعالیٰ کی طرف کرلیں اور دل میں یہ استحضار ہو کہ یا اللہ! آج وہ موقع آ گیا ہے کہ آپ مجھ کو اپنی رحمت سے اس جگہ داخل ہونے کی سعادت نصیب فرمارہے ہیں، جہاں انبیاء کرام داخل ہوتے تھے، اور جب وہ داخل ہوتے تھے تو سواری سے اتر جاتے اور ننگے پاؤں ہو جاتے تھے، بہرحال حدودِ حرم کے اندر قدم رکھتے ہی ہر نیک عمل کا ثواب ایک لاکھ گنا بڑھ جاتا ہے اس لئے ایسے وقت یوں دعا کریں ''یا اللہ! برسوں کی تمنا کے بعد آج یہ موقع آیا ہے کہ میں حرم میں داخل ہو رہا ہوں، یا اللہ! آپ کو آپکی شانِ رحمت کا واسطہ کہ جس طرح آپ نے اس کو محترم بنایا ہے مجھے اس کے اندر داخل ہونے کے لائق بنا دیجئے، مجھے اس کا اکرام کرنے والا بنا دیجئے، اس کے آداب بجالانے والا بنا دیجئے اور میرے گوشت، میری کھال، میری ہڈیوں، میرے بالوں اور میرے وجود کو سر سے پیر تک دوزخ پر حرام کردیجئے اور جس طرح آپ نے اس میں شکار کرنے کو حرام کیا ہے اس کی بے حرمتی کو حرام کیا ہے اسی طرح یا اللہ! آپ مجھے دوزخ پر حرام کر دیجئے،'' اس طرح اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہوئے اور اللہ تعالیٰ کی طرف

متوجہ ہوتے ہوئے داخل ہوجائیں، اور پھر زیادہ سے زیادہ نیک اعمال میں مشغول رہنے کی کوشش کیجئے۔

چنانچہ اس میں داخل ہونے کے بعد ایک مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہیں گے تو ایک لاکھ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰہِ کہنے کے برابر ثواب ملے گا اور اگر ایک مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں گے تو ایک لاکھ مرتبہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ کہنے کے برابر ثواب ہوگا اور ایک مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں گے تو ایک لاکھ مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہنے کے برابر ثواب ہوگا اور ایک مرتبہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں گے تو ایک لاکھ مرتبہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ کہنے کے برابر ثواب ہوگا۔

حضرت والد صاحبؒ (اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے اور انہیں انکی خدمات کا بہتر سے بہتر صلہ عطا فرمائے۔آمین) تقریباً ہر سال حج کرنے جایا کرتے تھے اور اپنی دعاؤں اور بیانات میں اکثر یہ شعر پڑھا کرتے تھے، امید ہے کہ یہ ان کے حق میں قبول ہوا ہے ؎

مدینہ جاؤں پھر آؤں ، مدینہ پھر جاؤں
الٰہی ! عمر اسی میں تمام ہو جائے

اور انکی عمر واقعی اسی میں پوری ہوئی کہ ہر سال حج کرنے کیلئے جاتے تھے، بعض حکایات سے معلوم ہوتا ہے کہ آدمی ستر ہزار مرتبہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ پڑھ کر اپنے کسی رشتہ دار کو یا کسی اور مسلمان کو جو اللہ بچائے عذابِ قبر میں مبتلا ہو بخشدے تو اللہ تعالیٰ اس کا عذابِ قبر اٹھا دیتے ہیں۔

عذابِ قبر سے نجات

چنانچہ ''نزھۃ البساتین'' میں ایک واقعہ لکھا ہے کہ ایک بزرگ فرماتے ہیں میرے محلے میں ایک مجذوب رہتا تھا اور مجھے انکے بارے میں یہ شبہ تھا کہ یہ واقعی مجذوب ہیں یا مصنوعی مجذوب، جو واقعی مجذوب ہوتا ہے وہ اللہ تعالیٰ کا محبوب ہوتا ہے اور جو مصنوعی ہوتا ہے وہ عموماً دھوکہ باز ہوتا ہے مجھے ان کے بارے میں یہ شبہ رہتا تھا کہ یہ واقعی مجذوب ہیں یا انہوں نے مجذوبوں کا روپ دھارا ہوا ہے، ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ایک مجلس کے اندر میں بھی موجود تھا اور وہ بھی موجود تھے، میں نے دیکھا کہ وہ اچانک کہنے لگے ''میری ماں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے، میری ماں کو قبر میں عذاب ہو رہا ہے'' اس وقت میں نے سوچا کہ آج اس کے امتحان کا اچھا موقع ہاتھ آ گیا ہے، میں دیکھتا ہوں کہ یہ سچ مچ مجذوب ہے یا مصنوعی مجذوب، چنانچہ میں نے لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ ستر ہزار مرتبہ پڑھا ہوا تھا اسی وقت میں نے دل دل میں اللہ تعالیٰ سے یہ عرض کیا کہ اس کا ثواب اس کی والدہ کو پہنچا دیا جائے تو وہ ہنسنے لگے اور ہنستے ہوئے کہنے لگے الحمد للّٰہ، الحمدللّٰہ میری ماں سے عذاب ختم ہو گیا اور اب میری ماں آرام میں ہو گئی، وہ بزرگ فرماتے ہیں اس واقعہ سے میرے دو شبہے دور ہو گئے ایک شبہ تو ان کے بارے میں تھا کہ یہ حقیقۃً مجذوب ہیں یا مصنوعی مجذوب ہیں؟ اس واقعہ سے معلوم ہوا کہ یہ حقیقی مجذوب ہیں، اللہ تعالیٰ نے ان پر انکی ماں کا عذاب منکشف فرمایا اور اس کا دور ہونا بھی

منکشف فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ یہ حقیقی مجذوب ہیں مصنوعی مجذوب نہیں اور وہ اپنے اس قول میں سچے ہیں، جھوٹے نہیں۔

دوسرے مجھے اس روایت کے بارے میں شبہ تھا کہ حدیث کس درجہ کی ہے معتبر ہے یا نہیں؟ لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اس کلمہ کی برکت سے انکی ماں کا عذاب اٹھالیا تو معلوم ہوا کہ یہ روایت صحیح ہے اور اس روایت میں اس کلمہ کی یہی فضیلت بیان کی گئی ہے کہ اگر کسی آدمی کو پڑھ کر بخش دیا جائے اور وہ عذاب قبر میں مبتلا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کا عذاب قبر اٹھا لیتے ہیں۔

حضرت والد صاحبؒ یہ فرمایا کرتے تھے کہ یہاں تو ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنا مشکل ہے لیکن مکہ مکرمہ میں جانے کے بعد ایک مرتبہ لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ پڑھنے کا ثواب ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کے برابر ہو جاتا ہے، لہٰذا اس کلمہ کو زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہئے اور زیادہ سے زیادہ لوگوں کو اس کا ثواب بخشنا چاہئے، سرکار دو عالم ﷺ کی امت میں سے جتنے لوگ اب تک گذر چکے ہیں اور جتنے لوگ قیامت تک آئیں گے اس کا ثواب ان سب کو پہنچا سکتے ہیں۔

بھئی! مکہ مکرمہ قیام کے دوران کم از کم ستر ہزار مرتبہ کلمہ پڑھنا اچھا ہے اور ستر ہزار میں سے ہر کلمہ ایک لاکھ کے برابر ہے اور ستر ہزار کو ایک لاکھ سے ضرب دیں تو کتنے لاکھ بن جائیں گے، اور اگر آپ اس کا ثواب آپ ﷺ کی امت کو بخشدیں تو آپ کے ثواب میں کوئی کمی نہیں آئے گی اور بہت سے افراد کی بخشش ہو جائے گی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اسی طرح وہاں قیام کے دوران اگر ایک مرتبہ یٰسٓ شریف پڑھیں گے تو

ایک لاکھ مرتبہ یٰسٓ شریف پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا اور ایک مرتبہ یٰسٓ شریف پڑھنے والے کو دس مرتبہ قرآن پڑھنے کے برابر ثواب ملتا ہے تو اندازہ لگائیے اللہ تعالیٰ کی کتنی رحمت ہے، انکی رحمت کی کوئی انتہا نہیں، ہم پڑھنے سے عاجز آسکتے ہیں لیکن انکی رحمت میں کمی نہیں آسکتی۔

اگر آدمی دس مرتبہ سورہ اخلاص پڑھے تو از روئے حدیث اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں ایک محل عطا فرمائیں گے، جب حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے یہ سنا تو انہوں نے فرمایا یا رسول اللہ! پھر تو ہم جنت کے اندر بہت سے محل بنالیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے زیادہ دینے پر قادر ہیں، ہم سورہ اخلاص پڑھ کر تھک سکتے ہیں لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا ختم ہونے والی نہیں، یہاں پر دس لاکھ مرتبہ سورہ اخلاص پڑھنے کے برابر ثواب ملے گا۔

جب حدود حرم شروع ہونگی تو ہر جگہ ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ نیکیوں کے برابر ہوگا، کتنی بڑی دولت ہے اور یہ حاضری کتنی بڑی نعمت ہے، یہ سب حج وعمرہ کی سعادت کی بدولت ہے، لہٰذا ہمیں دل و جان سے اس کی قدر کرنی چاہئے اور دل و جان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے۔

حج کی صحیح تیاری

اب میں دوسری بات کی طرف آتا ہوں، وہ یہ کہ جب یہ نعمت اتنی بڑی ہے اور اس پر اتنے بڑے بڑے اجر وثواب کے وعدے ہیں تو جتنی بڑی نعمت ہوتی ہے اور جس کام میں جتنا زیادہ نفع ہوتا ہے اس کی تیاری بھی اسی کے

مطابق ہوتی ہے، چنانچہ جتنا بڑا کاروبار ہوتا ہے اس کی تیاری بھی اتنی بڑی ہوتی ہے اور حج اور عمرہ آخرت کی کمائی کا بہت بڑا ذریعہ ہیں لہٰذا اس کے لئے تیاری بھی اسی کے مطابق ہونی چاہئے ،اس کی تیاری کے متعلق بہت سی باتیں ہیں، ان سب کا بیان کرنا اس مختصر وقت میں بظاہر مشکل ہے لیکن ان میں سے چند اہم اہم باتیں عرض کرتا ہوں۔

نیت درست کرلیں

ان میں سب سے پہلی بات اپنی نیت کی درستگی ہے، لہٰذا جتنے خواتین و حضرات حج کیلئے جارہے ہیں یا صرف عمرہ کرنے جارہے ہیں ان کا سب سے پہلا کام یہ ہے کہ وہ اپنی اپنی نیتوں کو درست کرلیں۔

نیت کو کس طرح درست کیا جاتا ہے اس کو درست کرنا یہ ہے کہ ہم دل میں یہ ارادہ کرلیں کہ ہم صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کیلئے حج اور عمرہ کرنے کیلئے جارہے ہیں، اس کے علاوہ کوئی اور نیت نہ ہو یا یہ نیت ہو کہ ہم صرف اور صرف اس لئے حج وعمرہ کیلئے جارہے ہیں تاکہ ہماری مغفرت ہوجائے ، ہماری بخشش ہوجائے اور اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہوجائیں، حج اور عمرہ کا جو ثواب احادیثِ طیبہ میں بیان کیا گیا ہے وہ اللہ تعالیٰ ہم کو عطا فرمادیں، بہرحال اس اجر کو حاصل کرنے کی نیت کرنا، اپنی مغفرت و بخشش کی نیت کرنا اور اللہ تعالیٰ کی رضا کی نیت کرنا نیت کی درستگی ہے، جب ایک مرتبہ دل میں اللہ تعالیٰ کے واسطے حج و عمرہ کرنے کی نیت کرلی تو نیت درست ہوگئی، اس کے بعد اگر ریاکاری، نام ونمود

اور دکھاوے کے وسوسے آئیں تو ان میں کوئی حرج نہیں۔

حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی صاحب تھانویؒ نے ایک ہی جملے میں اس مسئلے کا حل بیان فرمادیا ہے اور وہ یہ ہے کہ وسوسۂ ریا ریا نہیں ہے یعنی وہ تو ریا کاری کا خیال اور وسوسہ ہے اور ریا کاری کا خیال اور وسوسہ اور چیز ہے اور ریا کاری اور چیز ہے، ریا کاری میں آدمی کا اپنا اختیار شامل ہوتا ہے جبکہ ریا کاری کا وسوسہ اور خیال غیر اختیاری چیز ہے اور غیر اختیاری چیز سے آدمی نہ گنہگار ہوتا ہے، نہ اس کے عمل میں کوئی خلل آتا ہے اور نہ اس کے ایمان میں کوئی خرابی آتی ہے وہ تو معاف ہے، بس ادھر سے خیال آئے تو اُدھر سے نکال دیں، اس سے نیت میں کوئی خلل اور فتور نہیں آتا، لہٰذا اپنے قصد و اختیار سے ہر مسلمان مرد و عورت ایک مرتبہ حج یا عمرہ کی نیت کو درست کرے، یا اللہ! میں آپکی رضا حاصل کرنے کیلئے حج و عمرہ ادا کرنے جارہا ہوں، اس کے بعد ایک مرتبہ یا ایک ہزار مرتبہ ریا کاری کا وسوسہ آئے اس سے بالکل نہ گھبرائیں کیونکہ اس سے نہ آپکے حج میں کوئی خلل آئیگا اور نہ آپکے عمرہ میں کوئی خلل آئے گا اور نہ کسی عمل میں کوئی خلل آئے گا، بعض اوقات آدمی اس وسوسہ سے بہت پریشان ہوتا ہے کہ میں تو اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کیلئے عبادت کررہا ہوں اور یہ دکھاوے اور ریا کاری کا خیال آرہا ہے۔

ہاں خدانخواستہ اگر کوئی نیت ہی غلط کرلے مثلاً یہ نیت کرلے کہ میں حج اس لئے کررہا ہوں تاکہ لوگ مجھے حاجی کہیں، میں اس لئے عمرہ کررہا ہوں تاکہ لوگ کہیں کہ یہ تو ہر سال عمرہ کرنے جاتا ہے اور میں اس لئے حج و عمرہ کررہا ہوں تاکہ

لوگوں میں میرا نام ہو، اگر کوئی ایسی نیت کرے گا تو بے شک یہ ریا کاری کی نیت ہوگی، دکھاوے اور نام ونمود کی نیت ہوگی اور اللہ بچائے ایسی نیت بڑی خراب نیت ہے اور عمل کی مقبولیت کو تباہ و برباد کرنے والی نیت ہے۔

چنانچہ ایک روایت میں اس کے متعلق آتا ہے کہ میری امت کے بعض مالدار لوگ سیر و تفریح کیلئے حج کریں گے یعنی کچھ مالدار لوگ سیر و تفریح کیلئے حج و عمرہ کریں گے کہ لندن نہیں گئے، جرمنی نہیں گئے فرانس نہیں گئے، سنگاپور نہیں گئے مکہ مدنیہ چلے گئے کہ وہاں پر بھی بڑے خوب صورت ہوٹل ہیں، بڑی خوبصورت عمارتیں ہیں، خود بیت اللہ اور مسجد نبوی کی عمارت بھی بڑی خوشنما ہے، اس کو دیکھنے چلے گئے یہ تو حج و عمرہ کیلئے جانا نہیں ہوا، اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے جانا نہیں ہوا، عبادت کرنے کیلئے جانا نہیں ہوا بلکہ ان جگہوں کو دیکھنے کیلئے جانا ہوا، گھومنے پھرنے اور سیر و تفریح کیلئے جانا ہوا۔

فرمایا کہ میری امت کے درمیانے درجے کے لوگ تجارت کیلئے حج کا سفر کریں گے یعنی جا تو رہے ہیں حج و عمرہ کیلئے لیکن ان کا اصل مقصد تجارت ہوگی، یہاں سے کچھ مال لیکر چلے گئے اور وہاں جا کر بیچ دیا، اور وہاں سے کچھ مال لا کر یہاں بیچ دیا، یہاں سے کچھ آڈر وہاں لے گئے اور وہاں سے کچھ آڈر یہاں لے آئے، لہٰذا جب جا رہے ہیں تو اس لئے جا رہے ہیں کہ جدہ بہت بڑا تجارتی مرکز ہے وہاں جا کر کچھ تجارت کرلیں گے اور اس آنے جانے میں حج و عمرہ بھی ادا ہو جائے گا اور اگر حج و عمرہ نہ ہوا تو کیا ہوا تجارت تو ہو ہی جائے گی، لہٰذا یہ سفر خالص حج و عمرہ کے لئے نہیں ہوگا بلکہ تجارت کے لئے ہوگا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ علماء حج وعمرہ کریں گے ناموری کے لئے، شہرت کے لئے تا کہ لوگ کہیں کہ فلاں عالم بڑے بزرگ ہیں وہ تو ہر سال حج وعمرہ کے لئے جاتے ہیں ''اللہ بچائے'' یہ نام ونمود اور شہرت طلبی کیلئے حج ہوا، اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے نہیں ہوا۔

آپ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت کے غریب لوگ مانگنے کے لئے حج و عمرہ کریں گے یعنی حج وعمرہ کے لئے تو جائیں گے، لیکن اصل مقصد حج وعمرہ نہیں بلکہ لوگوں سے بھیک مانگنے کے لئے جائیں گے۔

اس لئے بھئی! سب سے پہلے اپنی نیت درست کر لینی چاہئے جتنی نیت سچی اور خالص ہوگی اتنا ہی حج وعمرہ انشاء اللہ العزیز اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول ہوگا، اس اخلاص کی نیت کے اندر یہ بھی داخل ہے کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں حج مبرور کا بدلہ بجز جنت کے اور کچھ نہیں، حجِ مبرور کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے یعنی جس آدمی کا حجِ مبرور ہو گیا اور جس کو حجِ مبرور نصیب ہو گیا تو اس کے جنتی ہونے کا فیصلہ ہو گیا اور یہی مومن کا منتہائے مقصود ہے، اس لئے اخلاص کے ساتھ یہ دعا شروع کر دیں کہ یا اللہ! ہم سب کو بآسانی حجِ مبرور اور عمرۂ مبرورہ نصیب فرما۔ آمین

حجِ مبرور کی تعریف

حجِ مبرور کسے کہتے ہیں؟ یہ بھی سُن لیں، اس کے بارے میں عرض ہے کہ حجِ مبرور نام ہے اس بات کا کہ آدمی اس طرح حج کرے کہ اس حج کے اندر جہاں تک ہو سکے گناہوں سے پرہیز کرے، جہاں تک ہو سکے گناہوں سے بچنے کی

کوشش کرے، اگر کہیں کوئی غلطی ہو جائے تو بلا تاخیر توبہ کر کے آئندہ بچے، اگر کسی انسان کے ساتھ کوئی زیادتی ہو جائے یا کسی ہم سفر کی حق تلفی ہو جائے تو اس کی بھی فوراً معافی وتلافی کرلے اس کو حجِ مبرور کہتے ہیں۔

حجِ مبرور کی اس کے علاوہ اور بھی کئی تعریفیں، اور نشانیاں بیان کی گئی ہیں، کہ حجِ مبرور کے اندر آدمی نرمی سے گفتگو کرے، جھگڑے سے بچے، لب ولہجہ بھی سخت اختیار کرنے سے گریز کرے، نرم لہجہ اختیار کرے اور ہر ایک کو سلام کرے، یہ بھی حجِ مبرور کی علامتیں ہیں، جس نے ان باتوں کو اختیار کرلیا تو انشاء اللہ اس کو حجِ مبرور نصیب ہو جائے گا۔

حجِ مبرور کی دعا

لہٰذا ابھی سے یہ دعا کرنی چاہئے کہ یا اللہ! ہم کو حجِ مبرور نصیب فرما، اگر دل سے دعا مانگیں گے تو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ہم سب کو یہ دولت ضرور نصیب فرمائیں گے، اس لئے کہ جب انہوں نے بغیر درخواست کے ہم پر یہ کرم فرمایا ہے تو درخواست پر تو انشاء اللہ تعالیٰ بدرجۂ اولیٰ کرم فرمائیں گے، انہوں نے ہماری کسی قابلیت اور لیاقت کے بغیر ہی یہ احسان فرمایا کہ ہماری حاضری کا انتظام فرمایا، تو بھئی! اگر ہم ابھی سے دعا کریں گے تو انشاء اللہ، اللہ تعالیٰ ہمیں حجِ مبرور اور عمرۂ مبرورہ بھی نصیب فرمائیں گے جو ہر حاجی کا مقصود ہے۔

حجِ مبرور حاصل کرنے کا طریقہ

اب حجِ مبرور اور عمرۂ مبرورہ حاصل کرنے کے لئے ہمیں چند کام کرنے

ضروری ہیں۔

۱...... ان میں سے پہلا کام یہ ہے کہ اب تک کی زندگی میں جو کچھ ہوا ہے اس کی معافی تلافی کرلیں اور معافی تلافی اللہ تعالیٰ کے حقوق کی بھی کرنی ہے اور بندوں کے حقوق کی بھی کرنی ہے، اللہ تعالیٰ کے حقوق کی مثال جیسے نماز فرض ہے، زکوہ فرض ہے، روزے فرض ہیں، صدقہ فطر واجب ہوا مگر ادا نہ کیا، قربانی واجب ہوئی لیکن ادا نہ کر سکے، یہ سب اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں، لہٰذا بالغ ہونے سے لیکر اب تک ہر مسلمان مرد وعورت اس لحاظ سے اپنی زندگی کا جائزہ لے لیں، جتنی نمازیں قضاء ہیں ان کا بھی اندازہ لگا کر حساب کرلیں اور اپنے پاس نوٹ کرلیں اور ابھی سے اپنی قضاء نمازوں اور قضاء روزوں کو ادا کرنا شروع کردیں، قدرتی مجبوری کی وجہ سے خواتین کے عموماً ہر سال رمضان میں کچھ نہ کچھ روزے چھوٹ جاتے ہیں، لیکن لاپروائی کی وجہ سے ادائیگی نہیں ہوتی، لہٰذا ابھی سے وہ روزے رکھنا شروع کردیں اور رمضان شریف سے پہلے پہلے ان کو ادا کرنے کی کوشش کریں تا کہ اگلے رمضان آنے سے پہلے ان کے پچھلے تمام روزے ادا ہو جائیں اور حج کے اعتبار سے بھی ان کی ادائیگی ہو جائے، اور اگر کسی کے ذمہ زکوٰۃ فرض ہوئی تھی اور اس نے زکوٰۃ ادا نہیں کی تو وہ اسے حج سے پہلے پہلے ادا کرنے کا اہتمام کرے، اگر کسی کام کے ہونے پر منت مانی تھی پھر وہ کام ہو گیا لیکن منت پوری نہیں کی تو وہ اس منت کو ادا کردے، اسی طرح اگر کسی کے ذمے سجدۂ تلاوت

واجب ہے تو وہ اس کو ادا کر لے، یہ سب اللہ تعالیٰ کے حقوق ہیں۔ لہٰذا جس کے ذمے ان میں سے جتنے جتنے حقوق باقی ہیں اس کو چاہئے کہ حجِ مبرور حاصل کرنے کے لئے وہ حج سے پہلے پہلے انکو ادا کرے، لیکن اگر کچھ رہ جائیں تو وہاں جا کر ادا کرلیں وہاں تو فرصت ہی فرصت ہوگی، لہٰذا زیادہ سے زیادہ طواف کریں اور یہ کام بھی کریں، لیکن ابتدا ابھی سے کرلینی چاہئے۔

۲...... دوسرے بندوں کے حقوق ہیں کہ بندوں کے ساتھ ہمارا برتاؤ اور سلوک کیسا رہا ہے؟ یہ پہلو سب سے سنگین اور سب سے زیادہ قابلِ توجہ ہے کہ بالغ ہونے سے سے لیکر اب تک جن لوگوں کے ساتھ ہمارا معاملہ رہا ہے وہ کیسا رہا ہے، اگر ہم نے ناحق کسی کو ستایا ہے، کسی کو تکلیف دی ہے، کسی کو مارا ہے، کسی پر زیادتی کی ہے، اسکی بے عزتی کی ہے، کسی پر بہتان لگایا ہے یا کسی کے پیسے دبائے ہیں تو یاد رکھئے! کہ یہ حج اور عمرہ کی مقبولیت میں کوہِ گراں ہیں اور آخرت کے اندر بھی بڑی تباہی اور بربادی کا سبب ہیں۔

چنانچہ ایک حدیث میں آپ ﷺ نے ارشار فرمایا کہ تم جانتے ہو کہ اصلی مفلس کون ہے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مفلس وہ شخص ہے کہ جس کے پاس زندگی گزارنے کے اسباب اور مال و دولت نہ ہو تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ حقیقی مفلس وہ شخص ہے جو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس طرح حاضر ہوگا کہ اپنے ساتھ نیکیوں کے پہاڑ لے کر آئے گا اس کے پاس بے شمار نمازیں ہوں گی، تسبیحات، تلاوتیں اور دعائیں

ہونگی، ذکر، صدقہ اور حج ہوگا، عمرے اور طواف ہونگے، اور ان کے علاوہ بے شمار نیکیاں اس کے ساتھ ہونگی، اور وہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوگا، اس کے ذہن میں یہ ہوگا کہ اسے جنت میں داخل کر دیا جائے گا لیکن جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس پہنچے گا تو اہلِ حقوق بھی آ جائیں گے اور اپنے حقوق کا مطالبہ کریں گے کہ پروردگار عالم! اس نے دنیا میں ہمیں گالی دی تھی، ہمیں ناحق مارا تھا، اس نے ہمارے ناجائز پیسے کھائے تھے، اس نے ہماری زمین دبائی تھی، اس نے ہمارے مکان پر قبضہ کیا تھا، اس نے ہم سے زبردستی رشوتیں لی تھیں، اس نے سود کھایا تھا۔ وغیرہ

اس طرح وہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے یا اللہ! ہمیں ہمارے حقوق دلوا دیجئے، ہر صاحب حق یہ عرض کرے گا کہ یا اللہ اس کے ذمے میرا یہ حق بنتا ہے وہ دلوایئے، تو اللہ تعالیٰ ان لوگوں کے حقوق دلوائیں گے اور اللہ تعالیٰ اہلِ حقوق کے حقوق کے مطابق اس کو اس کی نیکیاں دیدیں گے، کیونکہ آخرت کے سارے معاملات نیکیوں کی بنیاد پر طے ہونگے، مغفرت اور بخشش بھی نیکیوں کی بنیاد پر ہوگی اور لین دین بھی نیکیوں کی بنیاد پر ہوگا، لہٰذا جس جس کا اس نے حق مارا ہوگا اس کے بدلے اللہ تعالیٰ اس کو اس کی نیکیاں عطا فرمائیں گے۔

چنانچہ امام قرطبیؒ نے اپنی کتاب التذکرہ میں لکھا ہے کہ ایک چونی کے بدلے سات سو مقبول نمازیں دی جائیں گی، اللہ تعالیٰ محفوظ رکھے اس طرح سے اس کی نیکیوں کے پہاڑ اہلِ حقوق میں تقسیم ہو جائیں گے اور ختم ہو جائیں گے، پھر بھی اہل حقوق باقی رہیں گے اور کہیں گے کہ پروردگار عالم! ہمارے حقوق باقی ہیں، اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ بھئی اس کی نیکیاں تو ختم ہو گئی ہیں تو وہ کہیں گے کہ

پروردگار عالم! ہمیں تو ہمارے حقوق چاہئیں، ہم نہیں جانتے کہ اس کے پاس نیکیاں ہیں یا نہیں ہیں تو اللہ تعالیٰ جل شانہ فرمائیں گے کہ اچھا بھئی تم لوگ اپنے اپنے حق کے مطابق اپنے گناہ اس پر ڈالدو کیونکہ اب اس کی نیکیاں باقی نہیں رہیں، لہٰذا جتنا اس نے تمہارے ساتھ ظلم کیا ہے، زیادتی کی ہے، ناانصافی کی ہے، ستایا ہے، پریشان کیا ہے تم اتنے ہی گناہ اس کے اوپر ڈالتے جاؤ تاکہ حساب برابر ہو جائے، چنانچہ اب ان کے گناہ اس کے سر پر ڈالے جائیں گے آیا تو تھا نیکیوں کے پہاڑ لیکر لیکن لوٹے گا گناہ لیکر اور حکم ہوگا کہ اس کو جہنم میں ڈالدو، اس طرح لوگوں کے گناہ اپنے سر پر لیکر لوٹے گا اور دوزخ میں ڈالدیا جائے گا، یہ انسان آخرت کے اعتبار سے حقیقی مفلس ہے۔

اس لئے حقوق العباد کا معاملہ آخرت کے اعتبار سے بھی خطرناک ہے اور دنیا کہ اعتبار سے بھی خطرناک ہے، لہٰذا ابھی سے اس کی تلافی کرنے کی ضرورت ہے اور تلافی کا آسان طریقہ یہ ہے کہ جن جن لوگوں سے ہم مل سکتے ہیں یا رابطہ کر سکتے ہیں خواہ براہِ راست یا ٹیلی فون پر یا خط و کتابت کے ذریعے ان سے رابطہ کر لیں، اگر تم نے اس کو ستایا ہے یا پریشان کیا ہے یا زبانی طور پر اس کو ایذائیں پہنچائیں ہیں یا ہاتھ سے مارا ہے تو اس سے کہیں بھئی میں نے آپکے ساتھ بہت زیادتیاں کی ہیں، آپکے بہت سے حقوق ضائع کئے ہیں، آپ مجھے اللہ کے لئے معاف فرمادیں، میرا ارادہ حج میں جانے کا ہے لہٰذا جس کسی کے ساتھ اس طرح کا معاملہ ہوگیا ہو اس سے جا کر ملیں اور اس سے معافی مانگیں۔

۳...... حج کا مقصد اپنی بخشش کرانا ہے نہ کہ گناہوں کا پہاڑ اپنے سر پر رکھنا،

لہٰذا وہاں جا کر خواتین خود بھی پردہ کا اہتمام کریں اور دیگر خواتین کو بھی پردہ کرنے کی تلقین کریں اور ابھی سے شرعی پردہ کا اہتمام شروع کریں گی تو انشاء اللہ العزیز جب وہاں جائیں گی تو ان کے لئے شرعی پردہ کرنا زیادہ آسان ہوگا۔

۴...... چوتھی بات یہ ہے کہ ابھی سے ہمیں خود کو گناہوں سے بچانے کی کوشش کرنی ہوگی اس لئے کہ حج مبرور کی ایک علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ جب حاجی حج کر کے واپس آئے تو پہلے جو گناہ وہ کیا کرتا تھا وہ چھوٹ چکے ہوں، پہلی گناہ آلود زندگی ختم کر کے گناہوں سے پاک نئی زندگی کا آغاز کر چکا ہو، پہلی زندگی نافرمانی، فسق و فجور، گناہوں اور نماز نہ پڑھنے کی زندگی تھی اب واپس آیا تو نماز کا پابند ہوگیا، پاکیزہ زندگی اختیار کر لی، تو بھئی! یہ ہے حجِ مبرور کی علامت اور نشانی ہے۔

مقبول حج کی نورانیت

پہلے زمانے میں لوگ حج کے لئے جایا کرتے تھے وہ اسی کا نمونہ ہوا کرتے تھے، پہلے حج کے لئے جانے کے ذرائع بڑے مشکل اور دشوار گزار تھے اس لئے جب لوگ حج کو جاتے تھے تو یہ سمجھ کر جاتے تھے کہ واپس نہیں آئیں گے لیکن جب واپس آتے تھے تو انکے چہرے پر حج کا نور ہوتا تھا انکی زندگی بدلی ہوئی ہوتی تھی، ان کے اخلاق بدلے ہوتے تھے اور اب جانے کی سہولتیں اتنی ہوگئیں کہ ہر سال بآسانی حج پر جایا جا سکتا ہے لیکن بآسانی جانے کے ساتھ ساتھ آج کل لوگ جیسے جاتے ہیں عام طور پر ویسے ہی آجاتے ہیں، آدمی جو گناہ کرتے ہوئے گیا تھا اللہ

بجائے وہی گناہ کرتے ہوئے واپس آیا، جو نماز نہیں پڑھتا تھا اسی حال میں واپس آیا کہ اب بھی نماز نہیں پڑھتا، جو جھوٹ بولتا ہوا گیا تھا جھوٹ بولتا ہو واپس آیا، گانا سنتے ہوئے گیا تھا گانا سنتے ہوئے واپس آیا، فلمیں دیکھتے ہوئے گیا تھا فلمیں دیکھتے ہوئے واپس آیا، عورتیں بے پردہ گئی تھیں بے پردہ واپس آئیں، یہ اصلاح اور قابلِ توجہ بات ہے۔

اگر ہم حج مبرور کی سعادتِ عظمیٰ حاصل کرنا چاہتے تو آج سے ہی اس کا تہیہ کر لیں کہ پچھلے سب گناہوں سے سچی توبہ اور آئندہ گناہوں سے بچنے کا اہتمام ہوگا۔

مدینہ منورہ حاضری

تیسری بات آپ حضرات کی خدمت میں پیش کرنی ہے اور وہ مدینہ منورہ کی حاضری ہے جو اکثر و بیشتر حاجی اور عمرہ کرنے والے کو نصیب ہوتی ہے جو دراصل سرکارِ دوعالم ﷺ کی خدمت میں حاضری ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جو آدمی حج کرے اور حج سے فارغ ہونے کے بعد مدینہ طیبہ میں حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس کو دو حج کا ثواب عطا فرماتے ہیں۔

مسجدِ قبا کی فضیلت بھی بتادوں کہ جو آدمی وہاں جا کر رات میں یا دن میں دو رکعت نفل ادا کرے تو اللہ تعالیٰ اس کو ایک عمرے کا ثواب عطا فرماتے ہیں، تو لہٰذا دو حج کا ثواب مدینہ منورہ پہنچ کر مل جاتا ہے اور جتنی مرتبہ مسجدِ قبا میں جا کر دو رکعت نفل نماز ادا کرے تو ہر مرتبہ اللہ تعالیٰ اس کو ایک عمرے کا ثواب عطا فرمائیں گے۔

ایک حدیث میں یہ ہے کہ جس نے میرے مرنے کے بعد میری قبر کی

زیات کی تو وہ ایسا ہے جیسے اس نے میری زندگی میں میری زیارت کی۔

ایک اور حدیث میں اس طرح ہے کہ جس نے میرے مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کی تو مجھ پر اس کی شفاعت واجب ہو جائے گی، لہٰذا اس لئے وہاں جانا چاہئے تا کہ وہاں جا کر ہم حضور ﷺ کی شفاعت کے مستحق ہوں۔

ایک روایت میں تو آپ ﷺ نے عجیب انداز میں فرمایا کہ:

مَنْ حَجَّ فَلَمْ يَزُرْنِيْ فَقَدْ جَفَانِيْ

''جس نے حج کیا اور میری زیارت کرنے کے لئے (مدینہ طیبہ میں) نہیں آیا تو اس نے میرے ساتھ بے وفائی کی۔''

تو بھئی جیسا بھی گنہگار سے گنہگار اور نافرمانی کرنیوالا ہو، خواہ وہ حاجی ہو یا عمرہ کرنیوالا، بہرحال عام طور پر اس کو مدینہ طیبہ میں حاضری کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے اور یہ سعادت اس لئے ہے کہ سرکارِ دوعالم ﷺ اپنے مزارِ اقدس میں حیات ہیں اس لئے وہاں کھڑے ہو کر جو آدمی بھی صلوٰۃ وسلام پیش کرتا ہے حضور ﷺ خود بنفسِ نفیس اس کا سلام سنتے ہیں اور یہ سعادت پوری دنیا میں اس جگہ کے علاوہ کہیں اور حاصل نہیں ہو سکتی، اس لئے کہ آپ ﷺ کے روضۂ اقدس کے علاوہ کہیں اور اگر درود وسلام پڑھا جاتا ہے تو فرشتے وہ درود حضور ﷺ کی خدمتِ اقدس میں پہنچاتے ہیں، لیکن جب روضۂ اقدس پر کھڑے ہو کر کوئی شخص سلام پیش کرتا ہے تو آپ ﷺ خود اسے سنتے ہیں اور سن کر اس کے سلام کا جواب دیتے ہیں۔

اس لئے علماء نے فرمایا ہے کہ فرائض وواجبات کے بعد نوافل میں جو سب سے بڑی فضیلت کی چیز ہے، جو سب سے بڑی باعث اجر چیز ہے وہ حضور ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا ہے، جو درود و سلام کا ویسے بھی بڑا اجر وثواب ہے، ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی ایک مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر اس کے بدلے دس رحمتیں نازل فرماتے ہیں، اس کے دس گناہ معاف فرماتے ہیں دس نیکیاں عطا فرماتے ہیں اور دس درجے بلند فرماتے ہیں، آپ اس سے اندازہ لگائیے! کہ اگر آدمی سو مرتبہ درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ اس پر کتنی رحمتیں نازل فرمائیں گے اور اسے کتنی نیکیاں عطا فرمائیں گے اور اس کے کتنے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی۔

ایک حدیث میں آیا ہے کہ جو آدمی سو مرتبہ درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرماتے ہیں تیس دنیا کی اور ستر آخرت کی۔

ایک اور حدیث میں ہے کہ جو آدمی ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھے گا تو اس وقت تک اس کا انتقال نہیں ہوگا جب تک وہ اپنی آنکھوں سے جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے گا۔

کثرت سے درود شریف پڑھنے والے کے لئے احادیث میں دو فضیلتیں اور آئی ہیں ایک یہ کہ وہ جتنا درود شریف پڑھے گا قیامت کے دن اتنا ہی حضور ﷺ کے قریب ہوگا اور دوسرے زیادہ درود شریف پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ اپنے عرش کا سایہ عطا فرمائیں گے۔

بہر حال کسی بھی امتی کے لئے سب سے بڑی سعادت یہ ہے کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر درود و سلام پیش کرے اور حضور ﷺ سے اپنے لئے مغفرت کی درخواست کرے اور حضور ﷺ سے شفاعت کی درخواست کرے،

جس طرح آپ ﷺ صلوٰۃ وسلام سنتے ہیں اسی طرح شفاعت کی درخواست بھی سنتے ہیں، لہٰذا یہ سب سے بڑی دولت ہے اور بہت بڑی سعادت ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو بار بار نصیب فرمائیں، آمین مدینہ منورہ کی یاد میں چند اشعار یاد آئے ۔

یہی ہے تمنا ، یہی آرزو ہے یہی تو سنانے کو جی چاہتا ہے
مدینے کو جاؤں پلٹ کر نہ آؤں وہیں گھر بنانے کو جی چاہتا ہے
سَلامٌ عَلَیْکَ نَبِیّ مُکَرَّم سَلامٌ عَلَیْکَ نَبِیِّ مُعَظَّمْ
خدا کی قسم تیرے روضہ پہ آکر یہ ہردم سنانے کو جی چاہتا ہے
سیاہ کاریوں کی فراوانیاں ہیں پریشانیاں ہی پریشانیاں ہیں
جبیں تیرے قدموں پہ ایک روز رکھکر گناہ بخشوانے کو جی چاہتا ہے،

ایک شاعر نے کہا ۔

سمٹتے آرہے ہیں درد والے کہ یہ دل کے سہاروں کی زمین ہے،
تجلی گاہِ انوارِ رسالت اور اس کے ماہ پاروں کی زمین ہے،
جو دن کے تھے مجاہد، شب کے راہب انہی شب زندہ داروں کی زمین ہے،
یہیں ٹھہرو کہاں جاؤ گے دانش ! یہ رحمت کے نظاروں کی زمین ہے،

دو کاموں کا اہتمام

حاجی اور عمرہ کرنے والے اس بات کو یاد رکھیں کہ جب وہ مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ روانہ ہوں تو دو کاموں کا اہتمام کریں، ایک درود شریف کثرت سے پڑھیں یعنی ہر وقت اپنی زبان پر درود شریف رکھیں۔

دوسرے سنتوں پر عمل کرنا شروع کردیں سنتوں پر عمل یہیں سے شروع کر

دنیا چاہئے اور وہاں بطور خاص اس کا اہتمام کریں، اس کے لئے ایک کتاب میرے والد ماجدؒ کی لکھی ہوئی ''عَلَیْکُمْ بِسُنَّتِیْ'' ہے جو عام ملتی ہے اور اللہ تعالیٰ نے اسے بہت مقبولیت عطا فرمائی ہے، اس کے مطالعہ سے ہمارے چوبیس گھنٹے بآسانی سنت کے مطابق گزر سکتے ہیں، ہمارا کھانا پینا، سونا، جاگنا، پہننا اور بیت الخلاء جانا سب سنت کے مطابق ہوسکتا ہے، اس کو لیکر اہتمام کے ساتھ اس کا مطالعہ کریں اور ہر ہر سنت پر عمل کریں اور خاص طور پر جب مدینہ طیبہ جائیں تو وہاں اس چیز کا خیال رکھیں کہ کوئی کام خلافِ سنت نہ ہو اور ہر کام کو دھیان کے ساتھ اور اہتمام کے ساتھ سنت کے مطابق ادا کریں۔

مدینہ طیبہ پہنچ کر حضور ﷺ کی خدمت میں سلام کرنے کے لئے جائیں تو اگر پہلے نہا سکیں تو نہانا بہتر ہے، سنت کے مطابق لباس پہنیں، انگریزی لباس سے پرہیز کریں، شلوار ٹخنوں سے اوپر رکھیں، نیچے نہ رکھیں، خوشبو لگائیں اور راستے میں کسی غریب کو کچھ پیسے خیرات کریں، گردن جھکاتے ہوئے، اپنے گناہوں پر نادم اور شرمندہ ہوتے ہوئے اور یہ سمجھتے ہوئے کہ میں حضور ﷺ کا ایک نالائق امتی آپ ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کیلئے جارہا ہوں، آپکی سنتوں کو پامال کرکے آیا ہوں، آپکو بہت خفا اور ناراض کرکے آیا ہوں، یا اللہ! میری حاضری کو آسان فرمادیجئے اور میرا سلام قبول فرمائیے اور پھر مسجد نبوی میں سنت کے مطابق داخل ہوں، اگر مکروہ وقت نہ ہو تو ریاض الجنۃ میں جاکر دو رکعت نفل پڑھیں، اگر وہاں جگہ خالی نہ ملے تو جہاں جگہ ہو وہاں پڑھ لیں، اور دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کریں، کہ

یا اللہ! میں آپ ﷺ کی خدمت میں سلام پیش کرنے کے لئے حاضر ہور ہا ہوں، یا اللہ! میں نالائق ہوں اور میں نے بہت سنتیں توڑی ہیں، اور میں نے آپ ﷺ کو بہت ناراض کیا ہے، یا اللہ! میں آپکو آپکے کرم کی دہائی دیتا ہوں کہ آپ میری مدد فرمایئے، اور جیسا بھی میرا ٹوٹا پھوٹا سلام پیش ہو آپ اس کو حضور کی شان کے لائق صحیح کر کے پیش کر دیجئے، اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مجھ سے راضی کر دیجئے، اس طرح گردن جھکاتے ہوئے آرام آرام سے چلئے، جلد بازی سے پرہیز کیجئے اور اگر آپکو ایسا موقع مل جائے کہ آپ ﷺ کے روضۂ مبارک کے سامنے جو ستون ہیں وہاں درمیان میں کھڑے ہو جائیں تو اور بھی اچھا ہے لیکن حج میں بھیڑ کی وجہ سے اس کا موقع کم ملتا ہے لیکن بعض اوقات مل بھی جاتا ہے اور وہ بعض اوقات میں آپکو بتائے دیتا ہوں، ایک صبح نو اور دس بجے کے درمیان آپ وہاں کھڑے ہو کر بآسانی درود شریف پڑھ سکتے ہیں اور دوسرے عشاء کے بعد جب مسجد نبوی بند ہونے کا وقت ہوتا ہے اس وقت بھی آدمی کچھ دیر وہاں آسانی سے کھڑا ہو سکتا ہے۔

پہلی دفعہ جو درود و سلام پیش کریں، اس میں اس بات کی کوشش کریں کہ وہاں کھڑے ہو جانے کا موقع مل جائے، لیکن اس سے کسی کو تکلیف نہ ہو اور کسی کے انتظام میں خلل نہ ہو، اس کا خیال رکھیں، ہر طرف کا خیال رکھنا ضروری ہے اور اگر موقع مل جائے تو وہاں پر کھڑے ہو کر آہستہ اور درمیانی آواز کے ساتھ توجہ سے درود و سلام پیش کریں، وہ وقت تو اپنی نالائقی کے استحضار اور ان کے مرتبہ کو ذہن میں لانے کا وقت ہے، اتنے جلیل القدر پیغمبر، سارے نبیوں کے سردار،

رحمۃ للعٰلمین سامنے آرام فرما ہیں اور میں ادنی امتی انکے سامنے کھڑا ہوں پھر پوری توجہ اور دل کی گہرائی کے ساتھ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

کہیں ، اور ایک قدم آگے بڑھ کر درخواست کریں کہ یا رسول اللہ! میرے تمام احباب نے آپکی خدمت میں سلام پیش کیا ہے اور اس کے بعد یہ درخواست کریں کہ یارسول اللہ! میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ آپ اللہ کے بندے اور اللہ کے رسول ہیں۔

اس کے بعد حضور ﷺ سے درخواست کریں کہ حضور میں آپ کا ادنی امتی ہوں، نالائق ہوں، خطا کار ہوں، سیاہ کار ہوں، آپ اللہ تعالیٰ سے میری مغفرت کی دعا کیجئے، میرے لئے بھی، میرے والدین کے لئے بھی اور جن لوگوں نے آپکی خدمت میں سلام پیش کرنے کے لئے کہا ہے وہ سب آپکی شفاعت کے امیدوار ہیں آپ ان سب کے لئے سفارش فرمادیجئے، پھر شیخین کی خدمت میں سلام پیش کریں اور پھر آپکی خدمت میں آئیں، اگر موقع مل جائے تو دوبارہ صلوٰۃ وسلام پیش کریں۔

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جو آدمی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر یہ آیت پڑھتا ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ یُصَلُّوْ نَ عَلَی النَّبِیِّ یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ
آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا. (الأحزاب:۵۶)

اس کے بعد ستر مرتبہ یہ درود شریف پڑھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ

بہتر یہ ہے کہ اس طرح پڑھیں۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ یا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَ سَلَّمَ

تو ایک فرشتہ یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت تیری طرف متوجہ ہے، مانگ کیا مانگتا ہے اور تیری حاجتیں پوری کر دی جائیں گی، تو اس وقت یہ دعا کریں ''یا اللہ! حضور ﷺ کے صدقے مجھے اپنی رضا اور جنت نصیب فرما اور مجھے اپنے اطاعت شعار بندوں کی سی زندگی نصیب فرما، دنیا و آخرت میں عافیت عطا فرما اور مجھے بار بار یہاں کی حاضری صحت و عافیت کے ساتھ نصیب فرما'' اور آخر میں یہ دعا کریں، ''یا اللہ! سرکار دو عالم ﷺ جو سامنے آرام فرما ہیں انہوں آپ سے دنیا و آخرت کی جتنی بھلائیاں مانگی ہیں وہ سب عطا فرما اور جن جن چیزوں سے آپ نے دنیا و آخرت میں پناہ مانگی ہے ان سے کامل پناہ عطا فرما، یا اللہ! میں ان کے سامنے آپ سے انہی کے وسیلے سے انہیں کی بتائی ہوئی دعا مانگ رہا ہوں'' بس یہ دعا کریں، اور اپنے لئے اور اپنے والدین کے لئے خوب گڑگڑا کر دعائیں کریں، اور پھر اس کے بعد دوبارہ سلام پیش کریں یہ آپ کی طرف سے سلام پیش ہوگیا پھر اس جگہ سے چلے جائیں اور دو رکعت نماز ادا کریں، یہ دو نفل شکرانے کے ہوتے ہیں، اور پھر اللہ تعالیٰ سے گڑگڑا کر دعا کریں ''یا اللہ! آپ کا شکر ہے کہ آپ نے سلام پیش کرنے کی توفیق دی، اب آپ اس کو اعلیٰ سے اعلیٰ بنا کر اور حضور ﷺ

کی شان کے لائق بنا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش فرما دیجئے اور میری بخشش فرما دیجئے''، یہ اتنی بڑی دولت ہے، اور اتنی بڑی سعادت ہے جو ایک معمولی انسان کو بھی وہاں حاصل ہو سکتی ہے۔

آخری بات یہ ہے کہ جب تک مدینہ طیبہ کے اندر رہیں کوشش کریں کہ ہر نماز کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں صلوٰۃ وسلام پیش کریں لیکن مختصراً، اور مختصر یہ کہ جو لائن چل رہی ہو آپ بھی اس کے ساتھ چلتے رہیں اور جیسے ہی حضور ﷺ کے روضۂ شریف کے سامنے پہنچیں تو وہاں

اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

پڑھیں اور آگے چلیں اور

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا اَبَابَکْرِ نِ الصِّدِّیْقَ

اَلسَّلامُ عَلَیْکَ یَا سَیِّدَنَا عُمَرَ الْفَارُوْق

اس لئے کہ مختصر سلام بھی ثابت ہے اور طویل بھی ثابت ہے، طویل سلام پڑھنے کا موقع نہ ملے تو مختصر سلام پڑھیں لیکن اپنے آپ کو محروم نہ کریں۔

اور میں یہ بات اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض احباب ایسا کرتے ہیں کہ صبح سلام پیش کر لیا اور شام کو سلام پیش کر لیا باقی اوقاتِ نماز میں مسجد نبوی میں کہیں بھی نماز پڑھ لی اور پھر سیدھے ہوٹل چلے گئے، اتنی بڑی سعادت کا موقع ملے اور پھر آدمی اس سعادت سے محروم ہو جائے تو اس سے بڑی محرومی اور کیا ہوگی اور ایک طرح سے یہ بیوفائی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ کے ساتھ کہ

مدینے میں ہو اور سلام پیش کرنے کے لئے بھی حاضر نہ ہو، اس لئے کم از کم ہر نماز کے بعد سلام پیش کرنے کے لئے جانا اچھا ہے، خواہ مختصر ہی سہی تاکہ حاضری ہو جائے اور ہمارا یہ مختصر سلام بھی سرکار دو عالم ﷺ سنتے ہیں اور جواب عطا فرماتے ہیں جیسے کہ طویل سلام سنتے ہیں، بہر حال خود حاضر ہو کر صلوٰۃ وسلام پیش کرنا بڑی دولت ہے، بہت بڑی نعمت ہے، اللہ تعالیٰ بار بار نصیب فرمائیں۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

عمرہ کا آسان طریقہ

اس رسالہ میں عمرہ کا مختصر طریقہ اور ضروری
مسائل لکھے گئے ہیں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

تَلبِیَہ



لَبَّیْکَ

میں حاضر ہوں

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

اے اللہ تیرے حضور میں حاضر ہوں

لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ

سب نعمتیں تیری ہی ہیں اور ملک اور بادشاہت تیری ہی ہے

لَاشَرِیْکَ لَکَ

تیرا کوئی شریک نہیں

ان کلمات تلبیہ کو زبانی یاد کرلیں، آئندہ بھی موقع بموقع ان کو پڑھنا ہے

اور خواتین تلبیہ ہر جگہ اور ہر مرتبہ آہستہ آواز سے کہیں

عُمرہ کی تیاری

آداب واحکام اور معافی وتلافی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرفِ آغاز

حق تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے مناسکِ حج کی ادائیگی کے لئے چند آسان کتابچے حج وعمرہ، خواتین کا حج، حج کا طریقہ قدم بقدم، اور دعاءِ عرفات لکھنے کی توفیق دی جو عوام وخواص میں بفضلہٖ تعالیٰ مقبول ہیں، بعض احباب نے حج کی طرح عمرہ کی ادائیگی کے لئے بھی الگ ایک مختصر کتابچہ لکھنے کی فرمائش کی، ان کی فرمائش پر احقر کو بھی اس کی ضرورت محسوس ہوئی، اس لئے بنامِ خدا اس کی ترتیب شروع کی جو الحمدللہ چند روز میں مکمل ہوگئی، اس کا نام ''عمرہ کا آسان طریقہ'' رکھا ہے، اللہ تعالیٰ اس کو اپنی ذاتِ اقدس کے لئے خالص فرما کر قبول فرمائیں اور ناچیز کے لئے صدقہ جاریہ بنائیں۔ آمین

بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۴۱۹/۷/۱۸ھ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلحَمدُ لِلّٰہِ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علی
رسولہٖ محمدٍ وّاٰلہٖ واصحابہ اجمعین.

ارادۂ عمرہ

جب عمرہ کا ارادہ کریں تو درج ذیل کام انجام دیں:

(۱) سب سے پہلے نیت کریں کہ

''میں یہ سفر محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، اس کے حکم کی تعمیل اور
ثوابِ آخرت حاصل کرنے کے لئے کر رہا ہوں''۔

(۲) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو توبہ کرنے کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھیں اور گزشتہ تمام گناہوں سے سچی توبہ کریں۔

(۳) نماز، روزۂ رمضان، زکوٰۃ، فطرہ، قربانی اور منت وغیرہ کے فرض واجب ہونے کے بعد سے ان کی ادائیگی میں آپ سے جتنی کوتاہیاں ہوئی ہوں ان کی تلافی کرنے کا پختہ ارادہ کریں اور حسبِ طاقت ادا کرنا شروع کر دیں۔

(۴) کسی سے لڑائی جھگڑا ہو گیا ہو یا بُرا بھلا کہہ دیا ہو یا کوئی حق تلفی ہو گئی ہو تو معافی مانگیں، اور کہا سُنا معاف کرائیں، خصوصاً عزیزوں اور ملنے جلنے والوں سے صلح وصفائی کر کے دل صاف کریں، اگر والدین حیات اور ناراض ہوں تو

انہیں راضی کریں۔

(۵) اپنے اوپر کسی کا کوئی مالی حق واجب ہو مثلاً قرض ہو یا امانت ہو اس کو ادا کریں ورنہ ادا کرنے کی وصیت لکھ دیں اور اپنے اوپر لین و دین کا سارا حساب کسی قابلِ اعتماد شخص کے سپرد کریں۔

(۶) اہل وعیال کے لئے اپنے واپس آنے تک ان کے اخراجات وغیرہ کا مناسب انتظام کریں۔

(۷) عمرہ کرنے کا طریقہ اور ان کے ضروری مسائل سیکھنا شروع کریں، اس مقصد کے لئے معتبر اہل فتویٰ علماء کرام سے استفادہ کریں اور مسائلِ حج کی معتبر کتب کا مطالعہ کریں۔ ناچیز کا یہ رسالہ بھی توجہ سے بار بار پڑھنا انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہوگا اور جو بات سمجھ میں نہ آئے یا کوئی اور بات ذہن میں آئے وہ کسی معتبر عالم ومفتی سے دریافت کریں۔ نیز معتبر اہل فتویٰ علماء کرام کے سوا دوسرے لوگوں کی حج وعمرہ کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کے مطالعہ سے پرہیز کریں کیونکہ ان میں اکثر مسائل کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

مکان سے روانگی

جب سفر عمرہ کے لئے گھر سے نکلنے لگیں اور مکروہ وقت نہ ہو تو گھر میں عام نوافل کی طرح دو رکعت نفل ادا کریں اگر پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۃ الکافرون اور دوسری رکعت میں ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد'' پڑھیں تو بہتر ہے اور سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے سفر کی آسانی کے لئے دعاء کریں اور یہ دعاء بھی کریں:

''اے اللہ! سفر میں جاتے وقت سرکارِ دو عالم ﷺ نے جتنی
دعائیں کی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب دعائیں میری طرف سے
قبول فرما لیجئے۔'' آمین

اگر مکروہ وقت ہو تو نفل نہ پڑھیں، بغیر نفل پڑھے مذکورہ دعاء مانگیں، اس کے بعد ہر جگہ، گھر سے باہر آتے وقت، سواری پر جانے کے وقت احباب، سے رخصت ہوتے وقت، سواری کے روانہ ہونے پر، احرام باندھنے کے وقت، مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ نظر آنے پر، طواف میں غرض ہر موقع پر یہ درج ذیل دعا بھی مانگ لیا کریں۔ یہ بہت مختصر اور جامع دعا ہے۔ یا اللہ العالمین! اس موقعہ پر سرکارِ دو عالم ﷺ اور آپ کے نیک دل بندوں نے جو جو بھلائیاں مانگی ہیں سب مجھ کو عطا فرما اور جن جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے، ان سب سے مجھ کو اپنی پناہ عطا فرما آمین.

سفرِ عمرہ کا آغاز

چونکہ یہ سفر ۴۸ میل سے زیادہ کا ہے اس لئے جب آپ اپنے شہر کی حدود سے باہر نکل جائیں گے تو آپ ''شرعی مسافر'' ہو جائیں گے، اور ظہر، عصر اور عشاء کے وقت بجائے چار رکعت کے دو فرض پڑھیں گے، البتہ کوئی امام مقیم ہو اور آپ اس کے پیچھے باجماعت نماز ادا کریں تو اس کے پیچھے چار رکعت ہی ادا کریں گے جیسے حیدر آباد یا سکھر سے عمرہ کو آنے والے حضرات کراچی کی مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں تو امام کے ساتھ پوری نماز

ادا کریں البتہ اگر امام بھی مسافر ہو یا جماعت نکل گئی ہو اور الگ نماز پڑھیں تو چار کی بجائے دو رکعت ادا کریں گے، اور فجر و مغرب کے فرض بدستور پورے پڑھیں گے ان میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

خواتین چونکہ تنہا نماز ادا کرتی ہیں اس لئے وہ ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعت ادا کریں گی اور فجر و مغرب کی دو اور تین رکعت ہی ادا کرنی ہوں گی.

سنتوں اور نفلوں کا حکم مردوں اور خواتین کے لئے یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہے تو پوری پوری پڑھیں یہی بہتر ہے اور اگر جلدی ہے یا تکلیف ہوتی ہے یا کوئی اور دشواری ہو تو بالکل نہ پڑھیں کوئی گناہ نہیں۔

کراچی سے جدّہ روانگی

جب آپ کراچی یا اسلام آباد پہنچ جائیں اور مکہ مکرمہ جانے کے لئے جدّہ روانگی کا وقت قریب آجائے تو چونکہ آج کل یہ سفر ہوائی جہاز سے ہوتا ہے اس لئے کراچی یا اسلام آباد سے اِحرام باندھا جائے گا۔ جس کی تفصیل آگے مفید مشورہ کے عنوان کے تحت آرہی ہے۔

عُمرہ کا طریقہ

نیت، اِحرام، ممنوع، مکروہ، مباح باتیں اور مختصر معمولات

عمرہ کا اجر و ثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے، اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔ (سنن ابن ماجہ)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفارہ ہو جاتا ہے ان کے درمیان کے گناہوں کا اور حج مبرور (پاک اور مخلصانہ حج) کا بدلہ تو بس جنت ہے۔ (صحیح بخاری و مسلم)

رمضان میں عمرہ

حضرت ام سُلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا میرے خاوند اور ان کے بیٹے تو حج کے لئے چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے، حضور ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (الترغیب)

اِحرام کا طریقہ اور آداب

جب آپ عمرہ کا احرام باندھیں تو پہلے یہ کام کریں:

(۱) سر کے بال سنواریں، خط بنوائیں، مونچھیں کتریں، زیر ناف بال اور بغل کے بال صاف کریں۔ (غنیۃ)

(۲) احرام کی نیت سے غسل کریں ورنہ کم از کم وضو کریں، پھر سر اور داڑھی میں تیل لگائیں، کنگھا کریں، جسم پر ایسی خوشبو لگائیں جس کا دھبّہ نہ لگے۔ (غنیۃ)

(۳) مرد حضرات سلے ہوئے کپڑے اتار کر ایک سفید چادر ناف کے اوپر بطور تہبند باندھیں، دوسری چادر اوڑھیں، سر اور دونوں باز و ڈھک لیں اور ایسے جوتے چپل اتار دیں جن سے پیروں کے پُشت کی اُبھری ہوئی ہڈّی چھپ جاتی ہو اور ہوائی چپل پہنیں جن میں مذکورہ ہڈّی کُھلی رہتی ہے، خواتین سلے ہوئے کپڑے اور جوتے وغیرہ بدستور پہنی رہیں۔ (غنیۃ)

اگر مکروہ وقت نہ ہو تو اِحرام کی نیت سے سر ڈھک کر عام نفلوں کی طرح دو رکعت نفل پڑھیں۔ اگر پہلی رکعت میں الحمد شریف کے بعد سورۂ کافرون پڑھیں اور دوسری رکعت میں ''قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ'' پڑھیں تو بہتر ہے اور اگر مکروہ وقت ہو تو بغیر دو رکعت نفل پڑھے عمرہ کی نیّت کریں۔ (حیات)

مُفید مَشورہ

پاکستان سے بذریعہ ہوائی جہاز مکہ مکرمہ جانے والے خواتین وحضرات پر لازم ہے کہ جہاز پر سوار ہونے سے پہلے یا جہاز روانہ ہونے کے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر جہاز میں احرام باندھیں تا کہ بلا احرام مِیقات سے آگے نہ بڑھیں۔ ورنہ گنہگار ہوں گے اور دم بھی لازم ہوگا لیکن مشورہ یہ ہے کہ گھر یا ائیر پورٹ پر اِحرام باندھنے کے بجائے ہوائی جہاز میں اِحرام باندھیں، کیونکہ بعض مرتبہ اِحرام باندھنے کے بعد جہاز کی روانگی منسوخ یا مؤخر ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے اِحرام کی حالت میں رہنا دشوار ہوتا ہے۔

اور ہوائی جہاز میں اِحرام باندھنے کی آسان صورت یہ ہے کہ اوپر جتنے کام

لکھے گئے ہیں وہ سب گھر یا ائیر پورٹ پر کریں لیکن نیّت اور تَلْبِیَہ ابھی نہ کہیں، جب ہوائی جہاز فضا میں بلند ہو جائے اور آپ اپنی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ جائیں اس وقت جہاز میں نیّت اور تَلْبِیَہ کہیں، کیونکہ احرام اور اس کی پابندیاں نیّت اور تَلْبِیَہ سے شروع ہوتی ہیں۔

عمرہ کی نیت

اب آپ اپنا سر کھولیں، البتہ دونوں کاندھے چادر سے ڈھکے رہنے دیں اور قبلہ رُخ بیٹھ کر اس طرح عمرہ کی نیّت کریں:

''اے اللہ! میں (آپ کی رضا کے لئے) عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں
آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے۔'' (حیات)

اس کے فوراً بعد عمرہ کے اِحرام کی نیت سے درمیانی آواز کے ساتھ تین مرتبہ تَلْبِیَہ کہیں، تَلْبِیَہ یہ ہے:

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ، لَاشَرِیْکَ
لَکَ. (حیات)

اس کے بعد ہلکی آواز سے دورد شریف پڑھیں اور یہ دعا مانگیں:

''اے اللہ! میں آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی
ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں، اور اس موقعہ پر سرکار
دوعالم ﷺ نے جو جو دعائیں مانگیں یا بتلائی ہیں وہ بھی مانگتا ہوں
سب میری طرف سے قبول فرما لیجئے۔'' آمین

لیجئے اِحرام بندھ گیا، اب آپ تَلْبِیہ کثرت سے پڑھیں کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے، چلتے پھرتے، اُترتے چڑھتے، پاکی وناپاکی ہر حالت میں، خصوصاً فرض نمازوں کے بعد بکثرت تَلْبِیہَ پڑھتے رہیں۔ مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے پڑھیں، پھر آہستہ آواز سے درود شریف پڑھ کر کوئی بھی دعا مانگیں اور تَلْبِیہَ جب بھی پڑھیں لگاتار تین مرتبہ پڑھیں۔

(حیات وغنیۃ)

خواتین کا اِحرام

خواتین تمام سلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں، اور احرام باندھنے سے پہلے جو کام اوپر لکھے گئے ہیں ان میں جو کام ان کے مناسب ہیں ان کو کریں، اگر مکروہ وقت نہ ہو اور ماہواری نہ آرہی ہو تو اِحرام باندھنے کی نیت سے دو رکعت نفل ادا کریں اور اگر مکروہ وقت ہو یا ماہواری آرہی ہو تو نفل نہ پڑھیں، غسل یا صرف وضو کر کے قبلہ رُخ بیٹھ جائیں، چہرہ پر سے کپڑا ہٹائیں اور عمرہ کی نیت کریں۔ عمرہ کی نیت یہ ہے۔

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کرنے کی نیت کرتی ہوں
اس کو میرے واسطے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے۔'' آمین

اس کے فوراً بعد تین مرتبہ آہستہ آواز سے تَلْبِیہَ کہیں یا کوئی دوسری عورت یا اس کا مَحْرَم کہلوائے۔ اس کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا کریں:

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور

آپ سے آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں۔'' آمین

لیجئے اِحْرام بندھ گیا۔ اب خواتین بکثرت آہستہ آواز سے تَلْبِیَہ پڑھتی رہیں، جس کی تفصیل اوپر گزری۔

اِحْرام کی پابندیاں

نیت اور تَلْبِیَہ پڑھتے ہی اِحرام کی پابندیاں شروع ہو جائیں گی۔ مرد حضرات اپنا سر اور چہرہ اور خواتین صرف چہرہ سوتے جاگتے، چلتے پھرتے، ہر وقت کھلا رکھیں، کسی وقت بھی ان کے اوپر کپڑا نہ لگنے دیں اور نہ کپڑے سے ڈھانکیں چونکہ خواتین کو نامحرم مردوں سے پردہ کرنا بھی فرض ہے اور بے پردہ رہنا جائز نہیں، سخت گناہ ہے، لہٰذا خواتین دورانِ اِحْرام نامحرم مردوں کے سامنے جاتے وقت سر پر ایسا ہیٹ پہن لیں جس کے گتّے پر نقاب سلی ہوئی ہو جس میں چہرہ نہ جھلکے اور اس میں آنکھوں کے سامنے باریک جالی سلی ہوئی ہو تاکہ راستہ نظر آسکے، اس ہیٹ کی ٹوپی پر برقعہ اوڑھیں، برقعہ کی نقاب پیچھے کریں اور باقی جسم برقعہ سے ڈھانپیں، اور چہرہ کے سامنے ہیٹ کی نقاب بھی چہرہ سے دور رہے گی۔ (خواتین کے اِحرام کا مفصل طریقہ اور مخصوص مسائل کے لئے احقر کا رسالہ ''خواتین کا حج'' کا مطالعہ کریں۔ یہ رسالہ اس مجموعہ میں شامل ہے۔)

اِحرام باندھنے کے بعد بعض چیزیں ممنوع ہو جاتی ہیں، بعض مکروہ اور بعض جائز، اس کی تفصیل ''معلم الحجاج'' اور ''عمدۃ المناسک'' میں ہے، یہاں بقدر ضرورت ان کا خلاصہ تحریر کیا جاتا ہے۔ اس کا بار بار توجہ سے مطالعہ کریں تاکہ غلطی

نہ ہونے پائے۔

اِحرام کی ممنوع باتیں

اِحرام کی حالت میں درج ذیل امور کا ارتکاب ممنوع ہے، ان کے کرنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور جرمانہ بھی واجب ہوتا ہے، چنانچہ بعض صورتوں میں دم واجب ہوتا ہے یعنی قربانی واجب ہوتی ہے، اور بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے، اور بعض صورتوں میں صرف گناہ ہوتا ہے، دم وغیرہ واجب نہیں ہوتا، اگر ایسی غلطی ہو جائے تو اہلِ فتویٰ علماء کرام سے اس کا حکم دریافت کر کے عمل کریں یا معتبر کتابوں میں دیکھیں۔

یاد رہے ان امور کا کرنا گناہ تو ہے ہی اس سے انسان کا حج وعمرہ بھی ناقص ہو جاتا ہے، اس لئے ممنوعات احرام سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

☆ اِحرام کی حالت میں مرد حضرات کو سِلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے، ایسا جوتا پہننا بھی منع ہے جس میں پیر کے پُشت کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے البتہ خواتین سِلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں اور انہیں ہر قسم کا جوتا استعمال کرنا بھی درست ہے۔

☆ اِحرام کی حالت میں مرد حضرات کو سر اور چہرہ سے اور خواتین کو صرف چہرہ سے کپڑا لگانا اور ان کو کپڑے سے ڈھانکنا منع ہے۔ سوتے جاگتے ہر وقت ان کو کُھلا رکھیں۔

☆ اِحرام کی حالت میں جانگیہ پہننا جائز نہیں۔ نیز سر و چہرہ پر پٹی باندھنا بھی درست نہیں۔

☆ خوشبودار سُرمہ لگانا منع ہے، البتہ بغیر خوشبو کا سرمہ لگانا جائز ہے لیکن نہ لگانا اس کا بھی افضل ہے۔ (حیات)

خوشبودار صابن

اِحرام کی حالت میں خوشبودار صابن استعمال کرنا منع ہے، اگر کسی نے استعمال کرلیا تو اس کی جزاء میں یہ تفصیل ہے کہ:

☆ اگر خوشبودار صابن جسم کے اندر خوشبو مہکانے کی غرض سے استعمال کیا، خواہ پورے بدن پر استعمال کیا یا کسی ایک بڑے عضو پر جیسے سر یا چہرہ پر یا کسی بڑے عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی چھوٹے عضو پر جیسے ناک یا کان پر تو دمؔ واجب ہے۔

☆ اور خوشبودار صابن جسم میں خوشبو مہکانے کی نیت سے استعمال نہیں کیا بلکہ جسم کے کسی عضو سے میل کچیل دور کرنے کے لئے استعمال کیا تو صدقۂ فطر کے برابر صدقہ واجب ہے۔

☆ البتہ بغیر خوشبو کا صابن اِحرام کی حالت میں استعمال کرنا جائز ہے، لیکن اِحرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنے کے لئے ایسا صابن بھی استعمال نہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ احرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنا منع ہے۔

(مأخذہ فتاویٰ دارالعلوم کراچی: ص/۶۶-۷۵)

حَجَرِ اَسْوَد کی خوشبو

☆ حَجَرِ اَسْود اور رکنِ یمانی پر اکثر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے جو

خواتین وحضرات اِحرام کی حالت میں ہوں وہ حَجرِ اَسْود کو نہ ہاتھ لگائیں اور نہ اس کا بوسہ لیں، بلکہ اِسْتِلام کا اشارہ کرنے پر اکتفا کریں۔ اسی طرح رکن یمانی پر ہاتھ نہ لگائیں، بغیر ہاتھ لگائے گزر جائیں۔

☆ اگر کسی نے احرام کی حالت میں حَجرِ اَسْوَد کا بوسہ لیا یا رُکنِ یمانی پر ہاتھ لگایا جس کی وجہ سے منہ یا ہاتھ پر خوشبو لگ گئی تو زیادہ خوشبو لگنے میں دم واجب ہے اور معمولی خوشبو لگنے میں صدقۂ فطر واجب ہے۔ (یعنی پونے دوکلو گندم یا اس کی قیمت کے برابر)۔　(غنیۃ)

☆ جسم یا کپڑوں پر کسی بھی قسم کی خوشبو لانا، سر یا جسم پر خوشبودار تیل لگانا یا خالص زیتون یا تِل کا تیل لگانا منع ہے، البتہ ان تیلوں کے سوا بغیر خوشبو کے دیگر تیل لگانا جائز ہے۔

☆ سر اور جسم کے کسی حصہ کے بال کاٹنا یا کٹوانا اور ناخن کترنا منع ہے۔

☆ اپنے سر یا جسم یا اپنے کپڑے کی جوں مارنا، یا جوں مارنے کے لئے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا منع ہے۔

☆ بیوی سے ہمبستری کرنا یا ہمبستری کی باتیں کرنا، یا شہوت سے بوس وکنار کرنا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

☆ اِحرام کی حالت میں ہر قسم کے گناہوں سے بطورِ خاص بچنا۔ جیسے غیبت کرنا، چغلی کرنا، فضول باتیں کرنا، بے فائدہ کام کرنا، بے جا مذاق کرنا، کسی کو ناحق ذلیل ورسوا کرنا، حسد کرنا اور خاص کر خواتین کا بے پردہ رہنا، یہ سب باتیں بغیر اِحرام کے بھی ناجائز ہیں اور اِحرام کی حالت میں خاص طور پر ناجائز

اور گناہ ہیں۔

☆ حالت اِحرام میں لڑائی جھگڑا کرنا یا بے جا غصہ کرنا بڑا گناہ ہے، اس سے بطور خاص بچنا چاہئے، بعض حجاج اس گناہ میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

مکروہ باتیں

اِحرام باندھنے کے بعد درجِ ذیل امور کا ارتکاب مکروہ اور گناہ ہے، اُن سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہئے اگر غلطی سے ارتکاب ہو جائے تو توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔ لیکن اُن میں کوئی جرمانہ واجب نہیں۔

☆ لونگ، الائچی اور خوشبودار تمبا کو ڈال کر پان کھانا مکروہ ہے، لیکن سادہ پان کھانا جائز ہے۔

☆ جسم سے میل دور کرنا اور جسم کو بغیر خوشبو کے صابن سے دھونا مکروہ ہے۔

☆ سر اور داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنا بھی مکروہ ہے۔

☆ اگر بال ٹوٹنے یا اکھڑنے کا خطرہ ہو تو سر کھجلانا بھی مکروہ ہے، ہاں آہستہ کھجلانا کہ بال اور جوں نہ گرے، جائز ہے۔

☆ اگر اِحرام کی چادریں تبدیل کرنی ہوں یا خواتین کو کپڑے بدلنا ہوں تو ان میں کسی قسم کی خوشبو بسی ہوئی نہ ہونی چاہئے۔

☆ خوشبودار میوہ اور خوشبودار گھاس قصداً سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے، اور خوشبو کو چھونا جبکہ خوشبو نہ لگے اور قصداً خوشبو سونگھنا بھی مکروہ ہے، البتہ اگر بلا ارادہ ناک میں خوشبو آجائے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ خوشبودار پھول سونگھنا یا ان کا ہار گلے میں ڈالنا مکروہ اور منع ہے۔
(عمدہ)

☆ خوشبودار کھانا بغیر پکا ہوا مکروہ ہے، البتہ پکا ہوا خوشبودار کھانا مکروہ نہیں۔

☆ اوندھا ہو کر منہ کے بل لیٹ کر تکیہ پر پیشانی رکھنا مکروہ ہے، البتہ سر یا رخسارہ تکیہ پر رکھنا مکروہ نہیں، جائز ہے۔

☆ کپڑے یا تولیہ سے منہ پونچھنا مکروہ ہے، لہٰذا ہاتھ سے چہرہ صاف کریں، کپڑا استعمال نہ کریں، اسی طرح کعبہ کے پردے کے نیچے اس طرح کھڑے ہونا کہ پردہ منہ کو لگے مکروہ ہے اور اگر سر اور چہرہ کو پردہ نہ لگے تو جائز ہے۔

☆ اِحرام کے تہبند کے دونوں پلوؤں کو آگے سے سینا مکروہ ہے۔ اسی طرح اس میں گرہ لگانا یا پن لگانا یا دھاگہ وغیرہ سے باندھنا بھی مکروہ ہے، تاہم اگر کسی نے ستر کی حفاظت کے لئے ایسا کیا تو دم یا صدقہ واجب نہ ہوگا۔ (حیات)

☆ سر اور چہرے کے سوا جسم کے دیگر اعضاء پر بلا عذر پٹی باندھنا مکروہ ہے اور عذر میں مکروہ نہیں، اور سر اور چہرے پر پٹی وغیرہ باندھنا درست نہیں، خواہ عذر ہو یا نہ ہو۔ (حیات)

جائز باتیں

اِحرام کی حالت میں درج ذیل امور بلا کراہت جائز ہیں۔

☆ ٹھنڈک حاصل کرنے یا تازگی حاصل کرنے یا گرد و غبار دور کرنے لئے خالص پانی سے ٹھنڈا ہو یا گرم غسل کرنا جائز ہے، لیکن جسم سے میل دور نہ کریں۔

☆ انگوٹھی پہننا، چشمہ لگانا، چھتری استعمال کرنا، آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا،

دانت اکھاڑنا، ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹنا درست ہے۔

☆ دستانے پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اَولیٰ ہے، اسی طرح خواتین کو زیورات پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اچھا ہے۔ (عمدہ)

☆ بلاخوشبو کا سُرمہ لگانا اور زخمی اعضا پر پٹی باندھنا جائز ہے، لیکن زخمی سر اور چہرہ پر پٹی باندھنا درست نہیں۔ لیکن (بغیر خوشبو کی) دوا لگانا جائز ہے۔

☆ سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا، اپنا یا دوسرے کا ہاتھ منہ یا ناک پر رکھنا۔

☆ بالٹی، یا کین یا تسلہ وغیرہ سر پر اٹھانا۔

☆ زخم یا ورم پر بغیر خوشبو والا تیل لگانا۔

☆ موذی جانوروں کو مارنا، چاہے وہ حَرم ہی میں ہوں، جیسے سانپ، بچھو، مکھی، مچھر، بھڑ، تتیا اور کھٹمل وغیرہ۔

☆ سوڈا اور کوئی پانی کی بوتل یا شربت جس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو پینا جائز ہے اور جس بوتل میں خوشبو ملی ہوئی ہو اگرچہ برائے نام ہو اس کو پینے سے بچنا چاہئے ورنہ صدقہ واجب ہوگا۔

☆ اِحرام کے تہبند میں روپیہ یا گھڑی وغیرہ رکھنے کے لئے جیب لگانا جائز ہے۔

☆ پیٹی یا ہمیانی لنگی کے اوپر یا نیچے باندھنا جائز ہے، اور قطرہ یا ہرنیا کی بیماری میں لنگوٹ کس کر باندھنا جائز ہے، لیکن جانگیہ پہننا جائز نہیں۔

اِحرام میں ٹیشو پیپر کا استعمال

اِحرام کی حالت میں ناک یا منہ یا چہرہ کا پسینہ صاف کرنے کے لئے ٹشو پیپر

استعمال کرنے کی گنجائش ہے اس کی وجہ سے کوئی دمُ وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔

(مأخذہ فتاویٰ دار العلوم کراچی)

بال ٹوٹنے کا مسئلہ

اِحرام کے بعد تقریباً ہر حاجی مرد وعورت کو بال ٹوٹنے کا مسئلہ پیش آتا ہے، اس لئے یہ مسئلہ خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے۔ یہاں اس کی قدرے تفصیل لکھی جارہی ہے۔

خود بخود بال ٹوٹنا

اگر سر یا داڑھی یا جسم کے کسی بھی حصہ کے بال خود بخود ٹوٹیں اور گریں تو کچھ واجب نہیں۔ (عمدۃ المناسک)

وضو سے بال گرنا

اِحرام کی حالت میں وضو وغسل احتیاط سے کریں، جسم کو زیادہ نہ رگڑیں، سر اور داڑھی کو زیادہ نہ مَلیں، خلال بھی نہ کریں تاکہ بال نہ ٹوٹیں تاہم اگر وضو وغسل کی وجہ سے سر یا داڑھی کے بال ٹوٹ جائیں تو ایک یا دو بال ٹوٹنے میں کچھ واجب نہیں۔

☆ اگر تین بال گریں تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

☆ اگر تین بال سے زیادہ اور چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی سے کم کم بال گریں تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیۃ)

☆ اگر چوتھائی سر اور چوتھائی داڑھی کے یا پورے سر یا پوری داڑھی کے بال ٹوٹ جائیں یا کاٹ لئے جائیں تو دمُ واجب ہوگا۔ (عمدہ)

کھجانے سے بال ٹوٹنا

اگر سر یا داڑھی کو کھجانے یا ویسے ہی جان بوجھ کر ایک دو بال یا تین بال توڑیں تو ہر بال کے بدلہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر تین سے زیادہ اور چوتھائی سر یا داڑھی کے بالوں سے کم کم بال ٹوٹیں یا کاٹیں تو پونے دوکلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر چوتھائی سر یا داڑھی کے بال توڑ لئے یا کتر لئے یا مونڈ لئے تو دمُ واجب ہے۔ (عمدہ)

مونچھ کا مسئلہ

احرام کی حالت میں اگر کسی نے اپنی ساری مونچھ یا اس کا کچھ حصہ مونڈ لیا یا اس کو کتروا کر باریک کر لیا تو پونے دوکلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔
(عمدہ بتصرف)

دورانِ سفر کیا عمل کریں؟

جب یہ مبارک سفر شروع ہو جائے تو دورانِ سفر کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، نبی کریم ﷺ کی یہی سنت ہے، اکثر لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں، اور جب تلبیہ پڑھیں تو مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے، اور پھر آہستہ آواز سے درود شریف پڑھ کر کوئی بھی دعا مانگیں اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں، اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، تلاوت کریں، تسبیحات پڑھیں، توبہ واستغفار کریں اور دعا میں مشغول رہیں۔

دورانِ سفر اخبار ورسائل پڑھنے، ٹی وی دیکھنے، خبروں پر تبصرہ کرنے، گناہ کی باتیں کرنے اور لایعنی باتوں اور کاموں سے بچیں۔

کسی نماز کا وقت ہو جائے تو جہاز ہی میں وضو کر کے کھڑے ہو کر قبلہ رُخ ادا کریں کیونکہ ہوائی جہاز میں نماز ہو جاتی ہے، اور ہوئی جہاز والے یہ سب انتظام کر دیتے ہیں، اگر وہ نہ کریں تب بھی آپ وقت پر نماز ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور نماز قضاء نہ ہونے دیں، سیٹ پر بیٹھ کر اور قبلہ کی طرف رُخ کئے بغیر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، اگر غلطی سے اس طرح کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو وقت کے اندر لوٹانا اور وقت گزرنے کے بعد اس کی قضا پڑھنا واجب ہے۔

مکہ مکرمہ پہنچنا

جب مکہ مکرمہ قریب آجائے تو ذوق وشوق سے تلبیہ پڑھتے ہوئے دعا واستغفار کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان کرتے ہوئے مکہ معظّمہ میں داخل ہوں، رہنے کی جگہ اور سامان وغیرہ کا انتظام کر کے دیکھیں اگر آرام کی ضرورت ہو، آرام کریں ورنہ وضو یا غسل کر کے عمرہ کرنے کے لئے مسجدِ حَرام کی طرف چلیں، تلبیہ جاری رہے۔

جس خاتون کو ماہواری آرہی ہو وہ گھر ہی میں رہے، مسجد حرام میں نہ آئے، وہ ماہواری سے فارغ ہو کر عمرہ کرے گی۔

مسجدِ حَرام میں حاضری

☆ اگر ''باب السلام'' معلوم ہو تو مسجدِ حرام میں اس دروازے سے داخل

ہونا بہتر ہے۔ ورنہ ہر دروازہ سے داخل ہونا جائز ہے۔

☆ جب آپ مسجدِ حرام میں داخل ہوں تو دل سے پورے ادب کے ساتھ پہلے دایاں قدم رکھیں اور یہ دعا کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

☆ اور مستحب ہے کہ اعتکاف کی نیت کریں اور کسی کو تکلیف دیئے بغیر آگے بڑھیں۔ (غنیۃ، حیات: ص/۲۴۰)

پہلی نظر

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو راستہ سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہوں اور

☆ اَللّٰهُ اَکْبَرُ تین مرتبہ کہیں۔

☆ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین مرتبہ کہیں۔

پھر دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائیں اور درود شریف پڑھ کر خوب دعا مانگیں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔ (غنیۃ)

اور یہ دعا بھی مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ سَخَطِکَ وَالنَّارَ.

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں، اور

آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔...... یا اللہ! خانہ کعبہ نظر آنے پر سرکار دوعالم ﷺ نے جتنی دعائیں مانگی ہیں، یا بتلائی ہیں وہ سب میری طرف سے قبول فرمالیجئے، اور اے اللہ! مجھے میری دعا قبول ہونے والا بنادیجئے۔'' آمین

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

اب آپ کو عمرہ ادا کرنا ہے، لہٰذا مسجد الحرام میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد کے نفل نہ پڑھیں، اس مسجد کا تحیہ طواف ہے اس لئے دعا مانگنے کے بعد عمرہ کا طواف کریں۔ اور اگر کسی وجہ سے ابھی طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو پھر بجائے طواف کے تحیۃ المسجد پڑھیں۔ (غنیۃ)

☆ طواف کے لئے وضو کریں، کیونکہ بلا وضو طواف کرنا جائز نہیں۔ (غنیۃ)

☆ طواف نیچے اور چھت پر کرنا دونوں طرح جائز ہے۔ (غنیۃ)

طَوَافُ

اب آپ طواف کرنے کے لئے حجر اسود کی طرف چلیں اور وہاں پہنچ کر اِحرام کی جو چادر اوڑھ رکھی ہے اس کو داہنی بغل سے نکال کر اس کے دونوں پلے آگے پیچھے سے بائیں کاندھے پر ڈالیں، اور داہنا کاندھا کھلا رہنے دیں، اُسے ''اِضطِباع'' کہتے ہیں، یہ طواف کے ساتوں چکروں میں سنت ہے۔ (حیات)

طواف کی نیت

اب آپ خانۂ کعبہ کے سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرح کھڑے

ہوں کہ پورا حجرِ اسود آپ کے داہنی جانب ہو جائے اس مقصد کے لئے حجرِ اسود کے نیچے فرش میں جو لال پٹی بنی ہوئی ہے، اس سے بھی مدد لے سکتے ہیں، اس طرح سے کہ پوری سیاہ پٹی اپنے داہنی طرف کردیں، اور پٹی کے بائیں کنارے سے اپنا قدم ملا کر رکھیں (اب یہ سیاہ پٹی ختم کردی گئی ہے، لہٰذا اندازہ سے عمل کریں) پھر قبلہ رخ بغیر ہاتھ اٹھائے طواف کی نیت کریں:

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا طواف کرتا ہوں، آپ
اس کو میرے لئے آسان کردیجئے اور قبول کرلیجئے۔'' (حیات)

پھر قبلہ رو ہی دائیں طرف کھسک کر بالکل حجرِ اسود کے سامنے آئیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور ہتھیلیوں کا رُخ حجرِ اسود کی طرف کریں اور کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ.

اور دونوں ہاتھ چھوڑ دیں۔ (حیات)

اِستِلام یا اشارہ

پھر استلام کریں یعنی دونوں ہتھیلیاں حجرِ اسود پر اس طرح رکھیں جس طرح سجدہ میں رکھی جاتی ہیں، پھر ان کے درمیان میں منہ رکھ کر آہستہ سے بوسہ دیں، بشرطیکہ حجرِ اسود پر خوشبو لگی ہوئی نہ ہو، اور ایسا کرنے سے دوسروں کو کوئی تکلیف بھی نہ ہو، ورنہ اِستلام نہ کریں، بلکہ اس کا اشارہ کریں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ:

دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ دونوں ہتھیلیوں کی پشت اپنے چہرہ کی طرف ہو اور دونوں کا اندرونی حصہ حجرِ اسود کے سامنے کریں گویا حجرِ اسود پر

رکھدی ہیں اور یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ.

اور دونوں ہتھیلیاں چوم لیں اور تلبیہ بند کردیں۔ اور دائیں طرف مڑکر طواف شروع کردیں، اور بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلیں اور جھپٹ کر قریب قریب قدم رکھتے ہوئے، اور دونوں کاندھے پہلوانوں کی طرح ہلاتے ہوئے چلیں، لیکن دوڑنے اور کودنے سے بچیں، اس کو ''رمل'' کہتے ہیں، یہ طواف کے پہلے تین چکروں میں مردوں کے لئے سنت ہے۔

ضروری احتیاط

طواف کرتے ہوئے سیدھے چلیں، نگاہ سامنے رکھیں، دائیں بائیں نہ دیکھیں، کیونکہ حجراسود کے استلام یا اشارہ کے سوا خانۂ کعبہ کی طرف سینہ یا پُشت کرنا ناجائز ہے، اس لئے ایسا کرنے سے سخت احتیاط کریں، اور زبان سے یہ کہیں:

سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ.

اور بغیر ہاتھ اُٹھائے اپنی زبان ہی میں جو دل چاہے دعا کریں، جو دعا رسالہ کے شروع میں لکھی گئی ہے اس کو مانگیں، ورنہ مذکورہ کلمات یا دوسری دعائیں ضروری نہیں ہیں، بعض لوگ بلا سمجھے اکثر طواف کی مطبوعہ دعائیں طوطے کی طرح پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر ان کا طواف نہ ہوگا، یہ محض غلط ہے۔

اس کے بعد آگے گول قدِ آدم دیوار آئے گی اس کو ''حَطِیم'' کہتے ہیں، اس کے بعد خانۂ کعبہ کا چوتھا کونہ آجائے گا اس کو ''رُکن یمانی'' کہتے ہیں، اگر اس پر خوشبو مَلی ہوئی نہ ہوتو اس پر دونوں ہاتھ پھیریں، یا صرف داہنا ہاتھ پھیریں، اور اگر خوشبو لگی ہوئی ہو یا بہت زیادہ ہجوم ہوتو بغیر اشارہ کے یونہی گزر جائیں اور یہ دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃ.

ترجمہ

''اے اللہ! میں آپ سے دنیا وآخرت میں عافیت اور معافی مانگتا ہوں۔''

اس سے آگے حجرِ اسود کی طرف چلیں اور چلتے ہوئے یہ دعا کریں۔

رَبَّنَـا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّ فِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

ترجمہ

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔'' آمین

پھر حجرِ اسود کے سامنے پہنچیں اور حجرِ اسود کا اِستلام کریں یا اشارہ کریں، دونوں کی تفصیل ابھی اوپر گذری، اس کے مطابق عمل کریں، یہ طواف کا ایک چکر ہوا، اس کے بعد رَمل کے ساتھ دو چکر اور کریں، اور باقی چار چکروں میں اپنی عام چال چلیں، اور ہر چکر کے بعد حجرِ اسود کا استلام یا اشارہ کریں۔ (حیات)

اور ''اِضطِبَاع'' طواف کے سب چکروں میں کریں، اور جب طواف پورا ہو جائے تو ''اِضطِبَاع'' موقوف کر دیں۔

مُلتَزَم

طواف کے سات چکر پورے کر کے ملتزم پر آئیں۔ (حیات)

مُلتزم، حجرِ اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازے کے درمیان جو دیوار ہے اس کو کہتے ہیں، اس سے چمٹ کر دعا کریں، یہ دُعا قبول ہونے کی خاص جگہ ہے، لیکن اگر یہاں خوشبو لگی ہوئی ہو جیسا کہ اکثر لگی رہتی ہے یا اس پر عورتوں کا ہجوم ہو تو پھر اس سے کچھ دور کھڑے ہو کر دعا کریں، یہ بھی ممکن نہ ہو تو دعا چھوڑ دیں۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص بھول کر یا ساتویں چکر کے شبہ میں طواف کا آٹھواں چکر بھی کر لے تو کچھ حرج نہیں طواف درست ہے، اور اگر کوئی جان بوجھ کر آٹھواں چکر کر لے تو اس کو چھ چکر اور ملا کر سات چکر پورے کرنے واجب ہیں اور اس طرح یہ دو طواف ہو جائیں گے۔ (عمدہ)

مسئلہ:۔ طواف کے دوان اگر وضو ٹوٹ جائے تو طواف چھوڑ کر وضو کریں یا جماعت کھڑی ہو جائے تو نماز ادا کریں اس کے بعد جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے باقی طواف پورا کریں البتہ بلاعذر درمیان سے طواف چھوڑ کر جانا مکروہ (گناہ) ہے اگر ایسا ہو جائے تو طواف کو لوٹانا مستحب ہے۔ (عمدہ)

نماز واجب طواف

یہاں سے ہٹ کر ''مَقَامِ ابراہیم'' کے پاس آئیں، اور اس طرح کھڑے ہوں کہ آپ کے اور خانۂ کعبہ کے درمیان مقامِ ابراہیم آ جائے، پھر اگر مکروہ

وقت نہ ہوتو دو رکعت واجب طواف دونوں کاندھے ڈھک کر ادا کریں، پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھنا بہتر ہے، پھر نماز کے بعد دعا کریں اور اگر مکروہ وقت ہوتو اس کو گزرنے دیں، یا نمازیوں کی کثرت کی بناء پر وہاں جگہ نہ ہو، تو حرم شرف میں جہاں جگہ ملے، وہاں یہ نماز ادا کریں۔ (حیات)

لیجئے طواف پورا ہو گیا۔

زمزم کے کنویں پر

نماز واجب طواف پڑھنے کے بعد زمزم کے کنویں پر جائیں، اور قبلہ رو کھڑے ہوکر تین سانس میں آبِ زمزم پئیں، ہر بار شروع میں ''بِسْمِ اللّٰہِ'' اور آخر میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہیں، اور خوب پیٹ بھر کر پئیں، اور کچھ اپنے اوپر بھی چھڑکیں، اور پھر قبلہ رُخ ہوکر دعا کریں۔ (حیات)

یہ دعا بھی خوب ہے:

''اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔'' (معلم الحجاج)

(نوٹ) اب آبِ زمزم کے کنویں کا راستہ اب بند کردیا گیا ہے اور بیت اللہ کے دروازے کے سامنے زمزم کے پانی کے نلکے لگے ہوئے ہیں، وہاں بھی مذکورہ عمل کیا جا سکتا ہے۔

آبِ زمزم سے وضو

پاک جسم والے کو برکت کے لئے آبِ زمزم کے پانی سے وضو وغسل کرنا

جائز ہے، اسی طرح بے وضو کو وضو کرنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ (غنیۃ)

زمزم کے پانی سے استنجا کرنا، جسم یا کپڑوں کی نجاست دور کرنا جائز نہیں، اور جنابت کا غسل بھی نہ کرنا چاہئے۔ (غنیۃ)

سَعی کا طریقہ

سعی نیچے کرنا بہتر ہے اور مَسْعٰی کی چھت پر جائز ہے۔ (فتویٰ)

نیز سعی بلا وضو بھی جائز ہے، لیکن باوضو کرنا مستحب ہے۔ (غنیۃ)

اس کے بعد حجر اسود کے سامنے آئیں اور سیاہ پٹی پر کھڑے ہوں اور حجر اسود کا استلام کریں یا اشارہ کریں، اور سعی کرنے کے لئے صفا پر چڑھیں کہ خانہ کعبہ نظر آسکے پھر قبلہ رُو کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے سعی کی نیت کریں:

"اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا و مروہ کے درمیان سعی کرتا ہوں، آپ اس کو قبول کر لیجئے، اور میرے واسطے آسان کر دیجئے۔" (حیات)

پھر دعا کے لئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں، ہتھیلیوں کا رُخ آسمان کی طرف کریں۔

☆ تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہیں۔

☆ تین مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہیں، اور ایک مرتبہ کلمۂ توحید پڑھیں، پھر درود شریف پڑھ کر اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے توجہ سے دعا کریں۔ (غنیۃ بتصرف)

لیکن کوئی خاص دعا مقرر نہیں ہے۔

☆''صَفَا'' سے اتر کر سکون واطمینان سے مروہ کی طرف چلیں اور ذکر ودعا میں مشغول رہیں اور جب سبز ستون آنے میں اندازاً چھ ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے تو آپ درمیانی رفتار سے دوڑنا شروع کریں اور دوسرے سبز ستون کے گزرنے کے چھ ہاتھ کے بعد دوڑنا چھوڑ دیں۔ (احکام حج)

لیکن خواتین نہ دوڑیں اور یہ دعا کریں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ.

''اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور رحم فرما، آپ بڑے ہی عزت والے اور کرم والے ہیں۔''

پھر مروہ پہنچ کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اور ذرا سا داہنی طرف ہٹ کر کھڑے ہوں اور ایسی جگہ کھڑے ہوں کہ دوسروں کو آنے جانے کی تکلیف نہ ہو، پھر وہی ذکر ودُعا کریں جو صفا پر کی تھی۔ (عمدۃ المناسک)

یہ سعی کا ایک چکر ہوا، اسی طرح چھ چکر اور کرنے ہیں، یہاں سے صفا پر جائیں دو چکر ہو جائیں گے، آخری ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا۔

ہر چکر میں مرد حضرات سبز ستون کے درمیان دوڑیں گے، لیکن خواتین نہ دوڑیں گی اور ہر چکر کے ختم ہونے پر خواتین وحضرات صفا اور مروہ پر قبلہ رُخ کھڑے ہو کر مذکورہ بالا ذکر اور خوب گڑگڑا کر دعا کریں، کیونکہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

(عمدۃ المناسک بتصرف)

پھر سعی کا آخری چکر مروہ پر پورا کر کے دعا کریں، اور اگر مکروہ وقت نہ ہو تو دو رکعت مَطَاف کے کنارے پڑھیں یا حجر اسود کے سامنے، ورنہ حرم میں جہاں

بھی جگہ ملے پڑھ لیں، سعی کے بعد یہ دو نفل مستحب ہیں۔ (حیات)

مسئلہ:۔ دورانِ سعی اگر سعی کے چکروں میں شک ہو جائے تو کم کو یقینی سمجھ کر باقی چکر پورے کریں، مثلاً شک ہو جائے کہ پانچ چکر ہوئے ہیں یا چھ تو پانچ سمجھیں اور دو چکر اور کریں۔ (غنیۃ)

مسئلہ:۔ سعی کے دوران نماز شروع ہو جائے یا وضو ٹوٹ جائے یا نمازِ جنازہ ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز وغیرہ شروع کر دیں اور فارغ ہو کر جہاں سے سعی چھوڑی تھی وہیں سے باقی سعی پوری کریں، اور اگر بلا عذر سعی کو درمیان سے چھوڑیں تو سعی کو لوٹانا مستحب ہے۔ (غنیۃ)

سر مُنڈانا یا قَصر کرنا

بعض حضرات مَروہ پر جو لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں، اُن سے سر کے چند بال کترواکر سمجھتے ہیں کہ احرام کھل گیا یہ غلط ہے، حنفی مُحرِم کے حلال ہونے کے لئے سر کے چند بال کتروانا ہرگز کافی نہیں، اگر کسی نے اس طرح چند بال کترواکر سلے ہوئے کپڑے پہن لئے اور پورے ایک دن ایک رات یا اس سے زیادہ پہنے رہا تو اس پر دم واجب ہو جائے گا، کیونکہ احرام کھلنے کے لئے کم از کم چوتھائی سر کے بال منڈانا یا ایک انگلی کے پورے کے برابر کترنا واجب ہے اور تمام سر کے بال منڈانا یا کتروانا سنت ہے۔ (معلم الحجاج)

☆ خواتین وحضرات اسی بات کو یاد رکھیں کہ وہ سر کے بال کترنے یا منڈوانے سے پہلے مونچھیں، ناخن، بغل کے بال، اور جسم کے دوسرے بال

وغیر ہرگز نہ کاٹیں، ورنہ جرمانہ ہوگا، اگر ایسی غلطی ہو جائے تو کسی معتبر مفتی سے مسئلہ معلوم کریں۔

عمرہ مکمل ہوا

حَلْق اور قَصْر کرانے پر آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا، اسی کو عمرہ کرنا کہتے ہیں، اب آپ کپڑے پہنیں، جوتا پہنیں، اور گھر بار کی طرح رہیں، اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئی ہیں۔

نفلی طواف کا طریقہ

کثرت سے طواف کرنا بلاشبہ افضل ہے اور یہ ایسی عبادت ہے جو اپنے وطن میں نہیں ہوسکتی، اس لئے حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کرنے چاہئیں اور نفلی طواف کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اوپر عمرہ کے بیان میں لکھا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حجرِ اسود سے پہلے طواف کی نیت کریں، پھر اس کا استلام یا اشارہ کر کے خانۂ کعبہ کے سات چکر لگائیں اس کے بعد ملتزم پر دعا کریں پھر مقام ابراہیم پر آ کر دو رکعت واجب طواف ادا کریں یہ نفلی طواف کا طریقہ ہے۔

یاد رہے کہ نفلی طواف میں نہ اِحرام ہوتا ہے نہ اضطباع، نہ رمل ہوتا ہے اور نہ سعی۔ (غنیۃ)

طواف کی عظیم فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا:

''جو شخص (سنت کے مطابق) کامل وضو کرے (اور طواف کے
لئے) حجرِ اسود کے پاس آئے تا کہ اس کا اِستلام کرے تو وہ (اللہ
تعالیٰ کی) رحمت میں داخل ہو جاتا ہے، پھر (جب حجر اسود کا)
استلام کر کے وہ یہ کلمات کہتا ہے:''

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ
لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے، اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر ستر ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں، ستر ہزار گناہ (صغیرہ) معاف کرتے ہیں اور اس کے ستر ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہیں اور (قیامت کے دن) اس کے اہلِ خانہ کے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اس کے بعد جب وہ مقام ابراہیم کے پاس آ کر دو رکعتیں بحالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے ادا کرتا ہے تو اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے جیسے اس روز تھا جس روز اُس کو اُس کی ماں نے جنا تھا۔ (اخرج الاصبھانی فی الترغیب)

فائدہ:۔ اللہ اکبر! طواف کی کتنی بڑی فضیلت ہے، آپ کو بھی یہ دولت کمانے کا سنہری موقعہ حاصل ہے لہٰذا اس کی دل سے قدر فرمائیں اور سابقہ لکھے ہوئے طریقہ کے مطابق عمدہ سے عمدہ طواف کریں۔

دوسروں کے لئے طواف یا عمرہ کرنا

آپ نے عمرہ کرنے اور طواف کرنے کا طریقہ پڑھ لیا، اگر آپ زندہ یا

مرحوم والدین یا کسی دوست کی طرف سے عمرہ کرنا چاہیں توان کی طرف سے نیت کر کے طریقۂ مذکورہ کے مطابق عمرہ یا طواف کریں، عمرہ کا احرام ''تَنْعِیم'' (مکہ مکرمہ سے باہر تین میل کے فاصلے پر ایک جگہ کا نام ''تنعیم'' ہے، جہاں ایک مسجد ہے جس کو مسجدِ عائشہ کہتے ہیں، یہاں سے عمرہ کا اِحرام باندھتے ہیں۔) سے باندھ کر آئیں اور عمرہ کریں، نیت اس طرح کریں۔

''اے اللہ! یہ عمرہ یا یہ طواف میں اپنے والد یا والدہ یا بیوی کی
طرف سے کرنے کی نیت کرتا ہوں، ان کی طرف سے آپ اس کو
قبول فرمالیں اور میرے لئے آسان فرمادیں۔''

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عمرہ یا طواف اپنی طرف سے کر کے اس کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچا دیں، اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے ایک شخص کو ثواب پہنچائیں یا کئی لوگوں کو ثواب پہنچائیں، اور خواہ پوری امت کو ثواب پہنچائیں سب اختیار ہے، سب درست ہے، پہلی صورت میں جس شخص کی طرف سے نیت کر کے اِحرام باندھا ہے، بس اسی کو ثواب ملے گا، اور دوسری صورت میں ایک عمرہ یا طواف کر کے ایک سے زیادہ افراد کو بھی ثواب پہنچایا جاسکتا ہے۔

متعدد عمرہ کرنا

عمرہ کا کوئی وقت مقرر نہیں، سال میں صرف پانچ دن جن میں حج ہوتا ہے، یعنی ۹ رذی الحجہ سے لے کر ۱۳ رذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے یعنی ناجائز ہے، ان پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں عمرہ کرسکتے ہیں۔ لہٰذا رمضان المبارک کے بعد ۹ رذی الحجہ سے پہلے پہلے جب چاہیں اور جتنے چاہیں

عمرے کر سکتے ہیں، اور حج کے بعد بھی عمرے کر سکتے ہیں، جو لوگ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع کرتے ہیں، ان کا منع کرنا درست نہیں ہے۔

(ملاحظہ ہو حاشیہ مناسک ملا علی قاری: ص ر۱۹۳)

عمرہ افضل ہے یا طواف؟

اگر عمرہ کرنے میں طواف سے زیادہ وقت لگے تو عمرہ، طواف سے افضل ہے، اور اگر دونوں میں برابر وقت لگے تو بعض کے نزدیک عمرہ طواف سے افضل ہے، اور بعض کے نزدیک طواف عمرہ سے بہتر ہے۔ (حیات)

تاہم کثرت سے عمرہ کرنا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (معلم)

اور طواف کرنا بھی اعلیٰ عبادت ہے دونوں عبادتیں حسب استطاعت انجام دینی چاہئیں، یہ زندگی کا سنہری موقعہ ہے پھر شاید ملے یا نہ ملے اس لئے اس موقعہ سے خوب فائدہ اٹھائیں، اور گناہوں سے بھی بہت ہی بچیں۔

بڑا عمرہ

مکہ مکرمہ سے تقریبا ۲۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر جِعرَّانہ نامی ایک مقام ہے، جہاں ایک مسجد ہے، یہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے، اس لئے یہاں سے بھی عمرہ کا احرام باندھنا چاہئے۔ (مأخذہ درس ترمذی)

اس کو بڑا عمرہ اس لئے کہتے ہیں کہ مسافت کے لحاظ سے یہ تنعیم اور مسجدِ عائشہ سے دور پڑتا ہے، ورنہ ثواب کے لحاظ سے تنعیم اور مسجدِ عائشہؓ سے عمرہ کا احرام باندھنا اس سے افضل ہے۔ (مأخذہ معلم الحجاج)

مختصر معمولات

برائے مکہ مکرمہ

یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اس لئے درجِ ذیل نیکی کے کام کریں اور ہر نیک عمل پر ایک لاکھ کا ثواب پائیں۔

☆ پانچوں نمازیں با جماعت مسجدِ حرام میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔

☆ نفل طواف کثرت سے کریں، اور نفل عمرہ بھی کرتے رہیں۔

☆ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اور درود شریف کی زیادہ سے زیادہ تسبیحات پڑھیں۔

☆ سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم کی تسبیحات پڑھیں اور تیسرے کلمہ کی تسبیح پڑھیں۔ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد ان سب کی ایک ایک تسبیح سو دانے والی پڑھ لیا کریں، کہ یہ تسبیحات بڑے اجر و ثواب کا باعث ہیں، یہاں ہر تسبیح پر ایک لاکھ تسبیح کا ثواب ہے، گھر جا کر یہ ثواب کہاں ملے گا؟

☆ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کثرت سے پڑھیں۔ یہ کلمہ بہت مبارک ہے اور یہ بہت زیادہ قربِ خداوندی کا باعث ہے۔ ہو سکے تو ستر ہزار مرتبہ پڑھ لیں۔

☆ قرآن کریم کی تلاوت کریں، اگر ہوسکے تو ایک کلام پاک ختم کریں اور مناجات مقبول عربی یا اردو کی ایک ایک منزل روزانہ پڑھ لیا کریں۔

☆ اِشراق، چاشت، اوّابین، تہجد، قیام اللیل، سُنَنِ زوال، تحیۃ المسجد، تحیۃ الوضو، صلوٰۃ التوبہ اور صلوۃ التسبیح کا اہتمام کریں۔

☆ زیادہ سے زیادہ وقت مسجدِ حرام میں گزاریں لیکن یادِ الٰہی میں مشغول رہیں اور حرم شریف میں آتے وقت اعتکاف کی نیت بھی کرلیا کریں، اور دنیا کی باتوں سے پرہیز کرنا۔

☆ صدقہ، خیرات کرتے رہیں اور ایک دوسرے کی خدمت بجالائیں، اور دوسروں سے جو تکلیف پہنچے انہیں برداشت کریں، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کے طالب رہیں۔

☆ یہاں پر ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے، اور گناہ کا وبال بھی بہت سخت ہے۔ اس لئے فسق وفجور، گندی باتیں، لڑائی جھگڑا، غیبت، فضول باتوں اور فضول مجلسوں سے اجتناب کریں، اور وہاں کے احترام کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔

☆ مکہ مکرمہ کے لوگوں کی بُرائی نہ کریں، ان کی سختی اللہ تعالیٰ کے لئے برداشت کریں اور اپنی برائیوں پر نظر رکھیں اور ان کی خوبیوں کو یاد رکھیں۔

☆ بلاضرورت بازاروں میں نہ گھومیں اور اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں، ضرورت کے تحت جانا پڑے تو جلد واپس آنے کی فکر کریں۔

یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں

مکہ معظّمہ میں یوں تو ہر جگہ دعاء قبول ہوتی ہے مگر مندرجہ ذیل مقامات پر دعاء زیادہ قبول ہوتی ہے، اس لئے ان مقامات پر دعا مانگنے کا خاص خیال رکھیں، لیکن نہ تو از خود عورتوں کے ہجوم میں داخل ہوں اور نہ کسی دوسرے کو تکلیف دیں۔

☆ خانۂ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت۔

☆ مَطَاف میں طواف کرتے وقت۔

☆ ''حجر اسود'' کے سامنے اور ''مُلتَزَم'' پر۔

☆ ''حَطِیم'' میں میزاب رحمت کے نیچے ''رُکنِ یَمَانی'' پر اور ''مقام اِبراھیم'' کے پاس۔

☆ زمزم کے کنویں پر۔

☆ ''صَفَا'' پر درمیان میں جہاں دوڑتے ہیں، اور ''مَروہ'' پر۔

☆ ''مِنٰی'' میں، جمرات کے پاس ''مسجدِ خَیف'' میں، جہاں ستر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں۔ عرفات میں۔

☆ ''مُزدلِفہ'' میں ''مسجد مَشْعَرُ الحَرام'' کے پاس۔

☆ ہر اس جگہ پر جہاں سے خانۂ کعبہ نظر آئے۔ (حیات القلوب)

چند زیارات

مکہ معظّمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے اہم واقعات وابستہ ہیں، ان مقامات کی زیارت حج وعمرہ کا حصہ تو

نہیں ہے لیکن وہاں جا کر سیرت کے وہ واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے، اس لئے اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اور ہمت وطاقت بھی ہو تو ان مقامات پر جانا اور زیارت کرنا اچھا ہے، اور ان مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قبولیتِ دعا کی بھی امید ہے، لیکن وہاں جانا ضروری ہرگز نہیں ہے، اگر کوئی بالکل نہ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل نہیں آتا، بلکہ زیادہ فکر حرم شریف کی حاضری کی ہونی چاہئے، کیونکہ اصل زیارت گاہ وہی ہے۔

غارِ ثور:۔ جہاں ہجرت کے وقت رسولِ کریم ﷺ تین دن قیام پذیر ہوئے تھے۔

غارِ حرا:۔ جہاں قرآنِ کریم کی پہلی آیت اتری۔

مسجدِ الجن:۔ جہاں آنحضرت ﷺ نے جنات کو تبلیغ فرمائی۔ یہ جنت المعلیٰ کے قریب ہے۔

مسجدُ الرّایہ:۔ جہاں حضور اکرم ﷺ نے فتحِ مکہ کے دن جھنڈا گاڑا تھا۔

مسجدِ بلال:۔ یہ جبلِ ابوقبیس کے اوپر ہے، وہاں ایک قول کے مطابق چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا معجزہ ہوا تھا۔

مَولَدُ النَّبی:۔ محلّہ مولد النبی میں حضور اقدس ﷺ کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔

جَنَّتُ المُعَلّیٰ:۔ مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

طواف اور سعی کے لئے خاص دُعائیں

پہلے چکر میں	یااللہ	مجھے عبدیتِ کاملہ عطا فرما
دوسرے چکر میں	یااللہ	مجھے اپنی رضا اور بخشش عطا فرما
تیسرے چکر میں	یااللہ	مجھے اپنی برکت ورحمت عطا فرما
چوتھے چکر میں	یااللہ	مجھے صحت وعافیت عطا فرما
پانچویں چکر میں	یااللہ	مجھے عفّت اور تقویٰ عطا فرما
چھٹے چکر میں	یااللہ	مجھے اپنا فضلِ عظیم اور اجرِ عظیم عطا فرما
ساتویں چکر میں	یااللہ	مجھے جنت الفردوس عطا فرما
		اور دوزخ سے نجات دینا۔ آمین

مُلتزم اور مقامِ ابراہیم کے لئے دعا

یااللہ! میرے قلب میں اپنی محبت بھرنا اور مجھے مکمل اتباع سنت کی توفیق عطا فرمانا اور میرا خاتمہ کامل اور خالص ایمان پر فرمانا۔ آمین

مدینہ منوّرہ

آقا ﷺ کی خدمت میں حاضری

درود وسلام اور دستور العمل

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

صلوا علیہ وآلہٖ

اُمیدیں لاکھوں ہیں لیکن بڑی اُمید ہے یہ
کہ ہو سگانِ مدینہ میں میرا نام شُمار

جیوں تو ساتھ سگانِ حرم کے تیرے پھروں
مروں تو کھائیں مدینے کے مجھ کو مور و مار

اُڑا کے باد مِری مُشتِ خاک کو پسِ مرگ
کرے حُضُور کے روضے کے آس پاس نثار

اقتباس قصیدۂ بہاریہ حُجۃ الاسلام نانوتویؒ

ماخوذ فضائل درود شریف از شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا مُہاجر مدنی نوّر اللہ مرقدہٗ
مدفون جنت البقیع، المتوفی ۲۹ رجب المرجب ۱۴۰۲ھ ۲۴ مئی ۱۹۸۲ء دوشنبہ بعد عصر
کتبہ الفقیر نفیس الحسینی ۱۴۰۲ھ

روضۂ اقدس کی زیارت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہیں لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (رواہ البیہقی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (ابن خزیمہ)

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ بدسلوکی کی۔ (رواہ ابن عدی بسند حسن)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کے پاس (کھڑے ہوکر) مجھ پر درود پڑھتا ہے میں خود اس کو سنتا ہوں۔ (رواہ البیہقی)

فائدہ

رسول اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور یہ بات جمہور امت کے مسلمات میں سے ہے، اس لئے آپ کے جو امتی قبر مبارک پر حاضر ہوکر سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ ایسی صورت میں وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح بالمشافہ سلام پیش کرنے کے برابر ہے جو بلاشبہ ایسی عظیم

سعادت ہے جو ہر زائر کو تمام آداب کے ساتھ ہر قیمت پر حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (معارف الحدیث)

عظیم سعادت

عمرہ کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت ہے، رسول اللہ ﷺ کی محبت وعظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا، لہٰذا دیارِ مقدّس میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہو کر درود وسلام پیش کرنے کی سعادت اور اس پر ملنے والے بے شمار ثمرات وبرکات حاصل کرلیں جو دور سے درود وسلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

جن خواتین وحضرات پر حج فرض ہو ان کے لئے پہلے حج کرنا اور زیارت مدینہ کے لئے بعد میں جانا بہتر ہے اور جن پر حج فرض نہ ہوا نہیں اختیار ہے کہ خواہ پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوں اور بعد میں حج کریں یا حج پہلے کرلیں اور مدینہ منورہ بعد میں حاضر ہوں۔ (زبدہ بتصرف)

(۱) جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضور اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت کی نیت کریں اور نیت یوں کریں:

"اے اللہ! میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے مزارِ مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرتا ہوں، اے اللہ! اسے قبول فرمالیجئے۔"

(عمدۃ المناسک بتصرف کثیر)

(۲) مدینہ منورہ جاتے وقت احرام کی ضرورت نہیں ہے، البتہ واپسی پر اگر مکہ مکرمہ آنا ہوتو اِحرام باندھنا ہوگا اس لئے احرام کے لوازمات ساتھ رکھیں۔

(۳) سفرِ مدینہ میں سنتوں پر عمل کرنے کا بہت ہی خیال رکھیں، اس کے لئے ''علیکم بسُنَّتِی'' بطورِ خاص مطالعہ میں رکھیں۔

(۴) اس سفر میں ذوق وشوق اور پورے دھیان وتوجہ سے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھیں، نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے۔

(۵) جب مدینہ منورہ کی آبادی اور مکانات نظر آئیں تو اپنے شوقِ دید کو اور زیادہ کریں اور خوب دورد وسلام پڑھتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوں۔

مسجدِ نبوی میں حاضری

(۱) رہائش گاہ میں سامان رکھ کر غسل کرلیں تو بہتر ہے، ورنہ وضو کرلیں، اچھا لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں اور مسجدِ نبوی کی طرف ادب واحترام کے ساتھ چلیں، نفلی صدقہ کریں۔

(۲) بابِ جبرئیل معلوم ہوتو پہلی مرتبہ اس سے داخل ہونا افضل ہے یا باب السلام سے، ورنہ جس دروازہ سے داخل ہوں درست ہے۔ داخل ہوتے وقت یہ کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ

اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

اور دایاں قدم مسجد کے اندر رکھیں اور نفلی اعتکاف کی نیت کرنے کو

غنیمت سمجھیں۔ (غنیۃ)

سیدھے ریاض الجنۃ آجائیں اگر بآسانی آسکیں ورنہ جہاں جگہ مل جائے اور مکروہ وقت بھی نہ ہوتو وہاں دورکعت تحیۃ المسجد پڑھیں۔

پھر محراب النبی ﷺ کے پاس آئیں اگر آسانی سے آسکیں، یہاں حضور اقدس ﷺ کا منبر مبارک تھا، اس جگہ شکرانہ کی دو نفلیں پڑھیں اور نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دل سے شکرادا کریں کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے یہاں تک پہنچا دیا اور دعا کریں کہ میں اب سلام عرض کرنے جارہا ہوں، میرا سلام قبول ہوجائے۔

روضۂ اقدس ﷺ پرسلام

(۱) اب بڑے ادب واحترام کے ساتھ اور اپنی نالائقی اور روسیاہی کے استحضار کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں، جب آپ جالیوں کے سامنے جہاں جالیوں میں چاندی کی تختی لگی ہوئی ہے پہنچ جائیں تو اس جگہ بالکل سامنے ان جالیوں میں گول سوراخ نظر آئیں گے، پہلے سوراخ پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ سے رسول کریم ﷺ کا چہرۂ انور سامنے ہے۔

(۲) لہٰذا جالیوں سے اندازاً چارقدم کے فاصلہ پر ادب سے کھڑے ہوجائیں، ہاتھ سیدھے، نظریں نیچی کریں اور دھیان نبی کریم ﷺ کی طرف لگائیں اور اتنی آواز سے کہ جالیوں کے اندر والی دیوار مبارک تک آپ کی آواز چلی جائے۔رسول کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کریں اور یوں کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ.

اور یوں سمجھیں کہ میرا اسلام رسولِ خدا ﷺ نے سن لیا ہے اور آپ سلام کا جواب دیتے ہیں لہٰذا میرے سلام کا جواب بھی آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(۳) اب پورے ادب واحترام اور دھیان کے ساتھ جس قدر ہو سکے درود وسلام پڑھیں جونسا درود شریف چاہیں آپ پڑھ سکتے ہیں مگر ہمارے اسلاف نے روضۂ اقدس پر اس طرح درود وسلام پڑھنے کو لکھا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

آپ بار بار یہ الفاظ دہرا سکتے ہیں تاہم یہ الفاظ دل سے ادا کریں اور پوری طرح دھیان حضور اقدس ﷺ کی طرف رہے اور نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۴) اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے، اس کے سامنے کھڑی ہو کر حضرت ابوبکر ؓ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَاسَیِّدَنَا اَبَابَکْرِ نِ الصِّدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَعَنَّا.

(۵) اس کے بعد پھر ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑی ہو کر حضرت عمر فاروق ؓ کو سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَعَنَّا.

(۶) اس کے بعد پھر اُلٹے ہاتھ کی طرف اسی پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں جس میں رسول خدا ﷺ ہیں اور نمبر۳ میں لکھے ہوئے درود وسلام یا نماز والا درود شریف ذوق وشوق سے پڑھیں اور جن لوگوں نے آپ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کو کہا ہے ان کا سلام اپنی زبان میں اس طرح پہنچادیں مثلاً:

''یارسول اللہ! عبدالحکیم اور عبدالرؤف نے آپ کی خدمت میں
سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے
شفاعت کے امیدوار ہیں۔''

اگر نام یاد نہ آئے تو اس طرح عرض کریں:

''یارسول اللہ ﷺ! بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام
عرض کیا ہے، ان سب کا سلام قبول فرمالیجئے۔''

(۷) پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس ﷺ کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر اپنے اور والدین، اہل وعیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں، بس اسی کو سلام کہتے ہیں۔ جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

(۸) جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کیا کریں خصوصاً پانچوں نمازوں کے بعد، اگر کسی وقت سامنے حاضری کا موقعہ نہ ہو تو پھر آپ مسجدِ نبوی ﷺ میں کسی بھی جگہ سے

سلام عرض کر سکتے ہیں، اگرچہ اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے حاضر ہو کر عرض کرنے میں ہے۔ (احکام حج)

مسجد نبوی ﷺ سے باہر بھی جب کبھی روضۂ اقدس ﷺ کے سامنے سے گزریں تو تھوڑی دیر ٹھہر کر مختصر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں۔ (احکام حج)

خواتین کا سلام

☆ خواتین کو بھی روضۂ اقدس کی زیارت اور سلام عرض کرنا چاہئے اور طریقہ سلام عرض کرنے کا اوپر لکھا گیا ہے، خواتین بھی اس کے مطابق سلام عرض کریں، البتہ (اگر حکومت کی طرف سے ممانعت نہ ہو) تو ان کے لئے رات کے وقت حاضر ہو کر سلام عرض کرنا بہتر ہے، اور جب زیادہ ہجوم ہو تو کچھ فاصلہ ہی سے سلام عرض کر دیا کریں۔

☆ اگر کسی خاتون کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہو تو گھر پر قیام کرے، سلام عرض کرنے کے لئے مسجد نبوی میں نہ آئے، البتہ مسجد کے باہر باب السلام کے پاس یا کسی اور دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر سلام عرض کرنا چاہے تو کر سکتی ہے اور جب پاک ہو جائے تو روضۂ مبارک پر سلام عرض کرنے چلی جائے۔

☆ مدینہ منورہ میں بھی خواتین کو گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ انہیں گھر میں نماز ادا کرنے سے مسجدِ نبوی ﷺ کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔

(ماخذہ بدائع الصنائع: ص ر۱۱۳)

لیکن اگر خواتین مسجد نبوی میں سلام عرض کرنے آئیں اور نماز کا وقت آنے پر مسجدِ نبوی ﷺ کی جماعت میں شامل ہو کر نماز ادا کرلیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

چالیس نمازیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو اس کے لئے دوزخ سے براءت لکھی جائے گی اور عذاب و نفاق سے براءت لکھی جائے گی۔

(رواہ احمد)

تشریح

اس حدیثِ پاک سے مسجدِ نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے نمازی کو عذابِ دوزخ اور نفاق سے بَری فرمادیتے ہیں۔ اس لئے مسجدِ نبوی کی نمازوں کا خاص اہتمام رکھنا چاہئے اور چالیس نمازیں ادا کرکے یہ عظیم فضیلت حاصل کرنی چاہئے۔ لیکن مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا فرض یا واجب نہیں ہے۔ اور یہ نمازیں ادا کرنا حج یا عمرہ کا کوئی حصہ نہیں ہے، اگر کوئی شخص یہ چالیس نمازیں مسجدِ نبوی میں ادا نہ کرسکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کے حج وعمرہ میں کوئی کمی نہیں۔

خواتین کے لئے مدینہ منورہ میں بھی گھر میں نمازیں پڑھنا افضل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ انہیں گھر میں چالیس نمازیں پڑھنے کا ثواب بھی مل جائے گا، اس

لئے خواتین مسجدِ نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فکر نہ کریں اپنے گھروں میں نمازیں ادا کریں، ہاں کبھی نماز کے وقت مسجد میں ہوں اور مسجد کی جماعت میں شامل ہوجائیں تو ان کی نماز ہوجائے گی۔

اور اگر ماہواری کے عذر کی بناء پر خواتین چالیس نمازیں گھر میں بھی پوری نہ کرسکیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ اس قدرتی عذر اور غیر اختیاری معذوری سے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خواتین کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ خواتین ہر نماز کے وقت وضو کرکے گھر ہی میں مصلے پر بیٹھ کر تھوڑا بہت ذکر کرلیا کریں یہی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے اور ضروری یہ بھی نہیں۔

مسجدِ قباء میں دو رکعت سے عمرہ کا اجر وثواب

مسجدِ قباء وہ مسجد ہے جو آغازِ اسلام میں سب سے پہلے بنائی گئی، مسجد الحرام، مسجدِ نبوی، اور مسجدِ اقصیٰ کے علاوہ دیگر تمام مساجد سے افضل ہے، اس میں از روئے حدیث دو رکعت پڑھنے سے عمرہ کا اجر وثواب ملتا ہے۔

مختصر دستور العمل

جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے اس کو بہت ہی غنیمت جانیں اور جہاں تک ہوسکے اپنے اوقات کو ذکر وعبادت میں لگانے کی کوشش کریں، اس سلسلہ میں ان امور کا اہتمام بہت مفید ہے۔

(۱) روضۂ اقدس ﷺ پر حاضر ہوکر کثرت سے سلام پڑھیں، کم از کم ہر نماز کے بعد حاضری دیں اور سلام پیش کیا کریں۔

(۲) کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور ذکر وتلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھیں۔

(۳) رِیاض الجنۃ میں جتنا موقعہ مل سکے نوافل اور دعائیں کریں اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل نماز اور دعا کی کثرت کریں۔

(۴) اشراق، چاشت، اوّابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح پڑھیں۔

(۵) کبھی کبھی حسبِ سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر ہو آیا کریں اور جنت البقیع چلے جایا کریں اور وہاں ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کریں اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگیں۔

(٦) اہل مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی برائی نہ کریں، خرید وفروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھیں تاکہ ثواب ملے۔

(۸) مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بے حد بچیں، خصوصًا فضول باتیں، غیبت کرنے، چغلی کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے خاص طور پر بچیں۔

مدینہ منورہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو مسجدِ نبوی ﷺ میں دو رکعت نفل پڑھیں اور پھر روضۂ اقدس ﷺ کے سامنے الوداعی سلام عرض کرنے جائیں، اس کا وہی طریقہ ہے جو سلام عرض کرنے کا پہلے لکھا گیا ہے۔ سلام عرض کرتے وقت رونا آئے تو رو پڑیں اور اس جدائی پر آنسو بہائیں کہ خدا جانے پھر کب اس مقدس در کی حاضری نصیب ہوگی اور پھر دعا کریں، یا اللہ تعالیٰ ہمارے سفر کو آسان فرما اور عافیت وسلامتی کے ساتھ اپنے اہل وعیال میں پہنچا اور دوبارہ حاضری نصیب فرما اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنانا بلکہ عافیت کے ساتھ بار بار حاضری عطا فرماتے رہنا۔ آمین

مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا

بعض حضرات مدینہ منورہ عمرہ سے پہلے جاتے ہیں اور بعض عمرہ کے بعد، واپسی پر بعض سیدھے جدہ جاتے ہیں اور بعض مکہ مکرمہ، جس کی وجہ سے مدینہ منورہ سے اِحرام باندھنے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، سہولت کے لئے ان کا خلاصہ یہاں لکھا جاتا ہے:

☆ جو لوگ مدینہ منورہ سے واپسی پر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ نہیں رکھتے، بلکہ سیدھے جدہ سے اپنے وطن آنے کا ارادہ رکھتے ہیں، انہیں مدینہ منورہ سے کسی اِحرام کی ضرورت نہیں۔

☆ جو لوگ مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ جانا چاہتے ہیں، انہیں چاہئے کہ وہ عمرہ کا اِحرام باندھ کر جائیں، بغیر اِحرام مکہ مکرمہ جانا جائز نہیں۔

ضروری مسئلہ

اگر کسی عورت کے گھر والے مدینہ طیبہ سے واپسی پر جدّہ جانے سے پہلے چند گھنٹوں کے لئے عمرہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ آنا چاہیں اور عورت حائضہ ہو تو عورت کو بھی مکہ مکرمہ آنے کے لئے حج یا عمرہ کا اِحرام باندھنا لازم ہوگا اور حیض سے پاک ہوکر اس کو ادا کرنا ہوگا، اور بغیر احرام باندھے مکہ مکرمہ جانا جائز نہ ہوگا۔ ورنہ دم واجب ہوگا۔ اس لئے مکہ مکرمہ آنے کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کرنا چاہئے۔

وطن واپس آنا

جب اپنا شہر یا گاؤں قریب آجائے تو اس میں داخل ہونے پر یہ دعا پڑھیں:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.

گھر والوں کو پہلے ہی اپنے آنے کی اطلاع کر دیں تا کہ اچانک گھر نہ پہنچیں، جب اپنے شہر میں داخل ہوں اور وقت مکروہ نہ ہوتو محلّہ کی مسجد جا کر دو رکعت نفل ادا کریں اور جب گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں۔:

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَایُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا.

اور گھر میں دو رکعت نفل پڑھیں۔ (حیات)

اور تہہ دل سے اس سفر کے بعافیت پورا ہونے پر شکر ادا کریں اور اب باقی زندگی کو رب کعبہ کی مرضیات کے مطابق گزارنے کی پوری کوشش کریں، لوگوں کے سامنے اس سفر کی خوبیاں اور راحتیں بیان کر سکتے ہیں، اس سفر کی تکلیفیں اور دشواریاں بیان کرنے سے پرہیز کریں۔

وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ
وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بندہ

عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

خادم دارالافتاء دارالعلوم کراچی

۱۵/رجب ۱۴۱۹ھ

حج وعمرہ

اس رسالہ میں حج وعمرہ ادا کرنے کا آسان طریقہ اور
ضروری مسائل معتبر کتابوں سے لکھے گئے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

تلبیہ



لَبَّیْکَ

میں حاضر ہوں

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ

اے اللہ تیرے حضور میں حاضر ہوں

لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ

سب نعمتیں تیری ہی ہیں اور ملک اور بادشاہت تیری ہی ہے

لَاشَرِیْکَ لَکَ

تیرا کوئی شریک نہیں

ان کلماتِ تلبیہ کو زبانی یاد کرلیں، آئندہ بھی موقع بموقع ان کو پڑھنا ہے

اور خواتین تلبیہ ہر جگہ اور ہر مرتبہ آہستہ آواز سے کہیں

حج کی تیاری

آداب واحکام اور معافی وتلافی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.
اَمَّا بَعْدُ!

ارادۂ حج

جب حج وعمرہ کا ارادہ کریں تو درج ذیل کام انجام دیں:

(۱) سب سے پہلے یہ نیت کریں کہ

''میں یہ سفر محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، اس کے حکم کی تعمیل اور ثوابِ آخرت حاصل کرنے کے لئے کر رہا ہوں۔''

(۲) اگر مکروہ وقت نہ ہو تو توبہ کرنے کی نیت سے دو رکعت نفل پڑھیں۔ اور گذشتہ تمام گناہوں سے سچی توبہ کریں۔

(۳) نماز، روزۂ رمضان، زکوٰۃ، فطرہ، قربانی اور منت وغیرہ کے فرض واجب ہونے کے بعد سے ان کی ادائیگی میں آپ سے جتنی کوتاہیاں ہوئی ہیں اُن کی تلافی کرنے کا پختہ ارادہ کریں اور حسبِ طاقت قضا کرنا شروع کر دیں۔

(۴) کسی سے لڑائی جھگڑا ہو گیا ہو یا بُرا بھلا کہہ دیا ہو یا کوئی حق تلفی ہو گئی تو معافی مانگیں، اور کہا سُنا معاف کرائیں، خصوصاً عزیزوں اور ملنے جلنے والوں سے صلح وصفائی کر کے دل صاف کریں، اگر والدین حیات ہوں اور ناراض ہوں تو انہیں راضی کریں۔

(۵) اپنے اوپر کسی کا کوئی مالی حق واجب ہو مثلاً قرض ہو یا امانت ہو، اُس کو ادا کریں، ورنہ ادا کرنے کی وصیت لکھ دیں اور اپنے لین و دین کا سارا حساب کسی قابلِ اعتماد شخص کے سپرد کریں۔

(۶) اہل وعیال کے لئے اپنے واپس آنے تک ان کے اخراجات وغیرہ کا مناسب انتظام کر دیں۔

(۷) حج اور عمرہ کرنے کا طریقہ اور ان کے ضروری مسائل سیکھنا شروع کریں، اس مقصد کے لئے معتبر اہل فتویٰ علماء سے استفادہ کریں اور مسائلِ حج کی معتبر کتب کا مطالعہ کریں، ناچیز کا یہ رسالہ بھی توجہ سے بار بار پڑھنا انشاء اللہ کافی ہوگا اور جو بات سمجھ میں نہ آئے یا کوئی اور بات ذہن میں آئے وہ کسی معتبر عالم ومفتی سے دریافت کریں اس سلسلہ میں ٹی وی وغیرہ پر حج کی فلم دیکھنے اور خواتین وحضرات کے مخلوط اجتماعات میں شرکت کرنے سے پرہیز کریں کیونکہ مسائلِ حج سیکھنے کے یہ طریقے درست نہیں ہیں، نیز معتبر اہلِ فتویٰ علماء کرام کے سوا دوسرے لوگوں کی حج وعمرہ کے موضوع پر لکھی ہوئی کتابوں کے مطالعہ سے بھی پرہیز کریں، ان میں اکثر مسائل کی غلطیاں پائی جاتی ہیں۔

مکان سے روانگی

جب سفرِ حج کے لئے گھر سے نکلنے لگیں، اور مکروہ وقت نہ ہو تو گھر میں عام نوافل کی طرح دو رکعت نفل ادا کریں، اگر پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے

بعد سورۃ الکفرون اوردوسری رکعت میں سورۂ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ پڑھیں تو بہتر ہے اور سلام پھیرنے کے بعد اللہ تعالیٰ سے سفر کی آسانی کے لئے دعا کریں۔ اور یہ دعا بھی کریں۔

''اے اللہ! سفر میں جاتے وقت سرکار دو عالم ﷺ نے جتنی
دعائیں کی ہیں یا بتلائی ہیں، وہ سب دعائیں میری طرف سے
قبول فرمالیجئے۔'' آمین

اگر مکروہ وقت ہو تو نفل نہ پڑھیں، بغیر نفل پڑھے مذکورہ دعا مانگیں، اس کے بعد ہر جگہ، گھر سے باہر آتے وقت، سواری پر جانے کے وقت، احباب سے رخصت ہوتے وقت، سواری کے روانہ ہونے پر، اِحرام باندھنے کے وقت، مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ نظر آنے پر، طواف میں صَفَامَرْوَہْ پر، عَرَفَات، مُزْدَلِفَہ اور مِنٰی میں۔ غرض ہر موقعہ پر یہ درجِ ذیل دعا مانگ لیا کریں۔ یہ بہت مختصر اور جامع دعا ہے:

''یا الٰہ العالمین! اس موقعہ پر سرکار دو عالم ﷺ اور آپ کے
نیک بندوں نے جو جو بھلائیاں مانگی ہیں سب مجھ کو عطا فرما
اور جن جن چیزوں سے پناہ مانگی ہے، ان سب سے مجھے کو اپنی
پناہ عطا فرما۔'' آمین

سفرِ حج کا آغاز

چونکہ یہ سفر ۴۸ میل سے زیادہ کا ہے اس لئے جب آپ اپنے شہر کی

حدود سے باہر نکل جائیں گے تو آپ ''شرعی مسافر'' ہو جائیں گے، اور ظہر، عصر اور عشاء کے وقت بجائے چار رکعت کے دو رکعت فرض پڑھیں گے، البتہ کوئی امام مقیم ہو اور آپ اس کے پیچھے باجماعت نماز ادا کریں تو اس کے پیچھے چار رکعت ہی ادا کریں گے۔ جیسے حیدرآباد یا سکھر سے حج کو آنے والے حضرات کراچی کی کسی مسجد میں باجماعت نماز ادا کریں تو امام کے ساتھ پوری نماز ادا کریں۔ البتہ اگر امام بھی مسافر ہو یا جماعت نکل گئی ہو اور الگ نماز پڑھیں تو چار کی بجائے دو رکعت ادا کریں گے۔ اور فجر و مغرب کے فرض بدستور پڑھیں گے ان میں کوئی تبدیلی نہ ہوگی۔

خواتین چونکہ تنہا نماز ادا کرتی ہیں اس لئے وہ ظہر، عصر اور عشاء میں دو رکعت ادا کریں گی اور فجر و مغرب کی دو اور تین رکعت ہی ادا کرنی ہوں گی۔

سنتوں اور نفلوں کا حکم مردوں اور خواتین کے لئے یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہے تو پوری پوری پڑھیں یہی بہتر ہے اور اگر جلدی ہے یا تکلیف ہوتی ہے یا کوئی اور دشواری ہو تو بالکل نہ پڑھیں، کوئی گناہ نہیں۔

کراچی سے جدّہ روانگی

جب آپ کراچی یا اسلام آباد پہنچ جائیں اور مکہ مکرمہ جانے کے لئے جدّہ روانگی کا وقت قریب آجائے تو یہ دیکھیں کہ جدّہ ہوائی جہاز سے جانا ہے یا پانی کے جہاز سے، اگر ہوائی جہاز سے جانا ہے تو کراچی ہی سے اِحرام

باندھا جائے گا، اور اگر پانی کے جہاز سے جانا ہے تو جدّہ پہنچنے سے پہلے پہلے احرام باندھا جائے گا مگر اِحرام باندھنے سے پہلے یہ معلوم کرنا ضروری ہے کہ آپ کس قسم کا اِحرام باندھنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ حج کی کئی قسمیں ہیں۔

حج کی قسمیں

حج کی تین قسمیں ہیں: اِفراد، قِرَان اور تمتُّع، ان کی مختصر تشریح یہ ہے:

اِفرَاد

اگر میقات سے صرف حج کا اِحرام باندھیں اور حج کے دنوں میں صرف حج کریں تو یہ "حجِ افراد" کہلاتا ہے۔ (حیات)

یہ اِحرام بقرعید تک بندھا ہی رہے گا، حج کرنے کے بعد ہی کھلے گا کیونکہ اس میں عمرہ شامل نہیں ہوتا اور یہ اِحرام لمبا ہوجاتا ہے، ہاں اگر حج کے قریب باندھا جائے تو لمبا نہ ہوگا، اور اس میں حج کی قربانی واجب نہیں ہے۔ (حیات)

قران

اگر میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ اِحرام باندھیں اور ایک ہی اِحرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیت کریں تو یہ "حجِ قِرَان" کہلاتا ہے۔

(معلم الحجاج)

یہ اِحرام بھی بقرعید تک بندھا رہے گا، عمرہ کرکے نہیں کھلے گا بلکہ عمرہ

کرنے کے بعد بھی اِحرام بندھا رہے گا اور حج کر کے قربانی کے بعد سر مُنڈوا کر یہ اِحرام کھلے گا، یہ بھی بعض دفعہ لمبا ہو جاتا ہے، اور اس میں حج کی قربانی واجب ہے۔

تَمَتُّع

اگر میقات سے صرف عمرہ کا اِحرام باندھیں اور حج کے مہینوں (حج کے مہینوں سے مراد شوال، ذوالقعدہ، اور ذوالحجہ کے شروع کے دس دن ہیں ''حیات'') میں عمرہ کر کے اِحرام کھول دیں، پھر اسی سال اسی ایک سفر میں حج کا اِحرام باندھ کر حج ادا کریں تو یہ ''تَمَتُّع'' کہلاتا ہے۔ (حیات بتصرف)

اس میں عمرہ سے فارغ ہو کر عمرہ کا احرام کھل جاتا ہے اور آدمی عام آدمیوں کی طرح مکہ مکرمہ میں رہتا ہے، اس کے بعد حج کے دنوں میں حج کرتا ہے اس لئے اس میں احرام لمبا نہیں ہوتا، حجاج کو اس میں بہت آسانی رہتی ہے، اسی لئے اکثر حجاج حجِ تمتع ہی کرتے ہیں، اس میں بھی حج کی قربانی واجب ہے۔ (حیات)

مال والی قربانی کی تفصیل حج کے تفصیلی بیان میں قربانی کے عنوان کے تحت آئے گی وہاں دیکھیں۔

حج کی ان تین قسموں اور عمرہ میں، سب سے افضل حجِ قِران ہے اس کے

بعد حجِ تمتع، اس کے بعد حجِ افراد، اس کے بعد صرف عُمرہ افضل ہے۔ (حیات)

بہر حال حج کی مذکورہ تین قسموں میں چونکہ حجاج کے لئے حج تمتع زیادہ آسان ہے، لہٰذا اسی کے مطابق پہلے عمرہ کا طریقہ اور پھر حج کا طریقہ لکھا جائے گا۔

عُمرہ کا طریقہ

نیت، اِحرام، ممنوع، مکروہ،

مباح باتیں اور مختصر معمولات

عمرہ کا اجر وثواب

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں، اگر وہ دعا کریں تو وہ ان کی دعا قبول فرمائے، اور اگر وہ اس سے مغفرت مانگیں تو وہ ان کی مغفرت فرمائے۔ (سنن ابن ماجہ)

رسول کریم ﷺ نے فرمایا:

''ایک عمرہ سے دوسرے عمرہ تک کفّارہ ہوجاتا ہے ان کے درمیان کے گناہوں کا......اور ''حج مبرور'' (پاک اور مخلصانہ حج) کا بدلہ تو بس جنت ہے۔ (صحیح بخاری ومسلم)

رمضان میں عمرہ

''حضرت ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ میرے خاوند اور ان کے بیٹے تو حج کے لئے چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے، حضور ﷺ نے فرمایا: رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔'' (الترغیب)

احرام کا طریقہ اور آداب

جب آپ حج یا عمرہ کا اِحرام باندھیں تو پہلے یہ کام کریں:

☆ سر کے بال سنواریں، خط بنوائیں، مونچھیں کتریں، زیر ناف بال اور بغل کے بال صاف کریں۔ (غنیۃ)

☆ احرام کی نیت سے غسل کریں ورنہ کم از کم وضو کریں، پھر سر اور داڑھی میں تیل لگائیں، کنگھا کریں، جسم اور احرام کی چادروں پر ایسی خوشبو لگائیں جس کا دھبہ نہ لگے۔ (غنیۃ)

☆ مرد حضرات سلے ہوئے کپڑے اتار کر ایک سفید چادر ناف کے اوپر بطور تہبند باندھیں، دوسری چادر اوڑھیں، سر اور دونوں بازو ڈھک لیں اور ایسے جوتے چپل اتار دیں جن سے پیروں کے پُشت کی اُبھری ہوئی ہڈی چھپ جاتی ہو اور ہوائی چپل پہنیں جن میں مذکورہ ہڈی کھلی رہتی ہے، خواتین سلے ہوئے کپڑے اور جوتے وغیرہ بدستور پہنی رہیں۔ (غنیۃ)

☆ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو اِحرام کی نیت سے سر ڈھک کر عام نفلوں کی طرح دو رکعت نفل پڑھیں، اگر پہلی رکعت میں اَلْحَمْدُ شریف کے بعد سورۂ کافرون پڑھیں اور دوسری رکعت میں قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھیں تو بہتر ہے اور اگر مکروہ وقت ہو تو بغیر دو رکعت نفل پڑھے عمرہ کی نیت کریں۔ (حیات)

مفید مشورہ

پاکستان سے بذریعہ ہوائی جہاز مکہ مکرمہ جانے والے خواتین وحضرات پر لازم ہے کہ جہاز پر سوار ہونے سے پہلے یا جہاز روانہ ہونے کے گھنٹہ ڈیڑھ گھنٹہ کے اندر جہاز میں احرام باندھیں تاکہ بلا اِحرام میقات سے آگے نہ بڑھیں، ورنہ گناہگار بھی ہوں گے، اور دَم بھی لازم ہوگا لیکن مشورہ یہ ہے کہ گھر یا ائیرپورٹ پر اِحرام باندھنے کی بجائے ہوائی جہاز میں اِحرام باندھیں کیونکہ بعض مرتبہ احرام باندھنے کے بعد جہاز کی روانگی منسوخ یا مؤخر ہو جاتی ہے جس کی بنا پر احرام کی

حالت میں رہنا دشوار ہوتا ہے۔

اور ہوائی جہاز میں اِحرام باندھنے کی آسان صورت یہ ہے کہ اوپر جتنے کام لکھے گئے ہیں وہ سب گھر یا ائیر پورٹ پر کریں، نیت اور تلبیہ ابھی نہ کہیں جب ہوائی جہاز فضا میں بلند ہو جائے اور آپ اپنی سیٹ پر اطمینان سے بیٹھ جائیں اور اس وقت جہاز میں نیت اور تلبیہ کہیں، کیونکہ احرام اور اس کی پابندیاں نیت اور تلبیہ سے شروع ہوتی ہیں۔

بحری جہاز سے مکہ مکرمہ جانے والے خواتین وحضرات کو یَلَمْلَم کی محاذات سے احرام باندھنا افضل ہے اور اگر وہ جدہ پہنچ کر احرام باندھیں تو اس کی بھی گنجائش ہے۔ (احکام حج بتصرف)

عمرہ کی نیت

اب آپ اپنا سر کھولیں، البتہ دونوں کاندھے چادر سے ڈھکے رہنے دیں اور قبلہ رُخ بیٹھ کر اس طرح عمرہ کی نیت کریں:

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے۔'' (حیات)

اس کے فوراً بعد عمرہ کے احرام کی نیت سے درمیانی آواز کے ساتھ تین مرتبہ لبیک کہیں، لبیک یہ ہے۔

لَبَّیْکَ اللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ، لَاشَرِیْکَ لَکَ . (حیات)

اس کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا مانگیں:

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور
آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں، اور اس موقعہ
سرکارِ دوعالم ﷺ نے جو جو دعائیں مانگیں یا بتلائی ہیں وہ بھی مانگتا
ہوں، سب میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔'' آمین

لیجئے اِحرام بندھ گیا اب آپ تلبیہ کثرت سے پڑھیں، کھڑے ہوئے، بیٹھے ہوئے، لیٹے ہوئے، چلتے پھرتے، اُترتے چڑھتے، پاکی وناپاکی ہر حالت میں، خصوصًا فرض نمازوں کے بعد بکثرت تلبیہ پڑھتے رہیں، مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آواز سے پڑھیں، پھر آہستہ آواز سے درود شریف پڑھ کر کوئی بھی دعا مانگیں اور تلبیہ جب بھی پڑھیں لگاتار تین مرتبہ پڑھیں۔

(حیات وغنیۃ)

خواتین کا اِحرام

خواتین تمام سلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں، اور احرام باندھنے سے پہلے جو کام اوپر لکھے گئے ہیں ان میں جو کام ان کے مناسب ہیں ان کو کریں اگر مکروہ وقت نہ ہو اور ماہواری نہ آرہی ہو تو احرام باندھنے کی نیت سے دو رکعت نفل ادا کریں اور اگر مکروہ وقت ہو یا ماہواری آرہی ہو تو نفل نہ پڑھیں۔ غسل یا صرف وضو کر کے قبلہ رُخ بیٹھ جائیں، چہرہ پر سے کپڑا ہٹائیں اور عمرہ کی نیت کریں، عمرہ کی نیت یہ ہے۔

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کرنے کی نیت کرتی ہوں
اس کو میرے واسطے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے۔'' آمین

اس کے فوراً بعد تین مرتبہ آہستہ آواز سے لبیک کہیں یا کوئی دوسری عورت یا اس کے مَحرم کہلوائے اس کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا کریں:

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور آپ سے آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں۔'' آمین

لیجئے اِحرام بندھ گیا، اب خواتین بکثرت آہستہ آواز سے تلبیہ پڑھتی رہیں، جس کی تفصیل اوپر گزری۔

اِحرام کی پابندیاں

نیت اور تلبیہ پڑھتے ہی احرام کی پابندیاں شروع ہوجائیں گی، مرد حضرات اپنا سر اور چہرہ اور خواتین صرف چہرہ سوتے جاگتے، چلتے پھرتے، ہر وقت کھلا رکھیں، کسی وقت بھی ان کے اوپر کپڑا نہ لگنے دیں اور نہ کپڑے سے ڈھانکیں، چونکہ خواتین کا نامحرم مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے اور بے پردہ رہنا جائز نہیں، لہٰذا خواتین دورانِ اِحرام نامحرم مردوں کے سامنے بلا عذرِ معتبر چہرہ بھی نہ کھولیں، ان کے سامنے جاتے وقت سر پر ایسا ہیٹ پہن لیں جس کے اگلے حصہ پر نقاب سلی ہوئی ہو جس میں چہرہ نہ جھلکے اور اس میں آنکھوں کے سامنے باریک جالی سلی ہوئی ہو تاکہ راستہ نظر آسکے اس ہیٹ کی ٹوپی پر برقعہ اوڑھیں، برقعہ کی نقاب پیچھے کریں اور باقی جسم برقعہ سے ڈھانپیں، اور چہرہ کے سامنے ہیٹ کی نقاب لٹکالیں اس طرح پردہ بھی ہوجائے گا، اور نقاب بھی چہرہ سے دور رہے گی (خواتین کے اِحرام کا مفصل

طریقہ اور مخصوص مسائل کے لئے احقر کا رسالہ ''خواتین کا حج'' کا مطالعہ کریں، یہ رسالہ مکتبۃ الاسلام کراچی سے مل سکتا ہے۔)

اِحرام باندھنے کے بعد بعض چیزیں ممنوع ہو جاتی ہیں، بعض مکروہ اور بعض جائز، اس کی تفصیل ''معلم الحجاج'' اور ''عمدۃ المناسک'' میں ہے، یہاں بقدرِ ضرورت ان کا خلاصہ تحریر کیا جاتا ہے۔

اِحْرام کی ممنوع باتیں

اِحرام کی حالت میں درج ذیل امور کا ارتکاب ممنوع ہے، ان کے کرنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور جرمانہ بھی واجب ہوتا ہے چنانچہ بعض صورتوں میں دم واجب ہوتا ہے یعنی قربانی واجب ہوتی ہے، اور بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے اور بعض صورتوں میں صرف گناہ ہوتا ہے۔ دَم وغیرہ واجب نہیں ہوتا اگر ایسی غلطی ہو جائے تو معتبر اہلِ فتوی علماء کرام سے اس کا حکم دریافت کر کے عمل کریں یا معتبر کتابوں میں دیکھیں، یاد رہے ان امور کا کرنا گناہ تو ہے ہی اس سے انسان کا حج وعمرہ بھی ناقص ہو جاتا ہے، اس لئے ممنوعاتِ احرام سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

☆ اِحرام کی حالت میں مرد حضرات کو سلے ہوئے کپڑے پہننا منع ہے اور ایسا جوتا پہننا بھی منع ہے جس میں پیر کے پشت کی درمیانی ابھری ہوئی ہڈی چھپ جائے البتہ خواتین سلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں اور انہیں ہر قسم کا جوتا استعمال کرنا بھی درست ہے۔

☆ اِحرام کی حالت میں مرد حضرات کو سر اور چہرہ سے اور خواتین کو صرف

چہرہ سے کپڑا لگانا اوران کو کپڑے سے ڈھانکنا منع ہے، سوتے جاگتے ہر وقت ان کو کھلا رکھیں۔

☆ اِحرام کی حالت میں جانگیہ پہننا جائز نہیں، نیز سر و چہرہ پر پٹی باندھنا بھی درست نہیں۔

☆ خوشبودار سرمہ لگانا منع ہے، البتہ بغیر خوشبو کا سرمہ لگانا جائز ہے لیکن نہ لگانا اس کا بھی افضل ہے۔ (حیات)

☆ خوشبودار صابن استعمال کرنا منع ہے۔ (فتویٰ)

☆ جسم یا کپڑوں پر کسی بھی قسم کی خوشبو لگانا، سر یا جسم پر خوشبودار تیل لگانا یا خالص زیتون یا تل کا تیل کا لگانا منع ہے، البتہ ان تیلوں کے سوا بغیر خوشبو کا تیل لگانا جائز ہے۔

☆ سر اور جسم کے کسی حصہ کے بال کاٹنا، یا کٹوانا، اور ناخن کترنا منع ہے۔

☆ اپنے سر یا جسم یا اپنے کپڑے کی جوں مارنا، یا جوں مارنے کے لئے کپڑے کو دھوپ میں ڈالنا منع ہے۔

☆ بیوی سے ہمبستری کرنا، یا ہمبستری کی باتیں کرنا، یا شہوت سے بوس وکنار کرنا یا شہوت سے چھونا منع ہے۔

☆ احرام کی حالت میں ہر قسم کے گناہوں سے بطورِ خاص بچنا، جیسے غیبت کرنا، چُغلی کرنا، فضول باتیں کرنا، بے فائدہ کام کرنا، بے جا مذاق کرنا، کسی کو ناحق ذلیل ورسوا کرنا، حسد کرنا، اور خاص کر خواتین کا بے پردہ رہنا، یہ سب باتیں بغیر احرام کے بھی ناجائز ہیں اور اِحرام کی حالت میں خاص طور پر

ناجائز اور گناہ ہیں۔

☆ حالتِ احرام میں لڑائی جھگڑا کرنا، یا بے جا غصہ کرنا، بڑا گناہ ہے، اس سے بطورِ خاص بچنا چاہئے، بعض حجاج اس گناہ میں بہت مبتلا نظر آتے ہیں۔

مکروہ باتیں

اِحرام باندھنے کے بعد درجِ ذیل امور کا ارتکاب مکروہ اور گناہ ہے، اُن سے بچنے کا اہتمام کرنا چاہئے اگر غلطی سے ارتکاب ہو جائے تو توبہ واستغفار کرنا چاہئے۔ لیکن اُن میں کوئی جرمانہ واجب نہیں۔

☆ لونگ، الائچی اور خوشبودار تمباکو ڈال کر پان کھانا مکروہ ہے، لیکن سادہ پان کھانا جائز ہے۔

☆ جسم سے میل دور کرنا اور جسم کو بغیر خوشبو کے صابن سے دھونا مکروہ ہے۔

☆ سر اور داڑھی کے بالوں میں کنگھا کرنا بھی مکروہ ہے۔

☆ اگر بال ٹوٹنے یا اکھڑنے کا خطرہ ہو تو سر کھجلانا بھی مکروہ ہے، ہاں آہستہ کھجلانا کہ بال اور جوں نہ گرے، جائز ہے۔

☆ اگر اِحرام کی چادریں تبدیل کرنی ہوں یا خواتین کو کپڑے بدلنا ہوں تو ان میں کسی قسم کی خوشبو بسی ہوئی نہ ہونی چاہئے۔

☆ خوشبودار میوہ اور خوشبودار گھاس سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے، اور خوشبو کو چھونا اور سونگھنا بھی مکروہ ہے، البتہ اگر بلا ارادہ ناک میں خوشبو آجائے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ خوشبودار پھول سونگھنا یا ان کا ہار گلے میں ڈالنا مکروہ اور منع ہے۔ (عمدہ)

☆ اوندھا ہو کر منہ کے بل لیٹ کر تکیہ پر پیشانی رکھنا مکروہ ہے، البتہ سر یا رخسارہ تکیہ پر رکھنا مکروہ نہیں، جائز ہے۔

☆ کپڑے یا تولیہ سے منہ پونچھنا مکروہ ہے، لہٰذا ہاتھ سے چہرہ صاف کریں، کپڑا استعمال نہ کریں، اسی طرح کعبہ کے پردے کے نیچے اس طرح کھڑے ہونا کہ پردہ منہ کو لگے مکروہ ہے اور اگر سر اور چہرہ کو پردہ نہ لگے تو جائز ہے۔

☆ اِحرام کے تہبند کے دونوں پلّوؤں کو آگے سے سینا مکروہ ہے۔ اسی طرح اس میں گرہ لگانا یا پن لگانا یا دھاگہ وغیرہ سے باندھنا بھی مکروہ ہے، تاہم اگر کسی نے ستر کی حفاظت کے لئے ایسا کیا تو دم یا صدقہ واجب نہ ہوگا۔ (حیات)

☆ سر اور چہرے کے سوا جسم کے دیگر اعضاء پر بلا عذر پٹی باندھنا مکروہ ہے اور عذر میں مکروہ نہیں، اور سر اور چہرے پر پٹی وغیرہ باندھنا درست نہیں، خواہ عذر ہو یا نہ ہو۔ (حیات)

جائز باتیں

اِحرام کی حالت میں درج ذیل امور بلا کراہت جائز ہیں۔

☆ ٹھنڈک حاصل کرنے یا تازگی حاصل کرنے یا گرد و غبار دور کرنے لئے خالص پانی سے ٹھنڈا ہو یا گرم غسل کرنا جائز ہے، لیکن جسم سے میل دور نہ کریں۔

☆ انگوٹھی پہننا، چشمہ لگانا، چھتری استعمال کرنا، آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا، دانت اکھاڑنا، ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹنا درست ہے۔

☆ دستانے پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اَولیٰ ہے، اسی طرح خواتین کو

زیورات پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اچھا ہے۔ (عمدہ)

☆ بلا خوشبو کا سُرمہ لگانا اور زخمی اعضا پر پٹی باندھنا جائز ہے، لیکن زخمی سر اور چہرہ پر پٹی باندھنا درست نہیں۔

☆ سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا، اپنا یا دوسرے کا ہاتھ منہ یا ناک پر رکھنا۔

☆ بالٹی، یا کین یا تسلہ وغیرہ سر پر اٹھانا۔

☆ زخم یا ورم پر بغیر خوشبو والا تیل لگانا۔

☆ موذی جانوروں کو مارنا، چاہے وہ حَرم ہی میں ہوں، جیسے سانپ، بچھو، مکھی، مچھر، بھڑ، تتیا اور کھٹمل وغیرہ۔

☆ سوڈا اور کوئی پانی کی بوتل یا شربت جس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو پینا جائز ہے اور جس بوتل میں خوشبو ملی ہوئی ہو اگر چہ برائے نام ہو اس کو پینے سے بچنا چاہیے ورنہ صدقہ واجب ہوگا۔

☆ اِحرام کے تہبند میں روپیہ یا گھڑی وغیرہ رکھنے کے لئے جیب لگانا جائز ہے۔

☆ پیٹی یا ہمیانی لنگی کے اوپر یا نیچے باندھنا جائز ہے، اور قطرہ یا ہرنیا کی بیماری میں لنگوٹ کس کر باندھنا جائز ہے، لیکن جانگیہ پہننا جائز نہیں۔

بال ٹوٹنے کا مسئلہ

اِحرام کے بعد تقریباً ہر حاجی مرد وعورت کو بال ٹوٹنے کا مسئلہ پیش آتا ہے، اس لئے یہ مسئلہ خاص طور پر یاد رکھنا چاہیے۔ یہاں اس کی قدرے تفصیل لکھی جارہی ہے۔

خود بخود بال ٹوٹنا

اگر سر یا داڑھی یا جسم کے کسی بھی حصہ کے بال خود بخود ٹوٹیں اور گریں تو کچھ واجب نہیں۔ (عمدۃ المناسک)

وضو سے بال گرنا

اِحرام کی حالت میں وضو وغسل احتیاط سے کریں جسم کو زیادہ نہ رگڑیں، سر اور داڑھی کو زیادہ نہ مَلیں، خلال بھی نہ کریں تا کہ بال نہ ٹوٹیں تاہم اگر وضو وغسل کی وجہ سے سر یا داڑھی کے بال ٹوٹ جائیں تو ایک یا دو بال ٹوٹنے میں کچھ واجب نہیں۔

☆ اگر تین بال گریں تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

☆ اگر تین بال سے زیادہ اور چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی سے کم کم بال گریں تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیۃ)

☆ اگر چوتھائی سر یا داڑھی کے یا پورے سر یا پوری داڑھی کے بال ٹوٹ جائیں یا کاٹ لئے جائیں تو دمُ واجب ہوگا۔ (عمدہ)

کھجانے سے بال ٹوٹنا

اگر سر یا داڑھی کو کھجانے یا ویسے ہی جان بوجھ کر ایک دو بال یا تین بال توڑیں تو ہر بال کے بدلہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر تین سے زیادہ اور چوتھائی سر یا داڑھی کے بالوں سے کم کم بال ٹوٹیں یا کاٹیں تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر چوتھائی سر یا داڑھی کے بال توڑ لئے یا کتر لئے یا مونڈ لئے تو دَم واجب ہے۔ (عمدہ)

مونچھ کا مسئلہ

احرام کی حالت میں اگر کسی نے اپنی ساری مونچھ یا اس کا کچھ حصہ مونڈ لیا یا اس کو کتروا کر باریک کرلیا تو پونے دوکلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔
(عمدہ بتصرف)

خوشبودار صابن

اِحرام کی حالت میں خوشبودار صابن استعمال کرنا منع ہے اگر کسی نے استعمال کرلیا تو اس کی جزا میں یہ تفصیل ہے:

اگر خوشبودار صابن جسم کے اندر خوشبو مہکانے کی غرض سے استعمال کیا خواہ پورے بدن پر استعمال کیا یا کسی ایک بڑے عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی چھوٹے عضو پر جیسے ہتھیلیوں پر یا کلائی پر یا چہرہ پر تو دَم واجب ہے۔

اگر خوشبودار صابن جسم میں خوشبو مہکانے کی نیت سے استعمال نہیں کیا بلکہ جسم سے یا جسم کے کسی عضو سے میل کچیل دور کرنے کے لئے استعمال کیا تو صدقۂ فطر کے برابر صدقہ واجب ہے۔

بغیر خوشبو کا صابن احرام کی حالت میں استعمال کرنا جائز ہے لیکن اِحرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنے کے لئے ایسا صابن بھی استعمال نہ کرنا چاہیئے، کیونکہ احرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنا منع ہے۔
(مأخذہٗ فتاویٰ دارالعلوم کراچی)

اِحرام میں ٹیشو پیپر کا استعمال

اِحرام کی حالت میں ناک صاف کرنے یا منہ صاف کرنے یا چہرہ کا پسینہ صاف کرنے کے لئے ٹشو پیپر استعمال کرنے کی گنجائش ہے اس کی وجہ سے کوئی دمُ وغیرہ واجب نہ ہوگا۔ (مأخذہٗ فتاویٰ دار العلوم کراچی)

حجرِ اَسْود کی خوشبو

حجرِ اَسْود اور رُکنِ یمانی پر اکثر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے جو خواتین وحضرات اِحرام کی حالت میں ہوں وہ حجرِ اسود کو نہ ہاتھ لگائیں اور نہ اس کا بوسہ لیں بلکہ استلام کا اشارہ کرنے پر اکتفا کریں، اسی طرح رکنِ یمانی پر بھی ہاتھ نہ لگائیں، بغیر ہاتھ لگائے گزر جائیں۔

اگر کسی نے احرام کی حالت میں حجر اسود کا بوسہ لیا یا رکن یمانی پر ہاتھ لگایا جس کی وجہ سے منہ یا ہاتھ پر خوشبو لگنے میں صدقۂ فطر (یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت کے برابر) صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیۃ)

دورانِ سفر کیا عمل کریں......؟

جب یہ مبارک سفر شروع ہو جائے تو دورانِ سفر کثرت سے تلبیہ پڑھتے رہیں، نبی کریم ﷺ کی یہی سنت ہے، اکثر لوگ اس میں کوتاہی کرتے ہیں، اور جب تلبیہ پڑھیں تو مرد حضرات ذرا بلند آواز سے اور خواتین آہستہ آہستہ آواز سے، اور پھر آہستہ آواز سے درود شریف پڑھ کر کوئی بھی دعا مانگیں اور زیادہ سے زیادہ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں، اپنے گناہوں کی معافی مانگیں، تلاوت

کریں، تسبیحات پڑھیں، توبہ واستغفار کریں اور دعا میں مشغول رہیں۔

دورانِ سفر فضول اخبار ورسائل پڑھنے، ٹی وی دیکھنے، خبروں پر تبصرہ کرنے، گناہ کی باتیں کرنے اور لایعنی باتوں اور کاموں سے بچیں۔

کسی نماز کا وقت ہو جائے تو جہاز ہی میں وضو کر کے کھڑے ہو کر قبلہ رُخ ادا کریں کیونکہ ہوائی جہاز میں نماز ہو جاتی ہے، اور ہوئی جہاز والے یہ سب انتظام کر دیتے ہیں، اگر وہ نہ کریں تب بھی آپ وقت پر نماز ادا کرنے کی بھرپور کوشش کریں اور نماز قضاء نہ ہونے دیں، سیٹ پر بیٹھ کر اور قبلہ کی طرف رُخ کئے بغیر نماز ادا کرنا جائز نہیں ہے، اگر غلطی سے اس طرح کوئی نماز پڑھ لی ہو تو اس کو وقت کے اندر لوٹانا اور وقت گرزنے کے بعد اس کی قضا پڑھنا واجب ہے۔

مکہ مکرمہ پہنچنا

جب مکہ مکرمہ قریب آجائے تو ذوق وشوق سے تلبیہ پڑھتے ہوئے دعا واستغفار کرتے ہوئے، اللہ تعالیٰ کی طرف دھیان کرتے ہوئے مکہ معظمہ میں داخل ہوں، رہنے کی جگہ اور سامان وغیرہ کا انتظام کر کے دیکھیں اگر آرام کی ضرورت ہو، آرام کریں ورنہ وضو یا غسل کر کے عمرہ کرنے کے لئے مسجدِ حَرام کی طرف چلیں، تلبیہ جاری رہے۔

جس خاتون کو ماہواری آرہی ہو وہ گھر ہی میں رہے، مسجد حرام میں نہ آئے، وہ ماہواری سے فارغ ہو کر عمرہ کریگی۔

مسجدِ حَرام میں حاضری

☆ اگر ''باب السلام'' معلوم ہو تو مسجدِ حرام میں اس دروازے سے داخل ہونا بہتر ہے۔ ورنہ ہر دروازہ سے داخل ہونا جائز ہے۔

☆ جب آپ مسجدِ حرام میں داخل ہوں تو دل سے پورے ادب کے ساتھ پہلے دایاں قدم رکھیں اور یہ دعا کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِيْ ذُنُوْبِيْ وَافْتَحْ لِيْ اَبْوَابَ رَحْمَتِكَ.

☆ اور مستحب ہے کہ اعتکاف کی نیت کریں اور کسی کو تکلیف دیئے بغیر آگے بڑھیں۔ (غنیۃ، حیات: ص/۲۴۰)

پہلی نظر

جب بیت اللہ پر پہلی نظر پڑے تو راستہ سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہوں اور

☆ اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین مرتبہ کہیں۔

☆ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین مرتبہ کہیں۔

پھر دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائیں اور درود شریف پڑھ کر خوب دعا مانگیں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔ (غنیۃ)

اور یہ دعا بھی مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْئَلُكَ رِضَاكَ وَالْجَنَّةَ وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ

سَخَطِکَ وَالنَّارِ.

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں، اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔...... یا اللہ! خانہ کعبہ نظر آنے پر سرکارِ دوعالم ﷺ نے جتنی دعائیں مانگی ہیں، یا بتلائی ہیں وہ سب میری طرف سے قبول فرمالیجئے، اور اے اللہ! مجھے میری دعا قبول ہونے والا بنادیجئے۔'' آمین

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

اب آپ کو عمرہ ادا کرنا ہے، لہٰذا مسجد الحرام میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد کے نفل نہ پڑھیں، اس مسجد کا تحیہ طواف ہے اس لئے دعا مانگنے کے بعد عمرہ کا طواف کریں۔ اور اگر کسی وجہ سے ابھی طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو پھر بجائے طواف کے تحیۃ المسجد پڑھیں۔ (غنیۃ)

☆ طواف کے لئے وضو کریں، کیونکہ بلا وضو طواف کرنا جائز نہیں۔ (غنیۃ)

☆ طواف نیچے اور چھت پر کرنا دونوں طرح جائز ہے۔ (غنیۃ)

طَوَاف

اب آپ طواف کرنے کے لئے حجر اسود کی طرف چلیں اور وہاں پہنچ کر اِحرام کی جو چادر اوڑھ رکھی ہے اس کو داہنی بغل سے نکال کر اس کے دونوں پلے آگے پیچھے سے بائیں کاندھے پر ڈالیں، اور داہنا کاندھا کھلا رہنے دیں، اُسے ''اِضْطِبَاع'' کہتے ہیں، یہ طواف کے ساتوں چکروں میں سنت ہے۔ (تحیات)

طواف کی نیت

☆ اب آپ خانۂ کعبہ کے سامنے جس طرف حجر اسود ہے اس طرح

کھڑے ہوں کہ پورا حجر اسود آپ کے داہنی جانب ہو جائے اس مقصد کے لئے حجر اسود کے نیچے فرش میں جو سیاہ پٹی بنی ہوئی ہے، اس سے بھی مدد لے سکتے ہیں (اب یہ سیاہ پٹی ختم کردی گئی ہے لہٰذا اندازہ سے عمل کریں) اس طرح سے کہ پوری سیاہ پٹی اپنے داہنی طرف کردیں، اور پٹی کے بائیں کنارے سے اپنا قدم ملا کر رکھیں، پھر قبلہ رخ بغیر ہاتھ اٹھائے طواف کی نیت کریں:

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا طواف کرتا ہوں، آپ
اس کو میرے لئے آسان کردیجئے اور قبول کرلیجئے۔'' (حیات)

☆ پھر قبلہ رو ہی دائیں طرف کھسک کر بالکل حجر اسود کے سامنے آئیں اور دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائیں اور ہتھیلیوں کا رُخ حجر اسود کی طرف کریں اور کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ
عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ.

اور دونوں ہاتھ چھوڑ دیں۔ (حیات)

اِستِلام یا اشارہ

پھر استلام کریں یعنی دونوں ہتھیلیاں حجر اسود پر اس طرح رکھیں جس طرح سجدہ میں رکھی جاتی ہیں، پھر ان کے درمیان میں منہ رکھ کر آہستہ سے بوسہ دیں، بشرطیکہ حجر اسود پر خوشبو لگی ہوئی نہ ہو، اور ایسا کرنے سے دوسروں کو کوئی تکلیف بھی نہ ہو، ورنہ اِستلام نہ کریں، بلکہ اس کا اشارہ کریں، جس کا طریقہ یہ ہے کہ:

☆ دونوں ہاتھ اس طرح اٹھائیں کہ دونوں ہتھیلیوں کی پشت اپنے چہرہ کی

طرف ہو اور دونوں کا اندرونی حصہ حجر اسود کے سامنے کریں گویا حجر اسود پر رکھدی ہیں اور یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ.

اور دونوں ہتھیلیاں چوم لیں اور تلبیہ بند کردیں۔ اور دائیں طرف مڑکر طواف شروع کردیں، اور بیت اللہ کے دروازے کی طرف چلیں اور جھپٹ کر قریب قریب قدم رکھتے ہوئے، اور دونوں کاندھے پہلوانوں کی طرح ہلاتے ہوئے چلیں، لیکن دوڑنے اور کودنے سے بچیں، اس کو ''رَمل'' کہتے ہیں، یہ طواف کے پہلے تین چکروں میں سنت ہے۔

ضروری احتیاط

☆ طواف کرتے ہوئے سیدھے چلیں، نگاہ سامنے رکھیں، دائیں بائیں نہ دیکھیں، کیونکہ حجر اسود کے استلام یا اشارہ کے سوا خانۂ کعبہ کی طرف سینہ یا پُشت کرنا ناجائز ہے، اس لئے ایسا کرنے سے سخت احتیاط کریں، اور زبان سے یہ کہیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

اور بغیر ہاتھ اُٹھائے اپنی زبان ہی میں جو دل چاہے دعا کریں، جو دعا رسالہ کے شروع میں لکھی گئی ہے اس کو مانگیں، ورنہ مذکورہ کلمات یا دوسری دعائیں ضروری نہیں ہیں، بعض لوگ بلا سمجھے اکثر طواف کی مطبوعہ دعائیں طوطے کی طرح پڑھتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ اس کے بغیر ان کا طواف نہ ہوگا، یہ

محض غلط ہے۔

اس کے بعد آگے گول قدِ آدم دیوار آئے گی اس کو ''حَطِیم'' کہتے ہیں، اس کے بعد خانۂ کعبہ کا چوتھا کونہ آجائے گا اس کو ''رُکن یمانی'' کہتے ہیں، اگر اس پر خوشبو ملی ہوئی نہ ہو تو اس پر دونوں ہاتھ پھیریں، یا صرف داہنا ہاتھ پھیریں، اور اگر خوشبو لگی ہوئی ہو یا بہت زیادہ ہجوم ہو تو بغیر اشارہ کے یونہی گزر جائیں اور یہ دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِی الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

''اے اللہ! میں آپ سے دنیا وآخرت میں عافیت اور معافی مانگتا ہوں۔''

اس سے آگے حجر اسود کی طرف چلیں اور چلتے ہوئے یہ دعا کریں۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

''اے ہمارے رب! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما، اور ہمیں دوزخ کے عذاب سے بچا۔'' آمین

☆ پھر حجر اسود کے سامنے پہنچیں اور حجر اسود کا اِستلام کریں یا اشارہ کریں، دونوں کی تفصیل ابھی اوپر گذری، اس کے مطابق عمل کریں، یہ طواف کا ایک چکر ہوا، اس کے بعد رَمل کے ساتھ دو چکر اور کریں، اور باقی چار چکروں میں اپنی عام چال چلیں، اور ہر چکر کے بعد حجر اسود کا استلام یا اشارہ کریں۔ (حیات)

اور ''اِضْطِبَاع'' طواف کے سب چکروں میں کریں، اور جب طواف پورا ہو جائے تو ''اِضْطِبَاع'' موقوف کر دیں۔

مُلْتَزَمْ

طواف کے سات چکر پورے کر کے ملتزم پر آئیں۔ (حیات)

مُلْتَزم، حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازے کے درمیان جو دیوار ہے اس کو کہتے ہیں، اس سے چمٹ کر دعا کریں، یہ دُعا قبول ہونے کی خاص جگہ ہے، لیکن اگر یہاں خوشبو لگی ہوئی ہو، جیسا کہ اکثر لگی رہتی ہے یا اس پر عورتوں کا ہجوم ہو تو پھر اس سے کچھ دور کھڑے ہو کر دعا کریں، یہ بھی ممکن نہ ہو تو دعا چھوڑ دیں۔

مسئلہ:۔ اگر کوئی شخص بھول کر یا ساتویں چکر کے شبہ میں طواف کا آٹھواں چکر بھی کر لے تو کچھ حرج نہیں طواف درست ہے، اور اگر کوئی جان بوجھ کر آٹھواں چکر کر لے تو اس کو چھ چکر اور ملا کر سات چکر پورے کرنا واجب ہیں اور اس طرح یہ دو طواف ہو جائیں گے۔ (عمدہ)

مسئلہ:۔ طواف کے دوان اگر ضو ٹوٹ جائے تو طواف چھوڑ کر وضو کریں یا جماعت کھڑی ہو جائے تو نماز ادا کریں اس کے بعد جہاں سے طواف چھوڑا تھا وہیں سے باقی طواف پورا کریں البتہ بلا عذر درمیان سے طواف چھوڑ کر جانا مکروہ (گناہ) ہے اگر ایسا ہو جائے تو طواف کو لوٹانا مستحب ہے۔ (عمدہ)

نماز واجب طواف

یہاں سے ہٹ کر ''مَقَامِ ابراہیم'' کے پاس آئیں، اور اس طرح کھڑے

ہوں کہ آپ کے اور خانۂ کعبہ کے درمیان مقامِ ابراہیم آجائے، پھر اگر مکروہ وقت نہ ہوتو دو رکعت واجب طواف دونوں کاندھے ڈھک کر ادا کریں، پہلی رکعت میں سورۂ کافرون اور دوسری رکعت میں سورۂ اخلاص پڑھنا بہتر ہے، پھر نماز کے بعد دعا کریں اور اگر مکروہ وقت ہوتو اس کو گزر نے دیں، یا نمازیوں کی کثرت کی بناء پر وہاں جگہ نہ ہوتو حرم شرف میں جہاں جگہ ملے، وہاں یہ نماز ادا کریں۔ (حیات)

لیجئے طواف پورا ہو گیا۔

زمزم کے کنویں پر

نماز واجب طواف پڑھنے کے بعد زمزم کے کنویں پر جائیں، اور قبلہ رو کھڑے ہوکر تین سانس میں آبِ زمزم پئیں، ہر بار شروع میں ''بِسْمِ اللّٰہِ'' اور آخر میں ''اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ'' کہیں، اور خوب پیٹ بھر کر پئیں، اور کچھ اپنے اوپر بھی چھڑکیں، اور پھر قبلہ رُخ ہوکر دعا کرلیں۔ (حیات)

یہ دعا بھی خوب ہے:

''اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفا مانگتا ہوں۔'' (معلم الحجاج)

(نوٹ:) اب آبِ زمزم کے کنویں کا راستہ بند کر دیا گیا ہے اور بیت اللہ کے دروازے کے سامنے زمزم کے پانی کے تلکے لگے ہوئے ہیں، وہاں بھی مذکورہ عمل کیا جا سکتا ہے۔

آبِ زمزم سے وضو

پاک جسم والے کو برکت کے لئے آب زمزم کے پانی سے وضو وغسل کرنا جائز ہے، اسی طرح بے وضو کو وضو کرنا بھی بلا کراہت جائز ہے۔ (غنیۃ)

زمزم کے پانی سے استنجا کرنا، جسم یا کپڑوں کی نجاست دور کرنا جائز نہیں، اور جنابت کا غسل بھی نہ کرنا چاہیے۔ (غنیۃ)

سَعی کا طریقہ

☆ سعی نیچے کرنا بہتر ہے اور مَسْعٰی کی چھت پر جائز ہے۔ (فتوٰی)

نیز سعی بلا وضو بھی جائز ہے، لیکن باوضو کرنا مستحب ہے۔ (غنیۃ)

☆ اس کے بعد حجر اسود کے سامنے آئیں اور سیاہ پٹی پر کھڑے ہوں اور حجر اسود کا استلام کریں یا اشارہ کریں، اور سعی کرنے کے لئے ''صَفا'' کی طرف چلیں، اور صفا پر اتنا چڑھیں کہ خانہ کعبہ نظر آسکے پھر قبلہ رُو کھڑے ہو کر بغیر ہاتھ اٹھائے سعی کی نیت کریں:

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا ومروہ کے درمیان
سعی کرتا ہوں، آپ اس کو قبول کرلیجئے، اور میرے واسطے
آسان کردیجئے۔'' (حیات)

پھر دعا کے لئے دونوں ہاتھ کندھوں تک اٹھائیں، ہتھیلیوں کا رُخ آسمان کی طرف کریں۔

☆ تین مرتبہ اَللّٰهُ اَكْبَر کہیں۔

☆ تین مرتبہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہیں، اور ایک مرتبہ کلمۂ توحید پڑھیں، پھر درود شریف پڑھ کر اپنے اور تمام مسلمانوں کے لئے توجہ سے دعا کریں۔ (غنیۃ بتصرف)

لیکن کوئی خاص دعا مقرر نہیں ہے۔

☆ ''صَفَا'' سے اتر کر سکون واطمینان سے مروہ کی طرف چلیں اور ذکر ودعا میں مشغول رہیں اور جب سبز ستون آنے میں اندازاً چھ ہاتھ کا فاصلہ رہ جائے تو آپ درمیانی رفتار سے دوڑنا شروع کریں اور دوسرے سبز ستون کے گزرنے کے چھ ہاتھ کے بعد دوڑنا چھوڑ دیں۔ (احکام حج)

لیکن خواتین نہ دوڑیں اور یہ دعا کریں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَكْرَمُ.

''اے میرے رب! میری مغفرت فرما اور رحم فرما، آپ بڑے ہی عزت والے اور کرم والے ہیں۔''

پھر مروہ پہنچ کر بیت اللہ کی طرف منہ کر کے اور ذرا سا داہنی طرف ہٹ کر کھڑے ہوں اور ایسی جگہ کھڑے ہوں کہ دوسروں کو آنے جانے کی تکلیف نہ ہو، پھر وہی ذکر ودُعا کریں جو صفا پر کی تھی۔ (عمدۃ المناسک)

یہ سعی کا ایک چکر ہوا، اسی طرح چھ چکر اور کرنے ہیں، یہاں سے صفا پر جائیں دو چکر ہو جائیں گے، اور صفا سے مروہ پر تین چکر ہو جائیں گے، آخری ساتواں چکر مروہ پر ختم ہوگا، ہر چکر میں مرد حضرات سبز ستون کے درمیان دوڑیں

گے، اور ہر چکر کے ختم ہونے پر خواتین و حضرات صفا اور مروہ پر قبلہ رُخ کھڑے ہوکر مذکورہ بالا ذکر اور خوب گڑگڑا کر دعا کریں، کیونکہ یہاں دعا قبول ہوتی ہے۔

(عمدۃ المناسک بتصرف)

☆ پھر سعی کا آخری چکر مروہ پر پورا کرکے دعا کریں، اور اگر مکروہ وقت نہ ہوتو دو رکعت مطَاف کے کنارے پڑھیں یا حجر اسود کے سامنے ورنہ حرم میں جہاں بھی جگہ ملے پڑھ لیں، سعی کے بعد یہ دو نفل مستحب ہیں۔ (حیات)

مسئلہ:۔ دورانِ سعی اگر سعی کے چکروں میں شک ہوجائے تو کم کو یقینی سمجھ کر باقی چکر پورے کریں، مثلاً شک ہوجائے کہ پانچ چکر ہوئے ہیں یا چھ تو پانچ سمجھیں اور دو چکر اور کریں۔ (غنیۃ)

مسئلہ:۔ سعی کے دوران نماز شروع ہوجائے یا وضو ٹوٹ جائے یا نمازِ جنازہ ہونے لگے تو سعی چھوڑ کر نماز وغیرہ شروع کردیں اور فارغ ہوکر جہاں سے سعی چھوڑی تھی وہیں سے باقی سعی پوری کریں، اور اگر بلا عذر سعی کو درمیان سے چھوڑیں تو سعی کو لوٹانا مستحب ہے۔ (غنیۃ)

سر مُنڈانا یا قَصر کرنا

اس کے بعد مرد حضرات سارے سر کے بال خود یا کسی دوسرے سے منڈوائیں، اگر بال لمبے ہوں تو انگلی کے ایک پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ تمام سر کے بال کتروانا بھی جائز ہے، لیکن سر منڈوانا افضل ہے، اور خواتین تمام سر کے

بال انگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ خود کتریں یا کسی دوسری عورت یا اپنے محرم سے کتروائیں، تاہم خواتین اپنے سر کے بال کترنے میں اس بات کا پورا یقین حاصل کریں کہ کم ازکم ان کے چوتھائی سر کے بال ضرور کتر چکے ہیں، کیونکہ بعض خواتین کے سر کے بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے بعض مرتبہ انگلی کے ایک پورے میں سر کے چوتھائی بال نہیں آتے، اس طرح اُن کا واجب ادا نہ ہوگا، احرام نہیں کھلے گا، کیونکہ کم ازکم چوتھائی سر کے بال کترنا واجب ہے، اور تمام سر کے بال کترنا سنت ہے۔ (عمدۃ المناسک بتصرف)

چند بال کترنے کا حکم

☆ بعض حضرات مروہ پر جو لوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں، اُن سے سر کے چند بال کتروا کر سمجھتے ہیں کہ احرام کھل گیا، یہ غلط ہے، حنفی مُحرم کے حلال ہونے کے لئے سر کے چند بال کتروانا ہرگز کافی نہیں، اگر کسی نے اس طرح چند بال کتروا کر سلے ہوئے کپڑے پہن لئے اور پورے ایک دن ایک رات یا اس سے زیادہ پہنے رہا تو اس پر دم واجب ہو جائے گا، کیونکہ احرام کھلنے کے لئے کم ازکم چوتھائی سر کے بال منڈانا یا ایک انگلی کے پورے کے برابر کترنا واجب ہے اور تمام سر کے بال منڈانا یا کتروانا سنت ہے۔ (معلم)

☆ خواتین وحضرات اسی بات کو یاد رکھیں کہ وہ سر کے بال کترنے یا

منڈوانے سے پہلے مونچھیں، ناخن، بغل کے بال اور جسم کے دوسرے بال وغیرہ ہرگز نہ کاٹیں، ورنہ جرمانہ ہوگا، اگر ایسی غلطی ہو جائے تو کسی معتبر مفتی سے مسئلہ معلوم کریں۔

عمرہ مکمل ہوا

☆ حَلَق اور قَصر کرانے پر آپ کا عمرہ مکمل ہوگیا، اسی کو عمرہ کرنا کہتے ہیں، اب آپ کپڑے پہنیں، جوتا پہنیں، اور گھر بار کی طرح رہیں، اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئی ہیں۔

نفلی طواف کا طریقہ

کثرت سے طواف کرنا بلاشبہ افضل ہے اور یہ ایسی عبادت ہے جو اپنے وطن میں نہیں ہوسکتی اس لئے حسب استطاعت زیادہ سے زیادہ نفلی طواف کرنے چاہئیں اور نفلی طواف کرنے کا وہی طریقہ ہے جو اوپر عمرہ کے بیان میں لکھا گیا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ حجرِ اسود سے پہلے طواف کی نیت کریں، پھر اس کا استلام یا اشارہ کر کے خانۂ کعبہ کے سات چکر لگائیں اس کے بعد ملتزم پر دعا کریں پھر مقام ابراہیم پر آکر دو رکعت واجب طواف ادا کریں پھر زمزم کے کنویں پر پانی پیئیں، اور خوب دُعا کریں یہ نفلی طواف کا طریقہ ہے۔ یاد رہے کہ نفلی طواف میں نہ اِحرام ہوتا ہے نہ اضطباع، نہ رمل ہوتا ہے اور نہ سعی۔ (غنیۃ)

طواف کی عظیم فضیلت

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص (سنت کے مطابق) کامل وضو کرے (اور طواف کے لئے) حجرِ اسود کے پاس آئے تاکہ اس کا اِستلام کرے تو وہ (اللہ تعالیٰ کی) رحمت میں داخل ہوجاتا ہے، پھر (جب حجر اسود کا) استلام کر کے وہ یہ کلمات کہتا ہے:''

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَشْهَدُ اَنْ لَّآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

تو اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کو ڈھانپ لیتی ہے، اور جب وہ بیت اللہ کا طواف کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہر قدم پر ستّر ہزار نیکیاں عطا فرماتے ہیں، ستر ہزار گناہ (صغیرہ) معاف کرتے ہیں اور اس کے ستر ہزار درجہ بلند کئے جاتے ہیں اور (قیامت کے دن) اس کے اہلِ خانہ کے ستر افراد کے حق میں اس کی سفارش قبول کی جائے گی۔

اس کے بعد جب وہ مقام ابراہیم کے پاس آکر دو رکعتیں بحالتِ ایمان اور ثواب کی نیت سے ادا کرتا ہے تو اس کو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے چار غلام آزاد کرنے کا ثواب ملتا ہے، اور وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسے اس روز تھا جس روز اُس کو اُس کی ماں نے جنا تھا۔ (اخرج الاصبہانی فی الترغیب)

فائدہ:۔ اللہ اکبر! طواف کی کتنی بڑی فضیلت ہے، آپ کو بھی یہ دولت کمانے کا سنہری موقعہ حاصل ہے لہٰذا اس کی دل سے قدر فرمائیں اور سابقہ لکھے ہوئے طریقہ کے مطابق عمدہ سے عمدہ طواف کریں۔

دوسروں کے لئے طواف یا عمرہ کرنا

آپ نے عمرہ کرنے اور طواف کرنے کا طریقہ پڑھ لیا، اگر آپ زندہ یا مرحوم والدین یا کسی دوست کی طرف سے عمرہ کرنا چاہیں ان کی طرف سے نیت کر کے طریقۂ مذکورہ کے مطابق عمرہ یا طواف کریں، عمرہ کا احرام ''مسجد عائشہ'' (مکہ مکرمہ سے باہر تین میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے جہاں ایک مسجد ہے جس کو مسجدِ عائشہ کہتے ہیں، یہاں سے عمرہ کا اِحرام باندھتے ہیں) سے باندھ کر آئیں اور عمرہ کریں، نیت اس طرح کریں۔

''اے اللہ! یہ عمرہ یا یہ طواف میں اپنے والد یا والدہ یا بیوی کی
طرف سے کرنے کی نیت کرتا ہوں، ان کی طرف سے آپ اس کو
قبول فرمالیں اور میرے لئے آسان فرمادیں۔''

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عمرہ یا طواف اپنی طرف سے کر کے اس کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچا دیں، اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے ایک شخص کو ثواب پہنچائیں یا کئی لوگوں کو ثواب پہنچائیں، اور خواہ پوری امت کو ثواب پہنچائیں سب اختیار ہے، سب درست ہے، پہلی صورت میں جس شخص کی طرف سے نیت

کر کے اِحرام باندھا ہے بس اسی کو ثواب ملے گا، اور دوسری صورت میں ایک عمرہ یا طواف کر کے ایک سے زیادہ افراد کو بھی ثواب پہنچایا جا سکتا ہے۔

متعدد عمرہ کرنا

☆ عمرہ کا کوئی وقت مقرر نہیں، سال میں صرف پانچ دن جن میں حج ہوتا ہے، یعنی ۹؍ذی الحجہ سے لے کر ۱۳؍ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے یعنی نا جائز ہے، ان پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں عمرہ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا رمضان المبارک کے بعد ۹؍ذی الحجہ سے پہلے پہلے جب چاہیں اور جتنے چاہیں عمرے کر سکتے ہیں، اور حج کے بعد بھی عمرے کر سکتے ہیں، جو لوگ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع کرتے ہیں، ان کا منع کرنا درست نہیں ہے۔

(ملاحظہ ہو حاشیہ مناسک ملا علی قاری: ص؍۱۹۳)

عمرہ افضل ہے یا طواف؟

اگر عمرہ کرنے میں طواف سے زیادہ وقت لگے تو عمرہ، طواف سے افضل ہے، اور اگر دونوں میں برابر وقت لگے تو بعض کے نزدیک عمرہ طواف سے افضل ہے، اور بعض کے نزدیک طواف عمرہ سے بہتر ہے۔ (حیات)

تاہم کثرت سے عمرہ کرنا مکروہ نہیں بلکہ مستحب ہے۔ (معلم)

اور طواف کرنا بھی اعلیٰ عبادت ہے دونوں عبادتیں حسب استطاعت انجام دینی چاہئیں، یہ زندگی کا سنہری موقعہ ہے پھر شاید ملے یا نہ ملے اس لئے اس موقعہ سے خوب فائدہ اٹھائیں، اور گناہوں سے بھی بہت ہی بچیں۔

مختصر معمولات

برائے مکہ مکرمہ

یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اس لئے درج ذیل نیکی کے کام کریں اور ہر نیک عمل پر ایک لاکھ کا ثواب پائیں۔

☆ پانچوں نمازیں با جماعت مسجدِ حرام میں ادا کرنے کی کوشش کرنا۔

☆ نفل طواف کثرت سے کرنا، اور نفل عمرہ بھی کرتے رہنا۔

☆ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ اور درود شریف کی زیادہ سے زیادہ تسبیحات پڑھنا۔

☆ سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْم کی تسبیحات پڑھنا اور تیسرے کلمہ کی تسبیح پڑھنا۔ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد ان سب کی ایک ایک تسبیح سو دانے والی پڑھ لیا کریں، کہ یہ تسبیحات بڑے اجر و ثواب کا باعث ہیں، یہاں ہر تسبیح پر ایک لاکھ تسبیح کا ثواب ہے، گھر جا کر یہ ثواب کہاں ملے گا؟

☆ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کثرت سے پڑھنا۔ یہ کلمہ بہت مبارک ہے اور یہ بہت زیادہ قربِ خداوندی کا باعث ہے۔ ہو سکے تو ستر ہزار مرتبہ پڑھ لیں۔

☆ قرآن کریم کی تلاوت کرنا، اگر ہو سکے تو ایک کلام پاک ختم کرنا اور مناجاتِ مقبول عربی یا اردو کی ایک ایک منزل روزانہ پڑھنا۔

☆ اِشراق، چاشت، اوّابین، تہجد، قیام اللیل، سُنَنِ زوال، تحیۃ المسجد، تحیۃ

الوضو، صلوٰۃ التوبہ اور صلوۃ التسبیح کا اہتمام کرنا۔

☆ زیادہ سے زیادہ وقت مسجدِ حرام میں گزاریں لیکن یادالٰہی میں مشغول رہیں اور حرم شریف میں آتے وقت اعتکاف کی نیت کرنا اور دنیا کی باتوں سے پرہیز کرنا۔

☆ صدقہ، خیرات کرتے رہنا اور ایک دوسرے کی خدمت بجا لانا، اور دوسروں سے جو تکلیف پہنچے سے برداشت کرنا، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کا طالب رہنا۔

☆ یہاں پر ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے، اور گناہ کا وبال بھی بہت سخت ہے۔ اس لئے فسق وفجور، گندی باتیں، لڑائی جھگڑا، غیبت، فضول باتوں اور فضول مجلسوں سے اجتناب کرنا، اور وہاں کے احترام کے خلاف کوئی بات نہ کرنا۔

☆ مکہ مکرمہ کے لوگوں کی بُرائی نہ کریں، ان کی سختی اللہ تعالیٰ کے لئے برداشت کریں اور اپنی برائیوں پر نظر رکھیں اور ان کی خوبیوں کو یاد رکھیں۔

☆ بلا ضرورت بازاروں میں نہ گھومنا اور اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کرنا، ضرورت کے تحت جانا پڑے تو جلد واپس آنے کی فکر کرنا۔

یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں

مکہ معظمہ میں یوں تو ہر جگہ دعاء قبول ہوتی ہے مگر مندرجہ ذیل مقامات پر دعاء زیادہ قبول ہوتی ہیں، اس لئے ان مقامات پر دعا مانگنے کا خاص خیال رکھیں، لیکن نہ تو از خود عورتوں کے ہجوم میں داخل ہوں اور نہ کسی دوسرے کو تکلیف دیں۔

☆ خانۂ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت۔

☆ مَطَاف میں طواف کرتے وقت۔

☆ ''حجر اسود'' کے سامنے اور ''مُلْتَزَم'' پر۔

☆ ''حَطِیْم'' میں میزابِ رحمت کے نیچے ''رُکْنِ یَمَانِی'' پر اور ''مقام اِبراھیم'' کے پاس۔

☆ زَمْزَم کے کنویں پر۔

☆ ''صَفَا'' پر درمیان میں جہاں دوڑتے ہیں، اور ''مَرْوَہ'' پر۔

☆ ''مِنٰی'' میں، جمرات کے پاس ''مسجدِ خَیْف'' میں، جہاں ستر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں۔ عرفات میں۔

☆ ''مُزْدَلِفہ'' میں ''مسجد اَلْمَشْعَر الْحَرام'' کے پاس۔

☆ ہر اس جگہ پر جہاں سے خانۂ کعبہ نظر آئے۔　　　(حیات القلوب)

چند زیارات

مکہ معظمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے اہم واقعات وابستہ ہیں، ان مقامات کی زیارت حج وعمرہ کا حصہ تو نہیں ہے لیکن وہاں جا کر سیرت کے وہ واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے، اس لئے اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اور ہمت وطاقت بھی ہو تو ان مقامات پر جانا اور زیارت کرنا اچھا ہے، اور ان مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قبولیتِ دعا کی بھی امید ہے، لیکن ضروری ہرگز نہیں ہے، اگر کوئی بالکل نہ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل نہیں آتا، بلکہ زیادہ فکر حرم شریف کی

حاضری کی ہونی چاہئے، کیونکہ اصل زیارت گاہ وہی ہے۔

غارِ ثور:۔ جہاں ہجرت کے وقت رسولِ کریم ﷺ تین دن قیام پذیر ہوئے تھے۔

غارِ حرا:۔ جہاں قرآنِ کریم کی پہلی آیت اتری۔

مسجدِ الجن:۔ جہاں آنحضرت ﷺ نے جنات کو تبلیغ فرمائی تھی۔

مسجدُ الرّایہ:۔ جہاں حضور اکرم ﷺ نے فتحِ مکہ کے دن جھنڈا گاڑا تھا۔

مسجدِ بلال:۔ یہ جبلِ ابوقبیس کے اوپر ہے، وہاں ایک قول کے مطابق چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا معجزہ ہوا تھا۔

مَوْلِدُ النَّبِیُّ:۔ محلّہ مولد النبی میں حضور اقدس ﷺ کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔

جَنَّتُ الْمُعَلّٰی:۔ مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

بڑا عمرہ

مکہ مکرمہ سے تقریباً ۲۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر جعرانہ نامی ایک مقام ہے، جہاں ایک مسجد ہے، یہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے، اس لئے یہاں سے بھی عمرہ کا احرام باندھنا چاہئے۔ (مأخذہ درس ترمذی)

اس کو بڑا عمرہ اس لئے کہتے ہیں کہ مسافت کے لحاظ سے یہ تنعیم اور مسجدِ عائشہ سے دور پڑتا ہے، ورنہ ثواب کے لحاظ سے تنعیم اور مسجدِ عائشہؓ سے عمرہ کا احرام باندھنا اس سے افضل ہے۔ (مأخذہ معلم الحجاج)

حج کا طریقہ

احرام، حج کے پانچ دن اور آداب و احکام

حج کا ثواب اور مغفرت

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ایک طویل حدیث میں مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے (حج کی فضیلت معلوم کرنے والے صحابی سے) فرمایا: جب تم بیت اللہ (کی زیارت کی) نیت سے اپنے گھر سے چلو گے تو راستہ میں تمہاری اونٹنی کے ہر قدم پر تمہارے لئے ایک نیکی لکھی جائے گی، اور ایک گناہ مٹایا جائے گا اور (طواف کے بعد مقامِ ابراہیم پر) تمہارے دو رکعتیں ادا کرنا (ثواب میں) بنی اسماعیل میں سے ایک غلام آزاد کرنے کی طرح ہے اور صفا ومروہ (کے درمیان) سعی کرنے کا (ثواب) ستّر غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

اور عرفہ کے دن شام کو تمہارا میدانِ عرفات میں وقوف کرنا (ایسا مبارک ہے کہ) اللہ تعالیٰ (اپنی شان کے مطابق) آسمانِ دنیا پر نزول فرماتے ہیں، اور ملائکہ کے سامنے تم پر فخر فرماتے ہیں، اور فرماتے ہیں اے میرے بندو! تم غبار آلود، پراگندہ بال، ہر گہری اور کشادہ وادی سے (نکل کر) میرے پاس آئے ہو اور میری جنت (ملنے کی) آرزو رکھتے ہو (لو سنو!) اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرّات کی طرح ہوں یا بارش کے قطروں یا سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں تو بھی میں نے بخش دیئے۔ اب تم! بخشے ہوئے لوٹ جاؤ اور جن کی تم سفارش کرو (ان کو بھی بخش دیا)۔

جمرات کی رمی میں ہر اس کنکری کے بدلہ جس سے تم رمی کروگے ہلاک کرنے والے گناہوں میں سے ایک گناہ کبیرہ معاف ہوگا، اور تمہاری (حج کی) قربانی تمہارے پاس ذخیرہ ہے (جس کا ثواب آخرت میں ملے گا) اور سر منڈانے میں تمہارے ہر بال کے بدلہ میں ایک نیکی عطا ہوگی اور ایک گناہ مٹایا جائے گا۔ (اس کے بعد آخر میں) تمہارا بیت اللہ کا طواف کرنا ایسی حالت میں ہوگا کہ تمہارا کوئی گناہ باقی نہ بچے گا اور ایک فرشتہ آئے گا اور تمہارے دونوں کاندھوں کے درمیان ہاتھ رکھے گا اور کہے گا آئندہ (نئے سرے سے) عمل کرو تمہارے پچھلے گناہ (سب) معاف کردیئے گئے۔ (رواہ البزار باسناد لاباس بہ)

فائدہ:۔ سبحان اللہ! حج کی کتنی عظیم الشان فضیلت ہے، اگر آپ اس کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آنے والے طریقہ کے مطابق احتیاط سے حج کیجئے اور یہ ثوابِ عظیم حاصل فرمائیے۔!

حج کا پہلا دن ......۸/ذی الحجہ

حج کا اِحرام

۸/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ کے ایام حج کے دن کہلاتے ہیں، یہی دن اس سارے سفر کا حاصل ہیں، اور انہی دنوں میں اسلام کا اہم رکن ''حج'' ادا ہوتا ہے۔ ۷/ذی الحجہ کو مغرب کے بعد ۸/ذی الحجہ کی رات شروع ہوجائے گی۔ رات ہی کو منٰی جانے کی مکمل تیاری کریں، اور یہ کام انجام دیں۔

☆ اگر آپ کا اِحرام پہلے سے بندھا ہوا ہے، مثلاً حجِ قران یا حجِ افراد کا

اِحرام باندھا ہوا ہے تو وہی کافی ہے، اور اگر آپ حجِ تمتع کر رہے ہیں، جس میں آپ نے عمرہ کر کے اِحرام کھول دیا تھا یا آپ مکہ مکرمہ میں رہنے والے ہیں تو آپ صرف حج کا احرام باندھیں گے جس کا طریقہ یہ ہے کہ:

☆ جب اِحرام کا ارادہ ہو تو پہلے وہ آداب اور سنتیں بجالائیں جو عمرہ کے اِحرام میں ہم لکھ آئے ہیں وہاں ان کی تفصیل دیکھیں۔ مثلاً سر کے بال سنواریں، مونچھیں کتریں، بغل اور زیرِ ناف کے بال صاف کریں اور احرام کی نیت سے غسل کریں۔ (غنیۃ)

☆ سلے ہوئے کپڑے اتار کر احرام کی چادریں باندھیں ہوائی چپل یا ایسی جوتی یا چپل پہنیں جس میں پیروں کے پُشت کی اُبھری ہوئی ہڈی بالکل کُھلی رہے، البتہ خواتین سلے ہوئے کپڑے پہنی رہیں اور جوتے وغیرہ بھی پہنی رہیں۔ (غنیۃ)

☆ اب مرد حضرات حرم شریف میں آئیں اور مستحب یہ ہے کہ طواف کریں اور طواف کی دو رکعات ادا کرنے کے بعد احرام کے لئے دو رکعت نفل پڑھیں، اور اگر طواف کرنے کی ہمت نہ ہو تو صرف اِحرام کی نیت سے سر ڈھک کر دو رکعت نفل ادا کریں، اگر پہلی رکعت میں ''اَلْحَمْدُ شریف'' کے بعد ''سورۂ کافرون'' اور دوسری رکعت میں '' قُلْ ھُوَ اللّٰہُ اَحَد '' پڑھیں تو بہتر ہے، اور اگر مکروہ وقت ہو تو بغیر دو رکعت پڑھے حج کی نیت کریں۔ (حیات)

حج کی نیت اور تلبیہ

اگر حج فرض ہے تو اِحرام باندھنے کے وقت حجِ فرض کی نیت کریں، نفل ہے

تو حجِ نفل کی نیت کریں اور اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا ہے تو اس کا نام لیں کہ میں فلاں بن فلاں کی طرف سے یا اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کا احرام باندھتا ہوں، نیت کے الفاظ یہ ہیں:

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے حج کی نیت کرتا ہوں آپ
اس کو قبول کر لیجئے اور میرے لئے آسان کر دیجئے۔'' آمین

پھر فوراً ہی حج کے احرام کی نیت سے تین مرتبہ درمیانی آواز کے ساتھ لبیک کہیں پھر ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا کریں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رَضَاکَ وَالْجَنَّۃَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ
سَخَطِکَ وَالنَّارِ.

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور
آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔''

☆ خواتین گھر ہی میں احرام باندھیں، ان کے احرام کا وہی طریقہ ہے جو شروع میں خواتین کے احرام میں گزرا، وہ اس کے مطابق عمل کریں اور حج کی نیت کر کے لبیک کہیں۔

☆ اب ایک بار پھر اِحرام کی پابندیاں لازم ہوگئیں، لہٰذا عمرہ کے بیان میں ان کو دوبارہ توجہ سے دیکھ کر تازہ کریں، اور ذہن نشین کریں تاکہ حج میں کوئی غلطی نہ ہونے پائے اور حج ناقص نہ ہونے پائے، لیجئے! حج کا اِحرام بندھ گیا۔

مِنٰی روانگی

☆ اب آپ حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ مکرمہ سے طلوعِ آفتاب کے

بعد منٰی روانہ ہوں اور راستہ میں اترتے چڑھتے، صبح اور شام نمازوں کے بعد اور حاجیوں سے ملاقات کے وقت کثرت سے تلبیہ پڑھیں، اور جب بھی تلبیہ پڑھیں تین بار پڑھیں، اس کے بعد درود شریف پڑھیں اور آہستہ سے یہ دعا مانگیں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ رِضَاکَ وَالۡجَنَّةَ وَاَعُوۡذُبِکَ مِنۡ سَخَطِکَ وَالنَّارِ.

''اے اللہ! میں آپ سے آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں۔''

☆ دیگر اذکار سُبۡحَانَ اللّٰهِ ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ اَکۡبَرُ ، لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰه. استغفار اور درود شریف پڑھتے چلیں، تاہم تلبیہ زیادہ پڑھیں، کیونکہ حالتِ احرام میں یہ سب سے افضل ذکر ہے۔ (حیات)

یہ پانچ دن ذکرِ الٰہی، دعا اور عبادت کرنے کے لئے ہیں اس لئے ان کے انجام دینے میں بطورِ خاص مصروف رہیں، گناہوں سے بے حد بچیں، غیبت بالکل نہ کریں، کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کریں، اللہ تعالیٰ کے لئے سب کچھ برداشت کر جائیں، فضول باتیں کرنے سے بھی خوب بچیں، بس ہمہ تن اللہ تعالیٰ کا دھیان رکھیں، توبہ واستغفار کریں تاکہ حج صحیح اور مقبول ہو جائے۔

ضروری مسئلہ

اگر کوئی حاجی ۸/ذی الحجہ کو طلوع آفتاب سے پہلے (خواہ فجر کے بعد یا فجر سے بھی پہلے) منٰی چلا جائے تو بھی جائز ہے مگر خلافِ اولیٰ ہے۔ (ہندیہ)

لہٰذا مُعَلِّم کے انتظام سے مجبور ہو کر طلوع آفتاب سے پہلے منٰی جانے میں

کچھ مضائقہ نہیں ہے۔

منیٰ میں پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹/ذی الحجہ کی فجر کی نماز ادا کرنا مسنون ہے اور رات کو منیٰ میں رہنا سنت ہے، اگر رات کو مکہ مکرمہ رہیں یا مکہ مکرمہ سے سیدھے عرفات پہنچ گئے تو مکروہ ہے، ایسا کرنے سے بچنا چاہئے۔

(عمدہ بتصرف)

مزدلفہ میں قیام

آج کل حاجیوں کی کثرت کی وجہ سے ان کے کچھ خیمے مزدلفہ کی حدود میں لگائے جاتے ہیں اور کافی حجاج بجائے منیٰ کے مزدلفہ میں قیام کرتے ہیں تو مجبوری میں اس کی گنجائش ہے گو یہ سنت کے خلاف ہے لیکن اس میں کوئی جزا واجب نہیں اور اگر کوئی مذکورہ پانچ نمازیں منیٰ کی حدود میں ادا کر سکے تو اچھا ہے ورنہ مزدلفہ ہی میں یہ نمازیں ادا کریں۔

حج کا دوسرا دن......۹/ذی الحجہ

عرفات روانگی

فجر کی نماز منیٰ میں پڑھیں، تکبیر تشریق کہیں، لَبَّیْکَ کہیں، اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوکر عرفات جانے کی تیاری کریں اور پھر سکون واطمینان سے عرفات کی طرف روانہ ہوں اور راستہ میں یہی اوپر والے اذکار، استغفار، درود شریف اور دعا کرتے رہیں مگر تلبیہ زیادہ کہیں۔

ضروری مسئلہ

☆ اگر کوئی حاجی منٰی میں صبح صادق ہونے سے پہلے یا نماز فجر سے پہلے یا سورج نکلنے سے پہلے عرفات جائے تو بھی جائز ہے لیکن ایسا کرنا بُرا ہے۔ (حیات)

تاہم معلم کی سواری کے انتظام سے مجبور ہوکر جلدی جانا پڑے تو گنجائش معلوم ہوتی ہے۔ (عمدہ بتصرف)

☆ میدانِ عرفات میں زوال کے بعد پہنچنا افضل ہے، لیکن اگر پہلے پہنچ جائیں تو بھی کوئی گناہ نہیں، اور زوال سے پہلے تمام ضروریات، کھانے پینے سے فارغ ہوجائیں اور کچھ دیر آرام کریں، پھر زوال سے کچھ پہلے غسل کریں یا وضو کریں لیکن غسل کرنا افضل ہے۔ (حیات وعمدہ بتصرف)

☆ ''وقوف عرفات'' کا وقت زوال کے بعد صبح صادق تک ہے، اس لئے زوال ہوتے ہی وقوف شروع کردیں۔

یاد رکھیں! یہ بہت ہی خاص جگہ اور خاص وقت ہے، اس سے بہتر وقت زندگی میں نہیں ملے گا، اس کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیں، گرمی ہو یا سردی سب برداشت کرجائیں اور شام تک لبیک کہنے، توبہ واستغفار کرنے، چوتھا کلمہ پڑھنے، الحاح وزاری اور گڑگڑا کر دعا کرنے میں گزاریں، اور تلبیہ ہر بار درمیانی آواز سے کہیں اور اذکار ودعائیں بھی ہلکی آواز سے کریں، یہی افضل ہے۔ اور وقوف کھڑے ہوکر مستحب ہے۔ اور بیٹھ کر بھی جائز ہے۔ (عمدہ وحیات)

☆ ظہر کی نماز ظہر کے وقت میں اذان واقامت کے ساتھ باجماعت ادا کریں، اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں اذان واقامت کے ساتھ

باجماعت ادا کریں۔ (معلم وعمدہ)

مسجدِ نمرہ جانے کا حکم

بعض حنفی حجاج مسجد نمرہ میں حاضری کا بہت اہتمام کرتے ہیں، تا کہ مسجد نمرہ کی فضیلت حاصل کریں اور امام کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نماز ملا کر پڑھیں، اس کے بارے میں عرض ہے کہ اول تو حنفی مذہب میں ظہر اور عصر کی نماز جمع کرنا واجب نہیں، سنت یا مستحب ہے، دوسرے اس جمع کرنے کی چند شرطیں ہیں جو عموماً نہیں ہوتیں، مثلاً ایک شرط یہ ہے کہ امام المسلمین یا اس کے نائب کی اقتداء میں ظہر اور عصر کی نمازیں ملا کر ادا کی جائیں اور یہاں مسجد نَمرہ میں امام المسلمین یا اس کا نائب تو ہوتا ہے لیکن عموماً یہ مقیم (لیکن اگر یہ مسافر ہو تو پھر یہ حکم نہیں۔) ہونے کے باوجود ان نمازوں میں قصر کرتا ہے اور مقیم امام کے قصر کرنے سے جمہور کے نزدیک یہ نمازیں صحیح نہیں ہوتیں، اس لئے حنفی مقیم یا مسافر حاجی کی نماز اس کے پیچھے صحیح نہیں ہوتی اور اپنے خیموں میں بھی یہ نمازیں ملا کر ادا نہیں کر سکتے کیونکہ وہاں امام المسلمین یا اس کا نائب میسر نہیں۔

اس لئے اپنے خیموں میں دونوں نمازیں اپنے وقت پر ادا کریں۔

(احکامِ حج بتصرف)

نیز اپنے خیمے چھوڑ کر مسجد نَمرہ جانے میں راستہ بھولنا، حاجی اور اس ساتھیوں کا پریشان ہونا اس کے علاوہ ہے اس لئے مسجد نمرہ میں جانے کا زیادہ اہتمام نہ کرنا چاہئے اور اس قیمتی وقت کو پوری یکسوئی سے حق تعالیٰ کی یاد میں گذارنا چاہئے۔

وقوفِ عرفات کا طریقہ

جب ظہر کی نماز پڑھ کر فارغ ہو جائیں تو جو طبیعت چاہے ذکر وتلاوت اور دعا کریں یہاں کے لئے کوئی خاص ذکر مقرر نہیں ہے کہ اس کے بغیر حج میں فرق آ جائے، تاہم افضل یہ ہے کہ قبلہ رُخ کھڑے ہوں، وقوف کی نیت کریں اور دعا کے لئے ہاتھ پھیلائیں، اور خشوع وخضوع کے ساتھ لبیک کہیں، پھر خوب گڑگڑا کر توبہ واستغفار کریں اور اپنے سارے گناہوں کی دل سے معافی مانگیں اور گیارہ مرتبہ دل سے یہ استغفار کریں۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآاِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ.

☆ پھر تین مرتبہ لبیک کہیں اور نماز والا درود شریف سو مرتبہ پڑھیں اور اس کے آخر میں کبھی کبھی وَعَلَیْنَا مَعَهُمْ ملایا کریں۔

☆ پھر سو مرتبہ:

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

پڑھیں۔

☆ پھر سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی سورت پڑھیں اور درمیان میں لبیک اور کچھ کچھ وقفہ سے جو دل میں آئے دعا کرتے رہیں یا مناجاتِ مقبول کا اردو ترجمہ سمجھ سمجھ کر مانگتے رہیں، یا ناچیز کا مرتب کردہ کتابچہ ''دعائے عرفات'' لے لیں۔ اس میں جو دعائیں لکھی ہوئی ہیں وہ مانگیں۔ اور یہ سارا وقت پوری توجہ اور

دھیان سے یادِ الٰہی میں اور اپنے اور متعلقین کے لئے دعائیں مانگنے میں گزاریں، ناچیز کو بھی یاد فرمالیں تو احسان ہوگا۔

☆ یہ دعا بھی مانگیں اور آئندہ بھی ہر جگہ مانگ لیا کریں:

''اے اللہ! یہاں پر آج تک جتنی دعائیں آپ کے انبیاء کرام علیہم السلام نے اور سرکارِ دوعالم ﷺ اور آپ کے دوسرے مقبول بندوں نے مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب دعائیں میری طرف سے قبول فرما۔'' آمین

''اور اے اللہ! ہمیں اپنی رضا اور جنت عطا فرما، اور اپنی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ عطا فرما۔'' آمین

اسی طرح غروب آفتاب تک خشوع وخضوع کے ساتھ ذکر ودعا میں لگے رہیں، اور غروب آفتاب سے پہلے میدانِ عرفات سے باہر نہ نکلیں، اگر نکل گئے اور واپس نہ آئے تو دم واجب ہوجائے گا۔ (غنیۃ)

مزدلفہ روانگی

جب عرفات کے میدان میں آفتاب غروب ہوجائے تو یہاں نہ مغرب کی نماز پڑھیں اور نہ عشاء پڑھیں اور نہ راستہ میں یہ نمازیں پڑھیں، بلکہ مزدلفہ پہنچ کر ان نمازوں کو ادا کریں، راستہ میں ذکر اللہ، درود شریف اور کثرت سے لبیک پڑھتے رہیں اور مزدلفہ میں پہنچ کر یہ کام کریں۔

مغرب اور عشاء کی نماز ملانا

☆ مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ملاکر عشاء کے وقت میں ادا کریں،

دونوں نمازوں کے لئے ایک اذان اور ایک اقامت کہیں، جس کی تفصیل یہ ہے کہ جب عشاء کا وقت ہو جائے اذان دیں پھر اقامت کہیں پھر ادا کی نیت سے با جماعت مغرب کے تین فرض پڑھیں، سلام پھیر کر تکبیر تشریق اور لبیک کہیں اس کے بعد بغیر اقامت کہے فوراً عشاء کے فرض با جماعت پڑھیں اور سلام پھیر کر تکبیر تشریق اور لبیک کہیں، مسافر ہوں تو عشاء کے دو فرض اور مقیم ہوں تو چار فرض ادا کریں، اس کے بعد مغرب کی دو سنت پھر عشاء کی دو سنت اور تین وتر ادا کریں، نفل پڑھنے کا اختیار ہے، مگر ان دو فرضوں کے درمیان سنت اور نفل نہ پڑھیں، اور یہ دو فرض ملا کر پڑھنے واجب ہیں، خواہ با جماعت پڑھیں یا علیحدہ، کیونکہ ان کو با جماعت پڑھنا شرط نہیں ہے، ہاں با جماعت ادا کرنا سنتِ مؤکدہ ہے۔ (غنیۃ)

اگر کسی نے مغرب کی نماز عرفات میں یا راستہ میں پڑھ لی تو مزدلفہ پہنچ کر اس کو دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔ (حیات)

مسئلہ:۔ اگر کوئی حاجی صاحب عشاء کے وقت سے پہلے مزدلفہ پہنچ گئے تو ابھی مغرب کی نماز نہ پڑھیں، عشاء کے وقت کا انتظار کریں اور عشاء کے وقت میں دونوں نمازوں کو جمع کریں۔ (عمدہ)

مسئلہ:۔ اگر عرفات سے مزدلفہ آتے ہوئے راستہ میں خطرہ ہو کہ مزدلفہ میں پہنچنے تک فجر ہو جائے گی تو پھر راستہ میں مغرب اور عشاء کی نماز پڑھیں۔ (حیات)

شب میں ذکر وعبادت

نمازوں سے فارغ ہو کر حق تعالیٰ کا خوب ذکر کریں، تلاوت کریں، درود شریف پڑھیں، توبہ واستغفار کریں، تلبیہ کہیں اور خوب گڑگڑا کر کثرت سے دعا کریں، یہ رات بڑی مبارک رات ہے، بعض کے نزدیک شبِ قدر سے بھی افضل ہے، اور کچھ دیر آرام بھی کریں کہ حدیث سے ثابت ہے۔ (غنیۃ)

کنکریاں چُننا

مزدلفہ سے رات ہی کوئی آدمی ستّر کنکریاں چھوٹے یا بڑے چنے کے برابر چُن لیں تاکہ مِنٰی میں مارنے کے کام آئیں اور یہ ستّر کنکریاں یہاں سے چننا بلاکراہت جائز ہے۔ (غنیۃ)

اور ان کنکریوں کو دھوکر مارنا مستحب ہے، اور صرف سات کنکریاں جمرۃ العقبہ کی رمی کے لئے یہاں سے اٹھانا مستحب ہے۔ (احکام حج)

مسئلہ:۔ بڑے پتھر کو توڑ کر چھوٹی کنکریاں بنانا مکروہ ہے۔ (معلم)

لہٰذا ایسا کرنے سے پرہیز کریں۔

وقوفِ مزدلفہ

☆ جب صبح صادق ہوجائے تو اندھیرے ہی میں اذان دیں، فجر کی سنتیں پڑھیں اور پھر فجر کے فرض باجماعت ادا کریں۔

صبح صادق ہوتے ہی وقوف مزدلفہ شروع ہوجائے گا، اور یہ واجب ہے جس کا وقت طلوعِ فجر سے طلوعِ آفتاب تک ہے، اگر کوئی شخص فجر کے بعد ایک لمحہ

بھی جان کر یا بھول کر یہاں ٹھہر جائے تو اس کا یہ وقوف ادا ہو جائے گا، البتہ صبح کی روشنی خوب پھیلنے تک وقوف کرنا سنت مؤکدہ ہے۔ (عمدہ)

اگر وقت مذکور میں کسی شخص نے بلا عذر کے ذرا دیر بھی یہ وقوف نہ کیا، اور رات ہی کو صبح صادق سے پہلے مزدلفہ سے چلا گیا تو اس پر دم واجب ہوگا، البتہ عورتیں، بچے، بوڑھے کمزور اور بیمار لوگ اگر رات ہی مزدلفہ سے منیٰ چلے جائیں تو کچھ حرج نہیں، جائز ہے، ان پر کوئی دمُ واجب نہیں۔ (حیات)

البتہ مرد حضرات اگر بیماری اور بہت بڑھاپے کے عذر کے بغیر یہ وقوف ترک کریں گے تو ان پر دمُ واجب ہوگا۔ (غنیۃ)

طریقہ وقوف

وقوف مزدلفہ کا مستحب طریقہ یہ ہے کہ نماز فجر ادا کر کے قبلہ رخ ہو جائیں اور سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآاِلٰہَ اللّٰہُ اور چوتھا کلمہ پڑھیں اور درود شریف پڑھیں اور کثرت سے تلبیہ کہیں اور دعا کے لئے دونوں ہاتھ پھیلائیں، ہتھیلیوں کا رُخ آسمان کی طرف کریں پھر دنیا وآخرت کی بھلائیاں اپنے اور اپنے اہل وعیال والدین، مشائخ، اقارب اور تمام مسلمانوں کے لئے مانگیں۔

یاد رکھیں! یہ وقت دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔ (حیات)

لہٰذا برابر ذکر و دعا اور تلبیہ میں مشغول رہیں یہاں تک کہ فجر کی روشنی خوب پھیل جائے اور جب سورج نکلنے کے قریب ہو جائے اس وقت مزدلفہ سے منیٰ روانہ ہو جائیں، اس کے بعد تاخیر کرنا خلافِ سُنت ہے، لیکن اس سے کچھ لازم

نہیں ہوتا۔ (حیات)

منٰی واپسی

مزدلفہ میں جب سورج نکلنے میں ذراسی دیر رہ جائے تو مِنٰی چلیں، اور راستہ بھر یہی اذکار جن کا ابھی اوپر ذکر آیا ہے، کرتے رہیں، بکثرت تلبیہ پڑھتے رہیں اور دل وجان سے اللہ تعالٰی کی طرف متوجہ رہیں اور جب وادی مُحَسَّر سے گزریں تو عذابِ الٰہی سے پناہ مانگتے ہوئے تیزی سے گزریں۔ (حیات)

اور منٰی میں اپنی قیام گاہ پر پہنچ جائیں۔

اب منٰی میں کم ازکم تین دن آپ کا قیام ہوگا، صرف طوافِ زیارت کے لئے ایک روز مکہ مکرمہ جانا ہوگا جس کی تفصیل آگے آرہی ہے۔

حج کا تیسرا دن......۱۰ ذی الحجہ

آج کا دن بڑا مصروف دن ہے اور اس دن ہر حاجی کو بہت سے کام انجام دینے ہیں، انہیں ترتیب سے یہاں لکھا جاتا ہے، اطمینان سے ہدایت کے مطابق انہیں انجام دیں۔

جمرۂ عقبہ کی رمی

جب آپ مِنٰی پہنچ جائیں تو سب سے پہلے جمرۃ العقبہ کو سات کنکریاں ماریں، اور کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ جمرۃ العقبہ سے کم ازکم پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑے ہوں، اس سے کچھ زیادہ فاصلہ ہو تو بھی کوئی حرج نہیں، پھر داہنے

ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے ایک کنکری پکڑیں اور بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَر کہہ کر جمرہ کے ستون کی جڑ پر پھینک دیں، کچھ اوپر بھی لگ جائے تو کچھ حرج نہیں، تاہم اس کے احاطے میں کنکری گرنا ضروری ہے، اسی طرح ہر کنکری کے ساتھ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کہتے رہیں اور الگ الگ سات کنکریاں ماریں، اگر دعاءِ ذیل زبانی یاد ہو تو مانگ لیں، تاہم ضروری نہیں ہے۔

رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ وَرِضًا لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا.

''یہ کنکریاں شیطان کو ذلیل اور خدائے پاک کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں، اے اللہ! میرے حج کو قبول فرما اور میری کوشش کو مقبول بنا اور گناہوں کو معاف فرما'' آمین (حیات)

مسئلہ:۔ رمی میں کنکری جمرہ کی جڑ میں یا اس کے نزدیک احاطہ میں گرنا ضروری ہے، اگر کسی نے اسی ستون پر اتنی زور سے کنکری ماری کہ وہ ستون کو لگ کر احاطہ سے دور جا پڑی تو یہ رمی جائز نہ ہوگی دوبارہ کرنا ہوگی۔ (عمدہ)

جمرۃ العقبہ کو کنکر مارتے ہی لبیک کہنا بند کر دیں، اور آج کی تاریخ میں کنکری مارنے کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے، رمی کے بعد اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئیں اور یاد رکھیں! آنے والے بقیہ دنوں میں کنکریاں مارنے کا بھی یہی طریقہ ہے جو لکھا گیا ہے۔ (حیات)

مسئلہ:۔ رمی پل کے اوپر سے کرنا جائز ہے۔ (ماخذہ عمدہ)

رمی کے اوقات

اوقات سمجھ لیں!

☆ آج کی رمی کا مسنون وقت طلوع آفتاب سے زوال آفتاب تک ہے۔

☆ زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک رمی کا وقت بلا کراہت جائز ہے۔

☆ غروب آفتاب سے صبح صادق تک مکروہ ہے، مگر خواتین کے لئے مکروہ نہیں۔ (عمدہ بتصرف)

☆ اور نیز ۱۰/ تاریخ میں صبح صادق سے طلوع آفتاب کا وقت بھی رمی کرنے کے لئے کراہت کے ساتھ جائز ہے مگر عورتوں اور کمزوروں کے لئے مکروہ نہیں۔ (عمدہ بتصرف)

چونکہ آجکل بھیڑ بہت زیادہ ہوتی ہے اور ہر سال رمی کے دوران متعدد اموات ہوجاتی ہیں، اس لئے بھیڑ کے اندر رمی کرنے میں جان جانے یا سخت تکلیف پہنچنے کا اندیشہ ہے، اور جان بچانا فرض ہے اور اپنے کو ہلاکت میں ڈالنا درست نہیں ہے، لہٰذا شام کے وقت غروبِ آفتاب سے تقریبًا ایک گھنٹہ پہلے کنکری مارنے جائیں عمومًا اس وقت بھیڑ نہیں ہوتی، اگر اس وقت ہجوم زیادہ نہ ہو، اسی وقت کنکری مارلیں اور اگر اس وقت بھی بھیڑ زیادہ ہو تو ابھی رمی نہ کریں، دور ہٹ کر کچھ انتظار کریں یا مغرب کی نماز پڑھ کر کنکری ماریں، اور رات میں رمی کرنا اس وقت مکروہ ہے جب بلا عذر ہو اور عذر کی صورت میں کوئی کراہت نہیں۔ (حیات)

بہرحال کنکری مارنے کے یہ چار اوقات ہیں، ان میں سے جس وقت بھی سہولت ہو اس وقت کنکریاں مارنی چاہئیں اول وقت ہی میں کنکری مارنے کی فکر کرنا خواہ جان چلی جائے، مناسب نہیں، حق تعالیٰ کی رخصت اور سہولت پر خوشدلی سے عمل کرنا چاہئے۔

رمی خود کریں

مرد، عورت، بیمار وضعیف سب خود جا کر اپنے ہاتھ سے رمی کریں، کسی دوسرے کو نائب بنا کر رمی کرنا بلا عذر شرعی جائز نہیں، آج کل اس مسئلہ میں بہت ہی غفلت پائی جاتی ہے، معمولی معمولی عذر میں حجاج دوسروں کے ذریعہ اپنی رمی کروالیتے ہیں، خصوصاً خواتین کی کنکریاں اکثر ان کے محرم مردان کی طرف سے بلا عذر شرعی مار آتے ہیں، یہ بالکل جائز نہیں۔ ایسا کرنے سے ان پر دَم واجب ہو جاتا ہے، اس لئے خواتین وحضرات یہ سنگین غلطی نہ کریں، اور بلا عذر شرعی اپنا واجب ترک کر کے گناہگار نہ ہوں اور اپنے حج کو ناقص نہ کریں۔

ہاں عذر شرعی میں کسی دوسرے کو حکم دے کر اور اپنا نائب بنا کر رمی کرانا جائز ہے اور شرعی عذر یہ ہے۔

(۱) ......وہ مرد یا عورت جس کی طرف سے دوسرے شخص کو کنکری مارنا درست ہوتا ہے یہ ہے کہ وہ اتنا بیمار یا کمزور ہو چکا ہو کہ اب وہ کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھ سکتا بلکہ بیٹھ کر نماز ادا کرتا ہے۔

(۲) ......یا جمرات تک سوار ہو کر جانے میں بھی سخت تکلیف یا مرض بڑھ

جانے کا قوی اندیشہ ہے۔

(۳)...... یا پیدل چلنے کی قدرت نہیں اور جمرات تک جانے کے لئے سواری بھی نہیں ملتی تو......ایسا شخص شرعًا معذور ہے۔ وہ دوسرے کو نائب بنا کر اس سے اپنی رمی کرا سکتا ہے۔ (احکام حج)

دوبارہ تاکید

خواتین وحضرات کو پھر تاکید کی جاتی ہے کہ وہ مسئلہ بالا کو اچھی طرح یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں، دیگر حجاج کی باتوں میں ہرگز نہ آئیں، اور شرعی عذر کے بغیر کوئی کسی کی طرف سے کنکری نہ مارے۔

ضروری مسئلہ

مذکورہ مسئلہ میں ایک ضروری بات یہ بھی یاد رکھیں کہ جو مرد یا عورت خود جا کر کنکری مارنے سے شرعًا معذور ہو اس کا کسی دوسرے سے اپنی رمی کرانے کے معتبر ہونے کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ خود کسی دوسرے کو اپنی کنکری مارنے کا حکم دے، یعنی دوسرے سے یوں کہے کہ آپ جا کر میری بھی کنکری ماریں۔ اگر اس نے کسی کو حکم نہ دیا اور کسی ہمراہی نے یا شوہر یا محرم نے اس کے حکم کے بغیر خود اس کی طرف سے کنکریاں ماریں تو وہ معتبر نہ ہوں گی اگر وقت باقی ہو تو کہہ کر اپنی رمی دوبارہ کرائیں ورنہ دم واجب ہوگا۔ (عمدہ بتصرف کثیر)

قربانی

جمرۃ العقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنی ہے، لیکن پہلے یہ دیکھ لیں

کہ آپ نے کونسا حج کیا ہے اگر آپ نے حج تمتع یا حجِ قران کیا ہے تو حج کی قربانی کرنا واجب ہے اور اگر حج افراد کیا ہے تو حج کی قربانی واجب نہیں، مستحب ہے۔

☆ قربانی آج ۱۰ر تاریخ میں کرنا ضروری نہیں ہے اس کے لئے تین دن مقرر ہیں۔ ۱۰ر۱۱ر۱۲ر ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک، رات میں اور دن میں بھی جب چاہیں قربانی کر سکتے ہیں۔

☆ عموماً ۱۱ر تاریخ کو صبح کے وقت قربانی کرنا بہت آسان ہوتا ہے لہٰذا اس آسانی پر عمل کرنا چاہئے بلاضرورت اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنا مناسب نہیں۔

اور جن خواتین وحضرات پر حج کی قربانی واجب ہے وہ سر کے بال اور ناخن وغیرہ قربانی کے بعد ہی کتر سکتی ہیں، خدانخواستہ اگر انہوں نے قربانی سے پہلے سر کے بال منڈوالئے تو ان پر دم واجب ہوجائے گا، اس لئے وہ بہت احتیاط سے کام لیں۔ ہاں اگر حجِ افراد کرنے والا حاجی قربانی سے پہلے سر کے بال منڈا لے یا ناخن کترلے تو اس پر دم واجب نہ ہوگا، کیونکہ اس پر حج کی قربانی واجب نہیں، محض مستحب ہے۔

☆ جو حجّاج قربانی کرنا جانتے ہوں انہیں خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے، ورنہ کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذریعہ قربانی کرائیں، بنک یا کسی اور ادارہ کے ذریعہ قربانی کرانے سے اجتناب کریں۔

توجہ دیں

حج کی قربانی کے جانور میں وہ تمام شرائط ضروری ہیں جو بقرعید کی قربانی کے

جانور میں ہیں، اس لئے حج کی قربانی کا جانور خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر صحیح سالم، بے عیب اور پوری عمر کا خریدنا چاہئے تا کہ قربانی صحیح ادا ہو۔ (ملخص از معلم)

مالی قربانی کا حکم

جو خواتین وحضرات مسافر ہوں ان پر بقرعید کی مال والی قربانی واجب نہیں، اور جو مقیم ہوں اور قربانی واجب ہونے کی دیگر شرائط ان میں موجود ہوں، تو ان پر بقرعید کی مال والی قربانی بھی واجب ہے، پھر انہیں اختیار ہے خواہ یہ قربانی منٰی میں کریں یا اپنے وطن میں کرائیں، لیکن بہر حال مال والی قربانی، حج والی قربانی سے الگ واجب ہوتی ہے۔ (معلم بتصرف کثیر)

حج کی قربانی مکہ میں

حج کی قربانی منٰی میں کرنا سنت ہے۔ (حیات)

لیکن اگر قربانی کی جگہ بہت زیادہ دور ہونے، یا از خود قربانی نہ کر سکنے اور دوسروں پر اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں حج کی قربانی کر لیجائے تو اس کی گنجائش ہے۔

حلق وقصر

قربانی سے فارغ ہونے کے بعد مرد حضرات اپنا سر منڈوالیں، اور خواتین انگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ بال پوری چوٹی سے کاٹ دیں اور وہ اس بات کا یقین حاصل کر لیں کہ کم از کم ان کے سر کے چوتھائی بال ضرور کٹ گئے ہیں۔

☆ واضح رہے کہ سر منڈانے سے پہلے خط بنوانا یا ناخن کاٹنا یا جسم کے کسی اور حصہ کے بال کاٹنا جائز نہیں، اگر غلطی سے ایسا کر لیا تو جزا واجب ہوگی۔ (معلم)

تفصیل بتا کر مسئلہ معلوم کرلیا جائے۔

☆ سر کے بال منڈانا آج ہی ضروری نہیں ہے۔ ۱۲/ذی الحجہ کے سورج غروب ہونے تک یہ کام ہوسکتا ہے لیکن جب تک حَلق یا قصر نہیں ہوگا، آپ اِحرام ہی میں رہیں گے، خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے اور جب حلق وقصر ہوجائے گا تو اِحرام کی بیشتر پابندیاں ختم ہوجائیں گی، سلا ہوا کپڑا پہننا، خوشبو لگانا، ناخن اور بال کاٹنا سب حلال ہوجائے گا، البتہ بیوی سے صحبت کرنا، بوس وکنار کرنا طوافِ زیارت کرنے تک حلال نہ ہوگا۔

☆ حج کا حلق یا قصر مِنٰی میں کرنا سنت ہے اور حَرم میں ہر جگہ جائز ہے، البتہ اگر حدودِ حرم سے باہر جاکر حلق یا قصر کیا تو دم لازم ہوگا۔ (عمدہ)

اہم ہدایت

جمرۃ العقبہ کو کنکریاں مارنا پھر قربانی پھر سر کے بال کترنا یہ تینوں عمل واجب ہیں۔ اور جس ترتیب سے ان کو لکھا گیا ہے، اسی ترتیب سے ان کو ادا کرنا واجب ہے، اگر اُن میں سے کوئی عمل چھوٹ جائے، یا ان کی مذکورہ ترتیب بدل جائے تو عام طور پر ایک دام واجب ہوگا۔ اور بعض صورت میں ایک سے زیادہ دم بھی واجب ہوں گے، اس لئے حجاج ان سب کو ترتیب سے ادا کرنے کی فکر کریں، اگر غلطی ہوجائے تو معتبر علماء اور اہلِ فتویٰ سے رجوع کریں۔

طوافِ زیارت

☆ آج کی تاریخ یعنی ۱۰/ذی الحجہ کا سب سے اہم کام طوافِ زیارت

ہے، رمی، قربانی اور سر کے بال کترنے کے بعد طوافِ زیارت کرنا سنت ہے، اگر طواف زیارت ان امور سے پہلے کیا جائے تب بھی فرض ادا ہو جائے گا مگر ایسا کرنا خلاف سنت ہے۔

طوافِ زیارت کا وقت

طوافِ زیارت کا وقت ۱۰/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے، ان تین دنوں میں، رات کو یا دن میں جب چاہیں مکہ معظّمہ جا کر طوافِ زیارت کریں، عموماً پہلے روز سخت ہجوم ہوتا ہے، دوسرے یا تیسرے روز زیادہ بھیڑ نہیں ہوتی اس لئے دوسرے یا تیسرے دن یہ طواف کرنا چاہئے، اور اس کے ادا کرنے کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کے بیان میں طواف کے طریقہ میں لکھا گیا ہے، وہاں دیکھ لیں، ضروری فرق ذیل میں ہے۔

☆ طوافِ زیارت کے لئے خواہ احرام باندھے ہوئے آئیں اور خواہ قربانی اور حلق سے فارغ ہو کر کپڑے پہن کر کریں، دونوں طرح اختیار ہے، اگر احرام باندھے ہوئے طواف زیارت کرنا ہے اور حج کی سعی بھی کرنی ہے تو رَمَل (اکڑ کر طواف کے پہلے تین چکروں میں چلنا) بھی کریں اور اِضْطباع بھی کریں۔

☆ طواف زیارت کے بعد سعی کریں، یعنی صفا و مروہ کے درمیان سات چکر لگائیں، اس کا طریقہ بھی عمرہ کے بیان میں لکھا گیا ہے، وہاں دیکھ لیں اور اگر حج کی سعی پہلے کر لی ہے تو اب سعی کرنے کی ضرورت نہیں، صرف طواف کرنا کافی ہے۔

رات کو منٰی واپس آجائیں ، دن میں مکہ معظمہ ٹھہر جائیں تو کوئی مضائقہ نہیں ، اپنی قیام گاہ پر آجائیں ، کوئی چیز رکھنی ہو یا لینی ہو لے لیں۔

☆ طوافِ زیارت کرنے کے بعد ممنوعات احرام سب حلال ہو جاتے ہیں اور بیوی سے ہمبستر ہونا اور بوس و کنار کرنا سب حلال ہو جاتا ہے۔

☆ اگر کسی عورت کو ماہواری آرہی ہو تو اس کو اس حالت میں طواف زیارت کرنا حرام ہے اور سخت گناہ ہے ، اس لئے وہ اس حالت میں بالکل طواف زیارت نہ کرے ، بلکہ جب وہ پاک ہو جائے اور غسل کر لے ، اس وقت طواف زیارت اور سعی کرے ، اگر اس مجبوری سے ۱۲/ذی الحجہ کے ایام بھی نکل جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں ، معذور ہے ، اور بعد میں طواف زیارت کرنے سے یہ طواف ادا ہو جائے گا ، اور حج میں کوئی خلل واقع نہ ہوگا۔

طوافِ زیارت کی اہمیت

یاد رہے کہ طوافِ زیارت حج کا رکن اور فرض ہے یہ کسی حال میں بھی نہ فوت ہوتا ہے اور نہ اس کا بدل دے کر ادا ہو سکتا ہے ، بلکہ آخر عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہے گی اور جب تک اس کو ادا نہ کرے گا بیوی سے صحبت اور بوس و کنار کرنا حرام رہے گا۔ (عمدہ)

اس لئے خواتین وحضرات اس کی ادائیگی کا خاص اہتمام فرمائیں اور بغیر طوافِ زیارت کئے ہرگز وطن واپس نہ لوٹیں ، خواہ چھٹیاں ختم ہو جائیں یا سیٹ نکل جائے ، لیکن یہ طواف ضرور ادا کر کے آئیں۔

حج کا چوتھا دن......۱۱رذی الحجہ

گیارہ تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں ماریں اور ہر کنکری مارتے وقت یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًى لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا.

''یہ کنکریاں شیطان کو ذلیل کرنے اور خدائے رحمٰن کو راضی کرنے کے لئے مارتا ہوں، اے اللہ! میرے حج کو قبول فرما اور میری کوشش کو مقبول بنا اور گناہوں کو معاف فرما۔'' (حیات)

☆ آج کی کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جمرۂ اولیٰ پر سات کنکریاں اوپر والے کلمات پڑھ کر ماریں، اس کے بعد ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رُخ ہوکر اور ہاتھ اٹھا کر چند بار

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ

کہیں، پھر درود شریف پڑھیں اور پھر اپنے لئے ،عزیز و اقارب اور سب مسلمانوں کے لئے خوب دعاء کریں۔

اس کے بعد جمرہ وسطیٰ پر سات کنکریاں بالکل اسی طرح ماریں جیسے جمرۂ اولیٰ پر ماری تھیں اور اسی طرح قبلہ رخ ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور ذکر وتسبیح کے بعد خوب دعا کریں۔

اس کے بعد جمرۂ عقبہ پر طریقہ بالا کے مطابق سات کنکریاں ماریں، لیکن

اُس کی رمی کے بعد ٹھہر کر دعاء وغیرہ کچھ نہ کریں، اپنی قیام گاہ پر واپس آجائیں۔ آج صرف یہی کام تھا جو پورا ہوگیا۔ اب باقی اوقات تلاوت، ذکر اللہ اور دعا میں مشغول رکھیں۔ غفلتوں، گناہوں اور فضول کاموں اور باتوں میں ضائع نہ کریں، لڑائی، جھگڑا اور غیبت وغیرہ سے خاص طور پر بچیں۔

رمی کے اوقات

☆ آج کی رمی کا مستحب وقت زوال کے بعد سے غروب آفتاب تک ہے۔

☆ غروبِ آفتاب کے بعد سے بارہویں تاریخ کی صبح طلوع ہونے تک مکروہ وقت ہے۔ (حیات)

اول وقت میں کنکری مارنے والوں کا بہت ہجوم ہوتا ہے، اور بعض اوقات اس وقت رمی کرنے میں جان کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے غروب سے پہلے ہجوم کے چھٹنے کا انتظار کرلیں۔ اور یہ بھی درست ہے کہ مستحب وقت کے آخری وقت میں کنکری مارنے جائیں۔ مثلاً غروبِ آفتاب سے ایک گھنٹہ پہلے کنکری مارنے جائیں اور زیادہ بھیڑ نہ ہو تو غروب آفتاب سے پہلے کنکری ماریں، اگر اس وقت بھی بھیڑ زیادہ ہو تو مغرب کے بعد یا عشا کے بعد کنکری ماریں، عذر کی بناء پر رات کو کنکری مارنے میں کوئی کراہت نہ ہوگی اور واجب ادا ہوجائے گا، اور جان کا قوی خطرہ یا ناقابلِ برداشت تکلیف کا قوی اندیشہ بھی معتبر عذر ہے۔

زوال سے پہلے رمی کرنا

واضح رہے کہ زوال سے پہلے رمی جائز نہیں ہے، کیونکہ زوال سے پہلے رمی

کا وقت شروع نہیں ہوتا، اگر کسی نے غلطی سے اس وقت رمی کرلی تو وہ معتبر نہ ہوگی اور وقت شروع ہونے پر دوبارہ رمی کرنی ہوگی ورنہ دم واجب ہوگا اور قضا کے وقت میں رمی کی قضا بھی واجب ہوگی، اور وقتِ قضا ۱۳/ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے۔ (معلم بتصرف)

لیکن قضا کرنے سے دم ساقط نہ ہوگا وہ بہرحال ادا کرنا ہوگا۔ (غنیۃ)

حج کا پانچواں دن ......۱۲/ذی الحجہ

آج کا خاص کام تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں بالکل اُسی طرح اور اُنہی اوقات میں ماری جاتی ہیں جس طرح ۱۱/ذی الحجہ کو آپ نے ماری ہیں، صرف تاریخ کا فرق ہے اور کچھ نہیں ہے۔

آج کی رمی کرنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ مِنٰی میں مزید قیام کریں یا مکہ مکرمہ آجائیں، اگر مکہ مکرمہ آنے کا ارادہ ہو تو غروب آفتاب سے پہلے پہلے حدودِ مِنٰی سے نکل جائیں۔ اگر بارہویں تاریخ کا آفتاب مِنٰی میں غروب ہوگیا تو اب مِنٰی سے نکلنا مکروہ ہے ایسی صورت میں آپ کو چاہئے کہ آج کی رات مِنٰی میں قیام کریں اور تیرہ تاریخ کی رمی کرکے مکہ معظّمہ جائیں۔

واضح رہے کہ بارہ تاریخ کو غروبِ آفتاب کے بعد اور تیرہ تاریخ کی صبح صادق ہونے سے پہلے مِنٰی سے مکہ مکرمہ جانا کراہت کے ساتھ جائز ہے، لیکن اگر کوئی چلا گیا تو کوئی دم وغیرہ واجب نہ ہوگا، البتہ اگر مِنٰی میں تیرہویں تاریخ کی صبح ہوگئی تو اب اس دن کی رمی بھی واجب ہوگئی، اب بغیر رَمی کئے مکہ مکرمہ جانا جائز

نہیں ہے۔اگر کوئی بغیر رمی کئے مکہ مکرمہ چلا گیا تو اس پر دم واجب گا۔

☆ ۱۳/ذی الحجہ کی رمی کا بالکل وہی طریقہ ہے جو گیارہ اور بارہ تاریخ کا اوپر لکھا گیا ہے اور اس کے اوقات بھی وہی ہیں۔ البتہ اس تاریخ کی رمی صبح صادق سے لے کر زوال سے پہلے کرنا بھی کراہت کے ساتھ جائز ہے۔

(معلم الحجاج)

حج پورا ہوا

الحمدللہ آپ کا حج پورا ہوگیا،منٰی سے واپسی کے بعد جتنے دن مکہ معظمہ میں قیام ہو اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور جتنا ہو سکے طواف ،عمرے ،نماز ،روزے، صدقہ وخیرات اور ذکر وتلاوت اور دیگر نیک کام کر لینے چاہئیں ،پھر معلوم نہیں یہ وقت ملے یا نہ ملے،موت کا وقت ہم کو معلوم نہیں۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے
کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

☆ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حرم کی ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے،لہٰذا جو نیکی ہو جائے غنیمت ہے،ایک قرآن کریم ختم کریں تو ایک لاکھ قرآنِ کریم ختم کرنے کا ثواب ملے۔

☆ ایک ریال خیرات کریں تو ایک لاکھ ریال خیرات کرنے کا ثواب ملے۔

☆ ایک مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ کا ثواب ملے،اس میں ستر ہزار کلمہ کسی کو بخش دیں تو امید ہے کہ اس کو دوزخ سے نجات مل جائے۔

☆ اَسۡتَغۡفِرُ اللّٰہَ ،درود شریف،سُبۡحَانَ اللّٰہِ ، اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ

اَکْبَرُ، لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ ایک بار پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملے۔

☆ دو رکعت نفل پڑھیں تو دو لاکھ رکعت کا ثواب ملے، اس لئے اشراق، چاشت، سُنن زوال، اوّابین، قیام اللیل، تہجد، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور عام نوافل کا اہتمام کریں اور ایک لاکھ گنا ثواب حاصل کریں۔

☆ ایک مرتبہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے ایک لاکھ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا ثواب لیں۔

☆ ایک روزہ رکھنے سے ایک لاکھ روزوں کا ثواب حاصل کریں۔

☆ ایک محتاج کو کھانا کھلائیں تو جیسے ایک لاکھ محتاجوں کو کھانا کھلایا۔

☆ ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھنے سے ایک لاکھ کا ثواب ملے۔

☆ ایک مرتبہ عمرہ یا طواف کرنے سے ایک لاکھ عمرہ یا طواف کرنے کا ثواب ملے۔

لہٰذا خوب نیک کام کریں اور انتہائی اہتمام سے گناہوں سے بچیں اور آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور حضور ﷺ کی تابعداری اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے میں گزارنے کا عہد کریں، اور خوب گڑگڑا کر دعاء کریں، وہی توفیق دینے والے ہیں۔ نیز اپنے والدین، شوہر، پیرومرشد اور عزیز واقارب کی طرف سے بھی نیک کام، طواف اور عمرے حسبِ استطاعت کریں، پھر معلوم نہیں یہ موقع نصیب ہو یا نہ۔

حج سے واپسی اور طوافِ وَداع

حج کے بعد جب مکہ مکرمہ سے وطن واپس ہونے کا ارادہ ہو تو پھر طوافِ

وداع واجب ہے، اس طواف کا طریقہ بالکل وہی ہے جو نفل طواف کرنے کا ہوتا ہے، اس کے مطابق طواف کریں۔ یہ حج کا آخری واجب ہے، اور حج کی تین قسموں میں سے ہر قسم کا حج کرنے والوں پر واجب ہے، البتہ جو خواتین مکہ مکرمہ اور حدود میقات کے اندر رہنے والے ہوں ان پر یہ طواف واجب نہیں ہے۔

طواف سے فارغ ہوکر ملتزم پر خوب دعائیں کریں، آبِ زم زم پئیں اور حسرت وافسوس کرتے ہوئے الٹے پاؤں واپس ہوں۔ (معلم بتصرف)

حَرم سے باہر آکر خوب دعائیں کریں اور یہ دعا بھی کرلیں:

''یا الٰہ العالمین! اس مقام پر آنحضرت ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اور آپ کے نیک بندوں نے جو جو دعائیں مانگی ہیں اور وہ قبول کرلی گئی ہیں مجھ کو ان دعاؤں میں شامل فرمالیجئے، میری اولاد، والدین اور تمام مسلمانوں کے حق میں قبول کرلیجئے، اور جن جن لوگوں نے مجھے دعاؤں کے لئے کہا تھا ان کی سب نیک مرادیں بھی پوری فرمادیجئے اور حج وعمرہ کی سعادت، صحت وعافیت کے ساتھ باربار عنایت کیجئے۔ اور میری اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنایئے۔'' آمین

خواتین کے خاص مسائل

☆ جو خاتون حج کے سب ارکان وواجبات ادا کرچکی ہو، صرف طوافِ وداع باقی ہو اور محرم اور دیگر رفقاء روانہ ہونے لگیں، اس وقت اگر حیض ونفاس شروع ہوجائے تو طوافِ وداع ان کے ذمہ واجب نہیں رہتا، ساقط ہوجاتا ہے،

اس کو چاہئے کہ مسجد میں داخل نہ ہو بلکہ حرم شریف کے دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر دعاء مانگ کر رخصت ہو جائے، خاتون کے مَحرم اور دیگر رفقاءِ سفر پر لازم نہیں ہے کہ وہ اس کے پاک ہونے تک ٹھہریں، اپنی صوابدید کے مطابق جب چاہیں روانہ ہو جائیں اور یہ خاتون بھی ان کے ساتھ چلی جائے۔ (حیات بتصرف)

اور اس مجبوری سے طوافِ وداع چھوڑنے سے خاتون پر کچھ واجب نہ ہوگا۔

واضح ہو کہ طوافِ وَدَاع کے لئے نیت ضروری نہیں، ہاں مستقل نیت سے طوافِ وَدَاع کرنا افضل ہے، اس لئے اگر واپسی سے پہلے حیض ونفاس شروع ہونے سے پہلے کسی عورت یا مرد نے کوئی نفل طواف کرلیا ہو تو وہ بھی طوافِ وَدَاع کے قائم مقام ہو جائے گا۔ (معلم بتصرف)

درود شریف ابراہیمی

اللّٰھُمَّ
صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ
اللّٰھُمَّ
بَارِكْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
كَمَا بَارَكْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ
اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

مدینہ منوّرہ

آقا ﷺ کی خدمت میں حاضری

درود و سلام اور دستور العمل

روضۂ اقدس کی زیارت

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حج کیا اور اس کے بعد میری قبر کی زیارت کی میری وفات کے بعد تو وہ (زیارت کی سعادت حاصل کرنے میں) انہیں لوگوں کی طرح ہے جنہوں نے میری حیات میں میری زیارت کی۔ (بیہقی)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میری قبر کی زیارت کی اس کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (ابن خزیمہ)

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے میرے ساتھ بدسلوکی کی۔ (رواہ ابن عدی بسند حسن)

رسولِ کریم ﷺ نے فرمایا جو میری قبر کے پاس مجھ پر درود پڑھتا ہے، میں اس کو سنتا ہوں۔ (رواہ البیہقی)

فائدہ

رسول اکرم ﷺ اپنی قبر مبارک میں زندہ ہیں اور یہ بات جمہور امت کے مسلمات میں سے ہے، اس لئے آپ کے جو امتی قبر مبارک پر حاضر ہو کر سلام عرض کرتے ہیں آپ ان کا سلام سنتے ہیں اور سلام کا جواب دیتے ہیں۔ (مشکوٰۃ)

ایسی صورت میں وفات کے بعد آپ کی قبر مبارک پر حاضر ہونا اور سلام عرض کرنا ایک طرح بالمشافہ سلام پیش کرنے کے برابر ہے جو بلاشبہ ایسی عظیم سعادت ہے جو ہر زائر کو تمام آداب کے ساتھ ہر قیمت پر حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ (معارف الحدیث)

عظیم سعادت

حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت ہے، رسول اللہ ﷺ کی محبت وعظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا، لہٰذا دیارِ مقدّس میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہو کر درود وسلام پیش کرنے کی سعادت اور اس پر ملنے والے بے شمار ثمرات وبرکات حاصل کرلیں جو دور سے درود وسلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

جن خواتین وحضرات پر حج فرض ہو ان کے لئے پہلے حج کرنا اور زیارتِ مدینہ کے لئے بعد میں جانا بہتر ہے اور جن پر حج فرض نہ ہو انہیں اختیار ہے کہ خواہ پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوں اور بعد میں حج کریں یا حج پہلے کرلیں اور مدینہ منورہ بعد میں حاضر ہوں۔ (زبدہ بتصرف)

(۱) جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضورِ اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت کی نیت کریں اور نیت یوں کریں:

''اے اللہ! میں سرکارِ دو عالم ﷺ کے مزارِ مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرتا ہوں، اے اللہ! اسے قبول فرمالیجئے۔''

(عمدۃ المناسک بتصرف کثیر)

(۲) مدینہ منورہ جاتے وقت احرام کی ضرورت نہیں ہے، البتہ واپسی پر اگر مکہ مکرمہ آنا ہو تو اِحرام باندھنا ہوگا اس لئے احرام کے لوازمات ساتھ رکھیں۔

(۳) سفرِ مدینہ میں سنتوں پر عمل کرنے کا بہت ہی خیال رکھیں، اس کے

لئے ''علیکم بسُنَّتِی'' بطورِ خاص مطالعہ میں رکھیں۔

(۴) اس سفر میں ذوق وشوق اور پورے دھیان وتوجہ سے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھیں، نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے۔

(۵) جب مدینہ منورہ کی آبادی اور مکانات نظر آئیں تو اپنے شوقِ دید کو اور زیادہ کریں اور خوب دورد وسلام پڑھتے ہوئے مدینہ منورہ میں داخل ہوں۔

مسجدِ نبوی میں حاضری

(۱) مُعلم کے یہاں سامان رکھ کر غسل کرلیں تو بہتر ہے، ورنہ وضو کرلیں، اچھا لباس پہنیں اور خوشبو لگائیں اور مسجدِ نبوی کی طرف ادب واحترام کے ساتھ چلیں، نفلی صدقہ کریں۔

(۲) بابِ جبرئیل معلوم ہوتو پہلی مرتبہ اس سے داخل ہونا افضل ہے یا باب السلام سے، ورنہ جس دروازہ سے داخل ہوں درست ہے۔ داخل ہوتے وقت یہ کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

اور دایاں قدم مسجد کے اندر رکھیں اور نفلی اعتکاف کی نیت کرنے کو غنیمت سمجھیں۔　(غنیۃ)

سیدھے ریاض الجنۃ آجائیں اگر بآسانی آسکیں ورنہ جہاں جگہ مل جائے اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو وہاں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں۔

پھر محراب النبی ﷺ کے پاس آئیں اگر آسانی سے آسکیں، یہاں حضور

اقدس ﷺ کا منبر مبارک تھا، اس جگہ شکرانہ کی دو نفلیں پڑھیں اور نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دل سے شکر ادا کریں کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے یہاں تک پہنچا دیا اور دعا کریں کہ میں اب سلام عرض کرنے جا رہا ہوں، میرا سلام قبول ہو جائے۔

رَوضۂ اقدس ﷺ پر سلام

(۱) اب بڑے ادب واحترام کے ساتھ اور اپنی نالائقی اور روسیاہی کے استحضار کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں، جب آپ جالیوں کے سامنے جہاں جالیوں میں چاندی کی تختی لگی ہوئی ہے پہنچ جائیں تو اس جگہ بالکل سامنے ان جالیوں میں تین گول سوراخ نظر آئیں گے پہلے سوراخ پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ سے رسول کریم ﷺ کا چہرۂ انور سامنے ہے۔ (حیات)

(۲) لہٰذا جالیوں سے اندازاً تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر ادب سے کھڑے ہو جائیں، ہاتھ سیدھے، نظریں نیچی کریں اور دھیان نبیٔ کریم ﷺ کی طرف لگائیں اور درمیانی آواز سے جو نہ زیادہ بلند ہو اور نہ بالکل آہستہ، ادب کے ساتھ رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کریں اور یوں کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ.

اور یوں سمجھیں کہ میرا سلام رسول اللہ ﷺ نے سن لیا ہے اور آپ سلام کا جواب دیتے ہیں لہٰذا میرے سلام کا جواب بھی آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(۳) اب پورے ادب واحترام اور دھیان کے ساتھ جس قدر ہو سکے درود وسلام پڑھیں جو نسا درود شریف چاہیں آپ پڑھ سکتے ہیں مگر ہمارے

اسلاف نے روضۂ اقدس پر اس طرح درود وسلام پڑھنے کو لکھا ہے:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ

آپ یہ الفاظ بار بار دہرا سکتے ہیں تاہم یہ الفاظ دل سے ادا کریں اور پوری طرح دھیان حضور اقدس ﷺ کی طرف رہے اور نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بھی پڑھ سکتے ہیں۔

(۴) اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے، اس کے سامنے کھڑے ہوکر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَاسَیِّدَنَا اَبَابکرِنِ الصِّدِّیْق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَعَنَّا.

(۵) اس کے بعد پھر ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہوکر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ یَااَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْکَ وَعَنَّا.

(۶) اس کے بعد پھر اُلٹے ہاتھ کی طرف اسی پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں جس میں رسولِ خدا ﷺ ہیں اور نمبر ۳ میں لکھے ہوئے درود وسلام یا نماز والا درود شریف ذوق وشوق سے پڑھیں اور جن لوگوں نے آپ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کو کہا ہے ان کا سلام اپنی زبان میں اس طرح

پہنچادیں مثلاً:

''یارسول اللہ عبدالحکیم اور عبدالرؤف نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے شفاعت کے امیدوار ہیں۔''

اگر نام یاد نہ آئے تو اس طرح عرض کریں:

''یارسول اللہ ﷺ بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے، ان سب کا سلام قبول فرمالیجئے۔''

(۷) پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس ﷺ کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رورو کر اپنے اور والدین، اہل وعیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں، بس اسی کو سلام کہتے ہیں۔ جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

(۸) جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہو کر سلام عرض کیا کریں خصوصًا پانچوں نمازوں کے بعد، اگر کسی وقت سامنے حاضری کا موقعہ نہ ہو تو پھر آپ مسجدِ نبوی ﷺ میں کسی بھی جگہ سے سلام عرض کر سکتے ہیں، اگرچہ اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے حاضر ہو کر عرض کرنے میں ہے۔ (احکام حج)

مسجد نبوی ﷺ سے باہر بھی جب کبھی روضہ اقدس ﷺ کے سامنے سے گزریں تو تھوڑی دیر ٹھہر کر مختصر سلام عرض کر کے آگے بڑھیں۔ (احکامِ حج)

خواتین کا سلام

☆ خواتین کو بھی روضۂ اقدس کی زیارت اور سلام عرض کرنا چاہئے اور طریقہ سلام عرض کرنے کا اوپر لکھا گیا ہے، خواتین بھی اس کے مطابق سلام عرض کریں، البتہ (اگر حکومت کی طرف سے ممانعت نہ ہو) تو ان کے لئے رات کے وقت حاضر ہوکر سلام عرض کرنا بہتر ہے، اور جب زیادہ ہجوم ہوتو کچھ فاصلہ ہی سے سلام عرض کردیا کریں۔

اگر کسی خاتون کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہوتو گھر پر قیام کرے، سلام عرض کرنے کے لئے مسجد نبوی میں نہ آئے، البتہ مسجد کے باہر باب السلام کے پاس یا کسی اور دروازہ کے پاس کھڑی ہوکر سلام عرض کرنا چاہے تو کرسکتی ہے اور جب پاک ہوجائے تو روضۂ مبارک پر سلام عرض کرنے چلی جائے۔

☆ مدینہ منورہ میں بھی خواتین کو گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ انہیں گھر میں نماز ادا کرنے سے مسجدِ نبوی ﷺ کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔

(مأخذہ بدائع الصنائع: ص/۱۱۳)

لیکن اگر خواتین مسجد نبوی میں سلام عرض کرنے آئیں اور نماز کا وقت آنے پر مسجدِ نبوی ﷺ کی جماعت میں شامل ہوکر نماز ادا کرلیں تو ان کی نماز ہوجائے گی۔

چالیس نمازیں

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص

میری مسجد میں چالیس نمازیں ادا کرے اور کوئی نماز اس کی فوت نہ ہو تو اس کے لئے دوزخ سے براءت لکھی جائے گی اور عذاب ونفاق سے براءت لکھی جائے گی۔ (رواہ احمد)

تشریح

اس حدیثِ پاک سے مسجدِ نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی بڑی فضیلت معلوم ہوئی کہ اللہ تعالیٰ ان نمازوں کی برکت سے نمازی کو عذابِ دوزخ اور نفاق سے بَری فرما دیتے ہیں۔ اس لئے مسجدِ نبوی کی نمازوں کا خاص اہتمام رکھنا چاہئے اور چالیس نمازیں ادا کر کے یہ عظیم فضیلت حاصل کرنی چاہئے۔ لیکن مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کرنا فرض یا واجب نہیں ہے۔ اور یہ نمازیں ادا کرنا حج کا کوئی حصہ نہیں ہے، اگر کوئی شخص یہ چالیس نمازیں مسجدِ نبوی میں ادا نہ کر سکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کے حج وعمرہ میں کوئی کمی نہیں۔

☆ خواتین کے لئے مدینہ منورہ میں بھی گھر میں نمازیں پڑھنا افضل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ انہیں گھر میں چالیس نمازیں پڑھنے کا ثواب بھی مل جائے گا، اس لئے خواتین مسجدِ نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فکر نہ کریں اپنے گھروں میں نمازیں ادا کریں، ہاں کبھی نماز کے وقت مسجد میں ہوں اور مسجد کی جماعت میں شامل ہو جائیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔

اور اگر ماہواری کے عذر کی بناء پر خواتین چالیس نمازیں گھر میں بھی پوری نہ کر سکیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ اس قدرتی اور غیر اختیاری معذوری سے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خواتین کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ خواتین ہر نماز کے وقت وضو کر کے گھر ہی میں مصلے پر بیٹھ کر تھوڑا بہت ذکر کر لیا کریں یہی انشاء اللہ تعالیٰ کافی ہے اور ضروری یہ بھی نہیں۔

مسجدِ قباء میں دو رکعت سے عمرہ کا اجر وثواب

مسجدِ قباء وہ مسجد ہے جو آغازِ اسلام میں سب سے پہلے بنائی گئی، مسجد الحرام، مسجدِ نبوی، اور مسجدِ اقصیٰ کے علاوہ دیگر تمام مساجد سے افضل ہے، اس میں ازروئے حدیث دو رکعت پڑھنے سے عمرہ کا اجر وثواب ملتا ہے۔

مختصر دستور العمل

جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے اس کو بہت ہی غنیمت جانیں اور جہاں تک ہو سکے اپنے اوقات کو ذکر وعبادت میں لگانے کی کوشش کریں، اس سلسلہ میں ان امور کا اہتمام بہت مفید ہے۔

(۱) روضۂ اقدس ﷺ پر حاضر ہو کر کثرت سے سلام پڑھنا، کم از کم ہر نماز کے بعد حاضری دینا اور سلام پیش کرنا۔

(۲) کثرت سے درود شریف پڑھتے رہیں اور ذکر وتلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھنا۔

(۳) رِیاض الجنۃ میں جتنا موقعہ مل سکے نوافل اور دعائیں کرتے رہنا اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل نماز اور دعا کی کثرت کرنا۔

(۴) اشراق، چاشت، اوّابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح پڑھنا۔

(۵) کبھی کبھی حسبِ سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر جانا اور جنت البقیع چلے جانا اور وہاں ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کرنا اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگنا۔

(۶) ہفتہ یا کسی بھی دن مسجد قبا میں دو رکعت نفل پڑھنے سے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

(۷) اہل مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی برائی نہ کرنا، خرید وفروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھنا، تاکہ ثواب ملے۔

(۸) مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بے حد بچیں، خصوصاً فضول باتیں، غیبت کرنے، چغلی کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے خاص طور پر بچنا۔

مدینہ منورہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو مسجدِ نبوی ﷺ میں دو رکعت نفل پڑھیں اور پھر روضۂ اقدس ﷺ کے سامنے الوداعی سلام عرض کرنے جائیں، اس کا وہی طریقہ ہے جو سلام عرض کرنے کا پہلے لکھا گیا ہے۔ سلام عرض کرتے وقت رونا آئے تو رو پڑیں اور اس جدائی پر آنسو بہائیں کہ خدا جانے پھر کب اس مقدس در کی حاضری نصیب ہوگی اور پھر دعا کریں، یا اللہ تعالیٰ ہمارے سفر کو آسان فرما اور عافیت وسلامتی کے ساتھ اپنے اہل وعیال میں پہنچا اور دوبارہ حاضری نصیب فرما اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنانا بلکہ عافیت کے ساتھ بار بار حاضری عطا فرماتے رہنا۔ آمین

مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا

بعض حجاج مدینہ منورہ حج سے پہلے جاتے ہیں اور بعض حج کے بعد، اور واپسی پر بعض سیدھے جدہ جاتے ہیں اور بعض مکہ مکرمہ، جس کی وجہ سے مدینہ منورہ سے اِحرام باندھنے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، سہولت کے لئے ان کا خلاصہ یہاں لکھا جاتا ہے:

☆ بعض لوگ مدینہ منورہ سے واپسی پر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ نہیں رکھتے بلکہ سیدھا جدہ سے اپنے وطن کا ارادہ ہوتا ہے، انہیں مدینہ منورہ سے کسی اِحرام کی ضرورت نہیں۔

☆ جو لوگ حج کے مہینوں میں پہلے مکہ مکرمہ آئے اور عمرہ ادا کیا پھر حج سے پہلے مدینہ طیبہ آئے اور اب انہیں واپس مکہ مکرمہ حج کے لئے جانا ہے، انہیں چاہئے کہ اگر حج کا زمانہ دور ہے، مثلاً دس پندرہ دن باقی ہیں تو وہ مدینہ منورہ سے عمرہ کا اِحرام باندھ کر آئیں اور عمرہ ادا کر کے اِحرام کھول دیں، اگر حج کا زمانہ بالکل نزدیک ہے مثلاً حج میں چند دن باقی ہیں تو انہیں مدینہ منورہ سے حج کا اِحرام باندھ کر آنا چاہئے، ہر دو صورت میں ان کا یہ حج تمتع ہوگا۔ (عمدۃ المناسک)

☆ جو لوگ حج سے پہلے مثلاً پاکستان سے جدہ اور جدہ سے سیدھے مدینہ منورہ چلے گئے، مکہ مکرمہ بالکل نہیں گئے اور اب مدینہ منورہ سے برائے حج مکہ مکرمہ آرہے ہیں تو انہیں مدینہ منورہ سے واپسی پر حج کی تینوں قسموں میں سے ہر قسم کا اِحرام باندھنے کا اختیار ہے۔

☆ جو لوگ حج کے بعد مدینہ منورہ گئے اور پھر مدینہ منورہ سے واپس مکہ مکرمہ آنا چاہتے ہیں تو انہیں کم از کم عمرہ کا اِحرام باندھ کر آنا ضروری ہے، بغیر اِحرام مکہ مکرمہ آنا جائز نہیں۔

وطن واپس آنا

جب اپنا شہر یا گاؤں قریب آجائے تو اس میں داخل ہونے پر یہ دعا پڑھیں:

آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.

گھر والوں کو پہلے ہی اپنے آنے کی اطلاع کرادیں تاکہ اچانک گھر نہ پہنچیں، جب اپنے گھر میں داخل ہوں اور وقت مکروہ نہ ہوتو محلّہ کی مسجد جا کر دو رکعت نفل ادا کریں اور جب گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں:۔

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَایُغَادِرُ عَلَیْنَا حَوْبًا.

اور تہہ دل سے اس سفر کے بعافیت پورا ہونے پر شکرادا کردیں اور اب باقی زندگی کو ربِ کعبہ کی مرضیات کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں، لوگوں کے سامنے اس سفر کی خوبیاں اور راحتیں بیان کرسکتے ہیں، اس سفر کی تکلیفیں اور دشواریاں بیان کرنے سے پرہیز کریں۔

وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَی النَّبِیِّ الْکَرِیْمِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ
وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

بندہ

عبدالرؤف سکھروی عفا اللہ عنہ

۱۴۱۲/۲/۱۶ھ

طواف اور سعی کے لئے خاص دُعائیں

پہلے چکر میں	یااللہ	مجھے عبدیتِ کاملہ عطا فرما
دوسرے چکر میں	یااللہ	مجھے اپنی رضا اور بخشش عطا فرما
تیسرے چکر میں	یااللہ	مجھے اپنی برکت ورحمت عطا فرما
چوتھے چکر میں	یااللہ	مجھے صحت وعافیت عطا فرما
پانچویں چکر میں	یااللہ	مجھے عفّت اور تقویٰ عطا فرما
چھٹے چکر میں	یااللہ	مجھے اپنا فضلِ عظیم اور اجرِ عظیم عطا فرما
ساتویں چکر میں	یااللہ	مجھے جنت الفردوس عطا فرما
		اور دوزخ سے نجات دینا۔ آمین

مُلتزم اور مقامِ ابراھیم کے لئے دعا

یااللہ! میرے قلب میں اپنی محبت غالب کرنا اور مجھے مکمل اتباعِ سنت کی توفیق عطا فرمانا اور میرا خاتمہ کامل اور خالص ایمان پر فرمانا۔ آمین

سَفرِ حج کا ضروری سامان

سفرِ حج میں عموماً درج ذیل اشیاء کی عام حجاج کو ضرورت پیش آتی ہے۔ سہولت کے لئے ان کی فہرست دیجاتی ہے۔

(۱) ایک عدد بیگ (۲) چار جوڑے موسم کے مطابق

(۳) دو جوڑی ہوائی چپل مع تھیلہ (۴) دو عدد لُنگی

(۵) تیل، کنگھا، سرمہ، چاقو
(۶) قینچی، ناخن کٹر، مسواک
(۷) ازار بند دانی اور ایک سیفٹی
(۸) دو تولیے ایک بڑا، ایک چھوٹا
(۹) ایک شیشہ، بُرش اور چمچے
(۱۰) چند ضروری برتن اور چمچے
(۱۱) دو بڑی چادریں اور وطن کا پتہ
(۱۲) اپنے لحاظ سے ضروری ادویہ
(۱۳) احرام دو عدد سیٹ
(۱۴) چشمہ کارڈ کی فوٹو کاپی
(۱۵) بسکٹ کے پیکٹ
(۱۶) نمکو کی تھیلیاں
(۱۷) چھوٹا قرآن کریم
(۱۸) مناجاتِ مقبول، درود وسلام
(۱۹) حج کی آسان کتابوں کا سیٹ
(۲۰) ''علیکم بسنتی'' عمل کے لئے
(۲۱) ہلکی سی تسبیح
(۲۲) شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی
(۲۳) سوئی دھاگہ
(۲۴) پانی کی بوتل
(۲۵) بقدرِ ضرورت مرچ مصالحہ
(۲۶) ایک دھوپ کا چشمہ
(۲۷) ہاتھ کا پنکھا
(۲۸) چھتری
(۲۹) پلیٹ، چمچہ، گلاس ایک عدد
(۳۰) لیمو کا چورن یا سفوف
(۳۱) خوشبو، ٹین پیک کٹر

ضروری ہدایات

بار بار کے تجربہ سے چند باتیں مفید معلوم ہوئیں، یہاں ان کو بھی درج کیا جاتا ہے:

۱......ٹریولز چیک کے نمبر الگ کاپی میں لکھ لیں۔

۲......ٹریولز چیک کا تفصیلی سرٹیفکٹ جدا محفوظ رکھیں۔

۳...... پاسپورٹ کا صفحہ نمبر ۱۳،۱۴ پاسپورٹ سے جدا رکھیں۔ فوٹو کاپی کرالیں تاہم جدا نہ کریں۔

۴...... گرمی کی شدت میں بلاضرورت دھوپ میں نہ نکلیں۔

۵...... جب بضرورت نکلیں تو خوب پانی پی کر نکلیں اور چھتری یا تولیہ استعمال کریں۔

۶...... خواتین بغیر محرم کے تنہا نہ نکلیں، نیز معلم کا کارڈ ساتھ رکھیں۔

۷...... زیادہ نقدی ساتھ نہ رکھیں تاہم کچھ نہ کچھ پاس رکھیں۔

۸...... خواتین آنے جانے کے لئے راستہ کے شناخت کی کوئی بڑی علامت ذہن نشین کرلیں۔

۹...... حرم میں خواتین وحضرات اپنے بیٹھنے کی ایک جگہ مقرر کرلیں تاکہ سب سے وہاں ملاقات آسان ہو۔

۱۰...... کھانا پکانے کا انتظام شرکت میں نہ کریں، اکثر اس میں نزاع ہوجاتا ہے۔

۱۱...... بازار خریداری کے لئے کم سے کم جائیں، حرم کی حاضری اور وہاں کی عبادت کی زیادہ فکر کریں۔

۱۲...... حج سے پہلے مقاماتِ حج کی زیارت کریں تاکہ حج میں آسانی رہے۔

۱۳...... ہر ایک کی خدمت کی نیت کرکے جائیں اور کسی سے بھی اپنی خدمت کرنے یا کام آنے کی ذرہ برابر بھی امید نہ رکھیں، حتّٰی کہ اولاد و بیوی سے بھی اور اپنا کام خود کریں۔ کوئی دوسرا کردے اس کا احسان سمجھیں۔

خواتین کا حج

اس رسالہ میں خواتین کے حج وعمرہ کا آسان طریقہ تحریر کیا گیا ہے اور موقع بموقع ان کے مخصوص مسائل لکھے گئے ہیں۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

درود شریف ابراہیمی

اَللّٰھُمَّ

صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

اَللّٰھُمَّ

بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تصدیق

حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہم

الحَمْدُ لِلّٰهِ وَكَفٰى وَسَلَامٌ عَلٰى عِبَادِهِ الَّذِيْنَ اصْطَفٰى!

امابعد!

برادرِ گرامی قدر مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب زید مجدہم نے اپنی تازہ تالیفِ لطیف ''خواتین کا حج وعمرہ'' مسودے کی شکل میں دیکھنے کے لئے عطا فرمایا۔ اور احقر کو پورا رسالہ از اول تا آخر دیکھنے اور استفادہ کرنے کا موقع ملا۔

یوں تو حج وعمرہ کے مسائل سے ناواقفیت عام ہے ہی، لیکن خاص طور پر خواتین کے مخصوص مسائل کے بارے میں زیادہ ناواقفیت پائی جاتی ہے۔ خواتین حج یا عمرہ پر جاتے وقت اگر احکامِ حج وعمرہ کی عام کتابوں کا مطالعہ کریں تو ان میں بہت سے مسائل ایسے ہوتے ہیں جو مردوں کے ساتھ مخصوص ہیں، اور خواتین کو اپنے متعلق مسائل کی تلاش میں دشواری پیدا ہوتی ہے، لہٰذا ایسی کتاب کی ضرورت تھی جو خصوصی طور پر خواتین کے مسائل اور ضروریات کو مدنظر رکھ کر لکھی گئی ہو۔ تاکہ وہ اس کا مطالعہ کر کے اپنے لئے حج وعمرہ کے مسائل معلوم کرسکیں۔ بفضلہٖ تعالیٰ مولانا مفتی عبدالرؤف صاحب کی اس کتاب نے یہ ضرورت بطریق احسن پوری فرمادی ہے۔

احقر نے کتاب کو نہایت آسان، عام فہم اور مستند مسائل و معلومات پر مبنی پایا۔ بعض جگہ احقر نے کچھ مشورے بھی دیئے جن کو فاضل مؤلف نے قبول فرمایا۔ اب یہ اپنے موضوع پر ماشاء اللہ نہایت مفید کتاب ہے۔ دل سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو نافع بنائیں اور فاضل مؤلف کی اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبولیت سے نوازیں۔ آمین

احقر محمد تقی عثمانی

۲۲؍شعبان ۱۴۱۲ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرضِ مؤلّف

مسائلِ حج کی بہت سی کتابیں نظر سے گزریں جو عام طور پر مَردوں کے لئے لکھی گئی تھیں، ان میں خواتین کے مسائل یا تو مذکور ہی نہ تھے یا مختصر طور پر لکھے گئے تھے اُس وقت حق تعالیٰ کے فضل سے ذہن میں آیا کہ ایک رسالہ ایسا ہونا چاہیے جس میں شروع سے آخر تک خواتین کے حج وعمرہ کا آسان طریقہ درج ہو اور خواتین کے مخصوص مسائل بھی تحریر ہوں تا کہ خواتین نہایت آسانی سے اس رسالہ کی راہنمائی میں اپنا حج وعمرہ ادا کرسکیں، اور اپنے مخصوص مسائل سے بھی پوری طرح باخبر رہیں، اور بوقتِ ضرورت عمل کرسکیں۔

اس خیال کے بعد ناچیز نے مسائلِ حج کی مستند کتابوں سے خواتین کے خاص خاص مسائل جمع کرنے شروع کردیئے اور جب بقدرِ ضرورت مسائل جمع ہوگئے تو حق تعالیٰ کی توفیق وعنایت سے ان کو اس رسالہ کی شکل میں ترتیب

دیدیا۔ اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے اس رسالہ کو قبول فرمائے اور خواتین کے لئے نافع فرمائے۔ آمین

بندہ عبدالرؤف سکھروی

حج کی تیاری

آداب واحکام اور معافی وتلافی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اَمَّا بَعْد!

ارادۂ حج

جب حج وعمرہ کا ارادہ کرلیں تو درج ذیل کام انجام دیں:

سب سے پہلے یہ نیت کریں کہ

(۱) ''میں صرف اللہ تعالیٰ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے یہ سفر کررہی ہوں۔''

(۲) اگر مکروہ وقت نہ ہو اور نہ حیض ونفاس وجنابت کی حالت ہو تو توبہ کی نیت سے دو رکعتیں پڑھیں۔ اور گذشتہ تمام گناہوں سے سچے دل سے توبہ کرلیں۔

(۳) نماز، روزہ رمضان اور زکوٰۃ ان سب کے فرض ہوجانے کے بعد ان کی ادائیگی میں آپ سے جتنی کوتاہی ہوئی ہے اُن کو پورا کرنے کا عزم مُصمّم کرلیں اور بقدرِ ہمت وطاقت قضا کرنا شروع کردیں۔

(۴) کسی قابلِ اعتماد شخص کو لین دین کا سب حساب اور سارے معاملات سمجھادیں اور کوئی وصیت کرنی ہو تو وہ لکھدیں اور کسی امانت دار کے سپرد کردیں۔

(۵) کسی سے لڑائی جھگڑا ہوگیا ہو تو معافی وشافی کرلیں اور کہا سُنا معاف کرالیں، والدین حیات ہوں اور ناراض ہوں تو انہیں راضی کرلیں اور حتی الامکان دوسرے عزیزوں اور ملنے جلنے والوں سے صلح وصفائی کرلیں اور دل صاف کرلیں۔

مکان سے روانگی

جب سفرِ حج کے لئے گھر سے نکلنے لگیں، اور مکروہ وقت نہ ہو، اور نہ ہی حیض یا نفاس وغیرہ ہو تو گھر میں عام طریقہ سے دو رکعت نفل ادا کریں، اور سلام پھیرنے کے بعد حق تعالیٰ سے سفر کی آسانی کے لئے خوب دعا کریں۔ اور یہ بھی دعا کرلیں۔

"یا اللہ! سفر میں جاتے وقت جتنی دعائیں سرکارِ دو عالم ﷺ نے کی ہیں یا بتلائی ہیں، اور آپ کے نیک بندوں نے جو دعائیں مانگی ہیں وہ سب دعائیں میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔ آمین"

اس کے بعد ہر جگہ، گھر سے باہر آتے وقت، سواری پر سوار ہوتے وقت، احباب سے رخصت ہوتے وقت، سواری کے روانہ ہونے پر، اِحرام باندھنے کے وقت، مکہ معظّمہ اور مدینہ منورہ نظر آنے پر، طواف میں صَفَا مَرْوَہْ پر، عَرَفَاتْ، مُزْدَلِفَہ اور مِنٰی میں۔ غرض ہر موقعہ پر ایک مرتبہ یہ مذکورہ دعا مانگ لیا کریں۔

سفرِ حج کا آغاز

چونکہ یہ سفر ۴۸ میل سے زیادہ کا ہے اس لئے جب آپ اپنے شہر کی حدود سے باہر جائیں گی تو آپ شرعی مسافر ہوجائیں گی اور ظہر، عصر اور عشاء کے وقت بجائے چار رکعت کے دو رکعت فرض پڑھیں گی اور فجر و مغرب کی دو اور تین رکعت ہی ادا کرنی ہوں گی، البتہ اگر اتفاقاً کسی مقیم امام کے پیچھے نماز باجماعت ادا کرنے کی نوبت آجائے تو امام کے ساتھ پوری نماز ادا کریں۔ ہاں اگر امام بھی مسافر ہو تو چار کی بجائے دو رکعت ادا کرنی ہوں گی۔

سُنتوں اور نفلوں کا حکم یہ ہے کہ اگر اطمینان کا وقت ہے تو پوری پوری پڑھیں یہی افضل ہے اور اگر جلدی ہے یا تکلیف ہوتی ہے یا تھکن ہے یا کوئی دشواری ہے اور بالکل نہ پڑھیں تو کوئی گناہ نہیں۔

کراچی سے جدّہ روانگی

جب آپ کراچی پہنچ جائیں اور مکہ مکرمہ جانے کے لئے جدّہ روانگی کا وقت قریب آجائے تو یہ دیکھیں کہ جَدَّہ بذریعۂ ہوائی جہاز جانا ہے یا پانی کے جہاز سے، اگر ہوائی جہاز سے جانا ہے تو کراچی ہی سے اِحرام باندھا جائے گا اور اگر پانی کے جہاز سے جانا ہے تو جَدَّہ پہنچنے سے پہلے اِحرام باندھا جاے گا مگر اِحرام باندھنے سے پہلے یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ آپ کس قسم کا اِحرام باندھنا چاہتی ہیں۔ کیونکہ حج کی کئی قسمیں ہیں لہٰذا احرام سے پہلے حج کی قسمیں پڑھ لیجئے اور سمجھ لیجئے۔

حج کی قسمیں

حج کی تین صورتیں ہیں: اِفراد، قِرَان اور تَمَتُّع، ان کی مختصر تشریح یہ ہے:

اِفرَاد

اگر میقات سے صرف حج کا اِحرام باندھیں اور احرام باندھتے وقت صرف حج کی نیت کریں تو یہ حجِ افراد کہلاتا ہے۔

یہ اِحرام بقرعید تک بندھا ہی رہے گا حج کرنے کے بعد کھلے گا کیونکہ اس میں عمرہ شامل نہیں ہوتا اور یہ اِحرام لمبا ہو جاتا ہے، اِلَّا یہ کہ ایامِ حج کے قریب

باندھا جائے تو لمبا نہ ہوگا، اور اس میں حج کی قربانی واجب نہیں ہوتی۔

قِران

اگر میقات سے حج اور عمرہ دونوں کا ایک ساتھ اِحرام باندھیں اور ایک ہی اِحرام سے دونوں کو ادا کرنے کی نیت کریں تو یہ حجِ قِران کہلاتا ہے۔

یہ اِحرام بھی بقرعید تک بندھا رہے گا، عمرہ کر کے احرام نہیں کھلے گا بلکہ عمرہ کرنے کے بعد بھی اِحرام بندھا ہی رہے گا اور حج کر کے قربانی کے بعد سر کے بال کتروا کر یہ اِحرام کھلے گا، یہ بھی بعض دفعہ لمبا ہو جاتا ہے۔

تَمَتُّع

اگر میقات سے صرف عمرہ کا اِحرام باندھیں اور شوال کا مہینہ شروع ہونے کے بعد عمرہ کر کے اِحرام کھول دیں، پھر عام شہریوں کی طرح رہیں اور پھر ذی الحجہ کی آٹھ تاریخ کو حج کا اِحرام باندھ کر حج کریں تو یہ ''حجِ تَمَتُّعْ'' کہلاتا ہے۔

اس میں اور قِران میں حج کی قربانی بطورِ شکرانہ واجب ہوتی ہے اور یہ قربانی مالداری کی قربانی کے علاوہ ہے۔

چونکہ حُجّاج کو اس آخری صورت میں آسانی زیادہ ہوتی ہے اور حجّاج عموماً حجِ تَمَتُّعْ ہی کرتے ہیں اور حجِ تَمتُّع کرنے کی صورت میں پہلے آپ صرف

عمرہ کا اِحرام باندھیں گی اور مکہ مکرمہ پہنچ کر صرف عمرہ ادا کریں گی، اس کے بعد اِحرام کھولدیں گی اور وہاں کے عام باشندوں کی طرح معمول کے مطابق رہیں گی، اور پھر آٹھ ذی الحجہ کی تاریخ کو مکہ مکرمہ سے حج کا اِحرام باندھیں گی۔ لہٰذا اس کے مطابق ہم پہلے عمرہ کا طریقہ اور پھر حج کا طریقہ لکھیں گے۔

عُمرہ کا طریقہ

نیت، اِحرام، ممنوع، مکروہ،

مباح باتیں اور مختصر معمولات

تلبیہ



لَبَّیْكَ

میں حاضر ہوں

اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ

اے اللہ تیرے حضور میں حاضر ہوں

لَبَّیْكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ

میں حاضر ہوں۔ تیرا کوئی شریک نہیں میں حاضر ہوں

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ

سب نعمتیں تیری ہی ہیں اور ملک اور بادشاہت تیری ہی ہے

لَا شَرِیْكَ لَكَ

تیرا کوئی شریک نہیں

ان کلماتِ تلبیہ کو زبانی یاد کرلیں، آئندہ بھی موقع بموقع ان کو پڑھنا ہے اور خواتین تلبیہ ہر جگہ اور ہر مرتبہ آہستہ آواز سے کہیں

احرام کا طریقہ اور آداب

جب آپ حج یا عمرہ کا اِحرام باندھنا چاہیں تو یہ کام کریں:

☆ ناخن کتر لیں، زیرِ ناف اور بغل کے بال صاف کر لیں۔

☆ سنت کے مطابق غسل کر لیں اور صرف وضو کر لینا بھی کافی ہے۔

☆ سارے سلے ہوئے کپڑے بدستور پہنی رہیں اور مکروہ وقت نہ ہو اور ماہواری بھی نہ آ رہی ہو تو عام طریقہ سے دو رکعت نفل پڑھیں اور چہرہ سے کپڑا ہٹا لیں اور عمرہ کی نیت کر لیں یا کوئی دوسرا شخص کہلوا دے۔

اگر عمرہ کا اِحرام باندھنے کے وقت ماہواری آ رہی ہے تو احرام باندھنے کا طریقہ یہ ہے کہ غسل کر لیں یا صرف وضو کر لیں لیکن دو رکعت نفل نہ پڑھیں، بغیر نفل پڑھے قبلہ رُخ بیٹھ جائیں اور چہرے سے کپڑا ہٹا لیں اور عمرہ کی نیت کر لیں۔ عمرہ کی نیت یہ ہے۔

عمرہ کی نیت

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے واسطے عمرہ کرنے کی نیت کرتی ہوں اور اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔'' آمین

اس کے فوراً بعد عمرہ کے احرام کی نیت سے تین مرتبہ آہستہ آواز سے لبیک کہیں یا کوئی دوسرا شخص کہلوا دے۔ لبیک یہ ہے اور اس کو زبانی یاد کر لیں۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ، لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ
اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ وَالْمُلْکَ ، لَاشَرِیْکَ لَکَ

ترجمہ

''حاضر ہوں اے اللہ! میں حاضر ہوں آپ کا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں اور سب نعمتیں آپ ہی کی عطا کی ہوئی ہیں اور ملک بھی آپ کا ہے، اس میں آپ کا کوئی شریک نہیں۔''

اس کے بعد ہلکی آواز سے درود شریف پڑھیں اور یہ دعا مانگیں:

''اے اللہ! میں آپ کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتی ہوں مجھے دے دیجئے، اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں، مجھے بچا لیجئے، یا الٰہ العالمین! سرکارِ دوعالم ﷺ نے اِحرام باندھنے کے وقت جو دعائیں مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب میری طرف سے قبول فرمالیجئے۔''

اس کے بعد اپنی خاص حاجتیں گڑگڑا کر مانگیں:

خواتین اِحرام کی حالت میں ہر قسم کے جوتے، چپل اور اپنے تمام سلے ہوئے کپڑے پہنے رہیں گی، صرف اتنی بات ہے کہ چہرے پر کپڑا نہ لگے جس کا آسان طریقہ اگلے عنوان میں آرہا ہے۔

اِحرام اور پردہ

خواتین کو حج یا عمرہ کے اِحرام کی حالت میں اور احرام کے بغیر بھی مکہ مکرمہ یا مدینہ منورہ میں قیام کے دوران نامحرم مردوں سے پردہ کرنا ضروری ہے، شرعی

پردہ نہ کرنا اور بے پردہ ہوکر سامنے آنا، ساتھ رہنا، ملنا جلنا سب ناجائز اور سخت گناہ ہے، جس سے بچنا اور توبہ کرنا واجب ہے، حرمین شریفین میں حرم محترم کی عظمت کے پیشِ نظر بے پردگی کا یہ گناہ اور سنگین ہوجاتا ہے۔ اس لئے وہاں شرعی پردہ کا اہتمام اور زیادہ ضروری ہے۔ (حیات)

جاہلوں میں مشہور ہے کہ حج یا عمرہ کا سفر شروع ہوتے ہی نامحرم مرد اور عورت سگے بہن بھائی کی طرح ہوجاتے ہیں اس لئے خواتین نامحرم مردوں سے اپنا پردہ ختم کردیتی ہیں اور جہاز میں سوار ہوتے ہی برقعہ واپس کردیتی ہیں اور پھر پورے سفرِ حج میں قیام کے دوران بالکل بے پردہ رہتی ہیں، یہ بالکل غلط ہے، اور ناجائز ہے، ہر مرحلہ پر شرعی پردہ واجب ہے اور اس کا اہتمام ضروری ہے۔

اسی طرح بعض جاہل کہتے ہیں کہ سفرِ حج میں کس کو اتنی فرصت ہے کہ عورتوں کو دیکھے اور ان سے برائی کا ارادہ کرے اس لئے پردہ کی کوئی ضرورت نہیں، یہ بھی سراسر غلط ہے اور اس وجہ سے شرعی پردہ چھوڑنا جائز نہیں ہے۔

اِحرام میں پردہ کا طریقہ

بہرحال خواتین کو حج یا عمرہ کے اِحرام میں بھی نامحرم مردوں سے پردہ فرض ہے اور چہرہ کا پردہ بھی ضروری ہے اور یہ بھی لازمی ہے کہ کپڑا چہرے سے نہ لگے، ان دونوں پر عمل کرنے کی آسان ترکیب یہ ہے کہ خواتین کوئی ہیٹ وغیرہ خرید لیں اور اس میں آنکھوں کو دھوپ سے بچانے کے لئے جو گتہ چھجے کی طرح آگے لگا ہوا ہوتا ہے اس پر باریک کپڑے کی نقاب سی لیں جس میں چہرہ بھی نہ جھلکے اور

آنکھوں کے سامنے باریک سی جالی سی لیں تا کہ راستہ بآسانی نظر آسکے اور اس کو سر اور پیشانی کے اوپر اوڑھ لیں اور چہرے پر اس کی نقاب ڈال لیں اور ہیٹ کی ٹوپی پر برقعہ اوڑھ لیں، اور برقعہ کی نقاب سر کے پیچھے کرلیں اور باقی تمام جسم کو برقعہ سے ڈھانپ لیں اور چہرے کے سامنے ہیٹ کی نقاب ایک ہاتھ سے تھامے رکھیں تا کہ وہ ہوا سے اُڑ کر چہرے پر نہ لگنے پائے۔ اس طرح نامحرم مردوں سے پردہ بھی ہوجائے اور نقاب بھی چہرے سے دور رہے گی (اب بنا بنایا ایسا تیار ہیٹ برقعے بیچنے والوں کی دکان سے بآسانی مل جاتا ہے) لہٰذا خواتین اس آسان طریقہ پر عمل کریں۔ یاد رہے کہ اس اہتمام کے دوران بھی اگر کبھی نقاب چہرہ سے لگے اور فوراً ہی نقاب کو چہرہ سے ہٹا دیں تو اس میں کوئی جرمانہ واجب نہیں اور پورا مسئلہ یہ ہے:

مسئلہ:۔ اگر کسی خاتون کے حالتِ احرام میں نقاب کا کپڑا یا کوئی دوسرا کپڑا چہرے سے لگے اور وہ فوراً ہٹا دے تو اس میں کوئی جرمانہ واجب نہیں خواہ کتنی بار لگے لیکن اس سے بھی بچنا چاہئے۔ اور اگر کچھ دیر تک کپڑا چہرہ سے لگا رہے۔ لیکن ایک گھنٹہ سے کم کم لگے تو ہر مرتبہ میں ایک مٹھی گندم صدقہ دینا واجب ہے، اور اگر ایک گھنٹہ سے زیادہ اور ایک دن یا ایک رات سے کم کپڑا چہرہ سے لگا رہے تو صدقۂ فطر کے برابر یعنی پونے دو کلو یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے، اور اگر کامل ایک دن یا کامل ایک رات کپڑے سے چہرہ چھپائے رکھے اور کپڑا چہرہ سے لگا رہے اور ایسا کرنا بلا عذر ہو تو ایک دم واجب ہے۔ (غنیۃ: ص/۱۲۷)

اگر کسی عورت کو کوئی شدید مجبوری ہو، مثلاً نظر کمزور ہو یا کوئی اور قوی عذر ہو اور چہرہ کے سامنے کپڑا لٹکانے کی صورت میں چلنا سخت مشکل ہو یا سخت ہجوم میں کسی نقصان کے پہنچنے کا قوی اندیشہ ہو جیسے بعض مرتبہ طواف، سعی اور رمی کرتے ہوئے ایسی صورتحال پیش آجاتی ہے تو ایسی صورت میں عورت کو چہرہ کھلا رکھنے کی گنجائش ہے، لیکن نامحرم مردوں پر لازم ہے کہ وہ اپنی نظریں نیچی رکھیں، قصداً اس کے چہرہ کی طرف نہ دیکھیں۔ (فتویٰ)

ایک غلط فہمی

یہاں خواتین کی ایک غلط فہمی دور کرنا ضروری ہے اور وہ یہ ہے کہ عام طور پر خواتین اِحرام میں سر پر سفید رومال باندھنا ضروری سمجھتی ہیں، اور وہ اسی کو اِحرام سمجھتی ہیں یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ خواتین کا اِحرام چہرہ میں ہے، سر اِحرام میں داخل ہی نہیں۔ البتہ اگر خواتین اپنے سر کو نامحرم مردوں کے سامنے کھلنے سے بچانے کے لئے یا اپنے سر کے بالوں کو ٹوٹنے سے محفوظ رکھنے کے لئے سر پر رومال باندھ لیں تو جائز ہے لیکن پیشانی سے اوپر باندھیں اور اس کو اِحرام کا جزو یا ضروری نہ سمجھیں۔

اگر کوئی خاتون سر پر سفید رومال بالکل نہ باندھے اور اُس طریقہ سے احرام باندھے جو اوپر لکھا گیا ہے تو اس کا اِحرام بالکل صحیح ہے، اور نہایت کافی ہے۔

بعض خواتین سفید رومال سر پر باندھنے میں یہ سنگین غلطی کر جاتی ہیں کہ

وضو کے وقت بھی سر سے رومال کھول کر سر پر مسح نہیں کرتیں، بلکہ رومال ہی پر مسح کر لیتی ہیں، ایسی خواتین کا وضو نہیں ہوتا، اور جب وضو نہیں ہوتا تو نماز بھی نہیں ہوتی کیونکہ وضو کے وقت رومال کھول کر کم از کم چوتھائی سر پر مسح کرنا فرض ہے۔ لہٰذا وضو کے وقت خاص طور پر یہ سفید رومال سر سے کھول کر سر پر ضرور مسح کریں۔

اِحرام کی ممنوع باتیں

جب خواتین عمرہ کا اِحرام باندھ لیں تو ان کے لئے اِحرام کی حالت میں مندرجہ ذیل چیزیں ممنوع ہو جاتی ہیں، ان کے کرنے سے گناہ بھی ہوتا ہے اور جرمانہ بھی واجب ہوتا ہے چنانچہ ان کا ارتکاب کرنے سے بعض صورتوں میں دم یعنی قربانی واجب ہوتی ہے اور بعض صورتوں میں صدقہ واجب ہوتا ہے، بعض صورتوں میں صرف گناہ ہوتا ہے۔ اگر کسی خاتون سے ایسی کوئی غلطی ہو جائے تو اس کا حکم معتبر علماء کرام سے دریافت کرلیں یا معتبر کتابوں میں دیکھ لیں۔ یاد رہے کہ ان امور کا ارتکاب گناہ تو ہے ہی اس سے انسان کا حج وعمرہ بھی ناقص ہو جاتا ہے اس لئے ان سے بچنے کا خاص اہتمام کرنا چاہئے۔

☆ احرام کی حالت میں خواتین کو چہرہ سے کپڑا لگانا اور چہرہ ڈھانپنا منع ہے لہٰذا اپنا چہرہ کسی وقت بھی کپڑے سے نہ ڈھانکیں سوتے جاگتے ہر وقت اس کو کھلا رکھیں۔

☆ کپڑوں یا بدن کو کسی قسم کی خوشبو لگانا، سر یا جسم پر خوشبودار تیل لگانا یا

خالص زیتون یا تِل کا تیل لگانا منع ہے، البتہ ان تیلوں کے سوا بغیر خوشبو کے دیگر تیل لگانا جائز ہے۔

☆ خوشبودار صابن استعمال کرنا، خوشبودار تمبا کو وغیرہ کھانا منع ہے۔

(احکام حج ومعلم الحجاج)

☆ اِحرام کی حالت میں ہر قسم کے گناہوں سے خاص طور سے بچنا۔ جیسے غیبت کرنا، چغلی کرنا، فضول باتیں کرنا، بے فائدہ کام کرنا، کسی پر جھوٹا الزام لگانا، کسی کو رسوا اور ذلیل کرنا، بے جا مذاق کرنا، جلنا، حسد کرنا، بے پردگی اختیار کرنا۔ یہ سب باتیں بغیر اِحرام کے بھی ناجائز ہیں اور احرام کی حالت میں خاص طور پر منع ہیں۔

☆ خواتین کا اپنے شوہر یا محرم مردوں کے ساتھ یا دیگر رفیقِ سفر خواتین کے ساتھ لڑائی جھگڑا کرنا یا بے جا غصہ کرنا بڑا گناہ ہے، اس سے بطورِ خاص بچنا چاہئے۔ اکثر خواتین اس گناہ میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔

☆ اپنے سر یا جسم یا اپنے کپڑے کی جوں مارنا یا جوں مارنے کے لئے کپڑا دھوپ میں ڈالنا یا جوں مارنے کے لئے کپڑا کو دھونا منع ہے۔

☆ سر اور جسم کے کسی حصہ سے بال کاٹنا یا کٹوانا اور ناخن کترنا منع ہے۔

☆ زعفران، کسم اور کسی خوشبودار چیز میں رنگا ہوا کپڑا پہننا منع ہے، ہاں اگر دُھلا ہوا ہو اور خوشبو نہ آتی ہو تو پہننا جائز ہے۔

☆ شوہر سے ہم بستری کی باتیں کرنا یا شہوت سے بوس وکنار کرنا اور شہوت سے چھونا منع ہے۔

مکروہ باتیں

درج ذیل باتوں سے خواتین کو احرام کی حالت میں بچنا چاہئے، لیکن اگر ان میں سے کسی چیز کا ارتکاب ہو جائے تو کوئی جزا واجب نہیں۔

☆ لونگ، الائچی اور خوشبودار تمبا کو ڈال کر پان کھانا مکروہ ہے، لیکن سادہ پان کھانا جائز ہے۔

☆ جسم سے میل دور کرنا اور جسم کو بغیر خوشبو کے صابن سے دھونا منع ہے۔

☆ سر میں کنگھی کرنا۔

☆ اگر بال ٹوٹنے یا اکھڑنے کا خطرہ ہو تو سر کھجانا بھی مکروہ ہے، ہاں اس طرح آہستہ کھجلانا کہ بال اور جوں نہ گرے جائز ہے۔

☆ خوشبو میں بسائے ہوئے کپڑے پہننا، خوشبودار میوہ اور خوشبودار گھاس سونگھنا اور چھونا مکروہ ہے اور خوشبو کو چھونا اور سونگھنا بھی مکروہ ہے۔ البتہ اگر بلا ارادہ ناک میں خوشبو آجائے تو کوئی حرج نہیں۔

☆ خوشبودار کھانا بغیر پکا ہوا مکروہ ہے اور پکا ہوا خوشبودار کھانا مکروہ نہیں، اُس کو کھانا جائز ہے۔

☆ اوندھی ہو کر منہ کے بل لیٹ کر تکیہ پر پیشانی رکھنا مکروہ ہے، البتہ سر یا رخسارہ تکیہ پر رکھنا مکروہ نہیں، جائز ہے۔

☆ تولیہ سے یا کپڑے سے منہ پونچھنا منع ہے۔ البتہ ٹشو پیپر سے چہرہ کا پسینہ وغیرہ پونچھنا جائز ہے۔ اور کعبہ کے پردہ کے نیچے اس طرح کھڑی ہونا کہ پردہ منہ کو لگے مکروہ ہے اور اگر چہرہ کو نہ لگے تو جائز ہے۔

جائز باتیں

احرام کی حالت میں درج ذیل امور بلا کراہت جائز ہیں۔

☆ ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے اور غبار دور کرنے کے لئے خالص پانی سے ٹھنڈا ہو یا گرم، غسل کرنا جائز ہے، لیکن میل دور نہ کریں۔

☆ انگوٹھی پہننا، چھتری استعمال کرنا، آئینہ دیکھنا، مسواک کرنا، دانت اکھاڑنا، ٹوٹے ہوئے ناخن کاٹنا درست ہے۔

☆ دستانے پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اولیٰ ہے۔ اسی طرح زیورات پہننا جائز ہے مگر نہ پہننا اچھا ہے۔ (عمدہ)

☆ بلا خوشبو کا سرمہ لگانا، زخمی عضو پر پٹی باندھنا۔

☆ سر یا رخسار تکیہ پر رکھنا، اپنے یا دوسرے کا ہاتھ منہ یا ناک پر رکھنا۔

☆ بالٹی یا تسلہ یا میز وغیرہ سر پر اٹھانا۔

☆ زخم یا ورم پر بغیر خوشبو والا تیل لگانا۔

☆ موذی جانوروں کو مارنا چاہے وہ حرم ہی میں ہوں جیسے سانپ، بچھو، مکھی، مچھر، بھڑ اور کھٹمل وغیرہ۔

☆ سوڈا اور کوئی پانی کی بوتل یا شربت جس میں خوشبو ملی ہوئی نہ ہو تو پینا جائز ہے اور جس بوتل میں خوشبو ملی ہو، اگرچہ برائے نام ہو تو اس کو استعمال نہ کریں ورنہ صدقہ واجب ہوگا۔

مُفید مشورہ

بعض خواتین کو حج یا عمرہ کا احرام باندھنے کے وقت یا ان کو ادا کرنے کے

دوران ماہواری آجاتی ہے، جس کی وجہ سے حج وعمرہ ادا کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوجاتی ہے اور بعض مرتبہ قیام کی مدت ختم ہونے یا مختصر ہونے کی وجہ سے سخت دشواری لاحق ہوجاتی ہے، اس لئے جن خواتین کو حج یا عمرہ ادا کرنے کے دوران ماہواری آنے کا اندیشہ ہو ان کے لئے یہ مشورہ ہے کہ وہ کسی لیڈی ڈاکٹر سے اپنے مزاج وصحت کے مطابق عارضی طور پر ماہواری روکنے والی دوا تجویز کرالیں اور استعمال کریں تاکہ حج وعمرہ کے ارکان ادا کرنے میں کوئی اُلجھن پیش نہ آئے، شرعی لحاظ سے ایسی دوائیں استعمال کرنے کی گنجائش ہے۔

لیکن اگر پھر ماہواری آجائے یا کوئی خاتون ایسی دوائیں استعمال نہ کرے اور ماہواری شروع ہوجائے تو اس کے لئے عمرہ کا احرام ہونے کی صورت میں یہ حکم ہے کہ وہ مکہ مکرمہ پہنچ جائے اور گھر ہی میں رہے اور ماہواری سے پاک ہونے کا انتظار کرے، جب ماہواری سے پاک ہو تو مسجدِ حرام میں جا کر عمرہ ادا کرے کیونکہ اس حالت میں حرم شرف میں داخل ہونا جائز نہیں ہے، البتہ حرم شریف کے دروازوں کے باہر سے یا جہاں سَعی کی جاتی ہے وہاں سے خانہ کعبہ کی زیارت کرنا، ذکر وتسبیح اور دعا کرنا جائز ہے کیونکہ یہ حصے فی الحال حرم شریف میں داخل نہیں ہیں۔

بال ٹوٹنے کا مسئلہ

اِحرام باندھنے کے بعد تقریباً ہر حاجی مرد وعورت کو بال ٹوٹنے کا مسئلہ پیش آتا ہے، اس لئے یہ مسئلہ خاص طور پر یاد رکھنا چاہئے، یہاں اس کی قدرے

تفصیل لکھی جارہی ہے۔

خود بخود بال ٹوٹنا

اگر سر یا داڑھی یا جسم کے کسی بھی حصہ کے بال خود بخود ٹوٹیں اور گریں تو کچھ واجب نہیں۔ (عمدۃ المناسک)

وضو سے بال گرنا

اِحرام کی حالت میں وضو وغسل احتیاط سے کریں جسم کو زیادہ نہ رگڑیں، سر اور داڑھی کو زیادہ نہ مَلیں، خلال بھی نہ کریں تاکہ بال نہ ٹوٹیں تاہم اگر وضو یا غسل کی وجہ سے سر، یا داڑھی کے بال ٹوٹ جائیں تو ایک یا دو بال ٹوٹنے میں کچھ واجب نہیں۔

☆ اگر تین بال گریں تو ایک مٹھی گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

☆ اگر تین بال سے زیادہ اور چوتھائی سر یا چوتھائی داڑھی سے کم کم بال گریں تو پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیۃ)

☆ اگر چوتھائی سر یا داڑھی کے، پورے سر یا پوری داڑھی کے بال ٹوٹ جائیں یا کاٹ لئے جائیں تو دم واجب ہوگا۔ (عمدہ)

کھجانے سے بال ٹوٹنا

اگر سر یا داڑھی کو کھجانے یا ویسے ہی جان بوجھ کر ایک دو بال یا تین بال توڑیں تو ہر بال کے بدلہ روٹی کا ایک ٹکڑا یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر تین سے زیادہ اور چوتھائی سر یا داڑھی کے بالوں سے کم کم بال ٹوٹیں یا

کاٹیں تو پونے دو کلو یا اس کی قیمت صدقہ کرنا واجب ہے۔

اگر چوتھائی سر یا داڑھی کے بال توڑ لئے یا کتر لئے یا مونڈ لئے تو دم واجب ہے۔ (عمدہ)

خوشبودار صابن

اِحرام کی حالت میں خوشبودار صابن استعمال کرنا منع ہے، اگر کسی نے استعمال کرلیا تو اس کی جزاء میں یہ تفصیل ہے:

اگر خوشبودار صابن جسم کے اندر خوشبو مہکانے کی غرض سے استعمال کیا خواہ پورے بدن پر استعمال کیا یا کسی ایک بڑے عضو پر جیسے سر یا چہرہ پر یا کسی بڑے عضو کے تھوڑے حصہ پر یا کسی چھوٹے عضو پر جیسے ناک یا کان پر، تو دم واجب ہے۔

اگر خوشبودار صابن جسم میں خوشبو مہکانے کی نیت سے استعمال نہیں کیا بلکہ جسم سے یا جسم کے کسی عضو سے میل کچیل دور کرنے کے لئے استعمال کیا تو صدقۂ فطر کے برابر صدقہ واجب ہے، البتہ بغیر خوشبو کا صابن اِحرام کی حالت میں استعمال کرنا جائز ہے لیکن اِحرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنے کے لئے ایسا صابن بھی استعمال نہ کرنا چاہیۓ، کیونکہ اِحرام کی حالت میں جسم کا میل کچیل دور کرنا منع ہے۔ (مأخذہ فتاویٰ دارالعلوم کراچی: ص/۶۶،۷۵)

حَجرِ اَسوَد کی خوشبو

حَجرِ اَسوَد اور رُکنِ یمانی پر اکثر خوشبو لگی ہوئی ہوتی ہے اس لئے جو خواتین وحضرات اِحرام کی حالت میں ہوں وہ حَجرِ اَسوَد کو نہ ہاتھ لگائیں

اور نہ اس کا بوسہ لیں بلکہ استلام کا اشارہ کرنے پر اکتفا کریں، اسی طرح رُکنِ یَمَانی پر بھی ہاتھ نہ لگائیں، بغیر ہاتھ لگائے گزر جائیں۔

اگر کسی نے اِحرام کی حالت میں حَجرِ اَسوَد کا بوسہ لیا یا رُکنِ یَمَانِیْ پر ہاتھ لگایا جس کی وجہ سے منہ یا ہاتھ پر خوشبو لگ گئی تو زیادہ خوشبو لگنے میں دم واجب ہے اور معمولی خوشبو لگنے میں صدقۂ فطر (یعنی پونے دو کلو گندم یا اس کی قیمت کے برابر) صدقہ کرنا واجب ہے۔ (غنیۃ)

اِحرام میں ٹشو پیپر کا استعمال

اِحرام کی حالت میں ناک یا منہ صاف کرنے یا چہرہ کا پسینہ صاف کرنے کے لئے ٹشو پیپر کا استعمال کرنے کی گنجائش ہے، اس کی وجہ سے کوئی دَم وغیرہ واجب نہیں ہوگا۔ (ماٴخذہ فتاویٰ دار العلوم کراچی)

دَورانِ سفر کیا عمل کریں......؟

دورانِ سفر زیادہ سے زیادہ مگر آہستہ آواز سے لبیک اور درود شریف پڑھتی رہیں اور جب بھی لبیک پڑھیں تین بار پڑھیں، اور نماز والا درود شریف پڑھیں اور جو دعا ذہن میں آئے مانگ لیں، کوئی خاص دعا مقرر اور لازمی نہیں ہے۔

دورانِ سفر بلا ضرورت اخبارات، رسائل، فضول و لایعنی گفتگو اور کاموں سے بچیں، حق تعالیٰ کی طرف متوجہ رہیں اور ذکر و دعا میں لگی رہیں۔

مکہ معظّمہ پہنچنا

جب مکہ معظّمہ پہنچ جائیں تو جائے قیام پر سامان وغیرہ رکھ کر اگر آرام کی

ضرورت ہو تو آرام کریں ورنہ وضو یا غسل کر کے عمرہ کرنے کے لئے مسجدِ حرام کی طرف چلیں، البتہ اگر ماہواری آ رہی ہو تو ابھی جائے قیام ہی پر رہیں مسجدِ حرام میں نہ آئیں، ماہواری سے فارغ ہو کر عمرہ ادا کریں کیونکہ ماہواری کی حالت میں حرم شریف میں داخل ہونا جائز نہیں ہے۔ البتہ حرم شریف کے دروازوں کے باہر سے یا جہاں سَعی کی جاتی ہے وہاں سے خانہ کعبہ کی زیارت کرنا جائز ہے اور وہاں بیٹھ کر دعا کرنا اور ذکر و تسبیح کرنا درست ہے، کیونکہ یہ جگہ ابھی مسجدِ حرام میں شامل نہیں ہے۔

مسجد حرام میں داخلہ

☆ اگر بابُ السَّلام معلوم ہو تو مسجدِ حرام میں اس دروازے سے جانا بہتر ہے ورنہ ہر دروازہ سے جانا جائز ہے۔

☆ جب آپ مسجدِ حرام میں داخل ہونے لگیں تو دل سے پورے آداب کے ساتھ بسم اللہ پڑھ کر دایاں پاؤں دروازے کے اندر رکھیں۔ اور یہ دعا پڑھیں۔

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

''اے اللہ! میرے گناہ بخش دے اور میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے۔''

☆ جس وقت خانہ کعبہ پر پہلی نظر پڑے تو راستہ سے ہٹ کر ایک طرف کھڑی ہو جائیں اور تین مرتبہ یہ پڑھیں:

اَللّٰهُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

اور درود شریف پڑھ کر خوب گڑگڑا کر جو دل میں آئے وہ دعا مانگیں کیونکہ یہ دعا قبول ہونے کا خاص وقت ہے اور یہ دعا بھی مانگیں:

''اے اللہ! میں آپ کی رضامندی اور جنت کا سوال کرتی ہوں، مجھے جنت دے دیجئے، اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں مجھے دوزخ سے بچالیجئے، یا الٰہ العالمین! سرکارِ دوعالم ﷺ نے خانۂ کعبہ پر نظر پڑتے وقت جتنی دعائیں مانگی ہیں یا بتلائی ہیں وہ سب میری طرف سے بھی قبول فرمالیجئے۔'' آمین۔

اے اللہ! مجھے میری دعا قبول ہونے والا بنادیجئے۔ آمین

عمرہ ادا کرنے کا طریقہ

اب آپ کو عمرہ ادا کرنا ہے، لہٰذا مسجد میں داخل ہونے کے بعد تحیۃ المسجد کے نفل نہ پڑھیں، اس مسجد کا تحیہ طواف ہے اس لئے دعا مانگنے کے بعد طواف کریں۔ ہاں اگر ہجوم کی وجہ سے یا کسی اور وجہ سے طواف نہ کرنا ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو تو طواف کے بجائے تحیۃ المسجد پڑھیں اور عمرہ کا طواف شروع کرنے پر تلبیہ پڑھنا موقوف کردیں۔　　　(معلم الحجاج)

طواف کا طریقہ

طواف کا طریقہ یہ ہے کہ آپ حَجَرِ اَسْوَدْ کی طرف چلیں اور مردوں سے ہٹ کر حَجَرِ اَسْوَدْ کے سامنے اس طرح کھڑی ہوں کہ سارا حَجَرِ اَسْوَدْ آپ کے داہنے طرف ہوجائے، پھر یہاں قبلہ رُو کھڑی ہوکر طواف کی نیت کریں اور نیت کرتے ہوئے ہاتھ نہ اٹھائیں، نیت یہ ہے:

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کے طواف کی نیت کرتی ہوں، آپ اس کو قبول کرلیجئے، اور میرے لئے آسان فرمادیجئے۔''

☆ نیت کرنے کے بعد قبلہ رُو ہی دائیں طرف کھسک کر حجرِ اَسْوَد کے بالکل سامنے آجائیں اور دونوں ہاتھ اپنے کاندھوں تک اس طرح اٹھائیں جیسا کہ نماز کے وقت اٹھاتے ہیں اور دونوں ہاتھوں کی ہتھیلیوں کا رُخ حَجَرِ اَسْوَد کی طرف کریں، اور زبان سے کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

پھر دونوں ہاتھ گرادیں، اس کے بعد:

☆ حجر اسود کے اِستلام کا اشارہ کریں، کیونکہ استلام کے لئے مردوں میں گھسنا خواتین کو منع ہے اور عام طور پر اس کے بغیر اِستلام ممکن نہیں اور اشارہ کا طریقہ یہ ہے کہ دونوں ہاتھ حجر اسود کی طرف اٹھا کر ہتھیلیاں اس طرح پھیلائیں گویا وہ حجرِ اسود پر رکھی ہیں اور زبان سے کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

اور ہتھیلیاں چوم لیں، اور اگر مردوں کا ہجوم نہ ہو تو بجائے اس طرح اشارہ کرنے کے آپ خود حجر اسود پر جا کر اور اس پر دونوں ہاتھ رکھ کر دونوں ہاتھوں کے درمیان حجر اسود کو آہستہ سے بوسہ دیں ورنہ اشارہ کرنا بھی کافی ہے۔

اور پھر دائیں طرف جدھر کو چلنا ہے مڑ جائیں، اور خانۂ کعبہ کے دروازہ کی طرف چلیں اور اپنی چال کے مطابق چلیں مردوں کی طرح اکڑ کر تیز تیز نہ چلیں اور جہاں تک ہو سکے مردوں سے ہٹ کر طواف کریں۔

☆ طواف کرتے ہوئے سیدھی چلیں، نگاہ سامنے رکھیں، دائیں بائیں نہ دیکھیں، اور خانۂ کعبہ کی طرف سینہ اور پُشت ہرگز نہ ہونے دیں اور زبان

سے یہ پڑھیں:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ.

اور جو دل چاہے اپنی زبان میں بغیر ہاتھ اٹھائے چلتے چلتے دعا کرتی رہیں، طواف میں کوئی دعا ضروری اور لازمی نہیں ہے، جو دعا شروع میں ہر مقام کے لئے لکھی گئی ہے وہ مانگ لیں، ورنہ مذکورہ کلمہ پڑھتی رہیں، اور ضروری یہ کلمہ بھی نہیں ہے بلکہ مستحب ہے۔

☆ آگے گول، قد آدم دیوار آئے گی اس کو "حَطِیم" کہتے ہیں اس کے بعد جب خانۂ کعبہ کی پیٹھ والی دیوار آئے گی، اس کے بعد جب خانہ کعبہ کا چوتھا کونہ آجائے جس کو "رُکْنِ یَمَانِیْ" کہتے ہیں، اگر اس پر خوشبو ملی ہوئی نہ ہو تو اس پر دونوں ہاتھ پھیر دیں یا ایک ہاتھ پھیر دیں۔ اگر خوشبو لگی ہوئی ہو یا مردوں کا ہجوم ہو تو بغیر اشارہ کے یوں ہی گزر جائیں اور گزرتے ہوئے یہ دعا کریں:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ.

"اے اللہ! میں آپ سے دنیا وآخرت میں معافی چاہتی ہوں۔"

☆ پھر اس کے بعد آگے حَجَرِ اَسْوَدْ کی طرف چلیں اور یہ دعا کریں:

رَبَّنَآ اٰتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

"اے ہمارے رب! ہمیں دنیا وآخرت کی بھلائی عطا فرما اور ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا۔"

☆ پھر حجر اسود کے سامنے پہنچیں تو پھر حجر اسود کی طرف ہتھیلیوں کا رُخ

کریں اور کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ.

اور ہتھیلیوں کو بوسہ دیں، اس کو استلام کا اشارہ کہتے ہیں، یہ ایک چکر ہوا اس کے بعد باقی چکر بالکل اسی طرح کریں۔

☆ سات چکر پورے کر کے حجر اسود اور خانۂ کعبہ کے دروازے کے درمیان جو دیوار ہے اس کو ملتزم کہتے ہیں، اس سے چمٹ کر دعا کریں، یہ دعا قبول ہونے کی خاص جگہ ہے، البتہ اگر یہاں خوشبو لگی ہو جیسا کہ اکثر لگی ہوئی ہوتی ہے یا مردوں کا ہجوم ہو تو پھر اس سے کچھ دور کھڑی ہو کر دعا کریں، یہ بھی ممکن نہ ہو تو دعا چھوڑ دیں، یہاں سے ہٹ کر مقامِ ابراہیم کے پاس آئیں اور مردوں سے دور اس طرح کھڑی ہوں کہ آپ کے اور خانۂ کعبہ کے درمیان مقام ابراہیم آجائے اور وہاں دو رکعت واجب طواف ادا کرلیں۔ اگر یہاں بھی مردوں کا ہجوم ہو تو حرم شریف میں کسی اور جگہ ادا کریں، جان بوجھ کر مردوں میں نہ گھسیں اور اگر مکروہ وقت ہو تو اس کو گزرنے دیں اس کے بعد یہ واجب نماز پڑھیں۔ لیجئے طواف ختم ہوا۔

نماز واجب طواف پڑھنے کے بعد دعا کر کے آبِ زمزم کے کنویں پر جائیں (آبِ زمزم کے کنویں تک جانے کا راستہ اب بند کر دیا گیا ہے اور بیت اللہ کے دروازے کے سامنے زمزم کے پانی کے نلکے لگے ہوئے ہیں) وہاں پانی پی کر، اور کچھ اپنے اوپر چھڑک کر قبلہ رُخ ہو کر دعا کرلیں، اس کے بعد حجر اسود

کے سامنے آکر اس کا استلام کریں یا اس کا اشارہ کریں۔

خواتین کے مسائلِ طواف

☆ حیض ونفاس کی حالت میں خواتین طواف نہیں کرسکتیں اور ایسی حالت میں مسجد میں داخل ہونا بھی جائز نہیں۔

☆ خواتین طواف میں نہ اِضطِبَاع کریں اور نہ رَمَلْ کریں، یہ دونوں عمل صرف مردوں کے لئے ہیں۔

☆ خواتین کو رات میں طواف کرنا مستحب ہے اور دن میں بھی جائز ہے۔

☆ خواتین کو جہاں تک ہوسکے مردوں سے ہٹ کر طواف کرنا چاہئے، از خود مردوں میں گھسنا اور دھکم دھکا کرنا حرام ہے، البتہ اگر کسی ضرورت کی وجہ سے ہجوم میں طواف کرنے کی ضرورت پیش آئے، مثلاً طوافِ زیارت کرنا ہے، یا کوئی دوسرا واجب طواف کرنا ہے، اگر ہجوم ختم ہونے کا انتظار کریں تو حیض آنے کے اندیشہ ہے یا کہیں ضروری جانا ہے یا قیام کی مدت کم ہے تو ایسی صورت میں حتی الامکان مردوں سے بچتے ہوئے مطاف کے کنارے کنارے طواف کرلینا چاہئے یا حرم شریف کی چھت پر کرلیں۔ (معلم الحجاج بتصرف)

مقامِ ابراہیم پر مردوں کا ہجوم ہو تو خواتین وہاں بھی دوگانہ طواف پڑھنے کی کوشش نہ کریں بلکہ حرم میں کسی اور جگہ پڑھ لیں۔ (حیات القلوب)

سَعی کا طریقہ

اِستِلام کرنے کے بعد صفا کی طرف چلیں اور اس پر اتنا چڑھیں کہ خانہ کعبہ

نظر آسکے پھر قبلہ رُخ ہوکر بغیر ہاتھ اٹھائے سَعی کی نیت کریں۔

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صفا ومروہ کی سَعی کرتی ہوں، آپ اسے قبول کر لیجئے اور میرے لئے آسان کر دیجئے۔''

(حیات)

پھر دعا کے لئے ہاتھ اٹھائیں اور تین مرتبہ اَللّٰہُ اَکْبَرُ، تین مرتبہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور ایک مرتبہ کلمۂ توحید پڑھیں، پھر درود شریف پڑھ کر دعا کریں۔

وہاں سے اتر کر مَروہ کی طرف چلیں۔ جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں تو وہاں مرد حضرات کی طرح دوڑ کر نہ چلیں بلکہ اپنی عادت کے مطابق چلیں اور یہ دعا کریں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ.

''اے ہمارے رب! ہماری مغفرت فرما اور رحم فرما آپ بڑے عزّت والے اور کرم والے ہیں۔''

☆ پھر مَروہ پر پہنچ کر وہی ذکر اور دعا کریں جو صفا پر کی ہیں، یہ ایک چکر ہوا۔ اس طرح چھ چکر اور کرنے ہیں، یہاں سے صفا پر جائیں، دو چکر ہو جائیں گے، آخر سات چکر مَروہ پر ختم ہوں گے ہر چکر میں سبز ستونوں کے درمیان خواتین نہیں دوڑیں گی۔

☆ پھر آخر میں مَروہ جا کر دعا کریں اور اسی جگہ یا گھر آکر خواتین اپنی چوٹی کے آخر میں سے انگلی کے ایک پورے سے کچھ زائد بال کتروا دیں۔ واضح رہے کہ سر سے بال کترنے سے پہلے ناخن وغیرہ ہرگز نہ کاٹیں۔ لیجئے!

عمرہ پورا گیا۔

اب آپ چہرہ سے کپڑا لگا سکتی ہیں اور ڈھانپ سکتی ہیں، خوشبو لگا سکتی ہیں، اب احرام کی تمام پابندیاں ختم ہوگئی ہیں۔

اس کے بعد خواتین شکرانے کے دو نفل عام نفلوں کی طرح پڑھیں بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو اور یہ نفل مستحب ہیں۔

☆ اگر کسی خاتون کو عمرہ کا طواف کرنے کے بعد اچانک ماہواری آ جائے تو اس کو سعی کرنا جائز ہے۔ وہ طریقۂ بالا کے مطابق سَعی کر کے اور سر کے بال کتروا کر اپنا عمرہ مکمل کر سکتی ہے کیونکہ سعی کی جگہ حَرم شریف میں داخل نہیں ہے، اس سے الگ ہے اور سعی ماہواری کی حالت میں بھی ادا ہو جاتی ہے، البتہ سعی کے بعد شکرانہ کے طور پر دو نفل چھوڑ دیں کیونکہ وہ ضروری نہیں ہیں اور ماہواری کی حالت میں انہیں پڑھنا جائز بھی نہیں ہے۔ (مأخذہ حیات)

خواتین کے مسائلِ قصر وسَعی

☆ خواتین دو سبز ستونوں کے درمیان جھپٹ کر نہ چلیں بلکہ اپنی معمولی رفتار سے چلیں۔

☆ خواتین دورانِ سعی حتی الامکان مردوں سے بچ کر چلیں، جان بوجھ کر مردوں میں داخل نہ ہوں، اور صفا مَروَہ پر دعائیں بھی مردوں سے ہٹ کر کریں ورنہ چھوڑ دیں۔

☆ خواتین کو کم از کم چوتھائی سر کے بال بقدرِ ایک انگل کتروانا سنت

ہے جس کا طریقہ یہ ہے کہ ساری چوٹی پکڑ کر یا دائیں بائیں اور پیچھے کی جانب سے سر کے بالوں کی تین لٹیں بنا کر انگلی کے ایک پورے کی لمبائی کے برابر خود تراش لیں یا کسی دوسرے سے ترشوالیں۔لیکن کسی نامحرم مرد سے نہ کٹوائیں کہ یہ حرام ہے۔

چونکہ بال چھوٹے بڑے ہوتے ہیں اس لئے انگلی کے ایک پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ بال کاٹیں تاکہ سب بال آجائیں۔اگر چوتھائی سر کے بال انگلی کے ایک پورے کے برابر کٹ گئے تب بھی اِحرام سے نکلنے کے لئے کافی ہے۔ (معلم الحجاج بتصرف)

دوسروں کی طرف سے طواف یا عمرہ کرنا

آپ نے عمرہ کرنے اور طواف کرنے کا طریقہ پڑھ لیا، اگر آپ زندہ یا مرحوم والدین یا کسی سہیلی کی طرف سے عمرہ کرنا چاہیں یا صرف طواف کرنا چاہیں تو ان کی طرف سے نیت کر کے طریقۂ مذکورہ کے مطابق عمرہ یا طواف کرلیں، عمرہ کا طواف مسجد عائشہ (مکہ مکرمہ سے باہر تین میل کے فاصلہ پر ایک جگہ ہے جہاں ایک مسجد ہے جس کو مسجدِ عائشہ کہتے ہیں، یہاں سے عمرہ کا اِحرام باندھتے ہیں۔) سے باندھ کر آئیں اور عمرہ کریں، نیت اس طرح کریں۔

''اے اللہ! یہ عمرہ یا یہ طواف میں اپنے والد یا والدہ یا شوہر کی
طرف سے کرنے کی نیت کرتی ہوں، ان کی طرف سے آپ اس
کو قبول فرمالیں اور میرے لئے آسان فرمادیں۔''

اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ عمرہ یا طواف اپنی طرف سے کر کے اس کا ثواب کسی دوسرے کو پہنچا دیں، اس میں یہ بھی اختیار ہے کہ چاہے ایک شخص کو ثواب پہنچائیں یا کئی لوگوں کو ثواب پہنچائیں، اور خواہ پوری امت کو ثواب پہنچائیں سب اختیار ہے اور سب درست ہے، پہلی صورت میں جس شخص کی طرف سے نیت کر کے اِحرام باندھا ہے بس اسی کو ثواب ملے گا، اور دوسری صورت میں ایک عمرہ یا طواف کر کے ایک سے زیادہ افراد کو بھی ثواب پہنچایا جاسکتا ہے۔

متعدد عمرہ کرنا

عمرہ کا کوئی وقت مقرر نہیں، سال میں صرف پانچ دن جن میں حج ہوتا ہے، یعنی ۹/ذی الحجہ سے لیکر ۱۳/ذی الحجہ تک عمرہ کرنا مکروہ تحریمی ہے یعنی ناجائز ہے، ان پانچ دنوں کے علاوہ سال بھر میں جب چاہیں عمرہ کرسکتی ہیں۔ لہٰذا رمضان المبارک کے بعد ۹/ذی الحجہ سے پہلے پہلے جب چاہیں اور جتنے چاہیں خواتین عمرے کرسکتی ہیں، اور حج کے بعد بھی عمرے کرسکتی ہیں، جو لوگ حج سے پہلے عمرہ کرنے سے منع کرتے ہیں، ان کا منع کرنا درست نہیں ہے۔

(ملاحظہ ہو حاشیہ مناسک ملا علی قاری)

اور طواف بھی جتنے بآسانی کرسکیں کرلیں، یہ زندگی کا بہترین موقعہ ہے اس کو غنیمت سمجھ کر جتنا ہوسکے ذکر و تلاوت، نماز و روزے اور دیگر نیک کاموں میں لگائیں اور فضول کاموں سے بچیں اور خاص طور پر گناہوں سے بچیں۔

بڑا عمرہ: مکہ مکرمہ سے تقریباً ۲۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر جعرانہ نامی ایک مقام ہے، جہاں ایک مسجد ہے، یہاں سے عمرہ کا احرام باندھنا آنحضرت ﷺ سے ثابت ہے، اس لئے یہاں سے بھی عمرہ کا احرام باندھنا چاہئے۔ (مأخذہ درس ترمذی)

اس کو بڑا عمرہ اس لئے کہتے ہیں کہ مسافت کے لحاظ سے یہ تنعیم اور مسجدِ عائشہ سے دور پڑتا ہے، ورنہ ثواب کے لحاظ سے تنعیم اور مسجدِ عائشہؓ سے عمرہ کا احرام باندھنا اس سے افضل ہے۔ (مأخذہ معلم الحجاج)

طواف کی کثرت: کثرت سے عمرہ کرنا مکروہ نہیں، بلکہ مستحب ہے، لیکن بجائے عمرہ کے طواف زیادہ کرنا افضل ہے۔ (معلم الحجاج بتصرف)

لہٰذا خواتین کو طواف زیادہ کرنے چاہئیں اور وہ بھی اپنی ہمت اور طاقت کے مطابق کیونکہ حق تعالیٰ بہت کریم ہیں، وہ کمزوروں کے تھوڑے عمل کو بھی قبول فرما کر بہت کچھ اجر و ثواب عطا فرما دیتے ہیں، بشرطیکہ وہ عمل اس کی خوشنودی کے لئے ہو۔

حرم شریف کی جماعت اور خواتین

خواتین کو حج وغیرہ کے موقعہ پر گھر میں نماز پڑھنے سے مسجدِ حرام اور مسجدِ نبوی ﷺ کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔ لہٰذا نماز با جماعت ادا کرنے کی نیت سے انہیں حرم شریف میں نہ آنا چاہئے، البتہ خانۂ کعبہ کی زیارت کرنے یا طواف کرنے یا عمرہ کرنے کی نیت سے حرم شریف میں آسکتی ہیں۔ اسی طرح مسجدِ نبوی ﷺ میں روضۂ اقدس پر سلام پیش کرنے کی نیت سے آسکتی ہیں۔ اگر ان مقاصد کے لئے خواتین حرم شریف میں یا مسجد نبوی میں تشریف لائیں اور جماعت کا وقت ہو جائے اور وہ جماعت میں شامل ہو کر نماز پڑھ لیں تو ان کی نماز ہو جائے گی۔ لیکن افضل گھر میں نماز پڑھنا ہے۔

مختصر معمولات

برائے مکہ مکرمہ

یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے اس لئے درج ذیل نیکی کے کام کریں اور ہر نیک عمل پر ایک لاکھ کا ثواب پائیں۔

☆ نفل طواف کثرت سے کرنا، اور کبھی کبھی نفل عمرہ بھی کرتی رہیں۔

☆ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ اور درود شریف کی زیادہ سے زیادہ تسبیحات پڑھنا۔

☆ سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ، لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ سُبْحَانَ اللّٰہِ الْعَظِیْمِ کی تسبیحات پڑھنا اور تیسرے کلمہ کی تسبیح پڑھنا۔ اگر ہو سکے تو ہر نماز کے بعد ان سب کی ایک ایک تسبیح سو دانے والی پڑھ لیا کریں کہ یہ تسبیحات بڑے اجر و ثواب کا باعث ہیں، یہاں ہر تسبیح پر ایک لاکھ تسبیح کا ثواب ہے، گھر جا کر یہ ثواب کہاں ملے گا؟

☆ چلتے پھرتے، اٹھتے بیٹھتے اور لیٹے ہوئے لَآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰـہُ کثرت سے پڑھنا۔ یہ کلمہ بہت مبارک ہے اور یہ بہت زیادہ قربِ خداوندی کا باعث ہے۔

☆ قرآن کریم کی تلاوت کرنا، اگر ہو سکے تو ایک کلام پاک ختم کرنا اور مناجاتِ مقبول عربی یا اردو کی ایک ایک منزل روزانہ پڑھنا۔

☆ اِشراق، چاشت، اوّابین، تہجد، قیام اللیل، سُنَنِ زوال، تحیۃ المسجد، تحیۃ

الوضو، صلوٰۃ التوبہ اور صلوۃ التسبیح کا اہتمام کرنا۔

☆ زیادہ سے زیادہ وقت مسجدِ حرام میں گزاریں لیکن یاد الٰہی میں مشغول رہیں اور حرم شریف میں آتے وقت اعتکاف کی نیت کرنا اور دنیا کی باتوں سے پرہیز کرنا۔

☆ صدقہ، خیرات کرتے رہنا اور ایک دوسرے کی خدمت بجالانا، اور دوسروں سے جو تکالیف پہنچیں انہیں برداشت کرنا، اور ہر حال میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی طالب رہنا۔

☆ یہاں ہر نیکی کا ثواب ایک لاکھ کے برابر ہے، اور گناہ کا وبال بھی بہت سخت ہے۔ اس لئے فسق و فجور، گندی باتیں، لڑائی جھگڑا، غیبت، فضول باتوں اور فضول مجلسوں سے اجتناب کریں، اور وہاں کے احترام کے خلاف کوئی بات نہ کریں۔

☆ مکہ مکرمہ کے لوگوں کی بُرائی نہ کریں، ان کی سختی اللہ تعالیٰ کے لئے برداشت کریں اور اپنی برائیوں پر نظر رکھیں اور ان کی خوبیوں کو یاد رکھیں۔

☆ خواتین بلاضرورت بازاروں میں نہ گھومیں اور اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں، ضرورت کے تحت جانا پڑے تو مکمل پردہ کے ساتھ جائیں اور جلد واپس آنے کی فکر کریں۔

یہاں دعائیں قبول ہوتی ہیں

مکہ معظّمہ یوں تو ہر جگہ دعا قبول ہوتی ہے مگر مندرجہ ذیل مقامات پر دعا

زیادہ قبول ہوتی ہے، اس لئے ان مقامات پر دعا مانگنے کا خاص خیال رکھیں، لیکن نہ تو از خود مردوں کے ہجوم میں داخل ہوں اور نہ کسی دوسرے کو تکلیف دیں۔

☆ خانۂ کعبہ پر پہلی نظر پڑتے وقت۔

☆ طواف کرتے ہوئے۔

☆ سَنگِ اَسْوَدْ کے سامنے اور مُلْتَزَمْ پر۔

☆ حَطِیْم میں رُکْنِ یَمَانِی پر، اور مقام اِبراھیم کے پاس۔

☆ زَمْزَم کے کنویں پر۔

☆ صَفا پر، درمیان میں جہاں مرد دوڑتے ہیں، اور مَرْوہ پر۔

☆ مِنٰی میں، مسجدِ خَیْف میں، جہاں ستر انبیاء علیہم السلام مدفون ہیں۔

☆ مُزْدلِفہ میں مسجد اَلْمَشْعَر الْحَرام کے پاس۔

چند زیارات

مکہ معظمہ میں بہت سے مقامات ایسے ہیں جن سے آنحضرت ﷺ کی سیرت کے اہم واقعات وابستہ ہیں، ان مقامات کی زیارت حج وعمرہ کا حصہ تو نہیں ہے لیکن وہاں جا کر سیرت کے وہ واقعات یاد کرنے سے ایمان تازہ ہوتا ہے اس لئے اگر مکہ مکرمہ میں رہتے ہوئے بآسانی موقع ملے اور ہمت وطاقت بھی ہو تو ان مقامات پر جانا اور زیارت کرنا اچھا ہے، اور ان مقامات پر اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قبولیتِ دعا کی بھی امید ہے، لیکن وہاں جانا ضروری ہرگز نہیں ہے، اگر کوئی خاتون بالکل نہ جائے تو اس کے حج یا عمرہ میں کچھ خلل نہیں آتا، بلکہ زیادہ فکر حرم

شریف کی حاضری کی ہونی چاہئے، کیونکہ اصل زیارت گاہ وہی ہے۔

غارِ ثور:۔ جہاں ہجرت کے وقت رسول کریم ﷺ تین دن قیام پذیر ہوئے تھے۔

غارِ حرا:۔ جہاں قرآنِ کریم کی پہلی آیت اتری تھی۔

مسجدِ الجن:۔ جہاں آنحضرت ﷺ نے جنات کو تبلیغ فرمائی تھی۔

مسجدُ الرّایہ:۔ جہاں حضور اکرم ﷺ نے فتحِ مکہ کے دن جھنڈا گاڑا تھا۔

مسجدِ بلال:۔ یہ جبلِ ابوقبیس کے اوپر ہے، وہاں ایک قول کے مطابق چاند کے دو ٹکڑے کرنے کا معجزہ ہوا تھا۔

مَوْلِدُ النَّبِیُ:۔ محلّہ مولد النبی میں حضور اقدس ﷺ کے پیدا ہونے کی جگہ ہے۔

بَیْتِ خَدِیجہؓ:۔ جہاں حضور اکرم ﷺ نے کافی وقت گزارا۔

جَنَّتُ الْمُعَلّٰی:۔ مکہ مکرمہ کا قبرستان۔

حج کا طریقہ

احرام، حج کے پانچ دن اور آداب واحکام

۸/ذی الحجہ......حج کا پہلا دن

حج کا اِحرام

۸/ذی الحجہ سے ۱۲/ذی الحجہ کے ایام حج کے دن کہلاتے ہیں، یہی دن اس سارے سفر کا حاصل ہیں اور انہی دنوں میں اسلام کا اہم رکن ''حج'' ادا ہوتا ہے۔ ۷/ذی الحجہ کو مغرب کے بعد ۸/ذی الحجہ کی رات شروع ہوجائے گی۔ رات ہی کو منٰی کے لئے جانے کی سب تیاری مکمل کرلیں، اور یہ کام کریں۔

☆ اگر آپ کا اِحرام پہلے سے بندھا ہوا ہے، مثلاً حجِ قران یا حجِ افراد کا اِحرام باندھا ہوا ہے تو وہی کافی ہے، اور اگر آپ حجِ تمتع کر رہی ہیں جس میں آپ نے عمرہ کرکے اِحرام کھول دیا تھا یا آپ مکہ مکرمہ میں رہنے والی ہیں تو آپ صرف حج کا احرام باندھیں گی۔

جب اِحرام کا ارادہ ہو تو سنت کے مطابق غسل کرلیں، خواہ ماہواری آرہی ہو کیونکہ یہ نہانا صفائی کے واسطے ہے۔ (عمدہ)

اور ناخن کترلیں، بغل اور زیر ناف صاف کرکے فارغ ہوجائیں اگر کوئی غسل نہ کرنا چاہے تو وضو کرنا بھی کافی ہے۔

☆ مکروہ وقت نہ ہو اور حیض ونفاس کی حالت بھی نہ ہو تو خواتین اِحرام باندھنے کی نیت سے، گھر میں دو رکعت نفل ادا کریں، اور گھر ہی میں حج کا اِحرام باندھ لیں اور اگر مکروہ وقت ہو یا ماہواری آرہی ہو تو نفل نہ پڑھیں، صرف وضو یا

غسل کر کے احرام باندھ لیں۔

اِحرام کا طریقہ

اگر حج فرض ہے تو بوقتِ اِحرام حج فرض کی نیت کریں، نفل ہے تو حج نفل کی نیت کریں، اگر کسی دوسرے کی طرف سے حج کرنا ہے تو اس کا نام لیں کہ میں فلاں ابن فلاں یا مثلاً اپنے والد یا والدہ یا شوہر کی طرف سے حج کا اِحرام باندھتی ہوں، نیت کے الفاظ یہ ہیں:

''اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے حج کی نیت کرتی ہوں آپ
اس کو قبول کیجئے اور میرے لئے آسان کر دیجئے۔'' آمین

پھر فوراً ہی حج کے احرام کی نیت سے تین مرتبہ آہستہ آواز کے ساتھ لَبَّیْکَ کہیں، اور حج کے آسان ہونے کی دعا کریں۔ بس اِحرام بندھ گیا، اِحرام کی پابندیاں عمرہ کے بیان میں گزر چکی ہیں، انہیں دوبارہ تازہ کرلیں اور اچھی طرح ذہن نشین کریں تاکہ غلطی نہ ہونے پائے۔

مِنٰی کو روانگی

اب آپ حج کا اِحرام باندھے ہوئے مکہ معظّمہ سے منٰی کو چلیں، راستہ میں اترتے چڑھتے، صبح وشام، نمازوں کے بعد، حاجیوں سے ملاقات کے وقت آہستہ آواز سے لَبَّیْکَ کہیں۔ اور ایک مرتبہ درود شریف پڑھیں اور یہ دعاء مانگیں مستحب ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اَسۡئَلُکَ رِضَاکَ وَالۡجَنَّۃَ وَ اَعُوۡذُبِکَ مِنۡ
سَخَطِکَ وَالنَّارِ.

''اے اللہ! میں آپ کی رضا اور جنت مانگتی ہوں اور آپ کی
ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتی ہوں۔''

اور دیگر اذکار

سُبْحَانَ اللّٰہِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ ، لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

یا جو ذکر طبیعت میں آئے کریں۔

یہ پانچ دن ذکرِ الٰہی ، دعاء اور عبادت ہی کے ہیں، لہٰذا یہ سب کام کرتی رہیں، دنیا کی فضول باتوں سے بچیں، غیبت بالکل نہ کریں، لڑائی جھگڑا نہ کریں نہ خاوند سے اور نہ کسی دوسرے سے اس گناہ سے بے حد بچیں، صبر وتحمل سے سب کچھ برداشت کرلیں تا کہ حج صحیح ادا ہو جائے۔

مسئلہ:۔ منٰی میں پانچ نمازیں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور ۹رذی الحجہ کی فجر کی نماز ادا کرنا مسنون ہے، اور رات کو منٰی میں رہنا سنت ہے، اگر خواتین رات میں مکہ مکرمہ رہیں یا سیدھی مکہ مکرمہ سے عرفات پہنچ گئیں تو مکروہ ہے، ایسا کرنے سے بچنا چاہئے۔　(احکام الحج بتصرف)

حجاج کی کثرت کی وجہ سے اگر بمجبوری مزدلفہ میں قیام کرنا پڑے تو گنجائش ہے گو سنت کے خلاف ہے لیکن اس میں کوئی جزء واجب نہیں۔　(فتوٰی)

۹رذی الحجہ......حج کا دوسرا دن

عرفات کو روانگی

☆ فجر کی نماز منٰی میں پڑھیں، تکبیر تشریق کہیں اور آہستہ سے لَبَّیْکَ

کہیں، اور ناشتہ وغیرہ سے فارغ ہوکر عرفات جانے کی تیاری کریں اور آہستہ آواز میں لَبَّیْک کہتی ہوئی زوال سے پہلے عرفات پہنچ جائیں، وضو کرلیں، غسل کرلینا افضل ہے بشرطیکہ پردہ کے ساتھ نہانے کا انتظام ہو۔

☆ وقوفِ عرفات کا وقت زوال کے بعد صبح صادق تک ہے، لہٰذا کھانے وغیرہ سے جلد فارغ ہولیں اور زوال ہوتے ہی وقوف شروع کردیں، یاد رہے کہ یہ بہت ہی خاص جگہ اور خاص وقت ہے۔ اس سے بہتر وقت زندگی میں نہیں ملے گا، اس کا ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیں، گرمی ہو یا سردی سب برداشت کرجائیں اور شام تک دعا و استغفار کرنے، الحاح وزاری اور گڑگڑانے میں گزاریں اور غروبِ آفتاب سے پہلے میدانِ عرفات سے باہر نہ نکلیں ورنہ دَم واجب ہوجائے گا۔ (غنیۃ)

☆ ظہر کی نماز اپنے خیمے میں ظہر کے وقت ادا کریں۔

ظہر کی نماز کے بعد جو طبیعت چاہے ذکر وتلاوت اور دعاء کریں، یہاں کے لئے کوئی خاص ذکر مقرر نہیں ہے کہ اس کے بغیر حج میں فرق آئے، اگر ہوسکے تو یہ عمل کرلیں:

ا...... پہلے تین یا پانچ یا سات مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہیں، پھر نماز والا درود شریف پڑھیں پھر گڑگڑا کر اپنے تمام گناہوں سے توبہ کریں پھر گیارہ مرتبہ دل سے یہ استغفار کریں:

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْهِ.

۲......پھر تین مرتبہ لَبَّیْکَ کہیں اور نماز والا درود شریف سو مرتبہ پڑھیں اور اس کے آخر میں کبھی کبھی وَ عَلَیْنَا مَعَهُمْ ملا لیا کریں۔

۳......پھر سو مرتبہ

لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

پڑھیں۔

۴......پھر سو مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ کی سورت پڑھیں اور درمیان میں آہستہ آواز سے لَبَّیْکَ کہتی رہیں اور کچھ کچھ وقفہ سے جو دل میں آئے دعاء کرتی رہیں یا مناجاتِ مقبول کا اردو ترجمہ سمجھ سمجھ کر مانگتی رہیں، ''دعائے عرفات'' الگ رسالہ کی شکل میں لکھی گئی ہے، یہ رسالہ بھی اس مجموعہ میں شامل ہے، اس کے مطابق دعا مانگ لیں۔ اور یہ سارا وقت پوری توجہ اور دھیان سے یادِ الٰہی میں اور اپنے جملہ متعلقین کے لئے دعائیں مانگنے میں گزاریں۔ اگر ناچیز کو بھی اپنی دعاؤں میں شامل کرلیں تو احسان ہوگا۔

۵......اور یہ دعاء یہاں اور آئندہ ہر جگہ مانگ لیا کریں کہ:

''اے اللہ! یہاں پر آج تک جتنی دعائیں آپ کے انبیاء کرام علیہم السلام نے اور سرکارِ دو عالم ﷺ اور آپ کے مقبول بندوں نے مانگی یا بتلائی ہیں، اور وہ میرے حق میں مناسب بھی ہیں، تو انہیں قبول فرمالیجئے۔'' (آمین)

اسی طرح غروبِ آفتاب تک خشوع وخضوع کے ساتھ دعاء میں لگی رہیں۔

دنیا کی اور گناہ کی باتوں سے خاص طور پر بچیں اور کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کریں۔

غروب آفتاب سے پہلے میدانِ عرفات سے باہر نہ نکلیں، اگر نکل گئیں اور حدودِ عرفات کے اندر واپس نہ آئیں تو دم واجب ہو جائے گا۔ (غنیۃ)

۶ ...... ہو سکے تو کچھ دیر قبلہ کی طرف رُخ کر کے کھڑی ہو کر خشوع اور خضوع کے ساتھ لَبَّیْکَ کہیں اور جو دل چاہے دعاء مانگیں، جب تھک جائیں تو بیٹھ جائیں تاہم کھڑے ہو کر یہ وقوف کرنا افضل ہے، ہو جائے تو اچھا ہے ورنہ ضروری نہیں ہے۔

خواتین کے چند مسائل

☆ وقوفِ عرفات کے لئے خواتین کا حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اس حالت میں بھی وقوف صحیح ہو جاتا ہے۔

☆ اکثر خواتین میدانِ عرفات میں پردہ نہیں کرتیں، یہ حرام ہے اور سخت گناہ ہے، یہ مقام اپنے گناہوں کو بخشوانے کا ہے نہ کہ دانستہ گناہ کر کے حق تعالیٰ کے غضب کو دعوت دینا، اس لئے شرعی پردہ کا اہتمام کریں۔

☆ بعض خواتین بے پردہ ہوتے ہوئے نامحرم مردوں کی اجتماعی دعاء میں ان کے ساتھ ہو جاتی ہیں یہ بھی بالکل جائز نہیں۔ نامحرم مردوں سے جدا رہیں اور شرعی پردہ کریں۔

مُزْدَلِفَہ کو روانگی

جب عرفات کے میدان میں آفتابِ غروب ہو جائے تو یہاں مغرب کی نماز

نہ پڑھیں، بغیر نماز پڑھے عرفات سے مزدلفہ روانہ ہو جائیں۔ اور راستہ میں ذکر اللہ، درود شریف اور لَبَّیْکَ پڑھتی رہیں، اور پھر مزدلفہ میں پہنچ کر یہ کام کریں:

☆ مغرب اور عشاء دونوں نمازیں ملا کر عشاء کے وقت میں ادا کریں جس کا طریقہ یہ ہے کہ جب عشاء کا وقت ہو جائے تو پہلے مغرب کے تین فرض ادا کریں۔ سلام پھیر کر تکبیر تشریق کہیں اور لَبَّیْکَ کہیں اس کے بعد مغرب کی سنتیں نہ پڑھیں بلکہ فوراً عشاء کے فرض ادا کریں۔ مسافر ہوں تو دو رکعت اور مقیم ہوں تو چار فرض ادا کریں۔ اس کے بعد مغرب کی دو سنت پھر عشاء کی دو سنت اور تین وتر پڑھیں۔ نفل پڑھنے یا نہ پڑھنے کا اختیار ہے، مگر مغرب اور عشاء کے فرضوں کے درمیان سنت اور نفل نہ پڑھیں کیونکہ یہ دونوں فرض ملا کر پڑھنے واجب ہیں خواہ باجماعت پڑھیں یا علیحدہ۔

اس کے بعد خوب حق تعالیٰ کا ذکر کریں، تَلْبِیہ پڑھیں، تلاوت کریں، درود شریف پڑھیں، توبہ واستغفار کریں، اور خوب کثرت سے دعائیں مانگیں، یہ رات بہت مبارک رات ہے۔ بعض کے نزدیک شبِ قدر سے بھی افضل ہے اور کچھ دیر آرام بھی کر لیں کہ حدیث سے ثابت ہے۔

☆ مزدلفہ سے رات ہی کوئی آدمی ستّر کنکریاں، چھوٹے یا بڑے چنے کے برابر چُن لیں تا کہ منیٰ میں مارنے کے کام آئیں اور یہ عمل جائز ہے۔ (غنیۃ)

اور یہاں سے صرف سات کنکریاں جَمْرَۃ العقبہ کی رمی کے لئے لے جانا مستحب ہے۔ (احکام حج)

☆ جب فجر ہو جائے تو اندھیرے میں فجر کے فرض اور سنت ادا کریں، فجر

کے بعد یہاں کا وقوف جو واجب ہے، شروع ہوتا ہے، اگر کوئی شخص فجر کے بعد ایک لمحہ بھی یہاں ٹھہر جائے تو وقوف ادا ہو جاتا ہے، لہٰذا خواتین یہ وقوف ادا کریں، اور پھر منیٰ تشریف لے جائیں۔

خواتین کے لئے سہولت

☆ وقوفِ مزدلفہ واجب ہے، لیکن اگر خواتین بیماری یا کمزوری یا لوگوں کے ہجوم کی کثرت سے سخت تکلیف پہنچنے کی بناء پر مزدلفہ میں نہ ٹھہریں، رات ہی کو مزدلفہ سے منیٰ چلی جائیں تو کچھ حرج نہیں، جائز ہے اور ایسا کرنے سے ان پر کوئی دم واجب نہ ہوگا۔ اور اگر بلا کسی عذر کے یہ وقوف چھوڑ دیا تو دم واجب ہوگا۔

(حیات وغنیۃ)

مزدلفہ میں رات گزارنے کے لئے اور وقوف مزدلفہ کرنے کے لئے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے، اس حالت میں بھی یہ وقوف ادا ہو جاتا ہے۔ (حیات)

منیٰ واپسی

آفتاب نکلنے میں جب ذرا سی دیر رہ جائے تو مزدلفہ سے منیٰ چلیں، بس کے مسافر تو بس کے تابع ہیں مگر اتنا خیال رکھیں کہ صبح صادق ہونے دیں، اس سے پہلے مزدلفہ سے نہ چلیں تاکہ وقوفِ مزدلفہ ادا ہو جائے۔ ہاں اگر خواتین بیماری وغیرہ کے عذر سے صبح صادق ہونے سے پہلے پہلے مزدلفہ سے منیٰ کو چلی جائیں تو ان پر دم واجب نہ ہوگا۔ البتہ مرد حضرات پر اس وقوف کے ترک سے دَم واجب

ہوگا۔لہٰذا خواتین کی مجبوری سے اپنا واجب ترک نہ کریں۔بہرحال منیٰ پہنچنے پر آپ کا قیام کم ازکم تین دن یہیں رہے گا۔صرف طواف زیارت کے لئے ایک روز مکہ مکرمہ جانا ہوگا،جس کی تفصیل آرہی ہے۔

۱۰؍ذی الحجہ......حج کا تیسرا دن

آج کا دن بڑا مصروف دن ہے، اس دن خواتین کو بہت سارے کام کرنے ہیں جنہیں ترتیب سے یہاں لکھا جاتا ہے۔آرام کے ساتھ پوری توجہ سے انہیں انجام دیں۔

جمرۂ عقبہ کی رَمی

جب آپ منیٰ پہنچ جائیں تو سب سے پہلے جمرۃ العقبہ کے سات کنکریاں ماریں اور کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ جمرۃ العقبہ سے کم ازکم پانچ ہاتھ کے فاصلہ پر کھڑی ہوں۔اس سے زیادہ فاصلہ ہوتو بھی کچھ حرج نہیں، پھرآہستہ آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَر کہہ کر ایک کنکری داہنے ہاتھ سے جَمرہ کے ستونوں کی جڑ پر پھینک دیں، کچھ اوپر بھی الگ جائے تو کچھ حرج نہیں تاہم اس کے احاطہ میں کنکری کا گرنا ضروری ہے۔اس طرح ہر کنکری کے ساتھ آہستہ آواز سے بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَر کہتی رہیں۔اس طرح الگ الگ سات کنکریاں پھینکیں۔اگر یہ دعا یاد ہوتو پڑھ لیں،ورنہ ضروری نہیں ہے۔

رَغْمًا لِلشَّيْطَانِ وَرِضًى لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَّسَعْيًا مَشْكُوْرًا وَّذَنْبًا مَغْفُوْرًا.

''یہ کنکری شیطان کو ذلیل کرنے اور خدائے پاک کو راضی کرنے
کے لئے مارتی ہوں، اے اللہ! میرے حج کو قبول فرما، میری
کوشش کو مقبول فرما، اور میرے گناہوں کو معاف فرما۔''

جمرۃ العقبہ کو کنکری مارتے ہی لَبَّیْکَ کہنا بند کر دیں، اور آج کی تاریخ میں کنکری مارنے کے بعد دعا کے لئے ٹھہرنا سنت نہیں ہے۔ رَمی کے بعد اپنی قیام گاہ پر چلی جائیں۔

آنے والے دنوں کی کنکریاں مارنے کا طریقہ بھی یہی ہے جو لکھا گیا، لہٰذا اس کو یاد رکھیں۔

رَمی کے اوقات

☆ آج کی کنکری مارنے کا مسنون وقت طلوعِ آفتاب سے زوالِ آفتاب تک ہے۔

☆ اور زوالِ آفتاب سے غروبِ آفتاب تک رَمی کا وقت بلا کراہت جائز ہے۔

☆ اور غروبِ آفتاب سے صبح صادق تک رَمی کا وقت مکروہ ہے، مگر خواتین کے لئے مکروہ نہیں۔ (زبدہ بتصرف)

☆ اور نیز ۱۰/ تاریخ میں صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک کا وقت بھی جائز ہے۔ اور اس وقت میں کنکری مارنا بھی بلاشبہ جائز ہے۔ (عمد بتصرف)

چونکہ آج کل ہجوم بہت زیادہ ہوتا ہے اور ہجوم کے اندر رَمی کرنے میں جان جانے یا سخت تکلیف پہنچنے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے، اس لئے خواتین غروبِ آفتاب سے تقریباً ایک گھنٹہ پہلے کنکری مارنے کے لئے جائیں۔ عموماً اس وقت

ہجوم نکل جاتا ہے، پھر اگر ہجوم زیادہ ہو تو کچھ دیر انتظار کر لیں، مغرب کی نماز پڑھ لیں اور کنکری مار لیں یا رات کے کسی حصہ میں کنکری مار لیں کیونکہ رات میں خواتین کے لئے کنکری مارنا مکروہ نہیں ہے بلکہ افضل ہے۔ (غنیۃ)

بہر حال کنکری مارنے کے یہ چار اوقات ہیں، ان میں سے جس وقت میں سہولت ہو کنکری مار لینی چاہیئے، اول وقت ہی میں کنکری مارنے کی فکر کرنا خواہ جان چلی جائے مناسب نہیں، حق تعالیٰ کی عطا کردہ سہولت اور رخصت پر خوشدلی سے عمل کرنا چاہیئے۔

خواتین خود رمی کریں

آج کل اکثر خواتین خود جا کر رمی نہیں کرتیں، ان کے محرم مردان کی طرف سے کنکریاں مار آتے ہیں جبکہ بغیر عذر شرعی کسی دوسرے کے ذریعہ رمی کرانا جائز نہیں، اس سے دم واجب ہو جاتا ہے، اس لئے خواتین یہ غلطی نہ کریں اور بلا عذرِ شرعی اپنا واجب ترک کر کے گناہگار نہ ہوں، ہاں عذر شرعی میں کسی دوسرے کو حکم دے کر اور اپنا نائب بنا کر رمی کرانا جائز ہے اور عذر شرعی یہ ہے کہ:

(الف) خواتین اس قدر بیمار یا کمزور ہوں جس کی وجہ سے وہ کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکتی ہوں۔

(ب) یا جمرات تک سواری پر سوار ہو کر جانے میں بھی سخت تکلیف یا مرض بڑھ جانے کا اندیشہ ہو۔

(ج) یا پیدل چلنے پر قدرت نہ ہو اور سواری ملتی نہ ہو، تو ایسی خواتین شرعی

لحاظ سے معذور ہیں وہ کسی دوسرے شخص کو خواہ وہ مرد ہو یا عورت اور مرد خواہ محرم ہو یا نامحرم اس کو حکم دیکر اور اپنا نائب بنا کر اس کے ذریعہ رمی کرا سکتی ہیں۔

☆ خواتین کو دوبارہ تاکید کی جاتی ہے کہ وہ مذکورہ مسئلہ کو اچھی طرح یاد رکھیں اور اس کے مطابق عمل کریں، بہت سے مرد شرعی عذر کے بغیر خواتین کی کنکریاں ان کی اجازت سے خود مار آتے ہیں یہ بھی جائز نہیں، اس طرح خواتین کی رمی ادا نہیں ہوتی، اور ان پر دم واجب ہو جاتا ہے۔

☆ اسی طرح جو خواتین خود جا کر کنکریاں مارنے سے معذور ہوں تو ان کا کسی دوسرے سے اپنی رمی کرانے کے معتبر ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ خود کسی دوسرے کو اپنی کنکریاں مارنے کا حکم دیں۔ اگر ان کے حکم کے بغیر کسی ہمراہی نے ان کی طرف سے کنکریاں ماریں تو وہ معتبر نہ ہوں گی اور دم واجب ہو جائے گا۔ (زبدہ بتصرف)

تمام دنوں کی کنکریاں مارنے کے لئے حیض ونفاس اور جنابت سے پاک ہونا شرط نہیں ہے۔ اس حالت میں بھی رَمی کرنا جائز ہے۔ (حیات)

قربانی

جمرۃ العقبہ کو کنکریاں مارنے کے بعد قربانی کرنی ہے، لیکن پہلے یہ دیکھ لیں کہ آپ نے کونسا حج کیا ہے؟ اگر آپ نے حج تمتع یا حج قِران کیا ہے تو حج کی قربانی کرنا واجب ہے، اور اگر حجِ اِفراد کیا ہے تو حج کی قربانی واجب نہیں مستحب ہے۔

☆ قربانی آج ۱۰ ر تاریخ میں کرنا ضروری نہیں ہے، اس کے لئے تین دن

مقرر ہیں۔ ۱۰، ۱۱، ۱۲/ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک رات میں اور دن میں جب چاہیں قربانی کر سکتے ہیں۔

☆ عموماً ۱۱/تاریخ کو صبح کے وقت قربانی کرنا بہت آسان ہوتا ہے، لہٰذا اس آسانی پر عمل کیا جا سکتا ہے، بلاضرورت اپنے آپ کو مشقت میں ڈالنے کی ضرورت نہیں۔

لیکن جن خواتین پر حج کی قربانی واجب ہے وہ سر کے بال اور ناخن وغیرہ قربانی کے بعد ہی کتر سکیں گی۔ اگر انہوں نے قربانی سے پہلے سر کے بال کتر لئے تو ان پر دَم واجب ہو جائے گا۔ اس لئے وہ احتیاط سے کام لیں۔ ہاں اگر حج اِفراد کرنے والی خاتون قربانی سے پہلے سر کے بال اور ناخن وغیرہ کتر لے تو اس پر دم واجب نہ ہوگا، کیونکہ اس پر حج کی قربانی مستحب ہے، واجب نہیں ہے۔

☆ خواتین قربانی کرنا جانتی ہوں تو خود اپنے ہاتھ سے قربانی کرنا افضل ہے۔ ورنہ اپنے کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذریعہ قربانی کروانا بھی جائز ہے، اس لئے خواتین خود قربانی کریں یا کسی قابلِ اعتماد شخص کے ذریعہ کرائیں لیکن بینک وغیرہ کے ذریعہ قربانی کرانے سے اجتناب کریں۔ اور قربانی حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں کرنا اور کرانا سب درست ہے۔

☆ قربانی کا جانور اچھی طرح دیکھ بھال کر صحیح، سالم، بے عیب اور پوری عمر کا خریدنا چاہئے تا کہ قربانی صحیح ادا ہو۔ (ملخص معلم الحجاج)

☆ جو خواتین مسافر ہوں ان پر بقر عید کی مال والی قربانی واجب نہیں اور جو خواتین مقیم ہوں اور صاحبِ نصاب ہوں ان پر بقر عید کی مال والی قربانی بھی واجب ہے، پھر انہیں اختیار ہے، خواہ وہ یہ قربانی منٰی میں کرلیں یا اپنے وطن میں کرلین لیکن مال والی قربانی حج والی قربانی سے الگ واجب ہے۔

(معلم الحجاج بتصرف کثیر)

حج کی قربانی مکہ مکرمہ میں

حج کی قربانی منٰی میں کرنا سنت ہے۔ (حیات)

لیکن اگر قربانی کی جگہ بہت زیادہ دور ہونے کی یا از خود قربانی نہ کرسکنے اور دوسروں پر اعتماد نہ ہونے کی وجہ سے مکہ مکرمہ میں حج کی قربانی کرلی جائے تو اس کی بھی گنجائش ہے۔

قَصر (بال کترنا)

خواتین قربانی سے فارغ ہوکر تمام سر کے بال انگلی کے ایک پورے سے کچھ زیادہ خود کترلیں یا کتر والیں، اگر چوتھائی سر کے بال بھی ایک پورے کے برابر کتر لئے تو بھی اِحرام سے نکلنے کے لئے کافی ہے۔ واضح رہے کہ سر کے بال کترنے سے پہلے ناخن کاٹنا یا جسم کے کسی اور حصہ کے بال تراشنا جائز نہیں لیکن غلطی سے ایسا کرلیا تو جزاء واجب ہوگی۔ (معلم الحجاج)

☆ حیض ونفاس اور جنابت کی حالت میں بھی سر کے بال کترنا یا کتروانا

جائز ہے۔

☆ سر کے بال کتروانا آج ضروری نہیں، ۱۲؍ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک یہ کام ہوسکتا ہے، لیکن جب تک خواتین بال نہیں کتروائیں گی، اِحرام ہی میں رہیں گی خواہ کتنی ہی مدت گزر جائے اور جب بال کتر والیں گی تو اِحرام کی پابندیاں ختم ہوجائیں گی، چہرہ کو ڈھانپنا، کپڑا لگانا، خوشبو لگانا، ناخن اور بال کاٹنا سب حلال ہوجائے گا البتہ خاوند سے صحبت کرنا، بوس وکنار کرنا یہ طواف زیارت کرنے تک حلال نہ ہوگا۔

☆ خواتین کو حج میں سر کے بال کترنا یا کتروانا مِنٰی میں سنت ہے اور حرم میں ہر جگہ جائز ہے۔ البتہ حدود حرم سے باہر جاکر بال کتروائیں گی تو دم لازم ہوجائے گا۔ (عمدہ)

خواتین کو سر کے بال منڈوانا حرام ہے، انہیں صرف سر کے بال کتروانے کا حکم ہے، جس کی تفصیل اوپر گزر چکی۔ (زبدہ بتصرف)

اہم ہدایت

جمرۃ العقبہ کو کنکری مارنا پھر قربانی کرنا پھر سر کے بال کترنا، یہ تینوں عمل واجب ہیں اور جس ترتیب سے ان کو لکھا گیا ہے اُسی ترتیب سے ان کو ادا کرنا بھی واجب ہے، اگر ان میں سے کوئی عمل چھوٹ جائے یا ان کی مذکورہ ترتیب بدل جائے تو عام طور پر ایک دَم واجب ہوگا، اس لئے خواتین ان تینوں افعال کو ترتیب سے انجام دینے کی کوشش کریں اگر غلطی ہوجائے تو معتبر علماء اور اہلِ فتویٰ سے رجوع کریں۔

طوافِ زیارت

☆ آج کی تاریخ یعنی ۱۰؍ذی الحجہ کا سب سے اہم کام طواف زیارت ہے۔ رَمی، قربانی اور سر کے بال کترنے کے بعد طوافِ زیارت کرنا سنت ہے۔ اگر طوافِ زیارت ان سے پہلے کیا جائے تب بھی فرض ادا ہو جائے گا۔

☆ طوافِ زیارت کا وقت ۱۰؍ذی الحجہ سے ۱۲؍ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے۔ اور تین دن میں، رات کو یا دن میں جب چاہیں مکہ معظّمہ جا کر طوافِ زیارت کرلیں، عموماً پہلے روز سخت ہجوم ہوتا ہے، دوسرے یا تیسرے روز زیادہ ہجوم نہیں ہوتا، اس لئے دوسرے یا تیسرے دن یہ طواف کرنا چاہئے، اور اس کے ادا کرنے کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کے بیان میں طواف کے طریقہ میں لکھا گیا ہے، وہاں دیکھ لیں۔

☆ طوافِ زیارت کے بعد ممنوعاتِ احرام سب حلال ہو جاتے ہیں اور شوہر سے ہمبستر ہونا اور بوس و کنار کرنا، سب حلال ہو جاتا ہے۔

☆ رات کو منیٰ واپس آجائیں، دن کو مکہ معظّمہ ٹھہر جائیں تو مضائقہ نہیں، اپنی قیام گاہ پر آجائیں کوئی چیز رکھنی ہو یا لینی ہو لے لیں۔

☆ طوافِ زیارت کے لئے خواہ اِحرام کی حالت میں آئیں اور خواہ قربانی اور سر کے بال کتروا کر آئیں دونوں طرح اختیار ہے اگر اِحرام کی حالت میں طوافِ زیارت کریں تو خواتین طواف میں رَمَل اور اِضطِباع نہیں کریں گی، یہ

مرد حضرات کے ساتھ خاص ہیں۔

خواتین کے خاص مسائل

☆ جن خواتین کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہوں تو وہ طوافِ زیارت اس حالت میں نہ کریں، بلکہ پاک ہونے کا انتظار کریں، اگر چہ ۱۲/ذی الحجہ سے بھی اوپر ایام نکل جائیں تب بھی کوئی حرج نہیں، معذوری ہے، پاک ہوکر غسل کر کے طواف اور سعی کریں اور بعد میں طوافِ زیارت کرنے سے طوافِ زیارت ادا ہوجائے گا اور کچھ واجب نہ ہوگا۔

لیکن جب تک خواتین حیض ونفاس سے پاک نہ ہوں طوافِ زیارت نہیں کرسکتیں، اور طوافِ زیارت کے بغیر وطن واپس نہیں آسکتیں اگر واپس آگئیں تب بھی عمر بھر یہ فرض لازم رہے گا، اور پھر دوبارہ حاضر ہوکر طوافِ زیارت کرنا ہوگا، اس لئے حیض ونفاس سے پاک ہونے کا انتظار لازمی ہے۔

☆ یاد رہے کہ طوافِ زیارت حج کا رکن اور فرض ہے، یہ کسی حال میں نہ فوت ہوتا ہے اور نہ اس کا بدل دیکر ادا ہوسکتا ہے بلکہ آخر عمر تک اس کی ادائیگی فرض رہے گی اور جب تک اس کی ادائیگی نہ ہوگی خاوند سے صحبت اور بوس وکنار حرام رہے گا۔ (غنیۃ)

☆ اگر کوئی خاتون ۱۲/ذی الحجہ کو حیض سے ایسے وقت پاک ہوئی کہ غروبِ آفتاب میں اتنی دیر ہے کہ غسل کر کے مسجدِ حرام میں جا کر پورا طوافِ زیارت یا صرف چار چکر کرسکتی ہے تو فوراً ایسا کرلے اگر اس نے ایسا نہ کیا تو دم واجب

ہوگا، اور اگر اتنا وقت نہ ہو تو کچھ واجب نہیں ہوگا۔ البتہ اس کے بعد پہلی فرصت میں طواف کر لے۔ (معلم الحجاج بتصرف)

☆ اگر کوئی خاتون اپنی عادت یا آثار و علامات سے جانتی ہے کہ عنقریب حیض شروع ہونے والا ہے اور حیض آنے میں ابھی اتنا وقت ہے کہ پورا طوافِ زیارت یا اس کے چار پھیرے کر سکتی ہے تو فوراً کر لے، اگر ایسا نہ کیا اور حیض آ گیا اور ایامِ نحر گزرنے کے بعد پاک ہوئی تو دم واجب ہوگا، اور اگر اتنا وقت نہ ہو کہ چار پھیرے کر سکے تو دم واجب نہ ہوگا۔ (معلم الحجاج بتصرف)

حج کی سَعی

اگر خواتین حج کی سعی پہلے کر چکی ہوں تو اب نہ کریں ورنہ طواف زیارت سے فارغ ہو کر حج کی سعی کریں اور سعی میں دو سبز ستونوں کے درمیان خواتین نہ دوڑیں بلکہ اپنی عادت کے مطابق چلتی رہیں اور حج کی سعی کا وہی طریقہ ہے جو عمرہ کے بیان میں لکھا گیا ہے، وہاں دیکھ لیں۔

۱۱/ذی الحجہ...... حج کا چوتھا دن

گیارہ تاریخ کو زوالِ آفتاب کے بعد تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں مارنی ہیں اور ہر کنکری مارتے وقت یہ پڑھیں گے۔

بِسْمِ اللّٰہِ ، اَللّٰہُ اَکْبَرُ رَغْمًا لِلشَّیْطَانِ وَرِضًی لِلرَّحْمٰنِ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْهُ حَجًّا مَبْرُوْرًا وَسَعْیًا مَشْکُوْرًا وَذَنْبًا مَغْفُوْرًا.

''یہ کنکریاں شیطان کو ذلیل کرنے اور خدائے رحمٰن کو راضی
کرنے کے لئے مارتا ہوں، اے اللہ! میرے حج کو قبول فرما اور
میری کوشش کو مقبول بنا اور گناہوں کو معاف فرما۔'' (حیات)

☆ آج کی کنکریاں مارنے کا طریقہ یہ ہے کہ پہلے جمرہ اولیٰ پر سات کنکریاں اوپر والے کلمات پڑھ کر ماریں، اس کے بعد ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رُخ ہوکر اور ہاتھ اٹھا کر اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، سُبْحَانَ اللّٰهِ، اَللّٰهُ اَكْبَر اور درود شریف پڑھیں اور پھر اپنے لئے ،عزیز و اقارب اور سب مسلمانوں کے لئے خوب دعا کریں، اس کے بعد جمرۂ وسطیٰ پر سات کنکریاں بالکل اسی طرح ماریں جیسے جمرۂ اولیٰ پر ماری تھیں اور اسی طرح قبلہ رخ ہوکر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا اور ذکر وتسبیح کے بعد خوب دعا کریں۔

اس کے بعد جمرۂ عقبہ پر طریقۂ بالا کے مطابق سات کنکریاں ماریں لیکن اُس کی رمی کے بعد ٹھہر کر دعاء وغیرہ کچھ نہ کریں، اپنی قیام گاہ پر واپس آجائیں۔ آج صرف یہی کام تھا جو پورا ہوگیا۔ باقی اوقات تلاوت، ذکر اللہ اور دعا میں مشغول رکھیں۔ غفلتوں، گناہوں اور فضول کاموں اور باتوں میں ضائع نہ کریں، لڑائی، جھگڑا اور غیبت وغیرہ سے خاص طور پر بچیں۔

رَمی کے اوقات

آج کی رمی کا مستحب وقت زوال کے بعد سے غروبِ آفتاب تک ہے۔
اور غروبِ آفتاب کے بعد سے بارہویں تاریخ کی صبح طلوع ہونے تک

مکروہ وقت ہے۔ (حیات)

اول وقت میں کنکری مارنے والوں کا بہت ہجوم ہوتا ہے، اور بعض اوقات اس وقت رمی کرنے میں جان کا خطرہ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے غروب سے پہلے ہجوم کے چھٹنے کا انتظار کرلیں۔ اگر اس وقت ہجوم ہو اور کنکری صحیح مارنا مشکل ہو تو مغرب کے بعد یا عشاء کے بعد یا رات کے کسی بھی حصہ میں کنکری مارلیں، عذر کی وجہ سے خواتین کے حق میں کوئی کراہت نہ ہوگی بلکہ رات میں رمی کرنا ان کے حق میں افضل ہے۔ (غنیۃ)

مسئلہ:۔ واضح رہے کہ زوال سے پہلے رمی جائز نہیں، کیونکہ زوال سے پہلے رمی کا وقت شروع نہیں ہوتا، اگر کسی نے غلطی سے اس وقت رَمی کرلی تو وہ معتبر نہ ہوگی اور وقت شروع ہونے پر دوبارہ رمی کرنی ہوگی ورنہ دم واجب ہوگا اور قضا کے وقت میں رمی کی قضا بھی واجب ہوگی، اور وقتِ قضا ۱۳/ ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے۔ (معلم بتصرف)

لیکن قضا کرنے سے دم ساقط نہ ہوگا وہ بہرحال ادا کرنا ہوگا۔ (غنیۃ)

۱۲/ ذی الحجہ...... حج کا پانچواں دن

☆ آج کا خاص کام تینوں جمرات پر سات سات کنکریاں بالکل اُسی طرح اور اُنہی اوقات میں مارنی ہیں جس طرح ۱۱/ ذی الحجہ کو آپ نے ماری ہیں، صرف تاریخ کا فرق ہے اور کچھ نہیں ہے۔

☆ آج کی رمی کرنے کے بعد آپ کو اختیار ہے کہ منٰی میں مزید قیام کریں

یا مکہ مکرمہ آجائیں، اگر مکہ مکرمہ آنے کا ارادہ ہوتو غروب آفتاب سے پہلے پہلے حدودِ منٰی سے نکل جائیں۔ اگر بارہویں تاریخ کا آفتاب منٰی میں غروب ہوگیا تو اب منٰی سے نکلنا مکروہ ہے ایسی صورت میں آپ کو چاہئے کہ آج کی رات منٰی میں قیام کریں اور تیرہ تاریخ کی رمی کر کے مکہ معظمہ جائیں۔

واضح ہو کہ بارہ تاریخ کو منٰی میں آفتاب غروب ہونے کے بعد مکہ مکرمہ جانا کراہت کے ساتھ جائز ہے، لیکن اگر کوئی چلا گیا تو کوئی دم وغیرہ واجب نہ ہوگا، البتہ اگر منٰی میں تیرہویں تاریخ کی صبح ہوگئی تو اب اس دن کی رمی بھی واجب ہوگئی، اب بغیر رَمی کئے جانا جائز نہیں۔ اگر ایسی صورت میں بغیر رمی کئے کوئی خاتون گئی تو اس پر دم واجب ہوجائے گا۔

۱۳/ذی الحجہ کی رمی کا بالکل وہی طریقہ ہے جو گیارہ اور بارہ تاریخ کا اوپر لکھا گیا ہے اور اس کے بھی وہی اوقات ہیں۔ البتہ اس تاریخ کی رمی صبح صادق سے لے کر زوال سے پہلے کرنا بھی کراہت کے ساتھ جائز ہے۔ (معلم الحجاج)

حج پورا ہوا

الحمدللہ آپ کا حج پورا ہوگیا، منٰی سے واپسی کے بعد جتنے دن مکہ معظمہ میں قیام ہو اس کو غنیمت سمجھنا چاہئے اور جتنا ہو سکے طواف، عمرے، نماز، روزے، صدقہ وخیرات اور ذکر وتلاوت اور دیگر نیک کام کر لینے چاہئیں، پھر معلوم نہیں یہ وقت ملے یا نہ ملے، موت کا وقت ہم کو معلوم نہیں۔

ایک دن مرنا ہے آخر موت ہے

کرلے جو کرنا ہے آخر موت ہے

☆ بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ حرم کی ہر نیکی ایک لاکھ کے برابر ہے، لہٰذا جو نیکی ہو جائے غنیمت ہے، ایک قرآن کریم ختم کریں تو ایک لاکھ قرآن کریم ختم کرنے کا ثواب ملے، ایک ریال خیرات کریں تو ایک لاکھ ریال خیرات کرنے کا ثواب ملے، ایک مرتبہ کلمۂ طیبہ پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ کا ثواب ملے، اس میں ستر ہزار کلمہ کسی کو بخش دیں تو امید ہے کہ اس کو دوزخ سے نجات مل جائے۔

☆ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهُ، درود شریف، سُبْحَانَ اللّٰهِ ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ، اَللّٰهُ اَكْبَرُ، لَآاِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمُ ایک بار پڑھیں تو ایک لاکھ مرتبہ پڑھنے کا ثواب ملے۔

☆ دو رکعت نفل پڑھیں تو دو لاکھ رکعت کا ثواب ملے، اس لئے اشراق، چاشت، سُنن زوال، اوّابین، قیام اللیل، تہجد، تحیۃ الوضو، تحیۃ المسجد اور عام نوافل کا اہتمام کریں اور ایک لاکھ گنا ثواب حاصل کریں۔

☆ ایک مرتبہ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے سے ایک لاکھ صلوٰۃ التسبیح پڑھنے کا ثواب لیں۔

☆ ایک روزہ رکھنے سے ایک لاکھ روزوں کا ثواب حاصل کریں۔

☆ ایک محتاج کو کھانا کھلائیں تو جیسے ایک لاکھ محتاجوں کو کھانا کھلایا۔

☆ ایک مرتبہ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد پڑھنے سے ایک لاکھ کا ثواب ملے۔

☆ ایک مرتبہ عمرہ یا طواف کرنے سے ایک لاکھ عمرہ یا طواف کرنے کا ثواب ملے۔

لہٰذا خوب نیک کام کریں اور انتہائی اہتمام سے گناہوں سے بچیں اور آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اور حضور ﷺ کی تابعداری اور آپ کی سنتوں پر عمل کرنے میں گزارنے کا عہد کریں، اور خوب گڑگڑا کر دعاء کریں، وہی توفیق دینے والے ہیں۔ نیز اپنے والدین، شوہر، پیرومرشد اور عزیز واقارب کی طرف سے بھی نیک کام، طواف اور عمرے حسبِ استطاعت کریں، پھر معلوم نہیں یہ موقعہ نصیب ہو یا نہ ہو۔

حج سے واپسی اور طوافِ وَداع

حج کے بعد جب مکہ مکرمہ سے وطن واپس ہونے کا ارادہ ہو تو پھر طوافِ وداع واجب ہے، اس طواف کا طریقہ بالکل وہی ہے جو عمرہ کے طواف میں لکھا گیا ہے، اس کے مطابق طواف کریں۔ یہ حج کا آخری واجب ہے، اور حج کی تین قسموں میں سے ہر قسم کا حج کرنے والوں پر واجب ہے، البتہ جو خواتین مکہ مکرمہ اور حدودِ میقات کے اندر رہنے والی ہوں ان پر یہ طواف واجب نہیں ہے، طواف سے فارغ ہو کر ملتزم پر خوب دعائیں کریں، آبِ زم زم پئیں اور حسرت وافسوس کرتی ہوئی الٹے پاؤں واپس ہوں۔ (معلم بتصرف)

حَرم سے باہر آکر خوب دعائیں کریں اور یہ دعا بھی کرلیں:

"یا اللہ العالمین! اس مقام پر آنحضرت ﷺ اور صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اور آپ کے نیک بندوں نے جو جو دعائیں مانگی ہیں اور وہ قبول کرلیں گئی ہیں مجھ کو ان دعاؤں میں شامل فرمالیجئے،

میری اولاد، والدین اور تمام مسلمانوں کے حق میں قبول کر لیجئے،
اور جن جن لوگوں نے مجھے دعاؤں کے لئے کہا تھا ان کی سب
نیک مرادیں بھی پوری فرما دیجئے اور حج وعمرہ کی سعادت، صحت
وعافیت کے ساتھ بار بار عنایت کیجئے۔ اور میری اس حاضری کو
آخری حاضری نہ بنائیے۔" آمین

خواتین کے خاص مسائل

☆ جو خاتون حج کے سب ارکان وواجبات ادا کر چکی ہو، صرف طوافِ وداع باقی ہو اور محرم اور دیگر رفقاء روانہ ہونے لگیں، اس وقت اگر حیض ونفاس شروع ہو جائے تو طوافِ وداع ان کے ذمہ واجب نہیں رہتا، ساقط ہو جاتا ہے، اس کو چاہئے کہ مسجد میں داخل نہ ہو بلکہ حرم شریف کے دروازہ کے پاس کھڑی ہو کر دعاء مانگ کر رخصت ہو جائے، خاتون کے محرم اور دیگر رفقاء سفر پر لازم نہیں ہے کہ وہ اس کے پاک ہونے تک ٹھہریں، اپنی صوابدید کے مطابق جب چاہیں روانہ ہو جائیں اور یہ خاتون بھی ان کے ساتھ چلی جائے۔ (حیات بتصرف)

اور اس مجبوری سے طوافِ وداع چھوڑنے سے خاتون پر کچھ واجب نہ ہوگا۔

☆ جس خاتون کو طوافِ وَداع کے وقت حیض ونفاس جاری ہو اور وہ طوافِ وَداع چھوڑ کر مکہ مکرمہ سے روانہ ہو، لیکن مکہ مکرمہ کی آبادی سے باہر نکلنے سے پہلے پہلے وہ پاک ہو جائے تو اس کو لوٹ کر طوافِ وَداع کرنا واجب ہے۔ اور اگر آبادی سے نکلنے کے بعد پاک ہوئی تو لوٹ کر طوافِ وداع کرنا واجب

نہیں، لیکن اگر میقات سے گزرنے سے پہلے واپس مکہ مکرمہ لوٹ آئے گی تو پھر طواف وداع کرنا واجب ہوگا۔ (معلم بتصرف)

واضح ہو کہ طوافِ وداع کے لئے نیت ضروری نہیں، ہاں مستقل نیت سے طواف وداع کرنا افضل ہے، اس لئے اگر واپسی سے پہلے یا حیض یا نفاس شروع ہونے سے پہلے کوئی نفل طواف کرلیا تو وہ بھی طوافِ وداع کے قائم مقام ہوجائے گا۔ (معلم بتصرف)

مدینہ منوّرہ

آقا ﷺ کی خدمت میں حاضری

درود وسلام اور دستور العمل

عظیم سعادت

حج کے بعد سب سے افضل اور سب سے بڑی سعادت سید الانبیاء رحمۃ للعالمین ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت ہے، رسول اللہ ﷺ کی محبت وعظمت وہ چیز ہے جس کے بغیر ایمان درست نہیں رہ سکتا، لہٰذا دیارِ مقدس میں پہنچنے کے بعد اب روضۂ اقدس کے سامنے خود حاضر ہو کر درود وسلام پیش کرنے کی سعادت اور اس پر ملنے والے بے شمار ثمرات وبرکات حاصل کرلیں جو دور سے درود وسلام پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتے۔

جن خواتین پر حج فرض ہو ان کے لئے بعد میں جانا بہتر ہے اور جن پر حج فرض نہ ہو انہیں اختیار ہے کہ خواہ پہلے مدینہ منورہ حاضر ہوں اور بعد میں حج کریں یا حج پہلے کرلیں اور مدینہ منورہ بعد میں حاضر ہوں۔　　(زبدہ بتصرف)

(۱) جب مدینہ منورہ کا سفر شروع کریں تو حضورِ اقدس ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ کی زیارت کی نیت کریں اور نیت یوں کریں:

"اے اللہ! میں سرکارِ دوعالم ﷺ کے مزارِ مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منورہ کا سفر کرتی ہوں، اے اللہ! اسے قبول فرمالیجئے۔"

(عمدۃ المناسک بتصرف کثیر)

(۲) مدینہ منورہ جاتے وقت احرام کی ضرورت نہیں ہے، البتہ واپسی پر اگر مکہ مکرمہ آنا ہو تو اِحرام باندھنا ہوگا اس لئے احرام کے لوازمات ساتھ رکھیں۔

(۳) سفرِ مدینہ میں سنتوں پر عمل کرنے کا بہت ہی خیال رکھیں، اس کے لئے ''علیکم بسُنَّتِی'' بطورِ خاص مطالعہ میں رکھیں۔

(۴) اس سفر میں ذوق وشوق اور پورے دھیان وتوجہ سے زیادہ سے زیادہ درود پاک پڑھیں، نماز والا درود شریف سب سے افضل ہے۔

(۵) جب مدینہ منورہ کی آبادی اور مکانات نظر آئیں تو اپنے شوقِ دید کو اور زیادہ کریں اور خوب دورد وسلام پڑھتی ہوئی مدینہ منورہ میں داخل ہوں۔

مسجدِ نبوی میں حاضری

(۱) مُعلم کے یہاں سامان رکھ کر غسل کرلیں تو بہتر ہے، ورنہ وضو کرلیں، اچھا لباس پہنیں اور ایسی خوشبو لگائیں جس کی مہک دوسروں تک نہ پہنچے اور مسجدِ نبوی کی طرف ادب واحترام کے ساتھ چلیں، نفلی صدقہ کریں۔

(۲) بابِ جبرئیل معلوم ہو تو پہلی مرتبہ اس سے داخل ہونا افضل ہے یا باب السلام سے، ورنہ جس دروازہ سے داخل ہوں درست ہے۔ داخل ہوتے وقت یہ کہیں:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذَنْبِیْ

اَلسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ.

اور دایاں قدم مسجد کے اندر رکھیں اور نفلی اعتکاف کی نیت کرنے کو

غنیمت سمجھیں۔ (غنیۃ)

(۳) سیدھی ریاض الجنۃ آجائیں اگر بآسانی آسکیں ورنہ جہاں جگہ مل جائے اور مکروہ وقت بھی نہ ہوتو وہاں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھیں۔

(۴) پھر محراب النبی ﷺ کے پاس آئیں، اگر آسانی سے آسکیں، یہاں حضور اقدس ﷺ کا منبر مبارک تھا، اس جگہ شکرانہ کی دو نفلیں پڑھیں اور نفل پڑھ کر اللہ تعالیٰ کا دل سے شکر ادا کریں کہ اس نے اپنے فضل وکرم سے یہاں تک پہنچا دیا اور دعا کریں کہ میں اب سلام عرض کرنے جارہی ہوں، میرا سلام قبول ہوجائے۔

روضۂ اقدس ﷺ پر سلام

اب بڑے ادب واحترام کے ساتھ اور اپنی نالائقی اور روسیاہی کے استحضار کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں جب آپ جالیوں کے سامنے جہاں جہاں جالیوں میں چاندی کی تختی لگی ہوئی ہے پہنچ جائیں تو اس جگہ بالکل سامنے ان جالیوں میں تین گول سوراخ نظر آئیں گے پہلے سوراخ پر آنے کا مطلب یہ ہے کہ اس جگہ سے رسول کریم ﷺ کا چہرۂ انور سامنے ہے۔

(حیات)

☆ لہٰذا جالیوں سے اندازاً تین چار ہاتھ کے فاصلہ پر ادب سے کھڑی ہوجائیں، ہاتھ سیدھے، نظریں نیچی کرلیں اور دھیان نبی کریم ﷺ کی طرف لگائیں اور درمیانی آواز سے جو نہ زیادہ بلند ہو اور نہ بالکل آہستہ ادب کے ساتھ

رسولِ کریم ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کریں اور یوں کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ.

اور یوں سمجھیں کہ میرا سلام رسول اللہ ﷺ نے سن لیا ہے اور آپ سلام کا جواب دیتے ہیں لہٰذا میرے سلام کا جواب بھی آپ نے ارشاد فرمایا ہے۔

(۳) آج کل چونکہ خواتین کو سامنے کی جالیوں کی طرف آنے کی اجازت نہیں ہے اس لئے قدمین شریفین کی طرف سے یا کسی اور طرف سے ہی سلام عرض کردیں، پورے ادب واحترام اور دھیان کے ساتھ جس قدر ہو سکے درود وسلام پڑھیں جونسا درود شریف چاہیں آپ پڑھ سکتی ہیں مگر ہمارے اسلاف نے روضۂ اقدس پر اس طرح درود وسلام پڑھنے کو لکھا ہے:

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ

اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ

آپ بار بار یہی الفاظ دہرا سکتی ہیں تاہم یہ الفاظ دل سے ادا کریں اور پوری طرح دھیان حضور اقدس ﷺ کی طرف رہے اور نماز میں جو درود شریف پڑھا جاتا ہے وہ بھی پڑھ سکتی ہیں۔

(۴) اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے، اس کے سامنے کھڑی ہو کر حضرت ابوبکر ؓ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُهٗ يَاسَيِّدَنَا اَبَابَکْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْکَ وَعَنَّا.

(۵) اس کے بعد پھر ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑی ہو کر حضرت عمر فاروق ﷛ کو سلام عرض کریں۔

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ يَاأَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ
عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْكَ وَعَنَّا.

(۶) اس کے بعد پھر اُلٹے ہاتھ کی طرف اسی پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں جس میں رسولِ خدا ﷺ ہیں اور نمبر ۳ میں لکھے ہوئے درود وسلام یا نماز والا درود شریف ذوق وشوق سے پڑھیں اور جن لوگوں نے آپ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں سلام عرض کرنے کو کہا ہے ان کا سلام اپنی زبان میں اس طرح پہنچا دیں مثلاً:

''یا رسول اللہ عبدالحکیم اور عبد الرؤف نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے آپ ان کا سلام قبول فرمالیں اور وہ آپ سے شفاعت کے امیدوار ہیں۔''

اگر نام یاد نہ آئے تو اس طرح عرض کریں:

''یا رسول اللہ ﷺ بہت سے لوگوں نے آپ کی خدمت میں سلام عرض کیا ہے، ان سب کا سلام قبول فرمالیجئے۔''

(۷) پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلی جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس ﷺ کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر اپنے اور والدین، اہل وعیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے لئے دعا کریں، بس اسی کو سلام کہتے ہیں۔ جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح

عرض کیا کریں۔

(۸) جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے کثرت سے روضۂ اقدس کے سامنے حاضر ہوکر سلام عرض کیا کریں خصوصًا پانچوں نمازوں کے بعد اگر کسی وقت سامنے حاضری کا موقعہ نہ ہوتو پھر آپ مسجدِ نبوی ﷺ میں کسی بھی جگہ سے سلام عرض کرسکتی ہیں، اگر چہ اس کی وہ فضیلت نہیں جو سامنے حاضر ہوکر عرض کرنے میں ہے۔ (احکام حج)

مسجد نبوی ﷺ سے باہر بھی جب کبھی روضہ ٔاقدس ﷺ کے سامنے سے گزریں تو تھوڑی دیر ٹھہر کر مختصر سلام عرض کرکے آگے بڑھیں۔ (احکام حج)

(۹) اگر حکومت کی طرف سے ممانعت نہ ہوتو رات کے وقت سلام عرض کیا کریں، لیکن اگر حکومت کی طرف سے کوئی خاص وقت مقرر ہوتو اسی وقت سلام عرض کرنے جایا کریں۔

خواتین کے خاص مسائل

☆ اگر کسی خاتون کو ماہواری آرہی ہو یا وہ نفاس کی حالت میں ہوتو گھر پر قیام کرے سلام عرض کرنے کے لئے مسجد نبوی میں نہ آئے، البتہ مسجد کے باہر باب السلام کے پاس یا کسی اور دروازہ کے پاس کھڑی ہوکر سلام عرض کرنا چاہے تو کرسکتی ہے اور جب پاک ہوجائے تو روضہ ٔمبارک پر سلام عرض کرنے چلی جائے۔

☆ مدینہ منورہ میں بھی خواتین کو گھر ہی میں نماز پڑھنا افضل ہے کیونکہ انہیں

گھر میں نماز ادا کرنے سے مسجدِ نبوی ﷺ کی جماعت کا ثواب مل جاتا ہے۔
(مأخذہ بدائع الصنائع: ص ۱۱۳)

لیکن اگر خواتین مسجد نبوی میں سلام عرض کرنے آئیں اور نماز کا وقت آنے پر مسجدِ نبوی ﷺ کی جماعت میں شامل ہوکر نماز ادا کرلیں تو ان کی نماز ہوجائے گی۔

چالیس نمازیں

مسجدِ نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں ادا کرنا فرض یا واجب نہیں ہے اور یہ نمازیں ادا کرنا حج کا کوئی حصہ نہیں، اگر کوئی شخص یہ چالیس نمازیں مسجدِ نبوی ﷺ میں ادا نہ کرسکے تو اس پر کوئی گناہ نہیں اور اس کے حج وعمرہ میں کوئی کمی نہیں، پھر خواتین کے لئے مدینہ منورہ میں بھی گھر میں نمازیں پڑھنا افضل ہے جس کا حاصل یہ ہے کہ انہیں گھر میں چالیس نمازیں پڑھنے کا ثواب بھی مل جائیگا۔ اس لئے خواتین مسجدِ نبوی ﷺ میں چالیس نمازیں ادا کرنے کی فکر نہ کریں، اپنے گھروں میں نمازیں ادا کریں، ہاں کبھی نماز کے وقت مسجد میں ہوں اور مسجد کی جماعت میں شامل ہوجائیں تو ان کی نماز ہوجائے گی۔

اور اگر ماہواری کے عذر کی بناء پر خواتین چالیس نمازیں گھر میں بھی پوری نہ کرسکیں تو بھی کچھ مضائقہ نہیں بلکہ اس قدرتی اور غیر اختیاری معذوری سے قوی امید ہے کہ اللہ تعالیٰ خواتین کو محروم نہیں فرمائیں گے۔ خواتین ہر نماز کے وقت وضو کرکے گھر ہی پر مصلے پر بیٹھ کر تھوڑا بہت ذکر کرلیا کریں، یہی انشاء اللہ تعالیٰ

کافی ہے اور ضروری یہ بھی نہیں۔

مسجدِ قباء میں دو رکعت سے عمرہ کا اجر وثواب

مسجدِ قباء وہ مسجد ہے جو آغازِ اسلام میں سب سے پہلے بنائی گئی، مسجد الحرام، مسجدِ نبوی، اور مسجدِ اقصیٰ کے علاوہ دیگر تمام مساجد سے افضل ہے، اس میں از روئے حدیث دو رکعت پڑھنے سے عمرہ کا اجر وثواب ملتا ہے۔

مختصر دستور العمل

جب تک مدینہ منورہ میں قیام رہے اس کو بہت ہی غنیمت جانیں اور جہاں تک ہو سکے اپنے اوقات کو ذکر وعبادت میں لگانے کی کوشش کریں، اس سلسلہ میں ان امور کا اہتمام بہت مفید ہے۔

(۱) روضۂ اقدس ﷺ پر حاضر ہو کر کثرت سے سلام پڑھنا۔

(۲) کثرت سے درود شریف پڑھتی رہنا اور ذکر وتلاوت اور دیگر تسبیحات کا اہتمام رکھنا۔

(۳) رِیاض الجنۃ میں جتنا موقعہ مل سکے نوافل اور دعائیں کرتی رہنا اور خاص خاص ستونوں کے پاس نفل نماز اور دعا کی کثرت کرنا۔

(۴) اشراق، چاشت، اوّابین، تہجد اور صلوٰۃ التسبیح پڑھنا۔

(۵) کبھی کبھی حسبِ سہولت مدینہ منورہ کی زیارات پر ہو آیا کریں۔ اور مکمل پردہ کے ساتھ جنت البقیع جا سکتی ہیں اور وہاں ایصالِ ثواب اور دعائے مغفرت کرنا اور ان کے وسیلے سے اپنے لئے دعا مانگنا۔

(۶) ہفتہ کے دن موقعہ ملے تو بہتر ہے ورنہ جب آسانی ہو قبا جا کر مسجدِ قبا

میں دو رکعت نفل پڑھ کر آ جانا، اس سے ایک عمرہ کا ثواب ملتا ہے۔

اہل مدینہ اور مدینہ منورہ کی چیزوں کی برائی نہ کرنا، خرید وفروخت میں بھی مدینہ والوں کی امداد کی نیت رکھنا، تا کہ ثواب ملے۔

(۷) مدینہ منورہ میں تمام گناہوں سے بے حد بچیں، خصوصًا فضول باتیں، غیبت کرنے، چغلی کرنے اور لڑائی جھگڑا کرنے سے خاص طور پر بچیں۔

مدینہ منورہ سے واپسی

جب مدینہ منورہ سے واپسی کا ارادہ ہو اور مکروہ وقت بھی نہ ہو اور عورتوں والی خاص مجبوری بھی نہ ہو تو مسجدِ نبوی ﷺ میں دو رکعت نفل پڑھیں اور پھر روضۂ اقدس ﷺ کے سامنے الوداعی سلام عرض کرنے جائیں، اس سلام کا بھی وہی طریقہ ہے جو پہلے لکھا گیا ہے اور سلام عرض کرتے وقت رونا آئے تو رو پڑیں اور اس جدائی پر آنسو بہائیں کہ خدا جانے پھر کب اس مقدس در کی حاضری نصیب ہوگی اور پھر دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ہمارے سفر کو بے حد آسان فرمائے اور عافیت وسلامتی کے ساتھ اپنے اہل وعیال میں پہنچا کر دوبارہ حاضری نصیب فرمائے اور اس حاضری کو میری آخری حاضری نہ بنائے۔ آمین

مدینہ طیبہ سے مکہ مکرمہ یا جدہ آنا

بعض خواتین مدینہ منورہ حج سے پہلے جاتی ہیں اور بعض حج کے بعد، اور واپسی پر سیدھی جدہ جاتی ہیں اور بعض مکہ مکرمہ، جس کی وجہ سے مدینہ منورہ سے اِحرام باندھنے کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں، سہولت کے لئے ان کا خلاصہ یہاں لکھا جاتا ہے:

☆ بعض خواتین مدینہ منورہ سے واپسی پر مکہ مکرمہ جانے کا ارادہ نہیں

رکھتیں بلکہ سیدھی جدہ سے اپنے وطن کا ارادہ ہوتا ہے، انہیں مدینہ منورہ سے کسی اِحرام کی ضرورت نہیں۔

☆ جو خواتین حج کے مہینوں میں پہلے مکہ مکرمہ آئیں اور عمرہ ادا کیا پھر حج سے پہلے مدینہ طیبہ آئیں اور انہیں واپس مکہ مکرمہ حج کے لئے جانا ہے، انہیں چاہئے کہ اگر حج کا زمانہ دور ہے، مثلاً دس پندرہ دن باقی ہیں تو وہ مدینہ منورہ سے عمرہ کا اِحرام باندھ کر آئیں اور عمرہ ادا کر کے اِحرام کھولیں، اگر حج کا زمانہ بالکل نزدیک ہے مثلاً حج میں چند دن باقی ہیں تو انہیں مدینہ منورہ سے حج کا اِحرام باندھ کر آنا چاہئے، ہر دو صورت میں ان کا یہ حج تمتع ہوگا۔ (عمدۃ المناسک)

☆ جو خواتین حج سے پہلے مثلاً پاکستان سے جدہ اور جدہ سے سیدھی مدینہ منورہ چلی گئیں، مکہ مکرمہ بالکل نہیں گئیں اور اب مدینہ منورہ سے برائے حج آرہی ہیں تو انہیں مدینہ منورہ سے واپسی پر حج کی تینوں قسموں میں سے ہر قسم کا اِحرام باندھنے کا اختیار ہے۔

☆ جو خواتین حج کے بعد مدینہ منورہ گئیں اور پھر مدینہ منورہ سے واپس مکہ مکرمہ آنا چاہیں تو انہیں کم از کم عمرہ کا اِحرام باندھ کر آنا ضروری ہے، بغیر اِحرام مکہ مکرمہ آنا جائز نہیں۔

ضروری مسئلہ

اگر کسی عورت کے گھر والے مدینہ طیبہ سے واپسی پر جدہ جانے سے پہلے چند گھنٹوں کے لئے عمرہ کے ارادہ سے مکہ مکرمہ آنا چاہیں اور عورت حائضہ ہو تو

عورت کو بھی مکہ مکرمہ آنے کے لئے حج یا عمرہ کا احرام باندھنا لازم ہوگا اور حیض سے پاک ہوکر اس کو ادا کرنا ہوگا اور بغیر احرام باندھے مکہ مکرمہ جانا جائز نہ ہوگا۔ ورنہ دَم واجب ہوگا۔ اس لئے مکہ مکرمہ آنے کا فیصلہ سوچ سمجھ کر کیا جائے۔

وطن واپس آنا

جب اپنا وطن یا شہر قریب آجائے تو یہ دعا پڑھیں:

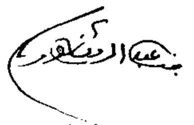
آئِبُوْنَ تَائِبُوْنَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ.

گھر والوں کو پہلے ہی اپنے آنے کی اطلاع کردیں تاکہ اچانک گھر نہ پہنچیں، جب اپنے گھر میں داخل ہوں تو یہ دعا پڑھیں:

تَوْبًا تَوْبًا لِرَبِّنَا اَوْبًا لَايُغَادِرُ عَلَيْنَا حَوْبًا.

اور تہِ دل سے اس سفر کے بعافیت پورا ہونے پر شکرادا کردیں اور باقی زندگی کو ربِ کعبہ کی مرضیات کے مطابق گزارنے کی کوشش کریں، لوگوں کے سامنے اس سفر کی خوبیاں اور راحتیں بیا کرسکتے ہیں، اس سفر کی تکلیفیں اور دشواریاں بیان کرنے سے پرہیز کریں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ.



بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۴۱۲/۲/۱۶ھ

طواف اور سعی کے لئے خاص دُعائیں

پہلے چکر میں	یا اللہ	مجھے عبدیتِ کاملہ عطا فرما
دوسرے چکر میں	یا اللہ	مجھے اپنی رضا اور بخشش عطا فرما
تیسرے چکر میں	یا اللہ	مجھے اپنی برکت و رحمت عطا فرما
چوتھے چکر میں	یا اللہ	مجھے صحت و عافیت عطا فرما
پانچویں چکر میں	یا اللہ	مجھے عفّت اور تقویٰ عطا فرما
چھٹے چکر میں	یا اللہ	مجھے اپنا فضلِ عظیم اور اجرِ عظیم عطا فرما
ساتویں چکر میں	یا اللہ	مجھے جنت الفردوس عطا فرما
		اور دوزخ سے نجات دینا۔ آمین

مُلتزم اور مقامِ ابراہیم کے لئے دعا

یا اللہ! میرے قلب میں اپنی محبت بھرنا اور مجھے مکمل اتباعِ سنت کی توفیق عطا فرمانا اور میرا خاتمہ کامل اور خالص ایمان پر فرمانا۔ آمین

سَفرِ حج کا ضروری سامان

(۱) ایک عدد بیگ
(۲) چار جوڑے موسم کے مطابق
(۳) تیل، کنگھا، سُرمہ، چاقو،
(۴) قینچی، ناخن کٹر، مسواک
(۵) ازار بند دانی، بالصفا کریم
(۶) دو تولیے ایک بڑا، ایک چھوٹا
(۷) ایک شیشہ، بُرش اور ٹوتھ پیسٹ
(۸) چند ضروری برتن اور چمچے
(۹) دو بڑی چادریں اور پن کا پتہ
(۱۰) اپنے لحاظ سے ضروری ادویہ
(۱۱) اِحرام، نامحرم مردوں سے پردہ کے لئے ایک عدد ہیٹ
(۱۲) چشمہ کارڈ کی فوٹو کاپی
(۱۳) بسکٹ کے پیکٹ
(۱۴) نمکو کی تھیلیاں
(۱۵) چھوٹا قرآن کریم
(۱۶) مناجاتِ مقبول اور درود وسلام کا مجموعہ
(۱۷) حج کی آسان کتابوں کا سیٹ
(۱۸) ''علیم بسنتی'' عمل کے لئے
(۱۹) ہلکی سی تسبیح
(۲۰) شناختی کارڈ کی فوٹو کاپی
(۲۱) سوئی دھاگہ
(۲۲) پانی کی بوتل
(۲۳) بقدرِ ضرورت مرچ مصالحہ
(۲۴) ایک دھوپ کا چشمہ
(۲۵) ہاتھ کا پنکھا
(۲۶) چھتری
(۲۷) پلیٹ، چمچہ، گلاس ایک عدد
(۲۸) لیمو کا چورن یا سفوف
(۲۹) خوشبو، ٹین پیک کٹر

ضروری ہدایات

بار بار کے تجربہ سے چند باتیں مفید معلوم ہوئیں یہاں ان کو بھی درج کیا جاتا ہے:

۱......ٹریولز چیک کے نمبرا لگ کاپی میں لکھ لیں۔

۲......ٹریولز چیک کا تفصیلی سرٹیفکٹ جدا محفوظ رکھیں۔

۳...... پاسپورٹ کا صفحہ نمبر ۱۳، ۱۴ پاسپورٹ سے جدا رکھیں۔ فوٹو کاپی کرالیں تاہم جدا نہ کریں۔

۴......گرمی کی شدت میں بلاضرورت دھوپ میں نہ نکلیں۔

۵...... جب بضرورت نکلیں تو پانی خوب پی کر نکلیں اور چھتری یا تولیہ استعمال کریں۔

۶......خواتین بغیر محرم کے تنہا نہ نکلیں، نیز معلم کا کارڈ ساتھ رکھیں۔

۷......زیادہ نقدی ساتھ نہ رکھیں تاہم کچھ نہ کچھ پاس رکھیں۔

۸......خواتین آنے جانے کے لئے راستہ کے شناخت کی کوئی بڑی علامت ذہن نشین کرلیں۔

۹......حرم میں خواتین وحضرات اپنے بیٹھنے کی ایک جگہ مقرر کرلیں تا کہ سب سے وہاں ملاقات آسان ہو۔

۱۰......کھانا پکانے کے انتظام میں شرکت نہ کریں، اکثر اس میں نزاع ہو جاتا ہے۔

۱۱...... بازار خریداری کے لئے کم سے کم جائیں، حرم کی حاضری اور وہاں کی عبادت کی زیادہ فکر کریں۔

۱۲...... ہر ایک کی خدمت کی نیت کر کے جائیں اور کسی سے بھی اپنی خدمت کرنے یا کام آنے کی ذرہ برابر بھی امید نہ رکھیں، حتی الامکان اولاد اور بیوی سے بھی، اور اپنا کام خود کریں۔ کوئی دوسرا کردے اس کا احسان سمجھیں۔

روزانہ کے معمولات

(۱) ہر وقت چلتے پھرتے اور لیٹے بیٹھے کثرت سے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ پڑھیں اور کبھی کبھی اس کے ساتھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (ﷺ) پڑھنا۔

(۲) ایک تسبیح استغفار کی پڑھنا اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ.

(۳) ایک تسبیح درود شریف کی پڑھنا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ.

(۴) ایک تسبیح سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِیْمِ کی پڑھنا۔

(۵) ایک تسبیح تیسرے کلمہ کی پڑھنا۔

یہ تمام تسبیحات، ہوسکے تو صبح اور شام پڑھیں ورنہ صبح یا شام پڑھیں اور سو سو مرتبہ پڑھنا مشکل ہو تو ۳۳، ۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کریں۔

(۶) روزانہ کلام پاک کی تلاوت ایک پارہ یا آدھا پارہ یا ایک پاؤ کرنا۔

(۷) روزانہ مناجاتِ مقبول کی ایک منزل یا آدھی منزل پڑھنا۔

(۸) کم از کم اشراق و چاشت کی دو دو رکعت اور اوّابین کی چھ رکعت اور قیام اللیل کی چار رکعات پڑھنا اور تہجد کی کم از کم دو رکعت ورنہ چار یا آٹھ رکعات نفل پڑھنا، تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضوء کا بھی اہتمام رکھنا اور روزانہ ایک مرتبہ سورۂ

یٰسین پڑھنا۔

(۹) شریعت وسنت کے تابعدار کسی اللہ والے سے اصلاحی رابطہ رکھنا اور اس کی راہنمائی میں چلنا۔

حج کا طریقہ

قدم بقدم

پڑھتے جائیں، کرتے جائیں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

حج کا طریقہ قدم بقدم

پڑھتے جائیں، کرتے جائیں

اشارات

سُرخ رنگ فرض کی علامت ہے جس کا انجام دینا ضروری ہے ورنہ حج اور عمرہ نہ ہوگا۔

زرد رنگ واجب کی علامت ہے جس کا ادا کرنا لازم ہے۔ ورنہ دَمْ واجب ہوگا۔

سبز رنگ سنّت اور مستحب ہونے کی علامت ہے جسے ادا کرنے کی کوشش کرنا چاہیۓ اگر رہ جائے تو دَمْ وغیرہ واجب نہیں۔

سفید رنگ ایک عام علامت ہے جس میں عمل کا کوئی خاص درجہ بتانا مقصود نہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عمرہ کا طریقہ

پہلے آپ حج اور عمرہ کا طریقہ کسی مستند کتاب میں چند بار پڑھیں اس سے اس کا سمجھنا بہت آسان ہوگا، کچھ معتبر کتابیں یہ ہیں:

احکامِ حج

تالیف مفتیٔ اعظم پاکستان مولانا مفتی محمد شفیع عثمانی صاحب رحمہ اللہ

دارالاشاعت کراچی

حج و عمرہ

تالیف بندہ عبدالرؤف سکھروی

مکتبۃ الاسلام کراچی

خواتین کا حج

تالیف بندہ عبدالرؤف سکھروی

مکتبۃ الاسلام کراچی

حج و عمرہ کا تفصیلی مطالعہ کرنے کے بعد مندرجہ ذیل اشاروں کی مدد سے ان شاء اللہ تعالیٰ آپ سنّت کے مطابق بہت آسانی سے حج اور عمرہ ادا کریں گے۔ اگر کسی جگہ اشارہ سمجھ میں نہ آئے تو اس کی تفصیل مذکورہ کتب میں دیکھیں!

عمرہ کا اِحرام

اِحرام کی تیاری سر کے بال سنواریں، خط بنوائیں، مونچھیں کتریں، زیرِ ناف اور بغل کے بال صاف کریں۔ (غنیۃ)

غسل اِحرام کی نیت سے غسل کریں ورنہ وضو کریں۔ (غنیۃ)

اِحرام کی چادریں اب مرد ایک سفید چادر باندھیں دوسری اوڑھیں (غنیۃ) اور جوتے اتار کر ہوائی چپل پہنیں، خواتین اپنے مخصوص طریقہء اِحرام پر کتاب کے مطابق عمل کریں۔

نفل نماز سر ڈھک کر دو رکعت نفل ادا کریں۔ (حیات)

مشورہ ہوائی جہاز سے جانے کی صورت میں ہوائی جہاز میں اِحرام کی نیت کرنا زیادہ مناسب ہے، لہٰذا نیت وتَلبِیَہ کے سوا باقی کام گھر یا ائیر پورٹ پر کریں اور جب ہوائی جہاز فضا میں بلند ہو جائے اس وقت نیت اور تَلبِیَہ پڑھیں۔

نیّت اب اپنا سر کھولیں اور نیت کریں۔ (غنیۃ)
اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا ارادہ کرتا ہوں آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے۔

تَلبِیَہ نیت کرتے ہی تین بار لَبَّیْک کہیں:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَا شَرِیْکَ
لَکَ لَبَّیْکَ اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَکَ

وَالْمُلْکَ ط لَاشَرِیْکَ لَکَ ٥

دعا اس کے بعد درود شریف پڑھ کر یہ دعا مانگیں:

اے اللہ میں آپ کی رضا اور جنت مانگتا ہوں اور آپ کی ناراضگی اور دوزخ سے پناہ مانگتا ہوں اور اس موقع پر سرکار دوعالم ﷺ نے جو جو دعائیں مانگیں یا بتلائی ہیں وہ بھی مانگتا ہوں وہ سب میری طرف سے قبول کر لیجئے!

اِحْرام کی پابندیاں نیت اور تَلْبِیَہ پڑھتے ہی اِحْرام کی پابندیاں شروع ہو جائیں گی ان کی تفصیل مذکورہ کتب میں دیکھیں اور عمل کریں۔

مکہ معظّمہ کا سفر

سُوئے حَرَم جب حَرَم کی طرف یہ مبارک سفر شروع ہو جائے تو دورانِ سفر بکثرت تَلْبِیَہ پڑھتے رہیں (حیات وغنیۃ)۔

مَکّہ مُعَظّمہ ذوق وشوق سے تَلْبِیَہ پڑھتے ہوئے مَکّہ مُعَظّمہ میں داخل ہوں۔

حرم شریف میں حاضری جب مسجدِ حَرام میں داخل ہوں تو دل سے پورے ادب کے ساتھ پہلے دایاں قدم رکھیں اور یہ دعا کریں:

بِسْمِ اللّٰہِ وَالصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ رَبِّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ.

اعتکاف کی نیت کریں اور بغیر کسی کو تکلیف دیئے آگے بڑھیں (غنیۃ)۔

پہلی نظر جب بیت اللہ پر نظر پڑے تو بیت اللہ سے ہٹ کر ایک طرف کھڑے ہوں اور یہ کام کریں:

(۱) اَللّٰهُ اَكْبَرُ تین مرتبہ کہیں۔

(۲) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تین مرتبہ کہیں۔

(۳) دونوں ہاتھ دعا کے لئے اٹھائیں اور درود شریف پڑھ کر خوب دعا مانگیں، یہ دعا کی قبولیت کا خاص وقت ہے۔

طَوَاف

اضطباع چادر کو داہنی بغل سے نکال کر بائیں کندھے پر ڈالیں اور بایاں کندھا کھلا رہنے دیں۔ اور طَوَاف باوضو ضروری ہے۔

طَوَاف کی نیت اب خانۂ کعبہ کے سامنے جس طرف حَجَرِ اَسْود ہے اس طرح کھڑے ہوں کہ پورا حَجَرِ اَسْود آپ کے داہنی طرف رہ جائے اس مقصد کو حاصل کرنے کے لئے فرش پر بنی ہوئی سیاہ پٹی سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔

چنانچہ پوری پٹی اپنے دائیں جانب کر دیں اور پھر بغیر ہاتھ اٹھائے طَوَاف کی نیت کریں:

اے اللہ میں آپ کی رضا کے لئے عمرہ کا طواف کرتا

ہوں آپ اس کو میرے لئے آسان کر دیجئے اور قبول کر لیجئے! (حیات)۔

استقبال

پھر قبلہ رو ہی دائیں طرف کھسک کر بالکل حَجرِ اَسْوَد کے سامنے آئیں اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک اٹھائیں اور ہتھیلیوں کا رخ حَجرِ اَسْوَد کی طرف کریں اور کہیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور دونوں ہاتھ چھوڑ دیں (حیات)۔

استلام

پھر استلام کریں یا استلام کا اشارہ کریں اور یہ پڑھیں:

بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ

اور دونوں ہتھیلیاں چوم لیں (غنیۃ)۔

طَوَافُ شروع

اِسْتِلام کے بعد دائیں طرف مُڑ کر طَوَافُ شروع کریں۔

ہدایت

حَجرِ اَسْود رُکْنِ یَمَانی اور مُلْتَزم پر اکثر خوشبو لگی ہوتی ہے اس لئے حالتِ اِحرام میں ان کو ہاتھ نہ لگائیں ذرا دور ہی رہیں ورنہ دم وغیرہ کا خطرہ ہے۔

تاکید

حَجرِ اَسْوَد کے اِسْتِلام یا اشارہ کے سوا دورانِ طَوَافُ خانہ کعبہ کی طرف سینہ یا پشت کرنا جائز نہیں ہے، اس کا خصوصی خیال رکھیں۔

رَمَل اور اکڑ کر شانے ہلاتے ہوئے قریب قریب قدم رکھ کر قدرے تیزی سے چلیں اور صرف پہلے تین چکروں میں اس طرح چلیں باقی چکروں میں حسبِ معمول چلیں گے (حیات)۔

رُکنِ یَمَانی چلتے ہوئے جب رُکنِ یَمَانی پر آئیں تو اس پر دونوں ہاتھ یا داہنا ہاتھ لگائیں اور دعا کرتے ہوئے حَجرِ اَسْوَد کے سامنے پہنچ جائیں۔ (حیات)

اِستِلام یا اِشارہ اگر بآسانی ممکن ہو تو حَجرِ اَسْوَد کا اِستِلام کریں ورنہ اشارہ کریں (حیات)۔

طَوَاف ختم سات چکر پورے ہونے پر آٹھویں بار حَجرِ اَسْوَد کا اِستِلام یا اس کا اشارہ کر کے طَوَاف ختم کریں (حیات)۔

اِضطِبَاع موقوف اب دونوں کاندھیں ڈھک لیں (غنیۃ)۔

مُلتَزَم پر جانا مُلتَزَم پر آجائیں اور اس سے چمٹ کر اور خوب گڑگڑا کر دعا کریں۔ (حیات)۔ بشرطیکہ اس پر خوشبو نہ لگی ہو۔

مقامِ ابراہیم اب مقامِ ابراہیم کے پیچھے بغیر سر ڈھکے دو رکعت واجب طَوَاف ادا کریں اور دعا کریں۔ (حیات)

زم زم پینا زم زم پئیں اور دعا کریں:

اے اللہ! میں آپ سے نفع دینے والا علم، کشادہ روزی اور ہر بیماری سے شفاء مانگتا ہوں۔ (معلم الحجاج)

سَعی

نواں اِستِلام اب سَعی کرنے کے لئے حَجرِ اَسوَد کا اِستِلام یا اشارہ کریں اور صَفا کی طرف روانہ ہو جائیں اور سَعی باوضو سنّت ہے۔ (حیات)

صَفا سے سَعی کا آغاز صَفا پر سَعی کی نیت کریں:

اے اللہ! میں آپ کی رضا کے لئے صَفا و مَروہ کے درمیان سَعی کرتا ہوں اس کو میرے واسطے آسان کر دیجئے اور قبول فرما لیجئے!۔ (حیات) اور حمد و ثناء کے بعد دعا کریں!

مَروہ کی طرف روانگی صَفا سے اتر کر مَروہ کی طرف چلیں، جب سبز ستونوں کے قریب پہنچیں تو مرد حضرات دوڑیں اور خواتین نہ دوڑیں اور یہ دعا کریں:

رَبِّ اغْفِرْ وَارْحَمْ اَنْتَ الْاَعَزُّ الْاَکْرَمُ

(معلم الحجاج)

مَروہ پر پہنچ کر پھر مَروہ پر پہنچ کر قبلہ رخ ہو کر دعا کریں۔ یہ ایک چکر ہوا (عمدۃ الناسک) دوسرا صَفا پر اور تیسرا چکر مَروہ پر مکمل ہوگا۔

سَعی کا اختتام اس طرح ساتواں چکر مَروہ پر ختم ہوگا، ہر چکر میں مرد حضرات سبز ستونوں کے درمیان دوڑیں گے لیکن خواتین نہیں دوڑیں گی۔ (عمدۃ المناسک)

نفل شُکرانہ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو شُکرانہ کے دو نفل حَرم میں ادا کریں۔ (حیات وغنیۃ)

حلق یا قصر

سَعی کے بعد مرد سارے سر کے بال منڈائیں اور خواتین سارے سارے سر کے بال انگلی کے ایک پورے کی لمبائی سے کچھ زیادہ کتریں۔ (غنیۃ) اور یہ یقین حاصل کریں کہ کم از کم چوتھائی سر کے بال کتر چکے ہیں۔ مَرْوہ پر جولوگ قینچی لئے کھڑے رہتے ہیں ان سے سر کے چند بال کتروانا حنفی محرم کے لئے کافی نہیں، لہٰذا اس سے پرہیز کریں ورنہ دم واجب ہونے کا قوی خطرہ ہے۔

عُمرہ مکمل

حَلْق یا قَصر کے بعد عُمرہ مکمل ہوگیا، اِحْرام کی پابندیاں ختم ہوگئیں۔ اب کپڑے پہنیں اور گھر بار کی طرح رہیں۔ دل وجان سے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ اس نے عُمرہ کی سعادت بخشی اور باقی لمحات زندگی کی قدر کریں اور ان کو اپنے رب کی مرضیات کے مطابق بسر کرنے کی کوشش کریں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلیٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَعَلیٰ
آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ بَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا
كَثِيْرًا كَثِيْرًا

نفلی طَوَاف

آپ جب بھی عُمرہ کرنا چاہیں مذکورہ بالا طریقہ کے مطابق کرلیا کریں، اور صرف طَوَاف کرنا چاہیں تو صفحہ ۸ تا ۱۲ پر طَوَاف کا جو طریقہ لکھا گیا ہے اس کے مطابق طَوَاف کریں البتہ صرف طَوَاف میں اِحْرام، رمل اور اِضْطِباع نہیں ہوگا اور سَعی بھی نہ ہوگی۔

حج کا طریقہ

۸/ذی الحجہ......حج کا پہلا دن

حج کی تیاری
۸/ذی الحجہ کی رات کو منیٰ جانے کی تیاری مکمل کریں۔

اِحْرام کی تیاری
سر کے بال سنواریں، خط بنوائیں، مونچھیں کتریں، ناخن کاٹیں، زیرِ ناف اور بغل کے بال صاف کریں۔

غسل
اِحْرام کی نیت سے غسل کریں ورنہ وضو کریں۔

اِحْرام کی چادریں
مرد ایک سفید چادر باندھیں اور دوسری اوڑھیں اور جوتے اتار کر ہوائی چپل پہنیں، خواتین کتاب کے مطابق اپنے مخصوص طریقۂ اِحْرام پر عمل کریں۔

نفل نماز
ایک نفلی طَوَاف کریں ورنہ اگر مکروہ وقت نہ ہو تو مرد حرم شریف میں آکر اِحْرام کی نیت سے دو رکعت نفل سر ڈھک کر ادا کریں اور خواتین گھر میں یہ نفل پڑھیں۔

نیّت اور تَلْبِیَہ
اب اپنا سر کھول کر اس طرح نیت کریں:
اے اللہ! میں حج کی نیت کرتا/کرتی ہوں، اس کو میرے لئے آسان فرما دیجئے اور قبول فرما لیجئے۔ آمین۔
پھر فوراً لَبَّیک کہیں اور دعا کریں۔

اِحْرام کی پابندیاں
اِحْرام کی پابندیاں شروع ہو گئیں، ان کی تفصیل تازہ کریں اور ان کا خاص خیال رکھیں۔

منیٰ روانگی
طلوع آفتاب کے بعد منیٰ روانہ ہوں اور راستہ بھر زیادہ سے

زیادہ تَلْبِیَہ پڑھیں اور دیگر تسبیحات پڑھتے رہیں۔

مِنیٰ میں — مِنیٰ میں ظہر، عصر، مغرب، عشا اور ۹/ذی الحجہ کی فجر کی نماز ادا کریں اور رات مِنیٰ میں رہیں۔

۹/ذی الحجہ...... حج کا دوسرا دن

عَرَفات روانگی — نماز فجر مِنیٰ میں ادا کریں، تَکْبِیرِ تَشْرِیق کہیں، لَبَّیک کہیں اور تیاری کر کے زوال ہونے پر عَرَفات پہنچ جائیں۔

غسل — غسل کریں ورنہ وضو کریں اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو جائیں، اور کچھ دیر آرام کریں۔

وُقُوف عَرَفات — زوال ہوتے ہی وُقُوف عَرَفَہ شروع کریں، اور شام تک لَبَّیک کہنے، دعا اور توبہ واستغفار کرنے اور چوتھا کلمہ پڑھنے اور الحاح وزاری میں گزاریں اور وُقُوف عَرَفَہ کھڑے ہو کر کرنا افضل ہے اور بیٹھ کر بھی جائز ہے۔

ظہر وعصر کی نماز — ظہر کی نماز ظہر کے وقت اور عصر کی نماز عصر کے وقت اذان و تکبیر کے ساتھ باجماعت ادا کریں۔

مُزْدَلِفَہ روانگی — جب عَرَفات میں سورج ڈوب جائے تو مغرب کی نماز پڑھے بغیر ذکر وتَلْبِیَہ پڑھتے ہوئے مُزْدَلِفَہ روانہ ہو جائیں۔ یاد رہے سورج ڈوبنے سے پہلے عَرَفات سے نکلنا جائز نہیں ورنہ دم واجب ہوگا۔

مغرب اور عشا کی نماز — مُزْدَلِفَہ میں مغرب اور عشا کی نماز ملا کر عشا کے وقت میں

ادا کریں۔ دونوں نمازوں کے لئے صرف ایک اذان اور ایک اقامت کہی جائے، پہلے مغرب کی فرض نماز باجماعت ادا کریں پھر تکبیرِ تشریق اور لبیک کہیں اس کے بعد فوراً عشا کے فرض باجماعت ادا کریں۔ اس کے بعد مغرب کی دو سنت پھر عشاء کی دو سنت اور وتر پڑھیں، نفل پڑھنے کا اختیار ہے۔

ذکر و دُعا یہ بڑی مبارک رات ہے اس میں ذکر، تلاوت، درود شریف پڑھیں، لَبَّیک کہیں اور خوب دعا کریں، اور کچھ دیر آرام بھی کریں (غنیۃ)۔

کنکریاں بڑے چنے کے برابر ستّر کنکریاں فی آدمی چُنیں۔

نمازِ فجر اور وُقُوف صبح صادق ہونے پر اذان دیکر، سنّت پڑھ کر فجر کی نماز باجماعت ادا کریں اور وُقُوفِ مُزْدلِفَہ کریں۔

مِنیٰ واپسی جب سورج نکلنے والا ہو تو مِنیٰ روانہ ہو جائیں۔

۱۰/ذی الحجہ......حج کا تیسرا دن

جَمرۂ عَقَبہ کی رَمی مِنیٰ پہنچ کر جَمَرۃُ الْعَقَبَہ پر سات کنکریاں الگ الگ ماریں۔ (جان کے خطرے کے پیشِ نظر شام کو یا رات میں کنکریاں مارنا مناسب ہے)۔

تَلْبِیَہ بند جَمَرۃُ الْعَقَبَہ کو کنکری مارتے ہی لَبَّیک کہنا بند کردیں اور رَمی کے بعد دعا کے لئے نہ ٹھہریں، یوں ہی قیام گاہ چلے آئیں۔ اس کے بعد قربانی کریں۔

قربانی قربانی کے تین دن مقرر ہیں، ۱۰/۱۱/۱۲/ذی الحجہ۔ دن میں یا رات میں جب چاہیں قربانی کریں۔ ۱۱/ذی الحجہ کو قربانی اکثر آسان ہوتی ہے اور قربانی خود کریں یا کسی معتمد شخص کے ذریعے کروائیں۔

حَلْق یا قَصر قربانی سے فارغ ہو کر مرد اپنا سر منڈوائیں اور خواتین انگلی کے پورے سے کچھ زیادہ پوری چوٹی کے اتنے بال کاٹ دیں کہ اس میں کم از کم چوتھائی سر کے بال کٹنے کا پکّا یقین ہو جائے۔

طَوافِ زیارت اب طَوافِ زیارت کریں اس کا وقت ۱۰/ سے ۱۲/ذی الحجہ کے آفتاب غروب ہونے تک ہے، دن میں یا رات میں جب چاہیں کریں عموماً ۱۱/ذی الحجہ کو آسانی رہتی ہے (طَوافِ زیارت کا طریقہ وہی ہے جو عُمرَہ کے طَواف کا ہے)۔ اور طَواف باوضو ضروری ہے۔

حج کی سَعی اس کے بعد سَعی کریں (سَعی کا وہی طریقہ ہے جو عُمرَہ کی سَعی کا ہے) اور سَعی باوضو کرنا سنّت ہے۔

مِنیٰ واپسی سَعی سے فارغ ہو کر مِنیٰ واپس آجائیں۔ اور رات مِنیٰ ہی میں بسر کریں۔

۱۱/ذی الحجہ...... حج کا چوتھا دن

جَمَرات کی رمی گیارہ تاریخ کو زوال کے بعد تینوں جَمَرات پر سات سات کنکریاں مارنی ہیں (عموماً غروبِ آفتاب سے ذرا پہلے، اور رات میں رمی کرنا آسان ہوتا ہے اور جان کے خطرہ کی بناء پر رات میں

رمی کرنا بلا کراہت درست ہے)۔

دعا کریں جَمرَہ اولیٰ پر سات کنکریاں مار کر ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رو ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر حمد و ثنا کر کے جو دل چاہے دعا کریں۔ کوئی خاص دعا ضروری نہیں ہے۔

دعا کریں اس کے بعد جَمرَہ وُسطیٰ پر سات کنکریاں ماریں اور قبلہ رو کھڑے ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کر کے خوب دعا کریں۔ یہاں بھی کوئی خاص دعا ضروری نہیں ہے۔

دعا نہ کریں اس کے بعد جَمرَۃُ العَقَبَہ پر سات کنکریاں ماریں اور رمی کے بعد بغیر دعا کئے اپنی جگہ واپس آجائیں۔

ذکر و عبادت قیام گاہ میں آکر تلاوت، ذکر اللہ، توبہ واستغفار اور دعا میں مشغول رہیں اور گناہوں سے دور رہیں۔

۱۲/ ذی الحجہ...... حج کا پانچواں دن

جَمرَات کی رَمی تینوں جَمرَات کو زوال کے بعد سات سات کنکریاں ماریں، (غروب آفتاب سے ذرا پہلے رمی کرنا اکثر آسان ہوتا ہے اور جان کے خطرہ کے لحاظ سے رات میں رمی کرنا مکروہ بھی نہیں ہے)۔

دعا کریں جَمرَہ اولیٰ پر سات کنکریاں ماریں اور ذرا سا آگے بڑھ کر قبلہ رو کھڑے ہو کر اور ہاتھ اٹھا کر حمد و ثنا کریں، اور خوب دعا کریں۔

دعا کریں اس کے بعد جَمرَہ وُسطیٰ پر سات کنکریاں ماریں اور قبلہ رو کھڑے

ہو کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کریں، اور درود شریف پڑھ کر خوب دعا کریں، یہاں بھی کوئی خاص دعا ضروری نہیں ہے۔

دعا نہ کریں اس کے بعد جَمرۃُ الْعَقَبَہ پر سات کنکریاں ماریں اس کے بعد بغیر دعا کئے اپنی جگہ واپس آجائیں۔

اختیار آج کی رمی کے بعد اختیار ہے مِنیٰ میں مزید قیام کریں یا مکہ مکرمہ آجائیں۔

طَوَافِ وَدَاع حج کے بعد جب مکہ مکرمہ سے وطن واپسی کا ارادہ ہو تو طَوَافِ وداع واجب ہے (اس طَوَاف کا طریقہ عام نفل طَوَاف کی طرح ہے)۔

مدینہ طیبہ کی حاضری

نیتِ سفرِ مدینہ جب مدینہ منوّرہ کا سفر شروع کریں تو اس طرح نیت کریں:

اے اللہ! میں سرکار دوعالم ا کے مزار مبارک کی زیارت کے لئے مدینہ منوّرہ کا سفر کرتا ہوں، اے اللہ اسے قبول فرمالیجئے۔ (عمدۃ المناسک)

اہتمامِ سنّت سفرِ مدینہ میں سنّتوں پر عمل کرنے کا خاص خیال رکھیں۔

درود شریف اس سفر میں درود شریف بکثرت پڑھیں۔

مدینہ میں مدینہ طیّبہ کی آبادی نظر آنے پر شوق دید زیادہ کریں اور درود وسلام خوب پڑھتے ہوئے عاجزی سے داخل ہوں۔

مسجدِ نبوی قیام گاہ پر سامان رکھ کر غسل کریں ورنہ وضو کریں، اچھا لباس

پہنیں، خوشبو لگائیں اور ادب واحترام سے درود شریف پڑھتے ہوئے مسجد نبوی کی طرف چلیں۔

بابِ جبرَئیل

بابِ جبرَئیل یا بابُ السلام ورنہ کسی بھی دروازے سے داخل ہوں اور پڑھیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّعَلیٰ آلِ مُحَمَّدٍ وَّصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ ذُنُوْبِیْ وَافْتَحْ لِیْ اَبْوَابَ رَحْمَتِکَ

دایاں قدم

ادب سے دایاں قدم رکھیں اور نفلی اعتکاف کی نیت کر لیں تو اچھا ہے۔ (غنیۃ)

نفل نماز

اگر مکروہ وقت نہ ہو تو رِیَاضُ الْجَنَّۃُ میں مِحْرَابُ النَّبِیُّ کے پاس ورنہ کسی بھی جگہ دو رکعت تَحِیَّۃُ الْمَسْجِدْ پڑھیں اور پھر دل وجان سے اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کریں، دعا کریں اور توبہ کریں۔ (حیات)

روضۂ مبارک پر حاضری

اب انتہائی خشوع وخضوع، ادب واحترام کے ساتھ روضۂ اقدس کی طرف چلیں اور جالیوں کے سامنے پہلے سوراخ کے آگے تین چار ہاتھ کے فاصلے سے کھڑے ہو جائیں، اور نظریں جھکا لیں۔ (حیات)

دُرُود وسَلام

اور درمیانی آواز سے اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَاالنَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

پھر اس طرح کہیں:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا نَبِیَّ اللّٰہُ
اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہُ

دعا

اس کے بعد حضور ﷺ سے شفاعت کی درخواست کریں اور ۳ بار کہیں :-

اَسْئَلُکَ الشَّفَاعَةَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہُ

اور آپ کے وسیلہ سے دعا کریں جس میں حسنِ خاتمہ، اللہ تعالیٰ کی رضا اور مغفرت بطورِ خاص مانگیں۔ (غنیۃ)

دوسروں کا سلام

اس کے بعد جس عزیز یا دوست کا سلام کہنا ہو اس طرح عرض کریں:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مِنْ
فُلَانِ بْنِ فُلَانٍ

فلان بن فلان کی جگہ اس عزیز کا نام مع ولدیت ادا کریں۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر سلام

اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَنَا خَلِیْفَةَ رَسُوْلِ
اللّٰہِ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ خَیْرًا

عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام

اس کے بعد پھر ذرا دائیں طرف ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَنَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ
عُمَرَ الْفَارُوْقِ جَزَاکَ اللّٰہُ عَنْ اُمَّةِ

مُحَمَّدٍ خَيْرًا

دونوں کی خدمت میں

اس کے بعد ذرا بائیں طرف بڑھ کر دونوں حضرات خلفاء کے بیچ میں کہیں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ
جَزَاكُمَا اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ

حضور ﷺ کی خدمت میں

اس کے بعد پھر ذرا بائیں طرف بڑھ کر پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں، اور ذوق وشوق سے حضور ﷺ کی خدمت میں درود وسلام پیش کریں، جس کے الفاظ اوپر لکھے گئے ہیں اور پھر اپنے لئے، اہل وعیال اور والدین وغیرہ کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کریں۔ (حیات)

دعا

اس کے بعد مسجدِ نبوی میں ایسی جگہ چلے جائیں کہ قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس کی پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر دعا کریں، سلام عرض کرنے کا یہی طریقہ ہے۔

چالیس نمازیں

مرد حضرات مسجد نبوی میں چالیس نمازیں ادا کریں۔ لیکن یہ چالیس نمازوں کی پابندی ضروری نہیں ہے، محض مستحب ہے۔

مسجدِ قُبا

ہفتے کے دن ورنہ جب موقع ملے مسجدِ قُبا میں دو رکعت نفل ادا کرلیا کریں، بشرطیکہ مکروہ وقت نہ ہو۔

جَنَّتُ الْبَقِيْع

کبھی کبھی جَنَّتُ الْبَقِيْع جایا کریں، ایصال ثواب، دعاء مغفرت اور ان کے وسیلہ سے اپنے لئے دعا مانگ لیا کریں۔

مدینہ سے واپسی جب مدینہ منورہ سے واپسی ہو تو طریقۂ بالا کے مطابق روضۂ اقدس پر حاضر ہو کر سلام عرض کریں، اس جدائی پر آنسو بہائیں اور دعا کریں اور دوبارہ حاضری کی حسرت کے ساتھ واپس ہوں۔

وَصَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْكَرِيْمِ مُحَمَّدٍ

وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ

دُعائے عرفات

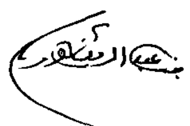
اس رسالہ میں عرفہ کے فضائل، مسنون اعمال اور
جامع دعائیں لکھی گئی ہیں اور ستر استغفار لکھے گئے ہیں

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

عرضِ مرتب

اس رسالہ میں جو دعائیں، استغفار کے کلمے اور فضائل درج ہیں وہ ناچیز کے والدِ ماجد حضرت مولانا مفتی عبدالحکیم رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی مختلف کاپیوں میں تحریر فرمائے تھے، ناچیز نے وہاں سے لے کر انہیں مرتب کردیا ہے تاکہ عام مسلمان اس سے فائدہ اٹھائیں اور حضرت والد ماجد رحمۃ اللہ علیہ کو اس کا ثواب پہنچے۔ دعا مانگنے والوں سے درخواست ہے کہ ناچیز کو بھی ان دعاؤں میں شامل فرمالیں۔



بندہ عبدالرؤف سکھروی

۱۲/۲/۱۴۱۲ھ

عرفات

یہ وہ میدان ہے جہاں حج ہوتا ہے۔عرفہ کے دن زوال کے بعد حج کا اِحرام باندھ کر جو شخص اس میدان سے گزر جائے وہ حاجی ہو جاتا ہے، یہ وہ دن ہے کہ جس میں حق تعالیٰ لوگوں کو دوزخ سے آزاد کرتے ہیں، حق تعالیٰ کی خاص تجلی ہوتی ہے۔اور اللہ جل شانہٗ کو اپنے بندوں پر فخر ہوتا ہے۔

بے انتہا بخشش

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا عرفہ کے دن جتنی تعداد میں حق تعالیٰ اپنے بندوں کو دوزخ سے بَری کرتے ہیں، اتنی تعداد میں اور کسی دن نہیں کرتے، حق تعالیٰ کی ایک تجلی ہوتی ہے، اور حق تعالیٰ بطورِ فخر فرشتوں کو خطاب فرماتے ہیں، اور ارشاد ہوتا ہے۔

اَ اَرَادَ هٰؤُلَاءِ؟

ان لوگوں کا کیا ارادہ ہے؟ یہ کیوں جمع ہوئے ہیں؟

(حالانکہ وہ خوب جانتے ہیں) اور ان کے جمع ہونے پر فخر فرماتے ہیں۔ (مسلم ونسائی)

اجتماع پر فخر

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ عرفہ کی صبح آنحضرت ﷺ نے حضرتِ بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا: اے بلال! لوگوں کو خاموش کراؤ، دیکھو اللہ تعالیٰ ان

کے اجتماع پر فخر کر رہا ہے اور نیکوں کی وجہ سے بدوں کو بھی بخش دیا ہے اور نیک لوگ جو مانگیں گے وہ ان کو دیا جائے گا لہٰذا تم اللہ کا نام لو اور اس سے دعا کرو۔
(قزوینی)

دُعا قبول ہونا

حضرت انس ﷛ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اہلِ عرفات کے اس اجتماع کو دیکھ کر فرشتوں سے فخریہ یہ فرماتا ہے کہ اے فرشتو! دیکھو یہ میرے بندے غبار آلود، پراگندہ حال اور ہر دشوار تنگ راستوں سے چل کر اکٹھے ہوئے ہیں تم گواہ رہو کہ جو کچھ انہوں نے مجھ سے مانگا اور دعا کی میں نے سب قبول کر لی اور جس بات کے لئے انہوں نے سفارش کی وہ بھی قبول کر لی اور ان میں جو نیک ہیں ان کی وجہ سے بدوں کو بھی بخش دیا اور سوائے حقوق کے جو کچھ انہوں نے سوال کیا وہ سب دے دیا۔ (موصلی)

کامل مغفرت

ایک حدیث میں اس طرح بھی آیا ہے کہ حق تعالیٰ شانہٗ اہلِ عرفات کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ میرے بندے بکھرے ہوئے بال کے ساتھ میرے پاس آئے ہیں، میری رحمت کے امیدوار ہیں۔ اس کے بعد حق تعالیٰ بندوں سے خطاب فرماتے ہیں اے میرے بندو! اگر تمہارے گناہ ریت کے ذرّوں کے برابر ہوں، اور آسمان کے ستاروں کے برابر ہوں اور تمام دنیا کے درختوں کے برابر ہوں تب بھی بخشدیئے جاؤ گے، جاؤ بخشے بخشائے اپنے اپنے گھر چلے جاؤ۔ (کنزالعمال)

دوزخ سے آزادی

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے کہ کوئی دن ایسا نہیں جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ بندوں کو جہنم سے آزاد کرتے ہوں (مطلب یہ ہے کہ جتنی کثیر تعداد میں عرفہ کے دن جہنم سے خلاصی ہوتی ہے اتنی کثیر تعداد میں کسی اور دن نہیں ہوتی) حق تعالیٰ جل شانہ دنیا کے قریب ہوتے ہیں (جیسا کہ ان کی شان کے لائق ہے) پھر ملائکہ سے فخر کے طور پر فرماتے ہیں، کہ یہ بندے (عرفات میں آئے ہیں) یہ کیا چاہتے ہیں؟ (رواہ مسلم، کذا فی مشکوٰۃ)

فائدہ

اللہ تعالیٰ کا قریب ہونا ان کی رحمت کا قریب ہو جانا ہے۔

ایک حدیث میں ہے جب عرفہ کا دن ہوتا ہے تو حق تعالیٰ جلّ شانہ آسمانِ دنیا پر تشریف لے آتے ہیں (جیسا کہ ان کی شان کے لائق ہے) پھر فرشتوں سے فخر کے طور پر فرماتے ہیں کہ میرے بندوں کو دیکھو میرے پاس ایسی حالت میں آتے ہیں کہ سر کے بال بکھرے ہوئے ہیں، بدن اور کپڑوں پر سفر کی وجہ سے غبار لگا ہوا ہے۔ لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ کا شور ہے، دور دور سے چل کر آئے ہیں، میں گواہ بناتا ہوں کہ میں نے ان کے گناہ معاف کر دیئے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں کہ یا اللہ فلاں شخص تو گناہوں کی طرف منسوب کیا جاتا ہے اور فلاں مرد وعورت تو (بس کیا کہا جائے) حق جل وعلیٰ شانہٗ کا ارشاد ہوتا ہے کہ میں نے ان سب کی مغفرت کر دی، حضور ﷺ فرماتے ہیں، اس دن سے زیادہ کسی اور دن لوگ

جہنم کی آگ سے آزاد نہیں ہوتے۔ (مشکوٰۃ)

ایک اور حدیث میں آیا ہے کہ حق تعالیٰ جلّ شانہٗ بطور فخر ملائکہ سے فرماتے ہیں، دیکھو میں نے ان بندوں کی طرف اپنے رسول کو بھیجا یہ اس پر ایمان لائے، میں نے ان پر کتاب نازل کی یہ اس پر ایمان لائے، تم گواہ رہو میں نے ان کے تمام گناہ معاف کر دیئے۔ (کنز العمال)

اسی لئے علماء کہتے ہیں کہ یہاں صغیرہ گناہوں کے ساتھ کبیرہ گناہ بھی معاف ہو جاتے ہیں۔ وہ مالک الملک ہیں، احکم الحاکمین ہیں، ان کی نافرمانی کرنے کا نام گناہ ہے، وہ کسی ایک آدمی یا مجمع کو اپنی مہربانی سے بالکل ہی معاف کر دیں تو کسی کا کیا اجارہ ہے۔ ان کے فضل و کرم کا کوئی ٹھکانہ ہے؟

ایک حدیث میں ہے جاؤ تمہارے گناہ بھی معاف کر دیئے اور جن کی تم سفارش کرو ان کے بھی گناہ معاف ہیں، ان کا لطف و کرم ہمارے سب گناہوں سے کہیں زیادہ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ

رَحْمَتِیْ سَبَقَتْ عَلٰی غَضَبِیْ.

''میری رحمت میرے غضب پر بڑھی ہوئی ہے۔'' (بخاری)

حاجی کی سفارش

ایک حدیث شریف میں آنحضرت ﷺ کی یہ دعا آئی ہے:

''اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما اور جس کے لئے حاجی دعائے مغفرت کرے اس کی بھی مغفرت فرما۔''

ایک حدیث شریف میں ہے کہ یہ الفاظِ بالا حضور اکرم ﷺ نے تین بار ادا فرمائے۔

بڑا گناہ گار

ایک حدیث شریف میں ہے کہ وہ شخص بہت بڑا گناہگار ہے جو عرفات کے میدان میں بھی یہ سمجھے کہ میری مغفرت نہیں ہوئی۔ (اتحاف)

عمل باعثِ مغفرت

ایک حدیث میں ہے نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان بھی عرفے کی شام اس میدانِ عرفات میں آتا ہے اور قبلہ رو ہو کر سو مرتبہ کلمہ توحید:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ.

کہتا ہے پھر سو (۱۰۰) مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھتا ہے پھر سو (۱۰۰) مرتبہ درود شریف:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَجِيْدٌ وَّ عَلَيْنَا مَعَهُمْ.

پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے کہتا ہے، اے فرشتو! میرے اس بندے کی کیا جزا ہے جس نے میری تسبیح وتہلیل بیان کی، میری عظمت وکبریائی کا اقرار کیا، میری حمد وثنا بیان کی اور میرے نبی پر درود بھیجا، اے فرشتو! تم گواہ رہنا میں نے اس کو بخش دیا ہے اور اس نے جس کی سفارش کی، قبول کرلی ہے، اور اگر یہ بندہ تمام عرفات والوں کے لئے بھی سفارش کرے تو سب کو بخشدوں گا۔ (بیہقی)

عرفات میں انبیاء علیہم السلام کی دُعاء

حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا میری اور مجھ سے پہلے تمام پیغمبروں کی دعا عرفات کے میدان میں اکثر یہی رہی ہے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ.

(صحاح)

ایک روایت میں یہ دعا آئی ہے:

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِیْ سَمْعِیْ نُوْرًا وَ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا اَللّٰهُمَّ اشْرَحْ لِیْ صَدْرِیْ وَیَسِّرْلِیْ اَمْرِیْ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا یَلِجُ فِی اللَّیْلِ وَمَا یَلِجُ فِی النَّهَارِ وَشَرِّ مَا تَهُبُّ بِهِ الرِّیْحُ وَشَرِّ بَوَائِقِ الدَّهْرِ. (ابن ابی شیبہ)

فائدہ

اس دعا کا اور آنے والی دیگر عربی دعاؤں کا اردو ترجمہ آگے دعاء عرفات میں آرہا ہے۔

عرفات میں حضور ﷺ کی دُعائیں

ایک روایت میں ہے کہ آنحضرت ﷺ عرفات کے میدان میں اکثر خدا تعالیٰ کی حمد اور دعا اس طرح کرتے تھے:

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَالَّذِیْ تَقُوْلُ وَخَیْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ لَکَ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ

وَإِلَيْکَ مَآبِی وَلَکَ تُرَاثِیْ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَعُوْذُ بِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَوَسْوَسَةِ الصَّدْرِ وَشَتَّاتِ الْأَمْرِ اَللّٰهُمَّ إِنِّیْ أَسْئَلُکَ مِنْ خَيْرِ مَا تَجِیْءُ بِهِ الرِّيْحُ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْ شَرِّ مَا تَجِیْئُ بِهِ الرِّيْحُ. (ترمذی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی روایت میں آنحضرت ﷺ سے یہ دعا بھی منقول ہے:

اَللّٰهُمَّ اِنَّکَ تَرٰی مَکَانِیْ وَتَسْمَعُ کَلَامِیْ وَتَعْلَمُ سِرِّیْ وَعَلَانِيَتِیْ وَلَا يَخْفٰی عَلَيْکَ شَيْئٌ مِّنْ اَمْرِیْ وَاَنَا الْبَائِسُ الْفَقِيْرُ الْمُسْتَغِيْثُ الْمُسْتَجِيْرُ الْوَجِلُ الْمُشْفِقُ الْمُقِرُّ الْمُعْتَرِفُ بِذَنْبِهٖ اَسْئَلُکَ مَسْئَلَةَ الْمِسْکِيْنِ وَاَبْتَهِلُ اِلَيْکَ اِبْتِهَالَ الْمُذْنِبِ الذَّلِيْلِ وَاَدْعُوْکَ دُعَاءَ الْخَائِفِ الضَّرِيْرِ مَنْ خَضَعَتْ لَکَ رَقَبَتُهٗ وَفَاضَتْ لَکَ عَيْنَاهُ وَنَحَلَ لَکَ جَسَدُهٗ وَرَغِمَ لَکَ اَنْفُهٗ اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْنِیْ بِدُعَائِکَ رَبِّ شَقِيًّا وَکُنْ بِیْ رَءُوْفًا رَّحِيْمًا يَا خَيْرَ الْمَسْئُوْلِيْنَ وَيَاخَيْرَ الْمُعْطِيْنَ. (طبرانی)

ایک حدیث شریف میں ہے آنحضرت ﷺ عرفات میں لوگوں کو یہ دعا:

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ.

مانگنے کا حکم کیا کرتے تھے۔ (اخرجہ الجندی عن ابن جریج)

ایک حدیث میں ہے آنحضرت ﷺ نے عرفات کے میدان میں یہ دعا بھی کی:

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ اِنَّمَا الْخَیْرُ خَیْرُ الْاٰخِرَۃِ.

ایک روایت میں یہ الفاظ آئے ہیں:

اِنَّمَا الْعَیْشُ عَیْشُ الْاٰخِرَۃِ.

حدیث شریف میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے مسکینوں کی طرح ہاتھ پھیلائے اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ تین بار کہا، تلبیہ تین بار پڑھا پھر اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ تین بار پڑھا پھر تین بار یہ دعا مانگی:

اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَزَیِّنِّیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی.

اس کے بعد ہاتھ گرادیئے اور جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھی جائے اتنی دیر گرائے رکھے پھر اٹھا کر اوپر والے کلمات دہرائے اور اس طرح تین بار کیا۔

حدیث میں ہے کہ آنحضرت ﷺ نے تین بار یہ فرمایا:

اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ بِالْھُدٰی وَزَیِّنِّیْ بِالتَّقْوٰی وَاغْفِرْلِیْ فِی الْاٰخِرَۃِ وَالْاُوْلٰی.

پھر ہاتھوں کو گرالیا اور بقدر سورۂ فاتحہ کے گرائے رکھا پھر اٹھا کر یہی کہا، اس طرح تین بار کہا۔ (ابن شیبہ موقوفاً من قول ابن عمرؓ)

میدانِ عرفات کے مسنون اعمال

☆ نمازِ فجر منیٰ میں ادا کریں، تکبیر تشریق کہیں، لَبَّیْکَ کہیں اور تیاری

کرکے زوال ہونے پر عرفات پہنچ جائیں۔

☆غسل کریں، ورنہ وضو کریں اور کھانے وغیرہ سے فارغ ہو جائیں اور کچھ دیر آرام کریں۔

☆زوال ہوتے ہی ظہر کی نماز، ظہر کے وقت میں اور عصر کی نماز عصر کے وقت میں، اذان وتکبیر کے ساتھ باجماعت ادا کریں۔

☆ظہر کی نماز سے فارغ ہوتے ہی وقوف کی نیت کریں اور وقوف شروع کریں جس کا طریقہ آگے آرہا ہے۔

☆یاد رکھیں یہ بہت ہی خاص جگہ اور خاص وقت ہے اس سے بہتر وقت زندگی میں نہ ملے گا اِس لئے اِدھر اُدھر کی باتوں اور کاموں میں ایک لمحہ بھی ضائع نہ ہونے دیں، گرمی ہو یا سردی سب برداشت کر جائیں، اور شام تک تَلْبِیَۃَ کہنے، دعا اور توبہ واستغفار کرنے میں گزاریں، خوب رو رو کر اور گڑگڑا کر دعا کرنے میں مشغول رہیں، تَلْبِیَۃ ہر بار درمیانی آواز سے کہیں، اذکار اور دعائیں بھی آہستہ آواز سے کریں۔

☆وقوف کھڑے ہو کر کریں اور بیٹھ کر بھی جائز ہے۔

☆وقوف قبلہ رُخ ہو کر کرنا مستحب ہے اور دعا میں ہاتھ اٹھانا اور ان کو پھیلانا مستحب ہے۔

دعاءِ عرفات

دونوں ہاتھ اللہ جل شانہٗ کے سامنے فقیروں، مسکینوں اور سائلوں کی طرح

کھڑے ہوکر قبلہ رُخ ہوکر اٹھالیجئے، اور کچھ دیر کھڑے رہئے اور درج ذیل کلمات کہئے:

اَللّٰهُ اَكبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَنَقِّنِيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى.

اتنا کہہ کر دونوں ہاتھ گرا لیجئے اور جتنی دیر میں سورۂ فاتحہ پڑھتے ہیں اتنی دیر گرائے رکھئے۔

پھر دونوں ہاتھ مسکینوں کی طرح پھیلایئے اور درجِ ذیل کلمات ادا کیجئے:

اَللّٰهُ اَكبَرُ وَ لِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَلِلّٰهِ الْحَمْدُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ بِالْهُدٰى وَزَيِّنِّيْ بِالتَّقْوٰى وَاغْفِرْلِيْ فِي الْاٰخِرَةِ وَالْاُوْلٰى.

یہ کہہ کر ہاتھ گرا لیجئے اور بقدر سورۂ فاتحہ کے گرائے رکھئے اور پھر اٹھالیجئے اور تیسری بار پھر یہی کلمات کہئے جو اوپر دوبارہ لکھے جاچکے ہیں۔ سرکارِ دو عالم ﷺ نے ایسا ہی کیا ہے۔ پھر جو تھک جائے وہ بیٹھ جائے اور یہ دعا مانگے، اگر کوئی دوسرا بھی شریک دعاء ہونا چاہے تو ان دعاؤں پر آمین کہتا جائے۔

يَا رَبِّ لَكَ الْحَمْدُ كَمَا تَقُوْلُ وَخَيْرًا مِّمَّا نَقُوْلُ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ

عَلٰی اِبْرَاهِیْمَ وَعَلٰی آلِ اِبْرَاهِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَجِیْدٌ وَّ عَلَیْنَا مَعَهُمْ.

اے اللہ! اے میرے پروردگار! اے میرے آقا! مجھے دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور دوزخ کے عذاب سے بچا، اے اللہ! سرکارِ دوعالم ﷺ نے آپ سے دنیا اور آخرت کی جتنی بھلائیاں اور خیر مانگی ہے وہ سب مجھے عطا فرما اور دنیا و آخرت کے جتنے شر، فتنے اور برائیوں سے پناہ مانگی ہے مجھے بھی ان سب سے پناہ عطا فرما۔ اے اللہ! میری کامل مغفرت فرما اور دنیا و آخرت میں عافیتِ کاملہ، راحتِ کاملہ، صحتِ کاملہ اور حیاتِ طیبہ نصیب فرما۔ اے اللہ! مجھے اس مقدس سرزمین پر بار بار حاضری نصیب فرما، اور اس حاضری کو آخری حاضری نہ بنا اور میرا خاتمہ کامل ایمان پر فرما۔ اے اللہ! مجھے اپنے ذکر کرنے اور نعمتوں پر شکر کرنے اور اپنی عبادت خوب بنا سنوار کر کرنے کی ہمیشہ توفیق عطا فرما، اے اللہ! مجھے اپنی خوشنودی اور رضا مندی نصیب فرما، آج تک اس میدان عرفات میں آپ کے بندوں نے جو دعائیں مانگی ہیں اور وہ آپ نے قبول بھی کرلی ہیں اور آج آپ کے جو بندے دعائیں کر رہے ہیں اور آپ قبول فرما رہے ہیں اور قیامت تک جو دعائیں مانگی جائیں گی وہ سب میری طرف سے بھی قبول فرما اور مجھے بھی ان کی دعاؤں میں شامل فرما اور یہ سب دعائیں میرے والدین، اہل وعیال اور جملہ متعلقین کے حق میں بھی قبول فرما اور رحمتِ دوعالم ﷺ کے صدقے میں قبول فرما۔

دُعاءِ وَالہَانہ

اے اللہ! میری نماز، میرا حج، میرا مرنا، میرا جینا سب خاص تیرے ہی لئے ہے اور تیرے سوا میرا اور کون ہے؟ میرا آسرا اور ٹھکانہ تو ہی ہے۔ میرا اور تمام جہانوں کا تو ہی مالک وخالق ہے۔ سب کچھ تیری مِلک ہے، میں تیرا عاجز بندہ ہوں، میں مسکین ہوں، میں سوالی ہوں۔ اے میرے مولا! ہم کو قبر کے عذاب سے بچانا۔

الہٰ العالمین! ہمارے سینوں میں قسم قسم کے بُرے بُرے وسوسے اور خیالات آکر ستاتے ہیں، ان سے ہم کو پناہ دیدے، الہٰ العالمین! میرے تو سب حال بگڑے ہوئے ہیں، نہ دین کا ہوں نہ دنیا کا ہوں۔ اور اللہ میاں! یہ میں نے خود ہی بگاڑے ہیں۔ تیرے ہاتھ میں تو خیر ہی خیر ہے۔ اے خیر کے مالک! میری خستہ حالی اور پراگندگی اور پریشانی دور کردے اور ہمارے بگڑے کام سدھار دے۔ بس اپنی پناہ میں لے لے۔ ہمارے اور ہماری اولاد کے سب کام بنادے۔

الہٰ العالمین! اس چلنے والی ہوا کے اندر جو تو نے خیر رکھی ہے اور جس خیر وخوبی کولیکر یہ ہوا دنیا میں چلتی ہے وہ سب خیر ہم کو عطا کردے اور جو شر اور برائی آپ نے اس ہوا کے اندر رکھی ہے اور جس شر کولیکر یہ گزرتی ہے ان تمام شروں سے ہم کو بچائے رکھنا۔

اے اللہ! ہمارے سینوں کو نیک اعمال اور اپنے ذکر کے لئے کھولدے، ہم نے تو اپنی بداعمالیوں سے سینے میں قفل لگا ڈالے، اب کھولنے والا تیرے سوا کون ہے؟ اب تو اپنا بنالے، اور اپنا بنا کر دنیا سے اٹھانا۔

اے اللہ! جو جو دشواریاں اور مشکلیں ہم کو درپیش ہیں ان کو آسان کر دینا، الٰہی! کاموں کے منتشر اور پراگندہ ہونے سے ہم کو بچا لینا اور زمانے کے اندر جتنی ہلاکتیں ہیں، ان سے حفاظت چاہتے ہیں، ہم کو محفوظ رکھنا۔

اَللّٰهُمَّ لَاعَيْشَ اِلَّا عَيْشَ الْاٰخِرَةِ.

''اے اللہ! عیش تو آخرت کا عیش ہے، وہ نصیب کرنا۔''

الہ العالمین! آپ تو اپنے بندوں کے اس بیٹھنے کو جانتے ہیں کہ ہم بابِ حرم پر عرفات کے میدان میں بیٹھے ہیں اور آپ ہی نے لا کر بٹھایا۔ آپ ہماری ایک ایک بات سُن رہے ہیں۔ ہماری ہر حرکت وسکون کا آپ کو علم ہے، ہمارے ڈھکے اور چھپے سب حال معلوم ہیں۔ ہم جیسے بھی ہیں، اب تو اے پروردگار! تیرے حضور حاضر ہیں، فقیر اور فریادی ہیں، تیری پکڑ اور تیرے عذاب سے ڈر رہے ہیں، اپنے تمام گناہوں کا اقرار کرتے ہیں تجھ سے اے اللہ! ایک مسکین و عاجز کی طرح سوال کرتے ہیں، اس خطا والے کی طرف عاجزی اور بے کسی کے ساتھ آپ کی جناب میں صدا لگا رہے ہیں جیسے کوئی بے قرار ہو اسے کچھ سُجھائی نہ دیتا ہو اور تجھے پکار رہا ہو۔ اے میرے اللہ! اے میرے رب! اے میرے پالنہار! ہماری گردنیں تیرے آگے جُھکی ہوئی ہیں اور شرمندگی سے چہرہ خاک میں ملا ہوا ہے۔ ندامت کی وجہ سے آنکھوں میں آنسو بھرے ہوئے ہیں، ہماری ناک تیرے آگے ذلیل ہے۔ ہم کو اس عرفات کے میدان میں محروم نہ کرنا جس طرح اوروں کو آپ دیں گے ہمارا بھی دامنِ مراد بھر کر بھیجنا۔ آپ کے یہاں کیا کمی ہے، دیدے میرے مولا، دے اور اپنی شان کے لائق دے، شیطان کو ذلیل وخوار

کردے، ہم پر مہربانی اور نظر رحمت کردے۔

الٰہی! آپ رحیم ہیں، آپ رؤف ہیں، جس سے سوال کیا جائے ان میں سب سے بہتر سوال پورا کرنے والے ہیں اور دینے والوں میں سب سے بہتر دینے والے ہیں۔اے میرے معبود! اپنی خاص الخاص ہدایت سے ہمیں نوازنا اور ہم کو تقویٰ کے لباس سے مزین فرما اور ہم کو دنیا وآخرت دونوں جہاں میں بخشدے۔اے اللہ! ہمارے حج کو قبول کرلے اور ہماری اس دوڑ دھوپ اور چلنے پھرنے کو منظور فرمالے اور ہمارے ماں باپ کے گناہوں کو معاف کردے۔

اے آسمان وزمین کے مالک وخالق تو نے تو خود قرآن کریم میں فرمایا ہے۔

اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ.

تم مجھ سے مانگو میں تمہاری دعا قبول کروں گا، آپ وعدہ خلافی نہیں کرتے، سوائے پروردگار! یہ جگہ دوزخ سے بَری کرنے کے لئے آپ نے مقرر کی ہے۔ ہم کو، ہمارے والدین کو، ہماری اولاد کو، ہمارے اقرباء کو دوزخ سے آزاد کردے ہم آپ کو آپ کے عفو وکرم کا واسطہ دیتے ہیں، محض اپنی مہربانی سے بغیر استحقاق کے ہمیں جنت الفردوس عطا فرمادے۔

اے مولائے کریم! بغیر ہمارے مانگے ہوئے آپ نے دولتِ اسلام ہم کو عطا کی ہے سو روح قبض ہونے سے پہلے ہم سے نہ چھیننا۔اگرچہ ہم ناشکرے ہیں مگر آپ تو کریم ہیں، کریم دے کر واپس نہیں لیا کرتا۔ ہمارا خاتمہ ایمان پر کرنا، آخر وقت تک اس ایمان کو سنبھالنا بھی آپ ہی کا کام ہے۔الٰہی! جب دنیا سے اٹھیں تو نورِ ایمان کے ساتھ اٹھیں۔ ہمارے کان میں نور بھردے۔ ہمارے دلوں

میں نور بھر دے، ہم کو حضور ﷺ کے جھنڈے کے نیچے آپ کی امت میں اٹھانا اور ہمارا حساب آسان لینا۔ حضور ﷺ کے دستِ مبارک سے حوضِ کوثر کا پانی پلانا۔ ہمارے دائیں ہاتھ میں نامۂ اعمال دینا اور جس روز کوئی سایہ نہ ہوگا سوائے تیرے عرش کے اس روز اپنے عرش کے نیچے سائے میں جگہ دینا۔

الٰہ العالمین! جو فرائض آپ نے ہم پر مقرر کر دیئے ہیں ہم کمزور ہیں ان کی ادائیگی کی قوت اور توفیق دینا، اپنی رضا کی طلب میں ہماری مدد فرمانا۔ اور عرفات کے اس میدان میں اپنے بندوں کو جو خیر آپ تقسیم کریں گے اس خیر میں ہمارا حصہ بھی رکھنا۔ ہم بھی آپ کے بھکاری، محتاج اور سوالی ہیں۔ الٰہی! آج جو رحمت آپ پھیلائیں گے ہم بھی تو اس میں حصہ دار ہیں، محروم نہ کرنا۔ اور آپ جو روزی اپنے بندوں کو تقسیم کرتے ہیں ہمیں بھی عطا کرنا اور حلال روزی خوب بڑھا دینا کہ کسی مخلوق کی احتیاج ہی نہ رہے۔ اپنے سوا سب مخلوق سے بے نیاز کر دے۔ الٰہی! آپ تو ہر مصیبت زدہ کی مصیبت دور کرنے والے ہیں۔ ہماری ہر مصیبت، دکھ، تکلیف دور کر دے۔ الٰہی! کوئی فتنہ نازل کرو تو ہم کو اس فتنے سے دور رکھنا، اس سے بچا کر موت دینا۔

لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْکَ لَبَّیْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ لَبَّیْکَ

اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَۃَ لَکَ وَالْمُلْکَ لَاشَرِیْکَ لَکَ

یہ تین بار پڑھو، پھر درود شریف پڑھو۔

الٰہ العالمین! ہم جس جس بات سے ڈر رہے ہیں، مصیبتیں ہوں یا تیرا عذاب ہو اس سے ہم کو امن دیدے اور ہمارے عیبوں کی پردہ پوشی کر اور ہماری

ہر خطا کو معاف فرمادے اور اپنے بندوں بندیوں کو ہر قسم کی ذمہ داریوں سے سبکدوش کردے، بچوں اور بچیوں کے رشتے نیک اور طبیعت کے موافق انتظام کردے کہ ہم بے وسیلہ ہیں، ایک صرف تیرا ہی آسرا ہے تو ہی ہمارا مددگار ہے۔ ہمیں بخشدے، ہمارے ماں باپ کو بخشدے، ہمارے اعزّہ واقرباء کو بخشدے، کل خاندان والوں کو، شہر والوں کو، جاننے والوں کو، ہم سے دعا کرانے والوں کو اور جس جس کا ہم پر حق ہے کہ ہم ان کے لئے دعا کریں ان کو اور کُل مؤمنین اور مومنات، زندوں، مُردوں سب کو بخشدے آج تیری رحمت عام ہے ہمیں اور ان کو اپنی رحمت میں چھپادے۔

الٰہی ! آپ نے حج کے لئے بلایا ہمیں توفیق دی، ہم ان جگہوں پر حاضر ہوئے جہاں کتنے ہی انبیاء علیہم السلام آئے اور گئے، صحابۂ کرام اور تیرے کتنے ولی یہاں آئے اور اب کتنے تیرے ولی ان جگہوں پر ہیں، آپ نے ہم کو بلایا ہم نے لبیک کہا اور تیرے بابِ حرم پر آبیٹھے۔ آخر ہر آنے والے کے لئے انعام ہوا کرتا ہے۔ کریم بلا کر دیا ہی کرتا ہے، ہمیں بھی عطا کردے کہ ہماری دعا قبول ہوجائے، ہماری مرادیں پوری ہوں اور قرآن میں جو عرفات کی دعا لکھی ہے وہی آپ سے مانگتے ہیں۔

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا
عَذَابَ النَّارِ آمين يا ربَّ العالمين.

الٰہی ! تم تو بے مانگے دینے والے ہو اور جس کی امید بھی نہ ہو وہ بھی دیدیتے ہو، ہم آپ کے بندے اپنے گناہوں کے ساتھ اپنی خطاؤں کا اقرار

کرتے ہیں۔ الٰہی ! ہم گنہگار ہیں، ہم نے گناہوں کا بوجھ گردن پر لاد لیا، تیری نافرمانیاں کیں، جانتے ہوئے بھی گناہ کرڈالے ہیں۔ اب نادم ہوکر اس عرفات کے میدان میں تیرے نیک بندوں اور بندیوں کے ساتھ حاضر ہوئے ہیں، سُنا ہے کریم نیکوں کے ساتھ بُروں کو بھی بخشدیتا ہے۔ الٰہی ! اگر بخشش صرف نیکیوں ہی کے لئے ہوتو پھر ہم کہاں جائیں گے، ہمارا بخشنے والا سوائے تیرے اور کون ہے جس سے جاکر معافی مانگیں، ان عرفات کے نیک لوگوں کے ساتھ ہم کو بھی بخشدے اور جتنے گناہ آپ کے علم میں ہیں ہمارے سب گناہ معاف کردے، کوئی گناہ ایسا نہ ہو جسے آج اس موقعہ پر نہ بخشیں اور کوئی غم ایسا نہ رہ جائے جسے آج آپ دور نہ کردیں، کوئی قرضہ ایسا باقی نہ رہے جسے آپ آج ادا نہ کردیں اور دنیا یا آخرت کی ہر حاجت جس میں تیری رضا ہو آج پوری کردے۔

الٰہی ! ہم مسکین و ناتواں اور کمزور بندے ہیں، تیرے عذاب سے لرزاں وترساں ہیں۔ الٰہی! قبر کا عذاب سن کر دل ڈرتا ہے، دوزخ کے عذاب سے دل کانپ اٹھتا ہے، الٰہی! تیری رحمت کے امیدوار ہیں، امید لگا کر آئے ہیں اس کا اقرار ہے کہ جو آپ نے حکم دیا ہم نے توڑ دیا، لاپرواہی کی اور جس بات سے منع کیا وہی کرلیا، نافرمان ہیں، ہم نے اپنی جانوں پر ظلم کرلیا مگر بابا آدم اور اماحوا کی توبہ اسی عرفات میں آپ نے قبول کی ہے۔ الٰہی! ہم بھی توانہی کی اولاد ہیں جس طرح انہوں نے توبہ کی، تو نے قبول کی۔ انہی الفاظ میں ہم بھی توبہ کرتے ہیں قبول کرلے۔

رَبَّنَا ظَلَمْنَآ اَنْفُسَنَا وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْلَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَکُوْنَنَّ

مِنَ الْخٰسِرِیْنَ.

اے کریم! اے رحیم! ہم کو نا امید نہ کرنا، ہم کو ہمارے والدین کو، ہمارے بیٹوں بیٹیوں کو، ہمارے بھائی بہنوں کو، ہمارے گھر والوں کو اور اسلام جہاں سے ہمارے خاندان میں چلا ہے وہاں تک والد اور والدہ کی طرف سے تمام دادے دادیوں کو، نانے نانیوں کو، ان کے تمام خویش و اقارب کو، ہمارے استاذوں کو، ہم سے دعا چاہنے والوں کو اور تمام عرفات والوں کو، اور کل مؤمنین اور مؤمنات کو بخشدے، سب کی مغفرت کردے۔ الٰہی آمین

(لَبَّیکَ پڑھو تین بار پھر درود شریف پڑھو)

اب ایک تسبیح کلمۂ توحید کی پڑھو، پھر دعا میں لگ جاؤ۔

الٰہی! آپ کے سوالی آپ کے در پر آئے ہیں الٰہی! اپنے عذاب سے بچالے اور ہم کو پناہ دیدے، الٰہی! آپ کے کمزور ناتواں بندے باب حرم پر آئے ہیں، الٰہی یہ بہت مسکین اور کمزور ہیں۔ ضعیفوں پر تو سب کو رحم آجاتا ہے، ہمیں اپنا دردناک عذاب نہ چکھانا، ہمارا کوئی سہارا نہیں ہے۔ یہ مسکین بندے رو رو کر ہاتھ جوڑ کر عرض کرتے ہیں کہ اپنا محتاج رکھنا اور کسی کا محتاج نہ بنانا۔ الٰہی! سب مخلوق سے بے نیاز کردے۔

الٰہی! آپ نے قرآن کریم میں کہا ہے۔

وَ اَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنۡھَرۡ

کہ گھر پر سائل آئے تو اس کو مت جھڑکو تو اے خداوندِ جہاں! ہم بھی سائل ہیں کیا آپ ہم کو جھڑک دیں گے۔ الٰہی! دل کی مرادیں پوری کردے۔ اور اے اللہ! آپ نے تو کہا ہے

فَاصْفَحِ الصَّفْحَ الْجَمِيْلِ

کوئی تمہارے ساتھ بُرا کرے اسے معاف کر دیا کرو۔ اے کریم! ہم نے بھی بُرا کیا ہے، ہم کو بھی معاف کر دے۔

الٰہی! تیرے گنہگار بندے تیرے در پر آئے ہیں اپنی رحمت سے بخشدے، ہمیں آپ کا فضل وکرم چاہئے، اپنی نعمتیں ختم نہ کرنا بلکہ اور زیادہ دیدینا کہ ہم بہت محتاج ہیں۔ آپ کا بابِ رحمت وسیع ہے، آپ کے سوا اور کوئی ہم کو غنی نہیں کرسکتا آپ کے فنائے کرم سے کون خالی گیا ہے؟ ہمیں بھی عطا کر دے کہ تیرے سوا کوئی عطا کرنے والا نہیں ہے۔

اے ننھے بچوں کو روزی دینے والے! ٹوٹی ہڈیاں جوڑ دینے والے! بے چینوں کی بے چینی میں کام آنے والے پروردگار! ہم پریشان حال دنیا کے بکھیڑوں سے گھبرائے ہوئے عرفات میں آئے ہیں ہم کو اب اپنے سے دور نہ کرنا۔ الٰہی! ہمارا ہاتھ پکڑنے والا تیرے سوا کوئی نہیں۔ اگر تو نے بھی دور کر دیا تو پھر رحم کرنے والا کون ہے؟ اے رحیم! رحم فرما، اے کریم! کرم فرما، اے لطیف! مہربانی فرما، اے عزیز! عزت دے، ذلت سے بچا۔ الٰہی! ان بیت الحرام کے حج کرنے والوں کا واسطہ اور یثرب کے روضۂ اطہر والے نبی علیہ السلام کا واسطہ ہماری آنکھیں ٹھنڈی کرنا۔ سعادت اور نیک بختی دینا، کلمۂ شہادت کے وقت زبان سے نہ روکنا، موت کے وقت کلمہ جاری کر دینا کہ کلمہ پڑھتے ہوئے ایمان پر روح نکلے، ہم محتاج و بے بس ہیں ہم کو ہمارے جرموں پر نہ پکڑنا، غنی کو فقیر پر رحم آیا کرتا ہے۔ مسکین و کمزور ہیں مگر گناہوں میں بڑھ گئے ہیں کہ گناہوں کا غبار آسمان

تک جا پہنچا ہے اے رحمت والے! ان گناہوں پر ابرِ رحمت برسا دے کہ ابرِ رحمت سے تمام غبار چھٹ جاتا ہے۔

اے ہمارے معبود! جس نے چھپ چھپ کر آپ کی نافرمانیاں کی ہوں وہ برملا کس منہ سے مناجات کرے مگر آپ کا حکم ہے کہ ہم آپ سے کہہ سُن لیتے ہیں اور آپ قبول فرمالیتے ہیں۔ اے حکیم، اے حلیم! حلم کر۔

اے دلوں کی اصلاح فرمانے والے! ہمارے دل اور ہمارے قلوب کی ظاہری و باطنی اصلاح فرما دے، اے ذاتِ کریمی! جس کے کرم کے سامنے پہاڑوں کے برابر گناہ بھی بے مقدار ہیں ہم کو معاف کردے! آپ نے ایمان دیا ہے یہ ایمان کا لباس پہنائے رکھنا، ہمارا ایمان اور یقین اور زیادہ کردے۔ قیامت میں جب نامۂ اعمال تقسیم ہوں گے تو ہمارا نامۂ اعمال دائیں ہاتھ میں دینا۔ آپ سب سے زیادہ رحم کرنے والے ہیں ہمارے آقا و ہادی حضرت رسول کریم ﷺ پر لاکھوں کروڑوں اَن گنت درود و سلام، رحمتیں اور برکتیں نازل فرما، ان کی آل واصحاب پر اوران کے ساتھ الٰہی ہم پر بھی۔ اوران عرفات والوں پر بھی۔

لبیک پڑھو تین بار پھر درود شریف پڑھو سو بار۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی (سَیِّدِنَا) مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ
کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ
حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ وَّ عَلَیْنَا مَعَھُمْ.

یا الٰہی! جب آپ کو بخشنا ہے تب ہی تو استغفار کا حکم دیا ہے سو ہم کو بخشدے۔ الٰہی! آپ توبہ قبول کرنا چاہتے ہیں تب ہی تو توبہ کرنے کا حکم دیا ہے،

ہماری توبہ ہے ہماری توبہ قبول کرلے۔اور اگر آپ کا فضل وکرم نہ ہوتا تو ہم کس طرح آپ سے دعا کرتے، یہ دعا کرنا بھی آپ کے فضل سے ہے۔

سوال کرنے سے پہلے دل میں ڈالنے والے اور عرض کرنے سے پہلے قبول کرنے والے، دلوں کے بھید جاننے والے! ہم آپ سے پوری پوری امید رکھنے والے ہیں۔ہم کو یقین ہے کہ آپ نے ہم کو بخشدیا ہے۔

الٰہی! ہم خطاوار اور آپ احسان کرنے والے ہیں اور احسان کرنے والے کا کام یہی ہے کہ نعمت پوری کردے اور خطا کار کے لائق یہی ہے کہ خطاؤں کا اقرار کرے۔آپ کی نعمتوں اور احسانات کا اور اپنی خطاؤں کا ہم اقرار کرتے ہیں بس اے غنی! ہم محتاج ہیں ہم پر نظرِ رحمت فرما، ہم کو، ہمارے والدین، گھر کے افراد، بچے بچیوں کو، اقرباء واحباء کو، سب کو بخشدے۔

اے اللہ العالمین! اگر تیری رحمت صرف نیک لوگوں کے لئے ہے تو گنہگاروں کی امیدیں کون پوری کریگا آپ نے خود فرمایا ہے۔

قُلْ يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ لَاتَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا، اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ.

”اے میرے بندو! جنہوں نے اپنی جانوں پر ظلم کرلیا ہے وہ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہوں، اللہ تعالیٰ تمام گناہوں کو معاف کردیگا بے شک وہ بڑا بخشنے والا رحم کرنے والا ہے۔“

الٰہی! آپ نے ہم کو مسلمان پیدا کیا، اب ہم کو اپنے عذاب سے سلامتی دے، تو نے ہم کو مؤمن بنایا سو ہم کو اپنے عذاب سے امن دے۔الٰہی! آپ کے

صحنِ کرم میں بیٹھے ہیں، آسرا لگا رکھا ہے، عفو وکرم اور تیرے فضل کا سوال کرنے والے ہیں، ہم کو عذاب نہ دینا، قبر کے عذاب سے، حشر کے عذاب سے اور دوزخ کے عذاب سے بچانا۔

الٰہی! آپ غنی ہیں ہم کمزور بیکس آپ کے بندے ہیں، اگر آپ سے نہ کہیں تو کس سے کہیں، آپ سے التجا نہ کریں تو کس سے کریں؟ آپ کے سوا اور کون دینے والا ہے۔ آپ ہی ہمارے لئے کافی ہیں، ہمارے لئے تو یہی شرف کافی ہے کہ آپ ہمارے رب ہیں اور آپ بالکل ویسے ہی ہیں جیسا کہ ہم چاہتے ہیں سو آپ بھی ایسے ہو جائیں جو ہم چاہتے ہیں ہمارے اور تمام مسلمانوں کے بیماروں کو شفا دے، ان کو صحت وسلامتی عطا کر، جو بے اولاد ہیں ان کو نیک اولاد عطا کر، جن کی اولاد ہے ان کو نیک صالح اور فرمانبردار کر دے، جو قرضدار ہیں ان کا قرضہ ادا کر دے، جو بے روزگار ہیں ان کو روزگار سے لگا دے، جو کسی مصیبت میں مبتلا ہیں ان کی مصیبت دور کر دے، جو پریشان حال ہیں ان کی پریشانی دور فرما دے، جو ناتے رشتے میں پریشان ہیں اچھا ناطہ رشتہ ان کو عطا کر دے ہر مسلمان مرد وعورت کو دو جہاں کی خوبی اور عزت دے، ہر بلا ومصیبت سے بچا، ہر بُری بیماری سے بچا، مقدمہ بازی سے بچا، بُری موت سے بچا، بُری گھڑی آنے سے بچا، دشمنوں سے بچا، شیطان سے بچا، مکر وفریب سے بچا، حاسدوں سے بچا، نا اتفاقی سے بچا اور ہر قسم کی راحت وچین نصیب فرما۔ اے قدرت والے! تیری قدرت میں کیا نہیں ہے تو سب کچھ کر سکتا ہے ہماری دعا ہمارے حق میں قبول کر اور جنہوں نے ہم کو دعا کے لئے کہا ہے ان کے حق میں اور تمام ملنے جلنے والوں

کے حق میں، ہماری اولاد اور تمام مسلمانوں کے حق میں قبول فرما۔

الٰہی! حضور ﷺ کی امّت پر رحم فرما، الٰہی! حضور ﷺ کی امت کے بگڑے کام بنادے، الٰہی! حضور ﷺ کی امّت پر رحم فرما، الٰہی! حضور ﷺ کی امت کی اصلاح کردے، بُرے کاموں سے بچالے، نیکیوں پر لگالے، ہم تو سب کے لئے دعا کرتے ہیں، سب کے بھلے کے خواستگار ہیں ان کے ساتھ ہمارا بھی بھلا کرنا یااللہ العالمین۔

لبیک پڑھو تین بار، درود شریف ایک بار سورۂ اخلاص سو بار۔

یاارحم الراحمین! ہم آپ پر کیسے اعتماد اور بھروسہ نہ کریں، ہمارے سارے کام آپ کے ہاتھ میں ہیں۔

الٰہی! ہمارے گناہ جتنے بھی ہیں مگر ان کی ایک حد ضرور ہے مگر آپ کے فضل وکرم کی تو کوئی انتہا اور حد نہیں ہے، الٰہی! جسے آپ عزت دیں تو اسے کون ذلیل کرسکتا ہے اور جس کی آپ اہانت کریں تو کون اسے عزت دے سکتا ہے۔ اے عزتوں کے مالک! ہم کو عزت عطا فرما اور اہانت وذلت سے بچا۔ آپ پردہ پوشی کرنے والے ستارُ العیوب ہیں دونوں جہاں میں پردہ ہی رکھنا، آپ کے کرم کے بھوکے ہیں کرم ہی کرم کرنا۔

اللہ العالمین! جس پیشانی نے آپ کو سجدہ کیا، کیا آپ اسے عذاب میں ڈالیں گے۔ الٰہی! جس زبان نے آپ کا نام لیا اور جس دل نے آپ کی تصدیق کی کیا ان کے لئے عذاب وسزا ہے۔ الٰہی! آپ کی شانِ کریمی بہت بلند و بالا ہے کہ آپ ایسے کرنے والے کو عذاب دیں۔ جو گناہ ہوئے ہیں تو آپ کے جود وکرم کے لائق یہی ہے کہ آپ معاف کردیں۔ آپ احسان کرنے والے، بے

انتہا کرم کرنے والے ہیں۔

الٰہی! ہم خطا کار ہیں آپ بخشنے والے، ہم ناشکرے اور آپ احسان پر احسان کرنے والے۔ ہم کو برسوں شیطان نے بہکایا آپ کے در سے دور رکھا۔ آج اس شیطان کو (ہمیں بخش کر) ذلیل وخوار کردے کہ یہ خاک سر پر ڈالے۔ آج آپ فرشتوں سے فخر یہ کہہ رہے ہیں کہ اے فرشتو! دیکھو میرے بندے اور بندیاں غبار آلودہ کس طرح اس میدان میں اکٹھے ہو گئے ہیں، دور دراز مقامات سے تنگ راستوں سے چل کر آئے، ان کی کیا جزا ہے؟ اے فرشتو! تم گواہ رہو ان کو میں نے بخشدیا ہے اور جن کے لئے یہ کہیں ان کو بھی بخشدیا ہے، الٰہی! ہم بھی تو تیرے ان یہاں بیٹھنے والے بندوں میں سے ہیں، ہم آپ سے کیسے ناامید ہو سکتے ہیں ہم کو بخشدے اور کُل جہاں کے مسلمان مردوں عورتوں کو بخشدے اور ہمارا خاتمہ ایمان پر کرنا۔ جب تک ہماری نسل دنیا میں چلے سب کو باایمان اٹھانا اور ان کی روزی تنگ نہ کرنا۔ یہاں کی حاضری سب کو نصیب کرنا۔

اے ارحم الراحمین! ہم آپ کو آپ کے اسم اعظم کا واسطہ دیتے ہیں اور اسم اعظم ہی سے سوال کرتے ہیں کہ جس نام کو لینے کے بعد آپ دعا قبول فرما لیتے ہیں آپ کو آپ کے تمام ناموں کا واسطہ ہماری آنکھوں میں نورِ ایمان بھر دے ہمارے کانوں میں نورِ ایمان بھر دے، ہمارے بدن میں، ہمارے گوشت پوست میں نور ہو، ہمارے دائیں نور ہو، ہمارے بائیں نور ہو، آگے پیچھے نور ہی نور کر دے، ہمارے دل میں روشنی بھر دے۔

الٰہی! آپ نے ہم کو اسلام وایمان کی ہدایت دی ہے تو اب اسے نہ چھیننا

اور خاتمہ بالخیر ایمان پر کرنا اور ہر قسم کے شر وفتنوں سے بچا کر رکھنا۔

الٰہی! ہم آپ کے نبی کے امتی ہیں، ہم کو ان کی سنت پر زندہ رکھنا اور ان کی ملت پر اٹھانا، اسی پر وفات دینا اور ظاہری و باطنی ہر فتنے سے بچا کر رکھنا۔ الٰہی! ہر بیماری سے بچانا، کسی کا قرضدار اور محتاج نہ کرنا، الٰہی! کسی کا دست نگر نہ کرنا، الٰہی! حاسدوں دشمنوں سے بچانا، جادوٹونے ٹوٹکے اور تعویذ گنڈوں کے شر سے بچانا، بُری موت سے، ہر بُری گھڑی سے بچانا، اپنی عبادت اور اپنے رسول اللہ ﷺ کی اطاعت کی توفیق دینا، ہمارے ملک میں اپنا قانون جاری کردے اور سب کو نیک بنادے، ہر برائی سے چھڑادے، پاکستان کے داخلی وخارجی دشمنوں سے حفاظت فرما، ہم پر نیک دل رحم کرنے والے حاکم رکھ اور تمام رعایا کو اپنے حکم کے مطابق ملک میں امن وامان قائم رکھنے کی توفیق عطا فرما، رسول کریم ﷺ کے طریقے پر چلا، بُرے کاموں سے دور کردے۔ اور اپنے اور مسلمانوں کے دشمنوں کو ہلاک کردے۔ ان کی جماعت میں تفرقہ ڈالدے، ان کی تدبیریں الٹا انہی پر ڈالدے اور مسلمانوں میں آپس میں اتفاق کردے۔

الٰہی! دشواریاں ہماری آسان کردے، اپنے نیک بندوں میں سے کردے، ہمیں جنت الفردوس کا وارث بنادے، ہم کو اور ہم سب کے ماں باپ، اقرباء کو، خاندان والوں کو اور حضور ﷺ کی تمام امّت کو بخشدے۔

الٰہی! اس عرفات کے میدان میں سب دعا کر رہے ہیں جس جس کی دعا آپ کو پسند آرہی ہے، آپ اس سے راضی ہیں، ہم کو بھی ان کی دعاؤں میں شامل کرلے اور ہماری دعاؤں میں ان کو شامل کرلے اور یہاں جتنی دعائیں نیک

بندوں نے آج تک کی ہیں، اور وہ قبول ہوگئی ہیں ان سب میں ہم کو بھی شریک کر لے اور قیامت تک جتنی دعائیں ہوتی رہیں گی، ہم کو برابر سب کی نیک دعاؤں میں شریک رکھنا اور ہمارا خاتمہ ایمان پر کرنا۔ یہ سب دعائیں ہمارے حق میں قبول ہوں اور جس جس نے دعا کے لئے کہا ہے یا چاہنے والے اور آئندہ جو ہم سے کہے سب کے حق میں قبول کر لینا۔

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ.

الٰہ العالمین! حج کرنے والوں اور عمرہ کرنے والوں کو آپ نے اپنا وفد کہا ہے ہم بھی ان میں سے ہیں، ہر وفد کو انعام ملا کرتا ہے اور زیارت کرنے والے کا اکرام ہوا کرتا ہے اور ہر سائل کو عطیہ دیا جاتا ہے ہم بھی اسی وفد میں ہیں، آپ کے گھر کی زیارت کو آئے ہیں ہم بھی سائل ہیں، ہم کو حرم کے دروازے پر بٹھایا، دروازے پر کھڑے التجا کر رہے ہیں آپ کی مغفرت کے امیدوار ہیں۔ الٰہی! ہماری امید پوری کر دے، اس شیطان لعین کو بے مراد کر دے ذلیل کر دے اور آئندہ اس کے مکر وفریب سے ہم کو بچا کر رکھنا، خاص کر موت کی آخری گھڑیوں میں اس مردود کو دور رکھنا۔ ہماری زبانوں پر اپنا کلمہ جاری کر دینا۔ الٰہی! ہم کو اور تمام مسلمانوں کو بخشدے تاکہ یہ مردود ذلیل ہو جائے۔

الٰہی! ہماری ضرورتیں اور جتنی حاجتیں دل میں ہیں، آپ سب جانتے ہیں، ان کو پورا کر دیجئے اور آئندہ ہم پکے نمازی، دین پر چلنے والے ہوں، حُسنِ خاتمہ، دوزخ سے نجات اور جنت کی کامیابی عنایت کر۔

الٰہی! دنیا والے جب ہمارا ساتھ چھوڑ دیں آپ ہمارا ساتھ نہ چھوڑنا۔

جب دنیا ہم کو بھول جائے آپ ہم کو نہ بھولنا اپنی رحمت سے یاد رکھنا۔ الٰہی! اولاد کا غم نہ دینا۔ الٰہی! آپ کی ناراضگی کی برداشت نہیں ہے۔ مولا! ناراض نہ ہونا، آپ کے عذاب کی سہار نہیں ہے بہت کمزور ہیں، آپ کی رحمت درکار ہے۔ الٰہی! مصیبت اور دُکھ تکلیف اور غم کی سہار نہیں ہے، بہت کمزور ہیں آپ کی رحمت سے فریاد ہے، آپ نے فرمایا ہے میری رحمت میرے غضب پر بڑھی ہوئی ہے، رحمت کرنا۔

اے میرے اللہ! کتنے آدمی عرفات میں اور تمام دنیا میں الگ الگ زبانوں میں تجھے پکار رہے ہیں، دعا کر رہے ہیں۔ آپ کی شان کتنی بڑی ہے بیک وقت آپ سب کی سن لیتے ہیں اور مراد پوری کر دیتے ہیں، اپنی معافی کی ٹھنڈک سے نواز دے آپ ارحم الراحمین ہیں۔ الٰہی! ہم جنت الفردوس مانگنے آئے ہیں اپنے کرم و فضل سے عطا کر دے، ہم کو بھی ہمارے ماں باپ اور اولاد کو بھی، بھائی بہنوں اور اقرباء کو اور تمام مؤمن مَردوں عورتوں کو عطا کر دے۔ یہ تمام دعائیں ہمارے جاننے والوں اور ہمارے سلسلے والوں، اور مشائخ کے لئے بھی قبول فرما۔

نیک حاجتیں پوری کرنا، مشکلات ہماری آسان کرنا، کل عالم کے مسلمان مردوں عورتوں کے بیماروں کو شفا دینا، غم زدوں کا غم دور کرنا، بیقراروں کی بیقراری دور کرنا، حقداروں کا حق دلانا، ظالم سے مظلوم کا حق دلانا، قرضداروں کا قرض ادا کرنا، بے روزگاروں کو روزگار دینا، بے اولادوں کو نیک اولاد دینا، اولاد والوں کی اولاد کو فرمان بردار کرنا۔ جب تک ہماری نسل چلے سب کو اسلام وایمان پر قائم رکھنا۔ ہم کو نیک دعاؤں کی توفیق دینا۔ گناہوں سے بچانا، توبہ کی

توفیق دینا، ایمان پر دنیا سے اٹھانا اور جو خیر آپ سے آپ کے نبی علیہ السلام نے مانگی ہیں ہم کو عطا کر دے اور جن شرّ وں سے انہوں نے آپ سے پناہ مانگی ان تمام شرّ وں سے ہم کو بچانا۔ اے اللہ! معافی دے عافیت دونوں جہاں کی دے اور اسلام لانے تک جتنے ہمارے والدہ اور والد کی طرف سے گزرے ہیں ان کے تمام خویش واقارب کی مغفرت کر دینا اور ہماری سب کی یہی دعا ہے۔

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلٰی الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

میدانِ عرفات میں دعا سے جس وقت فارغ ہوں اور رغبت ہو تو درجِ ذیل استغفار بھی کر لیں تو اچھا ہے۔

استغفار باعثِ نجات

ارشاد الساری میں حضرت مُلاّ علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ کوئی مظلوم قید خانہ میں چلا گیا، وہاں اس کو نبی کریم ﷺ کی زیارت ہوئی اور آپ نے اس قیدی کو مندرجہ ذیل استغفار تعلیم فرمائے جو عربی زبان میں ہیں ان کا ترجمہ یہاں لکھ دیا گیا ہے، روزانہ دس استغفار پڑھنے کے لئے فرمایا سات روز کے یہ کل ستّر استغفار ہوتے ہیں۔ جمعہ سے شروع کرے اور جمعرات کو ختم کرے۔ قیدی نے ان استغفارات کو پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے اس کو نجات دیدی۔

علامہ ابن حجر عسقلانی نے سند کے ساتھ نقل کیا ہے کہ حضرت امام حسن

بصریؒ کہتے ہیں میں نے ایک مرتبہ دعا کی حضور اکرم ﷺ کے روضۂ مبارک پر کہ کسی اللہ کے ولی کی جاگتے ہوئے زیارت ہوجائے کئی سال کے بعد ایسا اتفاق ہوا کہ میں عرفات کے میدان میں جبلِ صخرات کے پاس کھڑا تھا اچانک مجھے سات آدمی نظر آئے وہ اس جگہ کھڑے تھے جہاں وادیٔ نعمان کے سامنے پیلو کا درخت ہے، میرے دل نے خود یہ کہا کہ یہ اولیاء اللہ ہیں، میں نے سلام عرض کیا، انہوں نے بہت احسن جواب دیا۔ ان میں ایک شیخ تھے بہت نورانی چہرہ والے تھے۔ میں ان کے ساتھ بیٹھ گیا، نماز کا وقت آیا تو ایک شخص نے اذان دی اقامت ہوئی اور اس شخص نے نماز پڑھائی، میں نے بھی ان کے ساتھ نماز ادا کی۔ میرے خیال میں میں نے کبھی اس سے بہتر نماز ادا نہ کی ہوگی۔ شیخ نے نماز کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْرًا کہا، مجھے یہ خیال ہوا کہ یہ غائب نہ ہوجائیں فوراً شیخ نے کہا ہدایت پر وہی ہے جسے اللہ ہدایت دے۔ پھر ایک شخص سے کہا خدا تجھ پر رحم کرے اس کو سکھلا دے سو اس شخص نے مجھ سے کہا کہ دوزخ سے نجات دینے والا استغفار میں تین راتوں میں پڑھا کرتا ہوں، میں نے دریافت کیا کہ وہ راتیں کونسی ہیں اس شخص نے کہا ذوالحجہ کی ساتویں، نویں اور دسویں رات کو ان کا پڑھنے والا سمجھ کر پڑھے تو امید ہے اللہ تعالیٰ اس کو گھبراہٹ والے دن سے نجات عطا فرمائے اور امن سے رکھے۔ شاید اللہ تعالیٰ اس کو ولایت سے نوازے، میں نے عرض کیا وہ مجھے بھی بتادیجئے۔ سو اس شخص نے کہا وہ یہ ہیں:

اصل عربی تو ارشاد الساری میں ہے ان کا خلاصہ و مطلب درج ذیل ہے۔

معانی کے ساتھ ساتھ دل کو لگائے رکھیئے اور پڑھیئے:

(۱) ''اے اللہ! آپ نے مجھے عافیت بخشی، آپ کے فضل وکرم سے بہت نعمتیں آپ کی کھائیں اور برتیں آپ نے کبھی بھوکا نہیں رکھا، برابر روزی پہنچائی، آپ کی ان نعمتوں کے کھانے سے قوت آئی لیکن میں نے اس قوت کو بجائے آپ کی فرمانبرداری کے نافرمانی میں خرچ کیا، کتنے ہی میں نے عیب کئے، آپ نے لوگوں سے پردہ میں رکھا، کبھی آپ کا خوف آیا تو آپ کے امن وعافیت سے دھوکہ کھا گیا اور سمجھا کہ مجھے آپ نہ پکڑیں گے اور آپ کی پکڑ کا خیال بھی آیا تو آپ کے حلم کی طرف دھیان گیا اور عفووکرم کی امید میں گناہ کر بیٹھا۔ اے اللہ! میں ہر ایسے گناہ سے معافی چاہتا ہوں مجھے بخش دیجئے۔

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۲) ''اے پروردگار! میں آپ سے ہر اس گناہ کی معافی چاہتا ہوں جو آپ کے غضب کا باعث ہو، اور ہر اس گناہ سے بھی جس کو آپ نے منع کیا تھا اور میں کر گزرا، اور اس گناہ سے بھی معافی مانگتا ہوں جس کی نحوست سے میں آپ کی عبادت واطاعت سے محروم ہوا۔''

''فَصَلِّ وَسَلِّمْ'' اوپر لکھے ہوئے کی طرح پڑھے یَاخَیْرِ الْغَافِرِیْنَ تک۔

(۳) ''اے اللہ! میں ہر اس گناہ کی بھی معافی چاہتا ہوں کہ

میں نے آپ کی مخلوق میں سے کسی کو گناہ میں لگا دیا ہو حیلہ وحوالہ کر کے اس کو گناہ کی بات میں پھنسا دیا ہو، یا اسے تو اس گناہ کی بات کا علم نہ تھا میرے بتانے سے اس نے گناہ کو مانا اور کیا، کسی کے گناہ کا باعث ہوا ہوں، کل قیامت کے روز ان گناہوں کو لے کر کس طرح سامنے آؤں گا۔ الٰہی ! مجھے اور میرے ہر ایسے گناہ کو معاف فرما دے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۴) ''اے اللہ! میں ہر ایسے گناہ سے پناہ چاہتا ہوں جو گمراہی اور کفر کی طرف لے جائے، راہ سے بے راہ کر دے، لوگوں میں بے وقار کر دے، دنیا وآخرت میں رسوائی ہو جائے اور دیگر ایسے گناہ کر گزرا تو الٰہی! مجھے معاف فرما دے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۵) ''اے اللہ! ایسے گناہ کہ جن کے ارتکاب سے میں نے اپنے جسم کو تھکا دیا اور مخلوق سے پردہ کرتا رہا لیکن ہائے تجھ سے پردہ نہ ہو سکتا تھا لیکن تجھ سے پردہ میں ہو جانے کا خیال بھی نہ آیا۔ اس کے باوجود کہ آپ مجھ کو رسوا کر سکتے تھے مجھے رسوائی سے بچا لیا اور حقیقت میں آپ کے سوا اور کون ایسا ہے کہ گناہ دیکھتا ہو اور پردہ پوشی کرتا ہو۔ اے اللہ ! میرے

ہر گناہ کو معاف فرما دے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۶) ''اے پروردگار! میں تو نافرمانی کرتا رہا لیکن آپ نے اپنے حلم سے مجھ ڈھیل دیدی، مجھے گناہ کرتے ہوئے دیکھ کر بھی مجھے چھوڑے رکھا، اس بداعمالی کے ساتھ میں نے جو مانگا آپ نے دیا۔ آپ کا کہاں تک شکر ادا کردوں، مجھ پر میرے دشمنوں نے خفیہ وعلانیہ حملے کئے، مجھے ایذا پہنچانی چاہی لیکن آپ نے مجھے ان سے ان کے حملوں سے بچالیا اور مجھے رسوا نہ ہونے دیا۔ آپ نے مجھ گنہگار و عاصی کی اس طرح مدد کی جیسے آپ اپنے اطاعت گذار بندوں کی مدد فرماتے ہیں، مجھے اس طرح رکھا جیسے اپنے پسندیدہ بندوں کو رکھا کرتے ہیں لیکن اے پروردگار! اس کرم کے ہوتے ہوئے بھی میں معاصی ہی کا ارتکاب کرتا رہا اور باز نہ آیا، الٰہی! مجھے محض اپنے فضل وکرم سے بخش دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۷) ''اے پروردگار! میں نے کتنی بار توبہ کی، قسمیں کھائیں، واسطے دیئے کہ اب یہ گناہ نہ کروں گا، لیکن جب شیطان نے اس گناہ کی طرف دعوت دی، مجھے میرے نفس نے اس کو مزین کرکے سامنے کیا تو میں نے بے دھڑک اس گناہ کا ارتکاب کیا۔

افسوس مجھے لوگوں سے تو حیا آئی لیکن آپ سے کبھی حیا نہ کی کہ آپ ہر وقت دیکھنے اور خبر رکھنے والے ہیں۔ یہ جانتے ہوئے بھی کہ آپ سے کہاں چھپ سکتا ہوں نہ کوئی مکان نہ اندھیرا، نہ کوئی حیلہ و تدبیر آپ سے اوجھل کر سکتا ہے۔ افسوس میری اس جرأت پر کہ جس کام کو آپ نے منع کیا تھا میں نے جان کے بھی مخالفت کی پھر بھی آپ نے پردہ فاش نہ کیا بلکہ اپنے بندوں میں اس طرح شامل رکھا کہ گویا میں بھی آپ کا فرمانبردار بندہ ہوں، ان گناہوں سے شرمندہ ہوں کہ ان کو سوائے آپ کے اور کوئی نہیں جانتا اگر آپ چاہتے گناہ کرنے کے بعد کوئی نشان چہرے پر لگا دیتے لیکن اے اللہ! تو نے نیکوں کا سا چہرہ بنائے رکھا، لوگوں کی نگاہ میں باعزت رہا، لوگ مجھے اپنے نزدیک اچھا ہی سمجھتے رہے ورنہ میں تو جیسا تھا آپ کے علم میں ہے، یہ محض آپ ہی کا فضل و کرم تھا۔ الٰہی! ایسے سب گناہ میرے بخش دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۸) ''اے اللہ! میں ہر اس گناہ کی معافی چاہتا ہوں جس کی لذت سے میں نے ساری رات کالی کر دی، اس کی فکر میں دماغ سوزی کرتا رہا، رات سیاہ کاری میں گزاری اور صبح نیک بن کر باہر آیا حالانکہ میرے دل میں بجائے نیکی کے وہی گناہ کی گندگی بھری رہی۔ اے پروردگار! تیری ناراضگی کا کوئی خوف ہی نہ کیا،

میرا کیا حال ہوگا۔ الٰہی! مجھے اپنی مہربانی سے معاف فرمادے۔‘‘

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۹) ’’اے اللہ! میں اس گناہ کی بھی معافی چاہتا ہوں جس کے سبب آپ کے کسی ولی پر ظلم کیا ہو یا آپ کے کسی دشمن کی مدد کی ہو یا تیری مخالف میں چل کھڑا ہوا ہوں یا تیرے اوامر ونواہی کے خلاف تگ ودو میں لگا رہا ہوں ایسے سب گناہ معاف فرمادیجئے۔‘‘

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۱۰) ’’اے اللہ! اس گناہ سے بھی معافی دے کہ میں نے مسلمانوں میں بغض وعداوت اور منافرت پھیلادی ہو یا میرے گناہوں کے باعث مسلمانوں پر آفت ومصیبت آگئی ہو یا میرے گناہ کی وجہ سے دشمنان اسلام کو ہنسنے کا موقع ملا ہو یا دوسروں کی میرے گناہ کی وجہ سے پردہ دری ہوئی ہو یا میرے گناہ کے باعث مخلوق پر بارش برسانے سے روک لی گئی ہو، الٰہی! میرے سب گناہ بخش دیجئے۔‘‘

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۱۱) ’’اے اللہ! آپ کی ہدایت آجانے کے بعد اور دین کی بات کا علم ہوجانے کے بعد بھی میں نے اپنے آپ کو غافل بنائے

رکھا، آپ نے حکم دیا، یا منع کیا، کسی عمل کی رغبت دلائی، اپنی رضا
ومحبت کی طرف بلایا اور اپنے قریب کرنے کے لئے اعمال خیر کی
دعوت دی۔ آپ نے سب کچھ انعام کیا لیکن میں نے کوئی پرواہ
نہ کی۔ الٰہی! میری ہر ایسی خطا کو معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۲) ''اے اللہ! جس گناہ کو کر کے میں بھول گیا ہوں لیکن آپ
کے یہاں وہ لکھا ہوا ہے میں نے اس کو ہلکا سمجھا لیکن نافرمانی پھر
نافرمانی ہے وہ آپ کے یہاں موجود پاؤں گا، میں نے بارہا
علانیہ گناہ کیا آپ نے چھپالیا، لوگوں نے دھیان نہ کیا اور ہر ایسا
گناہ جس کو آپ نے اس لئے رکھ چھوڑا ہے کہ توبہ کرے گا تو
معاف کریں گے الٰہی! میں سچے دل سے توبہ کرتا ہوں مجھے معاف
فرمادیجئے اور میری توبہ قبول فرمالیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۳) ''اے اللہ! میں نے ایسے گناہ بھی کئے کہ میں کرتا رہا
اور ڈرتا ہوں کہ اب پکڑا جاؤں گا مگر آپ نے بچائے رکھا،
میں نے گناہ کرنے میں پوری کوشش صرف کردی، رسوائی کا
بھی خیال نہ کیا لیکن آپ نے پردہ پوشی ہی فرمائی۔ الٰہی! وہ
گناہ بھی میرے معاف کردے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۴) ''اے اللہ! مجھے اس گناہ کی وعید اور سزا معلوم تھی، آپ نے اس کے عذاب سے ڈرایا، اس کی برائی بیان کی مجھے علم تھا لیکن نفس اور شیطان نے اسے ایسا سجایا کہ میں نے آپ کی وعید ودھمکی سے بے اعتنائی برتی، اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۵) ''اے اللہ! میں ہر ان گناہوں سے معافی چاہتا ہوں جو آپ کی رحمت سے دور کردیں اور عذاب میں مبتلا کرنے کا ذریعہ ہوں۔ عزت سے محروم کردیں اور بُرائی کے لائق کردیں، آپ کی نعمتوں کے زوال کا سبب ہوں۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۶) ''اے اللہ! میں ہر اس گناہ سے معافی چاہتا ہوں جس سے میں نے آپ کی کسی مخلوق کو عار دلائی ہو، یا آپ کی مخلوق کو فعلِ قبیح میں مبتلا کردیا ہو اور خود میں بھی اس میں لگ گیا ہوں اور جرأت کے ساتھ کررہا ہوں۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۷)''الٰہ العالمین! گناہ کر کے توبہ اور توبہ کرنے کے بعد پھر وہی کیا۔ اپنی توبہ کو جانتا رہا اور گناہ کرتا رہا۔ رات کو معافی مانگی دن کو پھر وہیں چلا گیا اور بار بار یہی حال رہا۔ الٰہی! میں اپنے گناہوں کا اقراری ہوں اور آپ کی نعمتوں کا بھی اقرار کرتا ہوں مجھے معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۱۸)''اے اللہ! میں نے آپ سے کوئی وعدہ کیا ہو یا نذر مان کر کوئی عبادت واجب کی ہو یا آپ کی مخلوق سے وعدہ کر کے پھر گیا ہوں یا غرور میں آکر اس کو ذلیل وحقیر سمجھا ہوں، اے اللہ! اس کی ادائیگی کی توفیق عطا فرما اور مجھے معاف فرمادے۔''

(۱۹)''الٰہی! آپ نے نعمت پر نعمت عطا کی اس سے قوت آئی لیکن آپ کی اس دی ہوئی قوت کو میں نے آپ ہی کی نافرمانی میں خرچ کیا، کتنا بُرا کیا آپ نے تو کھلایا پلایا اور میں نے آپ ہی کی مخالفت کی آپ کو ناراض کر کے مخلوق کو راضی کیا، نادم ہوں بُرا کیا۔ اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۲۰)''الٰہ العالمین! کتنی بار ایسا ہوا کہ میں نیکی کے ارادے سے چلا مگر راستے ہی میں گناہ کی طرف چلا گیا اور جہاں تیرا غضب

نازل ہوتا وہاں نفس کو راضی کیا اور آپ کی ناراضگی کی پرواہ نہ کی۔ میں آپ کے غضب وعذاب کو بھی جانتا تھا مگر شہوت نے ایسا حجاب ڈالدیا یا کسی دوست نے ایسا ورغلایا کہ گناہ ہی اچھا معلوم ہوا۔ الٰہی! یہ سب کرتوت کر کے آیا ہوں اور اس امید میں آیا ہوں کہ آپ ضرور سب گناہ معاف فرمادیں گے، اب اس امیدوار کو ناامید نہ فرمانا، میرے سب گناہ معاف فرمادیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۱) ''اے اللہ! میرے گناہوں کو آپ مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں، میں تو کر کے بھول بھی گیا ہوں مگر آپ کے علم میں سب ہیں۔ کل بروز قیامت آپ مجھ سے سوال کریں گے۔ سوائے اقرار کرنے کے اور کیا جواب دوں گا۔ اے اللہ! مؤاخذہ نہ فرمانا آج ہی وہ سب گناہ معاف فرمادیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۲) ''اے اللہ! بہت سے گناہ اس طرح کئے ہیں کہ میں جانتا تھا کہ آپ کے سامنے ہوں مگر خیال کیا توبہ کرلوں گا، معافی چاہ لوں گا۔ الٰہ العالمین! گناہ کرلیا اور نفس وشیطان نے توبہ واستغفار سے باز رکھا، گناہ پر گناہ کرتا چلا جاتا رہا۔ الٰہی! میری اس جرأت پر نظر نہ فرمانا، اپنی شانِ کریمی کے صدقے مجھے

معاف فرمادے میں توبہ کرتا ہوں، معافی چاہتا ہوں۔ اے اللہ!
مجھے معاف کردے۔ آپ کے سوااور کون معاف کرنے والا ہے۔"
فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ
(۲۳) "الٰہ العالمین! ایسا بھی ہوا کہ گناہ کر کے میں نے
آپ سے حسن ظن رکھا کہ آپ عذاب نہ دیں گے، آپ
معاف کردیں گے اس وقت میرے نفس نے یہی پٹی پڑھائی
کہ اللہ کا کرم ورحمت تو بہت وسیع ہے اور آپ پردہ ڈالتے
رہے بس میں سمجھا کہ جب وہ پردہ پوشی فرمارہے ہیں تو عذاب
بھی نہ دیں گے بس اسی خیال میں آکر بہت سے گناہ کرلئے،
اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔"
فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ
(۲۴) "اے اللہ! ان گناہوں کی بھی معافی چاہتا ہوں جن کی
وجہ سے دعا کے قبول ہونے سے محروم ہوگیا، روزی کی برکت اور
خیر نہ رہی، ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔"
فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ
(۲۵) "اے اللہ! جن گناہوں کے سبب لاغری آتی ہے اور
نقاہت چھاجاتی ہے بروزِ قیامت حسرت وندامت ہوگی ان

گناہوں کو بھی معاف فرما دے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۶)''الٰہی! جو گناہ باعثِ تنگی رزق ہوں، باعثِ مانعِ خیر وبرکت ہوں، باعثِ محرومی وحلاوت عبادت ہوں سب معاف فرما دے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۷)''اے اللہ! جس گناہ کی میں نے تعریف کی ہو یا کینہ کی طرح دل میں چھپایا ہو یا دل میں عزم مصمم کرلیا ہو کہ یہ گناہ کروں گا یا زبان سے اظہار بھی کردیا ہو یا وہ گناہ جو میں نے اپنے قلم سے لکھا ہو یا اعضاء سے اس کا ارتکاب کرلیا ہو یا اپنے ساتھ دوسروں کو بھی اس گناہ کے کرنے پر آمادہ کیا ہو ایسے سب گناہوں کو معاف فرمادیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۸)''الٰہ العالمین! میں نے گناہ رات کو بھی کیے دن کو بھی کیے لیکن آپ نے اپنے حلم سے پردہ پوشی فرمائی کہ کسی مخلوق کو اس کا علم نہ ہونے دیا، میں نے آپ کی اس ستاری فرمانے کا کچھ خیال نہ کیا۔ میرے نفس نے اس گناہ کو پھر مزیّن کرکے پیش کیا اور گناہ

کو گناہ سمجھتے ہوئے پھر کر گزرا۔ میں بار بار ایسا ہی کرتا رہا۔ الٰہ العالمین! میرے اس حال کو آپ خوب جانتے ہیں آئندہ ایسا نہ کروں گا آپ سے توفیق مانگتا ہوں میں توبہ کرتا ہوں معافی چاہتا ہوں الٰہی! معاف فرما دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۲۹) ''الٰہ العالمین! بہت سے گناہ بڑے تھے لیکن میں نے ان کو چھوٹا سمجھا اور محض اس خیال سے کہ کرلو، دیکھا جائے گا میں کر گزرا۔ اب آئندہ ایسا نہ کروں گا آپ بچنے کی توفیق دیدینا اب میں معافی چاہتا ہوں ایسے سب گناہ بخش دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۰) ''الٰہی! میں نے آپ کی کسی مخلوق کو گمراہ کیا ہو، اس کو گناہ کی بات بتائی ہو، اکسایا ہو، اپنے آپ کو بچانے کی خاطر اس کو گناہ میں پھنسا دیا ہو یا میرے نفس نے گناہ کو ایسا سجا دیا ہو کہ مجھے دیکھ کر دوسرا اس گناہ میں مبتلا ہو گیا ہو، اور جان بوجھ کر گناہ کرتا رہا۔ الٰہ العالمین! سب گناہوں کو معاف کر دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۱) ''میں نے امانت میں خیانت کی ہو۔ خیانت مال کی ہو

یا زبان کی ہوا ور نفس نے اس کو مزین کر دیا اور میں اس میں مبتلا ہو گیا یا شہوانی خیانت کر لی ہو یا کسی کو گناہ کرنے میں امداد دی ہو یا کسی بھی طریقہ سے اس کو گناہ کرنے پر قوت پہنچائی ہو یا اس کا ساتھ دیا ہو، کبھی کوئی نصیحت کرنے والا آیا میں نے اس کو بُرا بھلا کہا ہو، کسی قسم کی اس کو ایذا دی ہو یا تکلیف پہنچائی ہو یا کسی حیلہ کے ذریعہ اس کو ناحق ستایا ہو اے اللہ! میں معافی چاہتا ہوں مجھے معاف فرمادے۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۳۲) "اے اللہ! میں آپ سے گناہ کی معافی چاہتا ہوں جس کی وجہ سے آپ کے غضب کے قریب ہو گیا ہوں یا کسی مخلوق کو گناہ کی طرف لے گیا یا ایسی خواہش دلائی ہو کہ وہ اطاعت وعبادت سے دور ہو گیا ہو۔"

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۳۳) "اے اللہ! میں نے عُجب کیا ہو، ریاکاری کی ہو، کوئی آخرت کا عمل شہوت کی نیت سے کیا ہو، کینہ، حسد، تکبر، اسراف، کذب، غیبت، خیانت، چوری، اپنے اوپر اِترانا، دوسرے کو ذلیل کرنا یا اس کو حقیر سمجھ کر یا حمیت وعصبیت میں آکر بے جا سخاوت، ظلم، لہو ولعب، چغلی یا اور کوئی گناہ کبیرہ کا

ارتکاب کیا ہو جس کے سبب میں ہلاکت میں آ گیا ہوں، الٰہی مجھے معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۴) ''اے اللہ! غیر اللہ سے عقلی طور پر ڈر گیا ہوں، ترے کسی ولی سے دشمنی کی ہو، الٰہی! تیرے دشمنوں سے دوستی کی ہو اور تیرے دوستوں کو رسوا کیا ہو یا ترے غضب میں آ جانے کا کام کیا ہو تو الٰہی! مجھے معاف فرمادے، میری توبہ ہے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۵) ''الٰہ العالمین! وہ گناہ جو آپ کے علم میں موجود ہیں اور میں بھول گیا ہوں ان سب گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۶) ''اے اللہ! کوئی گناہ کیا اور اس سے توبہ کی لیکن جرأت کر کے پھر اس توبہ کی پرواہ نہ کی ہو یکے بعد دیگرے کرتا چلا گیا۔ الٰہی! ان تمام معاصی سے پناہ دیدے اور مجھے بخش دے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۷) ''اے اللہ! جس گناہ کے کرنے سے عذاب کے قریب

ہوگیا ہوں اور آپ سے محروم ہوگیا ہوں یا تیری رحمت سے وہ گناہ حجاب میں ہوگیا ہو یا اس کی وجہ سے تیری کسی نعمت سے محروم ہوگیا ہوں، ان تمام گناہوں کی معافی چاہتا ہوں۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۸) ''یا الٰہی! میں نے آپ کے مقید حکم کو مطلق کردیا ہو یا مطلق حکم کو مقید کردیا ہو اور میں اس کی وجہ سے خیر سے محروم کردیا گیا ہوں اے اللہ! اس کو معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۳۹) ''اے اللہ! جو گناہ آپ کے عافیت دینے کے باجود عافیت میں دھوکہ کھا کر کرلیا ہو یا تیری نعمت کو غلط ناجائز استعمال کیا ہو یا آپ کے رزق کی وسعت کے وجہ سے گناہوں میں مبتلا ہوگیا یا عمل تیری رضا کے لئے کررہا تھا لیکن نفس کی شہوت کے غلبہ سے وہ کام تیری رضا سے نکل گیا ہو اس کی معافی دیدے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۴۰) ''اے اللہ! کوئی گناہ تھا میں نے رخصت سمجھ کر کرلیا، جو حرام تھا اس کو حلال سمجھ کر کرلیا ہو تو آج اسے بھی معاف فرمادیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۴۱) ''اے اللہ! بہت سے گناہ آپ کی مخلوق سے چھپا کر کر لئے لیکن آپ سے کہاں چھپا سکتا تھا، الٰہی! میں اپنا عذر پیش کرتا ہوں اور آپ سے معافی چاہتا ہوں، معافی چاہنے کے بعد بھی گناہ ہو جائے تو اس کی بھی معافی چاہتا ہوں مجھے بخش دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۴۲) ''الٰہی! جس گناہ کی طرف میرے پیر چلے ہوں، میرے ہاتھ بڑھے ہوں، میری نگاہوں نے ایسا ویسا دیکھا ہو، زبان سے گناہ ہوئے ہوں، آپ کا رزق بے جا برباد کر دیا ہو لیکن آپ نے باوجود اس کے اپنا رزق مجھ سے نہیں روکا اور عطا کیا۔ میں نے پھر اس عطا کو تیری نافرمانی میں لگایا اس کے باوجود میں نے زیادہ رزق مانگا، آپ نے زیادہ دیا، میں نے گناہ علی الاعلان کیا لیکن آپ نے رسوا نہ ہونے دیا۔ میں گناہ پر اصرار کرتا رہا آپ برابر حلم فرماتے رہے۔ پس اے اکرم الاکرمین! میرے سب گناہ معاف فرما دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۴۳) ''اے اللہ! جس گناہ کے صغیرہ ہونے سے عذاب آئے،

جس گناہ کے کبیرہ ہونے سے عذاب زیادہ ہوجائے اوران کے وبال میں ابتلا ہوجائے اوران پر اصرار کرنے سے نعمت زائل ہوجائے ایسے سب گناہ میرے معاف کردیجئے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۴۴) "اے اللہ! جس گناہ کو صرف آپ نے دیکھا آپ کے سوا کسی نے نہ دیکھا اور سوائے آپ کے عفو ونجات کا کوئی ذریعہ نہیں انہیں بھی آپ معاف فرمادیجئے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۴۵) "الٰہی! جس گناہ سے نعمت زائل ہوجائے، پردہ دری ہوجائے، مصیبت آجائے، بیماری لگ جائے، درد ہوجائے یا وہ کل کو عذاب لائے ان گناہوں کو بھی معاف فرمادیجئے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۴۶) "الٰہ العالمین! جس گناہ کی وجہ سے نیکی زائل ہوگئی، گناہ پر گناہ بڑھے، تکالیف اتریں اور تیرے غضب کا باعث ہوں ان سب گناہوں کو معاف فرمادے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۴۷) ''اے اللہ! گناہ تو صرف آپ ہی معاف کر سکتے ہیں، آپ نے بہت سے گناہ اپنے علم میں چھپا لئے ہیں، آپ ان کو معاف کر دیجئے۔''

يَا اَهْلَ التَّقْوٰى وَيَا اَهْلَ الْمَغْفِرَةِ

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۴۸) ''اے اللہ! میں نے تیری مخلوق پر کسی قسم کا ظلم کیا یا تیرے دوستوں کے خلاف چلا، تیرے دشمنوں کی امداد کی ہو، اہل اطاعت کے مخالف کی ہو، اہل معصیت سے جا ملا ہوں، ان کا ساتھ دیا ہو، الٰہی! ان گناہوں کو بھی معاف فرما دے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۴۹) ''اے اللہ! جن گناہوں کے باعث ذلّت وخواری میں آ گیا ہوں یا تیری رحمت ہی سے ناامید ہو گیا ہوں یا طاعت کی طرف آنے سے گریز کرتا رہا، اپنے گناہ کو بڑا سمجھ کر، ناامیدی پیدا کر لی ہو اسے معاف فرما دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۵۰) ''اے اللہ! بعض گناہ ایسے بھی کئے ہیں کہ میں جانتا تھا کہ یہ گناہ کی بات ہے اور آپ میرے حال کو جانتے ہو لیکن گناہ

کو ہلکا خیال کیا اور تیری پکڑ کا خیال نہ کیا۔ اپنی رَو میں کرگزرا، الٰہی! ان کو بھی معاف فرمادیجئے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۵۱) "الٰہ العالمین! دن کی روشنی میں تیرے بندوں سے چھپ کر گناہ کیا اور رات کے اندھیرے میں تیرا حکم توڑا یہ صرف میری نادانی ہی تھی کیونکہ میں یہ جانتا ہوں کہ آپ کے نزدیک ہر پوشیدہ ظاہر ہے، آپ جو چاہیں کر سکتے ہیں آپ کے یہاں سوائے آپ کی رحمت کے نہ مال کام آئے گا، نہ اولاد کام آئے گی۔ اے اللہ! مجھے قلبِ سلیم عطا فرما اور مجھے معاف فرما۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۵۲) "اے اللہ! ان گناہوں سے جن کی وجہ سے تیرے بندوں میں مبغوض ہو جاؤں اور تیرے دوست نفرت کرنے لگیں اور تیرے اہل طاعت کو وحشت ہونے لگے ایسے گناہوں کا ارتکاب کرلیا ہو تو آپ معاف فرمادیجئے اور ان حالات سے پناہ میں رکھئے۔"

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۵۳) "الٰہی! جو گناہ کفر تک پہنچائے، تنگی اور محتاجی لائے تنگی

وسختی کا سبب ہوجائے، خیر سے دور کردے، پردہ دری کا سبب بن جائے، فراخی کو روک لے، اگر کر لئے ہوں معاف فرما ورنہ محفوظ رکھ یاالٰہ العالمین!۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۴) ''الٰہ العالمین! جو گناہ عمر کو خراب کریں امید سے ناامید کردیں، نیک اعمال کو برباد کردیں، الٰہی! ایسے گناہوں سے بچا کر رکھنا اگر کر لئے ہوں تو معاف فرمانا۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۵) ''اے اللہ! آپ نے قلب کو پاک کیا، میں نے گناہوں سے ناپاک کرلیا، آپ نے پردہ رکھا میں نے خود اس کو چاک کردیا اپنے بُرے اخلاق کو مزین کیا اور نیک بنا رہا ایسے گناہ بھی معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۶) ''الٰہی! وہ گناہ جن کے ارتکاب سے آپ کے وعدوں سے محروم ہوجاؤں اور آپ کے غصہ وعذاب میں آجاؤں، الٰہی! مجھ پر رحمت رکھنا اور ایسے سب گناہ فرمادیں۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ

عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۷) ''اے اللہ! ایسے گناہوں سے بھی معافی چاہتا ہوں جن کی وجہ سے آپ کے ذکر سے غافل رہا ہوں اور آپ کی وعیدوں اور ڈرانے کی آیات سے لاپرواہ ہوگیا اور سرکشی کرتا رہا، الٰہی! معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۸) ''الٰہ العالمین! تکالیف میں مبتلا ہوکر کبھی میں نے شرک کرلیا ہو یا آپ کی شان میں گستاخی کرلی ہو، آپ کے بندوں سے آپ کی شکایت کی ہو بجائے آپ کے در پر آنے کے بندوں پر حاجت اتاری ہو یا آپ کی مخلوق کے سامنے اس طرح مسکینی کا اظہار کیا ہو یا چاپلوسی کی ہو کہ جیسے حاجت روائی اسی کے قبضے میں ہے۔ الٰہ العالمین! ایسے گناہوں کی بھی معافی عطا فرما۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۵۹) ''الٰہی! ان معاصی کی مغفرت کا طلب گار ہوں کہ بوقتِ معصیت تیرے سوا کسی دوسرے کو پکارا ہو اور غیر اللہ سے امداد کی دعا کی ہو۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۶۰) ''الٰہ العالمین ! تیری عبادت میں جانی و مالی گناہ کا اختلاط کرلیا یا مال کی طمع میں شرع کا خیال نہ کیا ہو یا کسی مخلوق کی اطاعت کی اور تیری نافرمانی کی، تیرے حکم کو ٹالا اور اس کے برخلاف مخلوق کے حکم کو سراہا ہو، محض دنیا کی خاطر ناجائز منّت وسماجت کی ہو حالانکہ میں جانتا بھی ہوں کہ آپ کے سوا کوئی حاجت پورا کرنے والا نہیں ، الٰہی ! ان گناہوں کو بھی معاف فرمادے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۶۱) ''الٰہی ! گناہ تو بڑا تھا مگر نفس نے معمولی سمجھا اور اس کے کرتے ہوئے نہ ڈرا نہ رکا، الٰہی ! ان کی بھی معافی دیدے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۶۲) ''الٰہ العالمین ! آخری سانس تک جتنے گناہ ہو چکے ہوں گے، سب بخش دیجئے اول بھی، آخر کے بھی، بھولے سے کئے یا جان بوجھ کے کئے، خطا ہوگئی، قلیل وکثیر، صغیرہ وکبیرہ، باریک اور موٹے، پرانے اور نئے، پوشیدہ وظاہر، الٰہ العالمین ! ان سب گناہوں کو بخش دیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ

(۶۳)''اے اللہ! جتنے حقوق تیری مخلوق کے مجھ پر ہیں، میں ان کے عوض مرہون ہوں، الٰہی! ان سب کو میری طرف سے ان کے حقوق ادا کر دیجئے بلکہ ان کے حقوق سے اوپر ان کو زیادہ دیدیجئے اور مجھے ان سے معاف کرادیجئے، میرے تمام ہر قسم کے اہل حقوق کو بخش دیجئے، ان کو دوزخ سے بچا کر جنت الفردوس عطا فرمائیے، اے اللہ! اگر چہ حقوق بہت ہیں مگر آپ کے پردہ عفو میں کچھ بھی نہیں مجھے سبکدوش فرما کر عفو و عافیت و معافات کے ساتھ دنیا سے اٹھائیے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۶۴)''اے اللہ! کسی آپ کے بندے یا بندی کا مال ناحق لیا ہو کسی کی آبرو خراب کر دی ہو، اس کے جسم کے کسی حصہ پر مارا ہو، اس پر ظلم کیا ہو، انہوں نے مطالبۂ حق کیا لیکن میں نے عدم استطاعت کی وجہ سے نہ دیا ہو یا لاپرواہی برتی ہو ان سے بھی معاف نہ کرا سکا ہوں، آپ کے سب اختیار میں ہے میری معافی فرمادیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِيْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ

(۶۵)''الٰہ العالمین! جتنے میرے گناہ آپ کے علم میں ہیں سب معاف فرمادیجئے۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ
(٦٦) ''اے اللہ! آپ کا وعدہ ہے کہ اگر کوئی بندہ اتنے کہ زمین
وآسمان بھر جائے گناہ لے کربھی آئے تو میں اتنی مغفرت لے کر چلتا
ہوں اور اسے معاف کر دیتا ہوں، الٰہی! مجھے بھی معاف فرمادیجئے۔''
فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ
(٦٧) ''الٰہ العالمین! جب بندہ تین مرتبہ رَبِّ اغْفِرْلِیْ کہتا
ہےتو آپ فرماتے ہیں، اے بندے! میں نے معاف کیا اور
مجھے کوئی پرواہ نہیں۔ الٰہ العالمین! میں تین مرتبہ استغفار کرتا
ہوں۔ رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ، رَبِّ اغْفِرْلِیْ۔''
فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ
(٦٨) ''الٰہ العالمین! کل حساب کے وقت مجھ سے حساب نہ لینا
بلاحساب جن بندوں کو آپ جنت میں بھیجیں گے، مجھے بھی معاف
فرما کر ان کے ساتھ کر دینا۔''
فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ
عَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَاغْفِرْہُ لِیْ یَا خَیْرَ الْغَافِرِیْنَ
(٦٩) ''الٰہ العالمین!'' اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الَّذِیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ
الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ'' کہتا ہوں اور میری دعا یہ ہے کہ

ہر آن ہر حرکت وسکون پر ابدالآباد تک میرے نامۂ اعمال میں لکھے جانے کا حکم دیدیں کہ ہر وقت میری معافی ہوتی رہے اور میرے نامۂ اعمال میں اتنے استغفار کثرت سے ہو جائیں تا کہ اس دن مجھے خوشی حاصل ہو۔''

فَصَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَاغْفِرْهُ لِىْ يَا خَيْرَ الْغَافِرِيْنَ (۷۰) ''اے اللہ! رسول کریم ﷺ روزانہ ستر بار استغفار فرماتے تھے میں نے بھی یہ عدد پورا کیا ہے، اے اللہ! حضور اکرم ﷺ کے طفیل وواسطہ سے میری مغفرت فرمادے۔ آپ ہر چیز پر قادر ہیں۔''

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ صَلٰوةً دَائِمَةً بِدَوَامِكَ بَاقِيَةً بِبَقَائِكَ لَامُنْتَهٰى لَهَا دُوْنَ عِلْمِكَ صَلٰوةً تُرْضِيْكَ وَتُرْضِيْهِ وَتَرْضٰى بِهَا عَنَّا يَارَبَّ الْعٰلَمِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذٰلِكَ سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ.

حضرت علی کرم اللہ وجہہ ان استغفار کو روزانہ صبح پڑھا کرتے تھے، یہ ان کا ترجمہ تقریبی ہے۔

دعاء

الٰہ العالمین! اس در پر آئے جہاں سردار دو جہاں ﷺ آئے، آپ کے صحابۂ کرام آئے، قطب وغوث اور ابدال آتے ہیں، اولیاء کرام آتے ہیں۔ اے اللہ! آپ کے نیک بندے اس جگہ آتے ہیں، یہاں غوث اعظمؒ کنکریوں پر سر رکھ کر رو رہے تھے اور یوں کہتے تھے۔ الٰہ العالمین! اگر لائق بخشش ہوں تو ضرور بخش دیجئے، اگر بخشش کے لائق نہیں ہوں تو بروزِ قیامت مجھے نابینا اٹھانا تاکہ نیکوں کے سامنے شرمسار نہ ہوں۔ اسی مقام پر بندۂ عاصی حاضر ہوا ہے، اپنے کئے پر نادم وتائب ہے اور معافی کا خواستگار ہے۔ الٰہ العالمین! امن وسکون مل جائے، ہر قسم کی دائمی عافیت کا طلبگار ہے، دنیا وآخرت میں مجھے، میری اولاد واحباب اور تمام مسلمانوں کو عافیت دے، اے اللہ! میرے عیبوں پر پردہ رکھنا اور جس بات سے میں ڈر رہا ہوں اس سے نجات دینا، ہماری سامنے سے حفاظت فرما، ہماری پیچھے سے حفاظت فرما، ہمارے اوپر سے حفاظت فرما۔ الٰہی! ہم اپنے پیروں کے نیچے سے ہلاک نہ ہوجائیں اے حیّ اے قیوم! تیری رحمت سے فریاد چاہتا ہوں دنیا کی، دین کی جتنی بھلائیاں ہوسکتی ہے سب ہی مانگنے آیا ہوں، عطا فرمادے آپ ارحم الراحمین ہیں۔

الٰہی! میرے گناہ معاف فرمادے، میرے گھر میں فراخی اور میری روزی

میں، میرے گھر والوں کی روزی میں برکت عطا فرما، اپنی رحمت کے دروازے کھول دے اور ہم پر روزی کے دروازے سہل و آسان کر دے۔

اے جبرئیل کے معبود! اے میکائیل و اسرافیل کے خدا! اے ابراہیم و اسماعیل و اسحاق علیہم السلام کے معبود! ہم کو عافیت دے اور ہم پر کسی ایسی مخلوق کو مسلط نہ فرما جو ہم پر رحم نہ کرے اور ہم کو اس کی برداشت نہ ہو اور ہم کو ہمارے دین سے برگشتہ بنا دے۔

الٰہ العالمین! آپ میری بات بالکل سُن رہے ہیں اور جہاں بیٹھا ہوا دعا کر رہا ہوں آپ دیکھ رہے ہیں، آپ میرے ظاہر کو بھی جانتے ہیں اور میرے باطن کو بھی جانتے ہیں، میری ہر بات آپ کے نزدیک عیاں اور ظاہر ہے میری کوئی بات آپ سے پوشیدہ نہیں ہے اور میں محتاج ہوں، سختی میں آیا ہوں، آپ سے فریاد کر رہا ہوں، آپ پناہ دینے والے ہیں، اپنے گناہوں کی وجہ سے خوفزدہ ہوں، عذاب سے ڈر رہا ہوں، اپنے گناہوں کا اقراری ہوں، آپ سے ہاتھ جوڑ کر اس طرح مانگ رہا ہوں جس طرح مسکین اور سائل مانگا کرتا ہے، عاجزی کر رہا ہوں جس طرح ایک گنہگار ذلیل آپ کے سامنے عاجزی کیا کرتا ہے اور اس طرح پکار رہا ہوں جیسے کوئی خوفزدہ نابینا اور بے یارومددگار آپ سے مانگا کرتا ہے۔ آپ کے سب کچھ اختیار میں ہے، ہماری گردنیں آپ کے سامنے جھکی ہوئی ہیں۔ رو رہا ہوں، میری ناک خاک آلودہ ہے، میں نے اپنی آبرو گناہوں سے خراب کر لی ہے۔ مجھے امید ہے آپ میری دعا ضرور سُنیں گے، مجھے محروم نہ کریں گے آپ ہم پر مہربان رؤف و رحیم ہو جایئے اور جتنے سوالی ہیں سب سے اچھا

سوالی کر دیجئے، آپ سے اچھا اور کون دینے والا ہے۔

میں آپ کو اس نام کا واسطہ دیتا ہوں جس کو آپ نے زمین پر رکھا اس نام کی برکت سے زمین ٹھہر گئی، اس نام کو آسمان پر رکھا تو اس کی برکت سے وہ بلند ہو گیا اسی نام کو پہاڑوں پر رکھا تو وہ قائم ہو گئے، الٰہی! آپ کو اس نام کا واسطہ جس سے عرش ٹھہرا ہوا ہے آپ کا وہ نام جو طاہر و مطہر ہے جس کو آپ نے اپنی کتابوں میں نازل کیا۔ جس نام کی برکت سے دن روشن ہو گیا اور رات اندھیری ہو گئی آپ کو اپنے جلال و عظمت کا واسطہ آپ کو آپ کی کبریائی کا واسطہ آپ قرآن کریم کو میری رگ و پے میں سمو دیجئے، اس کو کھال، خون اور ہڈیوں میں بسا دے، آنکھ اور کان کو اسی میں لگا دے، تمام بدن کو اس پر عامل بنا دے آپ کے سوا کس کو قوت و قدرت ہے۔ سب قسم کی طاقت و قدرت صرف آپ کو حاصل ہیں، الٰہی! جب دنیا سے چلوں تو آپ کی رحمت کی طرف چلوں، سب سے امید ختم کر چکا ہوں آپ سے امید لگا کر آیا ہوں، جتنے ہمارے بُرے حالات ہیں سب سے نجات دید یجئے اور جو حالات سامنے ہیں جن کا انجام اچھا ہے سب پورے کر دیجئے۔ جو مصائب دکھ تکالیف و تنگی مجھ پر اُتر آئی ہیں یا اترنے والی ہیں سب سے نجات بخشئے۔ آپ کو آپ کی ذاتِ کریم کا واسطہ دیتا ہوں اور حضور اکرم ﷺ کا واسطہ دیتا ہوں، قبول فرمایئے۔ آمین

الہ العالمین! اتنا خوف دیدے کہ گناہوں سے باز آجاؤں۔ میرے اور میرے گناہوں کے درمیان یہ آپ کا خوف آڑ ہو جائے، الٰہی! اتنی اطاعت کی توفیق دیدے کہ جنت میں چلا جاؤں، اتنا یقین دیدے کہ دنیا کی

مصیبتیں آسان ہوجائیں۔

الٰہی ! میرے کانوں سے مجھے نفع بخش دیجئے ، میری آنکھ سے ، میری اطاعت سے تاحیات نفع دیتے رہنا۔ ہمارا کوئی اچھا وارث بنادے، جو ہم پر ظلم کرے اس کا ظلم اسی پر ڈالدے، جو دشمنی کرے تو ہماری اس پر مدد فرما، ہماری مصیبت دین کی مصیبت نہ بنا اور سب سے بڑا غم دنیا کا غم نہ بنا۔

الٰہی ! آخرت چھوڑ کر ساری رغبت دنیا کو نہ بنا۔ الٰہ العالمین ! ایسے لوگوں کو ہم پر حاکم نہ بنا جو ہم پر رحم نہ کریں، اے اللہ! ہم کو زیادہ کر کم نہ کر۔ ہماری عزت کو ذلّت سے بچا، ہم کو عطا فرما، محروم نہ کر، ہم کو دوسروں پر بڑھا کر رکھ، ہم سے راضی ہوجا اور ہم کو راضی فرما۔

سُبْحَانَ رَبِّکَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا یَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِیْنَ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ.

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَى النَّبِیِّ الْكَرِیْم مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَ.

حضورِ اقدس ﷺ کے روضۂ مبارک پر حاضری کے وقت

سلام کا طریقہ

اس میں روضۂ مبارک پر سلام پیش کرنے کا طریقہ
قدرے تفصیل سے لکھا گیا ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للّٰہ رب العالمین والعاقبة للمتقین والصلوٰة والسلام علیٰ رسولہٖ الکریم محمد وآلہ واصحابہ اجمعین.

اما بعد!

سرکارِ دوعالم ﷺ کے روضۂ اقدس پر حاضر ہوکر خود سلام پیش کرنا بڑی فضیلت اور بڑی سعادت کی بات ہے۔ اللہ تعالیٰ بار بار یہ نعمت عطا فرمائیں۔ آمین

روضۂ مبارک پر حاضری کے وقت مختصر سلام پیش کرنا بلاشبہ درست ہے، رش اور ہجوم میں جبکہ ٹھہرنے کا موقع نہ ہو اسی پر عمل کرنا چاہئے۔ اور اگر ٹھہرنے اور کھڑے ہونا کا موقعہ ہو، کسی کو اذیت وتکلیف نہ ہو اور مفصل درود وسلام پیش کرنے سے ذوق وشوق میں اضافہ ہوتا ہو تو یہ بھی صحیح ہے۔ سلفِ صالحین سے دونوں طریقے منقول ہیں، ذوق وشوق کا تقاضا مفصل سلام پیش کرنے کا ہے، اور مقام کے ادب اور ہیبت کا تقاضا مختصر الفاظ میں سلام پڑھنے کا ہے، (فضائل حج) اس لئے جیسا موقع ہو اس کے مطابق عمل کرلیا جائے۔ ذیل میں صلوٰۃ وسلام کا تفصیلی طریقہ لکھا جارہا ہے۔

مواجہہ شریف پر حاضری کے وقت سلام

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ.

''''آپ پر سلامتی ہو اے نبی! اور اللہ کی رحمتیں اور برکتیں (نازل) ہوں۔''

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ.

''آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے رسول!''

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَيْرَ خَلْقِ اللّٰهِ

''آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کی مخلوق میں سب سے بہتر!''

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا خَيْرَةَ اللّٰهِ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ

''آپ پر سلامتی ہو اے مخلوقِ خدا میں خدا کے منتخب کردہ!''

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا حَبِيْبَ اللّٰهِ.

''آپ پر سلامتی ہو اے اللہ کے محبوب!''

اَلسَّلَامُ عَلَيْکَ يَا سَيِّدَ وُلْدِ آدَمَ.

''آپ پر سلامتی ہو اے بنی آدم کے سردار!''

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ

لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّکَ عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.

''اے اللہ کے رسول! میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ اس کے بندے اور رسول ہیں۔''

اَشْهَدُ اَنَّکَ بَلَّغْتَ الرِّسَالَةَ وَاَدَّيْتَ الْاَمَانَةَ وَنَصَحْتَ الْاُمَّةَ وَکَشَفْتَ الْغُمَّةَ فَجَزَاکَ اللّٰهُ خَيْرًا.

''میں گواہی دیتا ہوں کہ آپ نے پیغامِ رسالت پہنچا دیا اور امانت کی ادائیگی کر دی اور امت کو نصیحت کر دی اور فکروں کو دور کر دیا۔ سو اللہ تعالیٰ آپ کو بہترین بدلہ عطا فرمائے۔''

جَزَاکَ اللّٰهُ عَنَّا اَفْضَلَ مَا جَزٰى نَبِيًّا عَنْ اُمَّتِهٖ.

''اللہ تعالیٰ آپ کو ہماری جانب سے اس سے بہتر بدلہ عطا فرمائیں جو اس نے کسی نبی کو اس کی اُمت کی طرف سے دیا ہو۔''

اَللّٰهُمَّ اَعْطِ سَيِّدَنَا عَبْدَکَ وَرَسُوْلَکَ مُحَمَّدَنِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّهٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِيْعَادَ.

''اے اللہ! تو عطا فرما ہمارے سردار اور اپنے بندے اور رسول محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلہ اور بلند مرتبہ اور ان کو مبعوث فرما مقامِ محمود پر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے، بیشک تو اپنے وعدے کا خلاف نہیں کرتا۔''

وَاَنْزِلْهُ الْمَنْزِلَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ اِنَّکَ سُبْحَانَکَ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ.

''اور اُن کو پہنچا اپنے قریبی مقام پر بیشک تو پاک ہے، بڑے فضل والا ہے۔''

اور پھر آنحضرت ﷺ کے وسیلہ سے دُعا کرے اور شفاعت چاہے اور یوں کہے:

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْاَلُکَ الشَّفَاعَةَ وَاَتَوَسَّلُ بِکَ اِلَى اللّٰهِ فِیْ اَنْ اَمُوْتَ مُسْلِمًا عَلٰى مِلَّتِکَ وَسُنَّتِکَ.

''اے اللہ! کے رسول! میں آپ سے شفاعت کا سوال کرتا ہوں اور میں آپ کو وسیلہ بناتا ہوں، اللہ تعالیٰ کے دربار میں اس بارے میں کہ مجھے موت آئے اس حال میں کہ میں مسلمان ہوؤں اور (قائم) ہوؤں آپ کے مذہب اور طریقہ پر۔'' (زبدۃ المناسک)

اس کے بعد دائیں طرف جالیوں میں دوسرا سوراخ ہے، اس کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں اس طرح سلام عرض کرے:

اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ يَاخَلِيْفَةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ سَيِّدَنَا اَبَا بَکْرِنِ الصِّدِّيْقِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْکَ وَ عَنَّا وَ أَرْضَاکَ وَ جَزَاکَ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرًا

اس کے بعد ذرا دائیں ہٹ کر تیسرے سوراخ کے سامنے کھڑے ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس طرح سلام عرض کریں:

اَلسَّلَامُ عَلَيْکُمْ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَکَاتُهٗ يَاأَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ سَيِّدَنَا عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْکَ وَ عَنَّا وَ أَرْضَاکَ وَ جَزَاکَ اللّٰهُ عَنَّا خَيْرًا

بہت سے علماء نے لکھا ہے کہ حضرات شیخین رضی اللہ عنہما پر علیحدہ علیحدہ سلام

پڑھنے کے بعد پھر ان دونوں حضرات کے درمیان میں کھڑا ہو یعنی جس جگہ کھڑے ہو کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ پر سلام پڑھا ہے اس سے تقریباً نصف ہاتھ بائیں جانب کو کھڑا ہو تا کہ دونوں سوراخوں کے درمیان میں ہو جائے، اور پھر دونوں پر مشترک سلام پڑھے جس کے الفاظ یہ ہیں:

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمَا يَا وَزِيْرَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

''اے اللہ کے رسول ﷺ کے وزیرو! آپکو سلام ہو''

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمَا يَا صَاحِبَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

''اے اللہ کے رسول ﷺ کے دو صحابیو! آپکو سلام ہو''

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمَا يَا خَلِيْفَتَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ

''اے اللہ کے رسول ﷺ کے دو خلفاء! آپکو سلام ہو''

اَلسَّلاَمُ عَلَيْكُمَا يَا ضَجِيْعَىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ رَفِيْقَيْهِ وَ وَزِيْرَيْهِ، جَزَاكُمَا اللّٰهُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ، جِئْنَاكُمَا نَتَوَسَّلُ بِكُمَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِيَشْفَعَ لَنَا وَ يَدْعُوْ لَنَا رَبَّنَا اَنْ يُحْيِيَنَا عَلٰى مِلَّتِهٖ وَ سُنَّتِهٖ وَ يَحْشُرَنَا فِىْ زُمْرَتِهٖ وَ جَمِيْعَ الْمُسْلِمِيْنَ.

''تم پر سلام اے حضور ﷺ کے پہلو میں لیٹنے والو!

تم پر سلام اے حضور ﷺ کے دونوں ساتھیو!

تم پر سلام اے حضور ﷺ کے دونوں وزیرو!

تمہیں حق تعالیٰ شانہ (ہماری طرف سے) بہترین بدلہ (تمہارے احسانات) کا عطا فرمائیں، ہم تمہارے پاس اس لئے حاضر ہوئے کہ تم سے حضور ﷺ کی بارگاہ میں اس بات کی سفارش چاہتے ہیں کہ حضور ﷺ ہمارے لئے اللہ پاک کی بارگاہ میں

شفاعت فرمادیں اور اللہ سے یہ دعا فرمادیں کہ وہ ہمیں حضور ﷺ کے دین پر اور حضور ﷺ کی سنت پر زندہ رکھیں، اور ہمارا اور تمام مسلمانوں کا حشر حضور ﷺ کی جماعت میں ہو۔ (زبدۃ المناسک)

اس کے بعد پھر الٹے ہاتھ کی طرف اسی پہلے سوراخ کے سامنے آجائیں، جس میں رسول خدا ﷺ ہیں، اس کے سامنے کھڑے ہو کر درج ذیل آیت پڑھیں:

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا

ترجمہ

”بیشک اللہ اور اس کے فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں، اے ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب سلام بھیجا کرو“

پھر پورے دھیان اور ذوق و شوق کے ساتھ ستر مرتبہ یہ درود شریف پڑھیں:

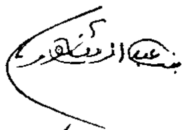
صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا (سَيِّدِیْ) رَسُوْلَ اللّٰهِ

اس کی فضیلت یہ ہے کہ اللہ پاک بندے کی ہر حاجت پوری فرمادیتے ہیں اور ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ: ”اے شخص اللہ جل شانہ تجھ پر رحمت نازل کریں اور تیری کوئی حاجت ادھوری نہ رہے“ (شعب الإيمان للبيهقي. 202/9)

پھر اس جگہ سے ہٹ کر ایسی جگہ چلے جائیں کہ آپ کے قبلہ رو ہونے میں روضۂ اقدس ﷺ کی طرف پیٹھ نہ ہو اور اللہ تعالیٰ سے خوب رو رو کر اپنے اور اپنے والدین، اہل و عیال، ملنے جلنے والوں، دعا کرانے والوں اور تمام مسلمانوں کے

لئے دعا کریں، بس اسی کو سلام کہتے ہیں، جب سلام عرض کرنا ہو تو اسی طرح عرض کیا کریں۔

وصلى الله على النبى الكريم محمد و آله و أصحابه أجمعين



بندہ عبدالرؤف سکھروی

۲۷/ ذیقعدہ ۱۴۳۱ھ

بروز جمعۃ المبارک

حج کے بعد

زندگی کیسے گزاریں؟

حضرت مولانا مفتی عبدالرؤف سکھروی صاحب مدظلہم
مفتی جامعہ دارالعلوم کراچی

ضبط و ترتیب
مولانا محمد قاسم امیر ملتانی
استاذ جامعہ حمادیہ شاہ فیصل کالونی کراچی

مکتبۃ الاسلام کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ.

اَمَّا بَعْدُ!

قال تعالٰی: وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ.

وقال تعالٰی: وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْاِنْسَ اِلَّا لِيَعْبُدُوْنِ.

وقال تعالٰی: وَذَرُوْا ظَاهِرَ الْاِثْمِ وَبَاطِنَهٗ اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْسِبُوْنَ الْاِثْمَ سَيُجْزَوْنَ بِمَا كَانُوْا يَقْتَرِفُوْنَ.

صدق اللّٰہ العظیم

میرے قابلِ احترام بزرگو! اللہ جل شانہ کا فضل وکرم ہے کہ اس نے ہمیں صحت وعافیت کے ساتھ حج کی سعادت عطا فرمائی اور حرمین شریفین کی حاضری سے مالا مال فرمایا۔

حج سے گذشتہ گناہ معاف ہوجاتے ہیں

حج کے بعد ہم سب کو نئی زندگی عطا ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ کی رحمت سے قوی امید ہے کہ حج سے پہلے ہم سے جو کوتاہیاں ہوگئیں ہیں وہ انشاء اللہ بخشی گئیں، کیونکہ حدیث شریف میں ہے کہ جب آدمی حج کر کے فارغ ہوتا ہے تو ایک فرشتہ آکر حاجی کی کمر تھپکتا ہے اور کہتا ہے کہ جو کچھ اس سے پہلے ہوا وہ درگذر ہوا اور اب جو کچھ کرو گے وہ لکھا جائے گا۔ اس لئے حج کے بعد یہ ایک نئی زندگی ہے، اس لئے جو کچھ اللہ پاک نے ہم کو دکھایا اور جو کچھ کرنے کی توفیق دی اس کے مطابق

گویا کہ ہم بیت اللہ کو دیکھ کر اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوگئے اور سرکارِ دوعالم ﷺ کے روضۂ اقدس کو دیکھ کر حضور کی زیارت سے مالا مال ہوگئے۔

زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی رضا ہے

اللہ جل شانہ کے گھر کو اور حضور ﷺ کے روضۂ اقدس ﷺ کو دیکھ کر یہ بات سمجھ آجانی چاہیے کہ اس دنیا میں ہماری زندگی کا بنیادی مقصد صرف اور صرف اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا ہے اور ان کی محبت کو دل میں اس قدر پیدا کرنا ہے کہ ان کے ماسوا کی محبتیں مغلوب ہوجائیں اور ان کی محبت غالب آجائے، اللہ تعالیٰ کی سچی محبت اور اس کی زیارت کا طالب ہونا ہماری زندگی کا بنیادی مقصد ہے، جیسے ہمارے حضرتؒ نے ان اشعار میں بیان کیا ہے۔

تیرے دیکھنے کی جو آس ہے یہی زندگی کی اساس ہے
میں ہزار تجھ سے بعید ہوں یہ عجب کہ تو میرے پاس ہے
تیری ذاتِ پاک ہے لازوال تیری سب صفات ہیں بے مثال
تو برونِ وہم و خیال ہے تو ورائے عقل و قیاس ہے
کسی انجمن میں قرارِ دل نہ کسی چمن میں بہارِ دل
کہوں کس سے حالتِ زارِ دل کہ یہ ہر جگہ میں اداس ہے
تیرا کچھ پتہ بھی جو پاگیا وہ تمام جہاں پہ چھاگیا
اسے اب کسی سے امید ہے نہ کسی سے خوف و ہراس ہے

بہرحال! اللہ جل شانہ کی زیارت ایک درجے میں ہمیں نصیب ہوگئی کہ گھر کا دیکھنا، گھر والے کو دیکھنا ہے، حقیقی زیارت انشاء اللہ تعالیٰ آخرت میں ہوگی۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو نصیب فرمائے۔ آمین

اللہ تعالیٰ کی زیارت کے لئے اور جنت میں جانے کے لئے اب ہمیں اس نئی زندگی کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق گزارنا ہے اور اپنے دل میں یہ تہیہ کرنا ہے کہ ہم اپنی زندگی عین شریعت کے مطابق گزاریں گے، اور حج کے بعد ہر آدمی اس بات کو واضح طور پر محسوس کرتا ہے کہ حرمین شریفین کی حاضری میں رات دن کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری ہے، یعنی حرمین شریفین میں دنیا کے سارے کام ہوتے ہیں مگر وہ سب تابع ہوتے ہیں، اصل چیز وہاں پر حرمین شریفین کی حاضری، نمازوں کی باجماعت وقت پر ادائیگی کا اہتمام، اور ارکانِ حج کی ادائیگی ہوتی ہے اور اس کا پہلے سے ذہنوں میں پورا نظام الاوقات ہوتا ہے اور باقی سارے کام ضمنی ہوتے ہیں، ہم وہاں اس لئے نہیں جاتے کہ وہاں جا کر کھائیں گے، پئیں گے یا فلاں فلاں سے ملاقات کریں گے، یہ سب تو یہاں کے کام ہیں، وہاں کے تو کام ہی سارے دوسرے ہو جاتے ہیں۔

حج سے ملنے والا درس

وہ سبق جو ہمیں وہاں سے ملتا ہے کہ ہم نے وہاں پر اللہ تعالیٰ کے احکامات کو اصل بنایا اور باقی دنیا کے کاموں کو تابع بنایا، بس یہی کام یہاں پر بھی کرنا ہے جس نے ایسا کرلیا، اس نے صحیح معنی میں حج کرلیا اور جو سبق حج سے لینا چاہیے وہ اس نے لے لیا لیکن خدانخواستہ اگر کوئی یہ سبق نہ سیکھ سکا تو حج تو اس کا ادا ہو گیا لیکن حج کی جو روح تھی وہ اس کو حاصل نہ ہوئی، اور آپ جانتے ہیں کہ روح اصل ہوتی ہے اور حج کی روح یہ ہے کہ ہمارے اندر جذبۂ اطاعت پیدا ہو جائے اور شریعت

کے مطابق زندگی گزارنے کا عہد پختہ ہو جائے کہ اب جو باقی زندگی ہے وہ اللہ تعالیٰ کے لئے ہے۔

اس سلسلے میں ہمیں چند باتوں کا اہتمام کرنا ہوگا، اگر ہم ان کی پابندی کریں گے تو انشاء اللہ حج کی روح پائیں گے اور جو اللہ تعالیٰ کی رضا کا جوہر ہے جو ہر رکن میں ہے چاہے نماز ہو، روزہ ہو، زکوٰۃ ہو، یا دیگر فرائض وواجبات ہوں، وہ انشاء اللہ تعالیٰ حاصل ہوگا۔

پہلی بات یہ ہے کہ جو فرائض ہم پر لاگوں ہیں ان کو بلا تاخیر وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کریں۔

عبادات میں سب سے اہم فریضہ

ان فرائض میں سب سے اہم فریضۂ نماز ہے جو ہر مسلمان عاقل، بالغ پر مرتے دم تک فرض ہے اور مردوں کے لئے ہر فرض نماز باجماعت ادا کرنا واجب ہے الاّ یہ کہ کوئی شرعی عذر ہو، خواتین کو گھر میں پانچوں نمازیں اپنے وقت پر ادا کرنا فرض ہیں، یہ ایسا فریضہ ہے جو دن رات میں پانچ مرتبہ لازم ہوتا ہے۔ لہٰذا ہم چاہے تاجر ہوں، ڈاکٹر ہوں، انجینئر ہوں یا کچھ بھی ہوں، نماز اپنے وقت پر پڑھنا بہر حال ضروری ہے اور قضاء کرنے سے بچنا لازمی ہے، بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ دن کی نماز پڑھ لیتے ہیں لیکن اکثر ان کی فجر کی نماز قضاء ہو جاتی ہے، اسی طرح بعض لوگ شام کی وہ نمازیں جو دورانِ تجارت آتی ہیں، قضاء کر دیتے ہیں اور جب ان سے کہا جاتا ہے کہ نماز بہت ضروری ہے تو وہ جواباً کہتے ہیں کہ "حلال کمانا بھی ضروری ہے"، یہ جواب بالکل غلط ہے، یاد رکھیں تجارت وملازمت اپنی جگہ ضروری ہے لیکن اس کا درجہ نماز سے کم ہے، سرکارِ دو عالم ﷺ

نے فرمایا ہے کہ:

طَلبُ کَسْبِ الْحَلَالِ فَرِیْضَۃٌ بَعْدَ الْفَرِیْضَۃِ.(السنن الکبری للبیھقی)

ترجمہ

''حلال کمائی کو طلب کرنا فرض کے بعد فرض ہے''

حلال کمانا نماز کے فریضے کے بعد ایک فریضہ ہے، نماز پہلے ہے، کمانا ثانوی درجے میں ہے، لہٰذا تجارت و ملازمت بعد میں ہوگی اور دنیا کے سارے کام بعد میں ہوں گے، نماز سب سے پہلے ضروری ہے۔

سب سے زیادہ نماز کی اہمیت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کون حضور ﷺ کی تابعداری اور آپ کی سنتوں کو زندہ کرنے والا ہوگا، انہوں نے دنیا کے آدھے سے زیادہ حصے پر حکومت کی اور بڑی شان سے کی۔ انہوں نے اپنے دورِ حکومت میں مختلف صوبوں کے تمام گورنروں کو ایک فرمان بھیجا تھا اس کے الفاظ یہ تھے۔

إِنَّ أَهَمَّ أَمرِكُم عِندِی الصَّلَاةُ فَمَن حَفِظَهَا وَحَافَظَ
عَلَيْهَا حَفِظَ دِينَهُ وَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ

ترجمہ

''میرے نزدیک تمہارے تمام امور میں سب سے اہم چیز نماز ہے، جو شخص تمام آداب کی رعایت کے ساتھ پابندی سے وقت پر نماز ادا کرے گا اس کا دین محفوظ رہے گا، اور جو شخص نماز کو ضائع کردے گا وہ باقی کاموں کو زیادہ ضائع کرے گا۔ (مؤطا مالک)

یعنی تم جو فرائض حکومت اور عوام الناس کی خدمت کرتے ہو، ان تمام

کاموں میں میرے نزدیک سب سے اہم کام نماز کی بروقت ادائیگی ہے، جو نماز کو اپنے وقت پر ٹھیک طریقے سے ادا کرے گا، وہ بقیہ تمام فرائض وواجبات کو بھی احسن طریقے سے انجام دے گا۔

فَمَنْ ضَيَّعَهَا فَهُوَ لِمَا سِوَاهَا أَضْيَعُ.

اور جو نماز کو ضائع کرے گا، نماز کو ضائع کرنے میں جماعت کو چھوڑنا بھی داخل ہے، نماز قضاء کرنا اور تعدیل ارکان کے بغیر لشٹم پشٹم پڑھنا بھی ضائع کرنا ہے، تو فرمایا: وہ دیگر کاموں کو اس سے زیادہ برباد کرنے والا ہوگا، چاہے وہ حکومت کا کام ہو یا ملازمت کا، وہ برباد کرے گا۔

نماز کے بارے میں کچھ غفلتیں

لہٰذا ہر حال میں نماز کو اس کے وقت پر باجماعت ادا کرنے کی عادت ڈالیں، البتہ جہاں شرعی عذر ہو تو وہاں گنجائش ہے، مگر ایسی گنجائش نہیں کہ نماز ہی چھوڑ دو، نماز چھوڑنے کی گنجائش نہیں مثلاً اچھے خاصے حاجی اور پکے نمازی جب سفر میں جاتے ہیں تو نماز قضاء کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سفر ہے بعد میں قضاء کرلیں گے مگر سفر میں کھانا نہیں چھوڑتے، باقی دنیا کے سارے کام کرلیں گے مگر نماز نہیں پڑھتے، کچھ ایسے نمازی ہوتے ہیں جو سفر میں نماز تو نہیں چھوڑتے مگر بلاعذر ٹرین میں سیٹ پر بیٹھ کر اور قبلہ کی طرف پشت کر کے نماز پڑھ لیتے ہیں، ایسے لوگوں کو اس سے بچنا چاہیے، سفر کے اندر شریعت نے بس اتنی گنجائش دی ہے کہ چار رکعت نماز میں دو رکعت پڑھ لو اور سنتوں اور نفلوں کو آسانی کے ساتھ دوسروں کو تکلیف دیئے بغیر پڑھ سکتے ہو، پڑھ لو، مگر یہ نہیں کہ دو رکعت بھی نہ پڑھو، لہٰذا ضروری ہے کہ سب سے پہلے ہم اپنے ذہن میں یہ تہیہ کرلیں کہ آئندہ ہماری

کوئی نماز قضا نہیں ہوگی، سفر میں ہوں یا حضر میں ساری دنیا کے کام چھوڑ کر نماز وقت پر ادا کرنے کے پابند بنیں گے اور اپنے ماتحتوں کو بھی اس کی تلقین کریں۔

زکوٰۃ میں پائی پائی کا حساب ضروری ہے

جب رمضان شریف کے روزے آجائیں تو انہیں ٹھیک طریقے سے ادا کرنے کا اہتمام کریں، زکوٰۃ فرض ہو جائے، تو پائی پائی کا حساب کر کے زکوٰۃ ادا کرنے کا اہتمام کریں، زکوٰۃ کے اندر آج کل دو باتوں کا خیال بہت ضروری ہے، ایک یہ کہ زکوٰۃ مکمل طور پر صحیح صحیح حساب کر کے دیں، ویسے ہی اندازے سے نہیں دینی چاہیے، کوشش کریں کہ جس تاریخ کو زکوٰۃ کا سال مکمل ہوتا ہے، اسی تاریخ کو اپنے سارے اموال کا حساب کر کے زکوٰۃ ادا کریں۔

زکوٰۃ مستحق تک پہنچانا ضروری ہے

دوسری بات ادا سے متعلق ہے، آج کل ہمارے معاشرے میں زکوٰۃ کے مستحق لوگ کم ہیں اور ضرورتمند زیادہ ہیں، اور اکثر ضرورتمند غیر مستحق ہوتے ہیں اور ہم ان ضرورتمند لوگوں کو ہی زکوٰۃ دے دیتے ہیں، زکوٰۃ کے مستحق تلاش کر کے ان تک زکوٰۃ پہنچانے کی کوشش نہیں کرتے، نتیجہ یہ کہ بہت سے لوگوں کی زکوٰۃ ضرورتمندوں تک پہنچ جاتی ہے، مستحق لوگوں تک نہیں پہنچتی، اس وجہ سے وہ ادا نہیں ہوتی جس طرح نماز وقت سے پہلے پڑھنے سے ادا نہیں ہوتی اور اس طرح زکوٰہ ادا نہ کرنے کا وبال اس شخص کی گردن پر رہتا ہے۔

فرائض کی کمی نوافل سے پوری ہوگی

فرائض کے ساتھ ساتھ ہمیں کچھ نوافل کا بھی پابند ہونا چاہیے، اس لئے کہ

نفل اگرچہ نفل ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کرو تو ثواب، نہ کرو تو کوئی گناہ نہیں، لیکن جتنے بھی نوافل ہیں چاہے وہ نماز میں ہوں، چاہے وہ روزے میں ہوں یا چاہے وہ نفلی صدقات اور نفلی حج وعمرہ ہوں، ان سب کو اللہ تعالیٰ نے فرائض کی تکمیل کا ذریعہ بنایا ہے، ایک حدیث شریف میں ہے کہ ایک بندہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہوگا اور اس کے فرائض وواجبات ناقص ہوں گے اور اس قابل نہ ہوں گے کہ انہیں قبول کیا جائے، تو اللہ تعالیٰ ملائکہ سے فرمائیں گے کہ اس کے نامۂ اعمال میں دیکھو کہ اس کے پاس نوافل کا کچھ ذخیرہ بھی ہے یا نہیں، اگر ہوگا تو اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کہ ان نفلی نمازوں، روزوں، نفلی صدقات اور حج وغیرہ کے ذریعے اس کے فرائض میں جو کمی رہ گئی ہے اس کو پورا کرو، اس طرح ان فرائض کی کمی کی کوتاہی دور کر کے ان کو قبول کرلیا جائے گا، تو نوافل اس قدر اہم ہیں۔ (فضائل اعمال) اب میں کچھ مشہور نوافل بتادیتا ہوں، یاددہانی ہوجائے گی۔

اشراق، چاشت، سنن اور نوافل

سورج نکلنے کے کم ازکم دس منٹ کے بعد نماز پڑھنا جائز ہوجاتا ہے اور پندرہ یا بیس منٹ کے بعد نماز پڑھنا بہتر ہوتا ہے، لیکن اگر انتظار کرنا مشکل ہو تو دس منٹ کے بعد ہی دو رکعت نماز اشراق کی پڑھ لیں، بہتر چار رکعت ہیں اور پھر اسی وقت دو رکعت نماز چاشت کی پڑھ لیں، اگرچہ چاشت کی نماز کا بہتر وقت اشراق کے آدھے گھنٹے بعد شروع ہوتا ہے لیکن بہتر وقت کی وجہ سے ترک کردینا مناسب نہیں، ہاں اگر کسی کو وقت ملے تو وہ اشراق کی نماز کے آدھے گھنٹے بعد سے زوال سے پہلے پہلے تک پڑھ لے، اسی طرح روزانہ کم ازکم دو رکعت نماز اشراق اور دو رکعت چاشت کی نماز پڑھ لیا کریں۔

زوال کے بعد ظہر کی نماز سے پہلے چار رکعت ''سنن زوال'' ہیں اور کم سے کم دو بھی پڑھ سکتے ہیں، یہ سرورِ دو عالم ﷺ پڑھا کرتے تھے، اور آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے کہ زوال کے بعد آسمانوں کے دروازے کھلتے ہیں، میں چاہتا ہوں کہ اس وقت چار رکعت پڑھوں تا کہ میرا یہ عمل اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہو، حضور ﷺ کی اتباع میں یہ چار رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔

نماز اوّابین کی فضیلت

اس کے بعد اوابین کی نماز ہے، عام طور پر مغرب کی دو سنتوں کے بعد دو نفل تو سب ہی پڑھتے ہیں، چار رکعتیں اور پڑھ لیں، یہ چھ رکعتیں اوابین کی ہو جائیں گی اور اوابین پڑھنے والے کو بارہ سال کی عبادت کا ثواب ملتا ہے اس کی زیادہ سے زیادہ بیس رکعتیں ہیں۔

صلوٰۃ اللیل کی چار رکعت

اس کے بعد عشاء کی نماز ہے اس میں دو سنتوں کے بعد دو نفل سب پڑھتے ہیں، دو نفل اور پڑھ لیں تو صلوٰۃ اللیل کی نماز ہو جائے گی، اور صلوٰۃ اللیل کا مطلب ہے ''رات کی نماز'' اور یہ تہجد کے قائم مقام ہے، تہجد کا وقت عشاء کے فرضوں کے بعد سے لے کر صبح صادق تک ہے لیکن تہجد کا افضل وقت رات کا آخری تہائی حصہ ہے، اس وقت اگر اٹھ سکیں تو بہت اچھا ہے، ورنہ عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنا بہت آسان ہے۔

صلوٰۃ اللیل کا ثواب شبِ قدر کے برابر ہے

ان چار رکعت کو پڑھنے کی یہ فضیلت بھی ہے کہ ان کے پڑھنے والے کو

از روئے حدیث شبِ قدر کے برابر ثواب ملتا ہے، کہاں چار رکعت اور کہاں شبِ قدر کا ثواب! ہے کوئی مناسبت؟ درحقیقت اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو نوازنا چاہتے ہیں اس لئے اپنی رحمت کے در کھول رکھے ہیں۔

نوافل اللہ تعالیٰ سے تعلق کا ذریعہ ہیں

اس کے علاوہ نوافل میں تحیۃ الوضوء، تحیۃ المسجد، صلوٰۃ التوبہ اور صلوۃ الشکر بھی ہیں، انہیں بھی اپنے مواقع پر ادا کرنا چاہئے، غرض یہ ہے کہ نفل نمازوں کا بھی ہم معمول بنائیں۔ ہمارے اکابر فرماتے ہیں، فرائض ادا کرنا ضابطے کی بات ہے۔ (یعنی ضروری ہے) اور نوافل پڑھنا یہ رابطے کی بات ہے (یعنی محبت کا تقاضہ ہے) فرائض تو کرتے ہی ہیں ورنہ مار پڑے گی اور نوافل جس کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت ہوگی وہ پڑھے گا۔ ایک شعر یاد آ گیا ؎

اک ھوک سی دل میں اٹھتی ہے، اک درد سا دل میں ہوتا ہے
میں رات کو اُٹھ کر روتا ہوں جب سارا عالم سوتا ہے

قرآن کریم سے تعلق جوڑنا چاہئے

چوتھا کام یہ ہے ہم میں سے ہر ایک کا یہ معمول ہونا چاہئے کہ وہ قرآن شریف کی تلاوت کرے، جس گھر کے اندر قرآن کی تلاوت ہوتی ہو وہ آباد گھر کے مشابہ ہوتا ہے اور جس کا سینہ قرآن شریف سے خالی ہوتا ہے وہ ویران گھر کے مشابہ ہوتا ہے تو جب ہم نے اللہ تعالیٰ کے گھر کی زیارت کرلی تو اب اس کی کتاب کو سینے میں رکھنا چاہئے، زبان سے اس کی تلاوت کرنی چاہیے، آنکھوں سے اس کو دیکھنا چاہیے، حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے متعلق آتا ہے کہ جب قرآن شریف کی تلاوت کرتے تو پہلے اس کو آنکھوں سے لگاتے، چومتے اور فرماتے:

هٰذَا مَنْشُوْرُ رَبِّیْ، هٰذَا مَنْشُوْرُ رَبِّیْ.

ترجمہ

''یہ میرے رب کا منشور ہے۔''

اس لئے اس سے جو ہم نے تعلق توڑا ہوا ہے اب اس کو جوڑنا چاہیے، اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ روزانہ کم از کم ایک پارہ پڑھنے کا معمول بنالیں۔

اس کے ساتھ ایک منزل مناجات مقبول کی ہونی چاہیے، مناجات مقبول سرورِ دوعالم ﷺ کی مانگی ہوئی دعاؤں کا مجموعہ ہے، اگر آپ ان کو پڑھ کر دیکھیں تو یقین آجائے گا کہ اس سے بڑھ کر کوئی مانگ نہیں سکتا، آنحضرت ﷺ نے ایسی ایسی دعائیں مانگی ہیں جو ہماری عین ضرورت ہیں، لہٰذا ایک منزل روزانہ مانگ لینی چاہیے۔

اسی طرح مخصوص سورتیں ہیں فجر کی نماز کے بعد سورۂ یٰسٓ، مغرب کے بعد سورۂ واقعہ، ہر نماز کے بعد آیۃ الکرسی اور فجر کے بعد کم از کم بارہ مرتبہ مرحومین کے ایصالِ ثواب کے لئے سورۂ اخلاص پڑھ لینی چاہیے، اس میں اپنا بھی فائدہ ہے اور مرحومین کا بھی۔

اسی طرح مسنون تسبیحات ہیں، ان کا ثواب بہت زیادہ ہے اور ان کا ایک بہت بڑا فائدہ یہ ہے کہ تسبیحات پڑھنے سے دل کے اندر ایک سکون پیدا ہوتا ہے اور قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ. (الرعد:۲۸)

ترجمہ

''سن لو! اللہ تعالیٰ کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔''

ذکر اللہ سے پریشانی کم ہو جاتی ہے

اللہ تعالیٰ نے ذکر اللہ میں ایسی تاثیر رکھی ہے کہ اس کے کرنے سے آدمی کا دل مضبوط ہوتا ہے، ایسی پریشانی نہیں ہوتی جو ذکر نہ کرنے والے کو ہوتی ہے، صرف طبعی پریشانی ہوتی ہے، عقلی پریشانی نہیں ہوتی، اور جو ذکر اللہ سے محروم ہے اس کو عقلی اور طبعی دونوں قسم کی پریشانی ہوتی ہے، اب یہ ہو نہیں سکتا کہ دنیا سے مصیبتیں اور بیماریاں ختم ہو جائیں، لہٰذا ذکر اللہ کی عادت ڈالنی چاہیے، اس کے لئے مشہور تسبیحات یہ ہیں روزانہ ایک تسبیح استغفار کی پڑھے اور یہ سوچے کہ یا اللہ! جتنے گناہ مجھ سے سرزد ہوئے ہیں، میں ان سب کی معافی مانگتا ہوں، اس کے بعد پھر درود شریف پڑھے اور یہ سوچے کہ یا اللہ! میں حضور ﷺ کا ایک ادنیٰ امتی ہوں اور یہ درود شریف کا تحفہ ان کی خدمت میں بھیجتا ہوں، آپ اس کو حضور ﷺ کے لائق بنا کر ان کو بھیج دیجئے اور ان کو مجھ سے راضی فرما دیجئے اور یہ سوچ کر ایک تسبیح درود شریف کی پڑھ لیں نماز والا درود شریف بہتر ہے ورنہ کوئی سا بھی پڑھ لیں، ناچیز کا ایک رسالہ ''درود وسلام کا حسین مجموعہ'' کے نام سے ہے، اس میں پیارے پیارے اور بڑے اجر وثواب والے درود شریف لکھے ہوئے ہیں، ان میں سے کوئی سا پڑھ لیں، پھر ایک تسبیح تیسرے کلمے کی پڑھ لیں، حدیث شریف میں آتا ہے کہ:

لاحول ولاقوۃ الا باللّٰہ العلیٰ العظیم.

اللہ پاک نے اپنے خزانۂ غیب سے یہ کلمہ عطا فرمایا ہے جس میں ننانوے پریشانیوں کا حل ہے، سب سے ادنیٰ یہ ہے کہ آدمی بعض دفعہ پریشان ہوتا ہے اور اس کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی، اس کلمے میں اس بات کا حل ہے، اس کے بعد

ایک تسبیح **سبحان الله وبحمده سبحان الله العظیم** کی پڑھ لیں، یہ وہ کلمہ ہے کہ زمین وآسمان میں ہر مخلوق کو اس کی برکت سے روزی ملتی ہے، لیکن ہمیں اللہ تعالیٰ کی محبت پیدا کرنے کے لئے کرنا ہے، دنیا اس کی مخلوق اور اس کے حکم کے تابع ہے وہ خود بخود آجائے گی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اُمتِ محمدیہ ﷺ کو وصیت

یاد رکھیں! یہ جنت کے آباد کرنے کے نسخے ہیں، معراج کے موقع پر جب نبی کریم ﷺ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آپ ﷺ کی امت کو یہ پیغام بھیجوایا کہ جنت چٹیل میدان ہے، یہاں آنے سے پہلے اپنے گھر کو آباد کر کے آئیں، حضور نے پوچھا کہ جنت کس چیز سے آباد ہوتی ہے تو کہا کہ جنت اللہ کے ذکر سے آباد ہوتی ہے، خود سرورِ عالم ﷺ نے مشاہدہ بھی فرمایا کہ شبِ معراج میں آپ نے جنت میں ایک جگہ دیکھا کہ ملائکہ جنت کے محلات کی دیواریں چن رہے ہیں اور ایک اینٹ سونے کی لگاتے ہیں، ایک چاندی کی لگاتے ہیں، مشک وعنبر کا مسالہ لگا رہے ہیں، آپ دیکھتے رہے تعمیر کو، تھوڑی دیر بعد فرشتے ایک دم کام چھوڑ کر بیٹھ گئے آپ نے پوچھا تم نے کیوں کام چھوڑ دیا، عرض کیا حضور! ہم اجرت پر کام کرتے ہیں، اجرت ملتی ہے کام چلتا ہے، اجرت بند، کام بھی بند، جب تک فلاں شخص کی زبان ذکر کر رہی تھی ہم محل تعمیر کرتے رہے، اس نے اللہ کا ذکر چھوڑا تو ہم نے کام چھوڑ دیا، اب جب وہ ذکر شروع کرے گا تو ہم بھی کام شروع کر دیں گے، لہٰذا یہاں پر جو ہم ذکر اللہ کر رہے ہیں، یہ فرشتوں کی مزدوری ہے، سرورِ دوعالم ﷺ کا ارشاد ہے جو شخص دس مرتبہ قل ھو اللہ

شریف پڑھ لیتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک محل بنا دیتے ہیں، کتنا سستا ہے وہ محل، تو حضرت عمر ﷛ نے عرض کیا حضور! اس طرح تو ہم بہت سارے محل بنالیں آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ اس سے بڑھ کر دینے پر قادر ہے، تم پڑھتے پڑھتے تھک سکتے ہو، وہ دینے سے نہیں تھکتے ان کی عطا لامحدود ہے۔

دین کے پانچ شعبہ جات

پانچویں بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا شریعت کے مطابق زندگی گزارنے پر موقوف ہے، شریعت ایک جامع نظامِ حیات ہے، جس کا متن قرآن پاک ہے، اس کی شرح حدیث شریف ہے اس کی وضاحت فقہ ہے جو اس نظام پر چلے گا وہ صراطِ مستقیم پر ہوگا اور سیدھا جنت میں جائے گا اور اللہ تعالیٰ کی زیارت سے مشرف ہوگا، شریعت پر چلنے کے لئے ہمارا عزم ہونا چاہیے کہ ہماری زندگی بالکل شریعت کے مطابق گزرے گی اور اس میں دین کے پانچوں شعبے آجاتے ہیں، پہلا شعبہ عقائد ہے جس کے اندر ایمانیات کا بیان ہے، دوسرا عبادات، تیسرا معاشرت، چوتھا معاملات اور پانچواں شعبہ اخلاقیات کا ہے۔ یہ پانچ شعبے دین کے بنیادی شعبے ہیں، پانچوں شعبوں میں فرائض وواجبات بھی ہیں اور سنن ومستحبات بھی، حرام وناجائز بھی ہیں اور مکروہ وناپسندیدہ بھی، ان پانچوں شعبوں کا تعلق ہماری بچپن سے لے کر موت تک کی زندگی سے ہے، لہٰذا ان پر چلنا بھی ہماری ذمہ داری ہے، اب ہمارے پاس علم تو ہے نہیں کہ ہم ان سب باتوں کو جان لیں۔

علماءِ حق سے وابستہ رہنا چاہئے

اس کا آسان طریقہ یہ ہے کہ اپنے آپ کو علمائے حق سے وابستہ رکھیں،

جیسے دنیاوی معاملات کو انجام دینے کے لئے ہر شعبے کے ماہر سے رابطہ کیا جاتا ہے، اسی طرح اپنے آپ کو شریعت کے مطابق چلانے کے لئے شریعت کے ماہرین سے وابستہ رہیں اور علمائے حق میں بھی وہ علماء جو اہل فتویٰ ہوں یعنی فتویٰ دینے کی صلاحیت رکھتے ہوں اور ہمارے زمانے کے علماء ان پر اعتماد کرتے ہوں ، ان سے رابطہ رکھیں اور سب سے پہلے ان کے پاس جا کر اپنے عقائد کی اصلاح کروائیں، کیونکہ عقائد کی مثال سنگ بنیاد کی سی ہے، عقائد صحیح ہوں گے تو دین کی عمارت بھی صحیح ہوگی۔ اس کے بعد عبادات میں جو کمی کوتاہی ہے اس کو دور کریں اس کے بعد معاملات کا نمبر آتا ہے، سب سے زیادہ ہماری گڑبڑ معاملات اور معاشرت کے اندر ہے اکثر معاملات ناجائز اور خلاف شرع ہیں اور ہمیں پتہ بھی نہیں اور اس سے بڑھ کر یہ کہ اپنی اس غلطی کا احساس بھی نہیں ہے۔ ایک شعر ہے۔

وائے ناکامی متاع کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

احساس ہی نہیں کہ کتنا بڑا نقصان کر رہے ہیں، لہٰذا سب سے زیادہ ضروری یہ ہے کہ ہم اپنا پورا معاملہ ان کو بتائیں کہ اس طرح ہم گھر پر رہتے ہیں اور اس طرح رشتہ داروں سے تعلقات ہیں اور پھر جس کو وہ شریعت کے مطابق صحیح کہیں، اس پر عمل کریں اور جس کو غلط کہیں اس سے بچیں، ایسے ہی اپنے کمانے کے ذرائع جو ہم نے اختیار کئے ہوئے ہیں وہ حلال بھی ہو سکتے ہیں اور حرام بھی ہو سکتے ہیں وہ جا کر ہم ان کو بتائیں، ساری دینداری کا پتہ معاملات میں چلتا ہے جو معاملات میں متقی ہے واللہ وہ حقیقت میں متقی ہے اور جو معاملات میں متقی نہیں ہے وہ نام

کا متقی ہے، بعض لوگ بڑے تہجد گذار، ہر سال حج کرنے والے لیکن معاملات میں اتنے خراب ہوتے ہیں کہ الامان والحفیظ، سود لینے سے نہیں بچتے، حرام خوری اور دیگر ناجائز معاملات میں اپنے آپ کو وہ بالکل مبرا سمجھتے ہیں ان کے ذہنوں میں یہ بات بیٹھی ہوئی ہے کہ دین صرف عبادت کرنے کا نام ہے، باقی جو چاہے کرو، یہ بالکل غلط ہے۔ لہٰذا سب سے زیادہ توجہ اپنے معاملات کی درستگی کی طرف ہونی چاہیے۔

حلال طریقے سے روزی کمانا فرض ہے

اللہ تعالیٰ نے روزی کمانے کے بے شمار طریقے پیدا فرمائے ہیں، ان میں حلال بھی ہیں اور حرام طریقے بھی ہیں، لیکن حلال طریقے سے روزی کمانا فرض ہے اور حرام ذریعے سے روزی حاصل کرنے سے بچنا واجب ہے، اسی طرح معاملات کے ذیل میں چھٹی بات یہ ہے کہ تازندگی حرام سے بچنے کا اہتمام کریں اور حلال کھانے کا عزم کریں، حدیث شریف میں آتا ہے کہ اگر کسی آدمی کے حلق سے ایک حرام کا لقمہ اتر جائے تو چالیس دن تک اس کی نہ دعا قبول ہوتی ہے نہ فرض عبادت اور نہ نفل عبادت، فرض عبادت کرنے سے فرض تو سر سے اتر جائے گا لیکن قبولیت نہیں ہوگی، حدیث شریف میں تین آدمیوں کی دعا کی قبولیت یقین کے ساتھ بتلائی گئی ہے، ایک والد کی دعا اولاد کے حق میں، دوسری مسافر کی دعا، اور تیسری مظلوم کی دعا، مظلوم کی بددعا ظالم کے حق میں نقد قبول ہوتی ہے لیکن مسلم شریف کی ایک روایت میں ہے کہ ایک آدمی طویل سفر کرتا ہے، اس کے بال بکھر جاتے ہیں، کپڑے غبار آلود ہو جاتے ہیں اور اس پراگندگی کی حالت میں وہ

گڑگڑا کر اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ یا اللہ! میری مصیبتوں کو دور فرما دے اور اس کی حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا، پینا اور پہننا سب حرام ہے۔ تو

فَاَنّٰی یستجاب لہ. او کما قال

ترجمہ

''تو اس کی دعا کہاں قبول ہو سکتی ہے؟''

دیکھئے! حرام کھانے کا کتنا بڑا نقصان ہے اور حلال کھانے کا کتنا بڑا فائدہ ہے کہ ایک تو فرض ادا ہوا اور پھر اللہ تعالیٰ کی رضا بھی حاصل ہوئی۔

رزقِ حلال کی برکت کا ایک واقعہ

اس پر ایک عجیب قصہ یاد آیا کہ حضرت امام احمد بن حنبلؒ جو چار بڑے ائمہ میں سے ہیں اور حضرت امام شافعیؒ کے شاگرد ہیں جب فارغ ہوئے تو اپنے علاقے میں جا کر دین کی خدمت میں مشغول ہو گئے اور حضرت امام شافعیؒ کی زندگی میں ہی امامِ وقت بنے، ایک مرتبہ انہوں نے حضرت امام شافعیؒ سے ملنے کا ارادہ فرمایا اور اس کی حضرت کو اطلاع دی، حضرت امام شافعیؒ نے ان کا بڑا زبردست استقبال فرمایا اور شہر کے امراء اور علماء وصلحاء کو لے کر شہر سے باہر تشریف لے گئے، اور ان کو بڑے اعزاز سے گھر پر لائے اور گھر والوں کو بھی بتا دیا کہ ہیں تو میرے شاگرد مگر اب وہ بھی وقت کے بڑے امام ہیں، لہٰذا گھر والوں کو بھی خدمت کا شوق ہوا اور ان کے آرام کے لئے ایک کمرہ مخصوص کر دیا، حضرت امام شافعیؒ نے ان کے کھانے کے لئے ایک شاندار دعوت کا اہتمام فرمایا، امام احمد بن حنبلؒ جب دسترخوان پر بیٹھے تو باقی لوگ کھانا کھا کر اٹھ گئے مگر وہ نہ اٹھے اور اس زمانے میں علماء وصلحاء کم کھانے کے عادی ہوتے تھے اور

حد سے زیادہ کھانا آج بھی معیوب سمجھا جاتا ہے، مگر حضرت امام احمدؒ نے غیر معمولی کھانا کھایا، یہ بات لوگوں کو بہت چبھی، انہوں نے سوچا کہ چلو لمبے سفر سے واپس آئیں ہیں، زیادہ بھوک لگی ہوگی لیکن گھر میں جاکر معاملہ اور گڑ بڑ ہوگیا کہ گھر والوں نے ان کے تہجد کے واسطے وضو کا پانی اور مسواک رکھ دی لیکن صبح جب کمرے میں جاکر دیکھا تو لوٹا جوں کا توں رکھا ہے اور مسواک استعمال ہی نہیں ہوئی تو ان کا شبہ قوی ہوگیا کہ جب زیادہ کھایا تو نیند بھی زیادہ آئی ہوگی، یہ کھانے اور سونے کے امام ہیں یا شریعت کے امام ہیں، جب حضرت امام شافعیؒ کو گھر والوں کی زبانی یہ بات معلوم ہوئی کہ ساری رات سوتے رہے اور تہجد بھی نہیں پڑھی اور اس زمانے میں تہجد پڑھنا اللہ والوں کی نشانی سمجھی جاتی تھی، اب حضرت امام شافعیؒ کو بھی فکر ہوئی، چنانچہ انہوں نے حضرت امام احمدؒ کو تنہائی میں بلایا اور ان کے سامنے یہ باتیں رکھیں اور فرمایا کہ آپ کی یہ باتیں بڑی کھٹک رہی ہیں تو حضرت امام احمدؒ نے جواب میں کہا کہ حضرت بات دراصل یہ ہے کہ جب میں آپ کے دسترخوان پر بیٹھا تو میں نے دیکھا کہ آسمان سے انوارات کی موسلا دھار بارش ہو رہی ہے، لہٰذا میں نے سوچا کہ اس سے زیادہ بابرکت کھانا شاید ہی کہیں اور ملے لہٰذا کسی کی پرواہ کئے بغیر جتنا ہوسکے کھالینا چاہیے، لہٰذا مجھ سے جتنا ہوسکا میں نے کھایا اور پھر اس کا اثر یہ ہوا کہ کھانے نے اندر جاتے ہی اپنا اثر دکھانا شروع کردیا اور ایک دم میرا سینہ کھل گیا اور میرے دل سے گناہوں کے جذبات کافور ہوگئے اور ساری رات اللہ پاک نے مجھ کو اپنی یاد میں گذارنے کی توفیق عطا فرمائی اور وہ اس طرح کہ جیسے ہی میں بستر پر لیٹا تو قرآن شریف کی ایک آیت میرے ذہن میں آگئی اور میں صبح صادق تک اس ایک آیت سے

مسائل مستنبط کرنے میں مشغول رہا اور ایک رات میں میں نے آپ کے کھانے کی برکت سے قرآن کریم کی ایک آیت سے تین سو مسائل مستنبط کئے اور جو عشاء کا وضو تھا اسی سے فجر کی نماز ادا کی اور دوبارہ وضو کرنے کی حاجت ہی نہ ہوئی تب حضرت امام شافعیؒ نے گھر والوں کو بتایا کہ تم کیا بدگمانی کر رہے تھے اور ان کی کیا شان ہے۔

اس لئے معاملات کی صفائی کے ساتھ ساتھ ضروری ہے کہ حلال کمائی حاصل کی جائے اور حلال کمانے کا اہتمام کیا جائے۔

رزقِ حلال کے بے شمار فوائد

جس طرح اللہ کے ذکر سے اطمینان پیدا ہوتا ہے اسی طرح حلال کھانے سے نیک جذبات پیدا ہوتے ہیں اور حرام کھانے سے گناہوں کی سوچ پیدا ہوتی ہے، برائیوں کی طرف دل مائل ہوتا ہے اور ہماری موجودہ کیفیت کچھ اسی طرح کی ہے، لہٰذا اپنے معاملات کی فکر کرنی چاہئے اور حلال کھانے کا اہتمام کرنا چاہئے اس کے بعد دیکھیں کہ دل میں کیسا سکون پیدا ہوتا ہے۔

مزید ایک بات یہ بھی عرض کرنی ہے کہ جو باتیں میں نے عرض کی ہیں وہ ہماری زندگی میں کیسے آئیں؟ اس کے لئے بھی دو باتیں ضروری ہیں۔

نیک لوگوں کی صحبت اختیار کریں

ایک بات تو یہ ہے کہ ہمارے شہر میں جو اللہ کے نیک بندے ہیں ان کی صحبت اختیار کریں، اس کا حکم اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد بار دیا ہے، سارے قرآن کا خلاصہ سورۂ فاتحہ ہے اور سورۂ فاتحہ کا خلاصہ

اهدنا الصراط المستقيم.

ترجمہ

''یا اللہ! ہمیں سیدھا راستہ دکھا۔''

اور

صراط الذين انعمت عليهم.

ترجمہ

''ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا انعام ہوا۔''

جن لوگوں پر اللہ تعالیٰ کا انعام نازل ہوا وہ انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں، اگر صراط مستقیم چاہتے ہو تو ان کی صحبت اختیار کرو اس کے ساتھ پرہیز بھی بتایا۔

غير المغضوب عليهم ولا الضالين.

ترجمہ

''نہ ان لوگوں کا راستہ جو گمراہ ہوئے اور ان پر تیرا غضب نازل ہوا۔''

اس سے مراد یہود و نصاریٰ ہیں اور انہی کے ضمن میں سارے فساق و فجار بھی آجاتے ہیں، لہٰذا ان سے بچو اور انبیاء و صدیقین شہداء و صالحین کی صحبت میں رہو، صراط مستقیم تمہیں حاصل ہو جائے گا، ایک جگہ پر فرمایا:

''تقویٰ اختیار کرو اور سچے لوگوں کے ساتھ ہو جاؤ۔''

تقویٰ کہتے دین پر چلنے اور گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا تو جیسے علم اہل علم کی صحبت سے آتا ہے اسی طرح تقویٰ بھی اہل تقویٰ کی صحبت سے آتا ہے،

بزرگوں کی صحبت، یہ ایسا بہترین طریقہ ہے کہ ہمیشہ سے کارآمد ہے اور اتنا آسان ہے کہ اس سے مزید آسان نہیں ہوسکتا۔

نیک صحبت اور بری صحبت کی مثال

حدیث شریف میں مثال دی گئی ہے کہ نیک صحبت کی مثال ایسی ہے جس طرح عطر فروش کہ اگر عطر نہ بھی خریدو تو کم از کم خوشبو آ ہی جائے گی، اسی طرح اللہ والوں کی صحبت میں بیٹھنے سے کم از کم اطاعت وعبادت کی خوشبو آ ہی جائے گی اور بری صحبت کی مثال ایسی ہے جیسے بھٹی کہ اگر جلے گا نہیں تو کم از کم دھواں تو آ ہی جاتا ہے، حضرت مجذوبؒ اپنے شیخ حضرت تھانویؒ کے بارے میں فرماتے ہیں:

پھر ذرا مطرب اسی انداز سے
جی اٹھے مردے تری آواز سے

کہ اللہ والوں کی صحبت سے مردہ دل بھی زندہ ہوجاتا ہے، چنانچہ ایک مشہور شعر ہے۔

یک زمانہ صحبت باولیاء
بہتر از صد سالہ طاعت بے ریا

بعض لوگ سمجھتے ہیں یہ مبالغہ ہے لیکن کوئی مبالغہ نہیں بلکہ یوں کہا جائے کہ تھوڑی دیر کسی اللہ والے کی صحبت میں بیٹھنا ایک ہزار سال کی بے ریا عبادت سے افضل ہے تب بھی مبالغہ نہیں، وجہ اس کی یہ ہے کہ اللہ والے کی صحبت میں بیٹھنے کا ادنی فائدہ یہ ہے کہ اس کا ایمان محفوظ رہتا ہے اور اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ وہ اللہ کا عاشق بن جاتا ہے اور اللہ والوں کی صحبت کے بغیر کوئی سو سال تک عبادت کرتا ہے تو ہر وقت اس کا ایمان خطرے میں رہتا ہے۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا ایک واقعہ

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ ایک دفعہ جنگل سے گذر رہے تھے کہ اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ہر طرف روشنی پھیل گئی ہے، ابھی حضرت حیران ہو رہے تھے کہ اس میں سے آواز آنا شروع ہوگئی کہ اے عبدالقادر! میں تمہارا خدا ہوں، تم نے میری اتنی عبادت کی ہے کہ مجھے راضی کر دیا ہے، اب باقی زندگی عبادت کرنے ضرورت نہیں، جو چاہے کرو، حضرت فوراً بھانپ گئے کہ یہ شیطان ہی ہوسکتا ہے کہ جب کسی نبی سے کوئی عبادت معاف نہیں ہوئی تو میں کون ہوتا ہوں، لہٰذا فوراً اونچی آواز سے اعوذ باللہ پڑھی، تو وہ روشنی فوراً غائب ہوگئی اور اس میں سے شیطان نکل کر بھاگنے لگا اور جاتے ہوئے یہ کہنے لگا کہ اے عبدالقادر! تم پہلے شخص ہو جو اس مقام پر میرے وار سے بچ گئے ورنہ اس سے پہلے ستر اولیاء اللہ کو گمراہ کر چکا ہوں، اور تم کو تمہارے علم نے بچالیا، تو حضرت نے کہا ظالم جاتے جاتے بھی وار کر رہا ہے، میرے علم نے مجھے کیا بچایا، اللہ کے فضل نے بچایا ہے اور یہ جواب آتا ہے اللہ والوں کی صحبت سے، دیکھو جو آدمی اللہ والوں کا صحبت یافتہ ہوتا ہے وہ اس طرح شیطانی داؤ سے بچتا ہے، اس لئے اللہ والوں کے پاس اللہ تعالیٰ کی سچی صحبت حاصل کرنے کی نیت سے جانا چاہیے۔

سینکڑوں غم ہیں زمانہ ساز کو
ایک تیرا غم ہے تیرے ناساز کو
خون کی موجیں نہ گذر جائیں کیوں
آستانہ میں نہ چھوڑوں گا

آرزوئیں خون ہوں یا حسرتیں پامال ہوں
اب تو اس دل کو تیرے قابل بنانا ہے ضرور

یہ جذبہ ہوگا تو صحبت سے فائدہ ہوگا۔

تبلیغی جماعت میں وقت لگائیں

دوسرا کام یہ کریں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے تبلیغی جماعت کا نفع پورے عالم میں پھیلا دیا ہے، لاکھوں انسانوں کی زندگیاں سنور گئیں اس جماعت میں وقت لگائیں مگر اعتدال کے ساتھ، یاد رکھیں نہ اتنا وقت لگائیں کہ دوسروں کے حقوق پامال ہوں کہ بس جو کچھ ہے سب یہی ہے، باقی کچھ نہیں، یہ بے اعتدالی کی بات ہے جب اعتدال کے ساتھ وقت لگائیں گے تو پھر اس سے بھی دین آئے گا۔ اللہ تعالیٰ عمل کی توفیق عطا فرمائیں۔

وآخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین

☆☆☆☆

یاد داشت

یاد داشت

یاد داشت

یاد داشت